

جلد ہفتم

مسند امام احمد بن حنبل

رحمۃ اللہ علیہ
مترجم

حدیث نمبر: ۱۶۹۳۵ تا حدیث نمبر: ۱۸۲۵۷

مؤلف: یحییٰ بن ابراہیم بن یحییٰ بن زبیر بن عوفی

مترجم: مولانا محمد ظفر اقبال

مکتبہ رحمانیہ

راقد اسٹریٹ، عرفی سٹریٹ، سائبریا، لاہور
فون: ۳۷۹۳۷۵، ۳۷۹۳۷۶، ۳۷۹۳۷۷

امد بنول (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کہ تم کو دی نہیں کہے لڑا امد سے منع کریں اس باز آجاؤ

مُسْتَدَامُ أَحْمَدِ بْنِ حَسَنِ

جلد ہفتم

مؤلف

خَضِرَةُ الْأَمِيرِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ

(المستوفى ١٤٤١ هـ)

مولانا محمد ظفر اقبال

حدیث نمبر: ۱۶۹۳۵ تا حدیث نمبر: ۱۸۲۵۷

مکتبہ رحمانیہ

اقرأ كتابك خرفك سكتك في الله ولا تقود
هاتف: 042-37224228-37355743



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جملہ حقوق ملکیت بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: منہام احمربن حنبل (جلد ہفتم)

مترجم: مولانا محمد ظفر اقبال

ناشر: مکتبہ رحمانیہ

مطبع: لعل سار پرنٹرز لاہور

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت طاعت صحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔
بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں
تو ازراہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے
لیے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔ (ادارہ)

فہرست

مُسْنَدُ الشَّامِيِّينَ

۱۱ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی حدیثیں	⊗
۱۷ حضرت ذویجبر حبشی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں	⊗
۲۰ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی مرویات	⊗
۵۱ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں	⊗
۵۶ حضرت سلمہ بن ملکہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں	⊗
۵۷ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ کی حدیثیں	⊗
۵۸ حضرت سلمہ بن نفیل سکونی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں	⊗
۵۹ حضرت یزید بن اخنس رضی اللہ عنہ کی حدیث	⊗
۶۰ حضرت حفص بن حارث رضی اللہ عنہ کی حدیثیں	⊗
۶۱ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت	⊗
۶۱ حضرت حابس بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث	⊗
۶۲ حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ کی حدیث	⊗
۶۲ حضرت خرشہ بن حر رضی اللہ عنہ کی حدیث	⊗
۶۳ حضرت ابو جعد حبیب بن سہاء رضی اللہ عنہ کی حدیثیں	⊗
۶۳ حضرت ابوشلبہ حشنی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں	⊗
۶۳ حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیثیں	⊗
۶۸ حضرت روملح بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں	⊗
۷۲ حضرت حابس رضی اللہ عنہ کی حدیث	⊗
۷۲ حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں	⊗

۷۴ حضرت عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
۷۶ حضرت خرشہ رضی اللہ عنہ کی حدیث
۷۶ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
۷۷ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
۸۸ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کی مرویات
۹۸ حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ کی مرویات
۱۱۲ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کی مرویات
۱۲۳ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی مرویات
۱۳۱ حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
۱۳۴ حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیث
۱۳۶ حضرت مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
۱۴۵ حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
۱۵۰ حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
۱۵۰ حضرت عمر جمعی رضی اللہ عنہ کی حدیث
۱۵۱ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۵۱ حضرت عمارہ بن زویہ رضی اللہ عنہ کی
۱۵۳ حضرت ابو نملہ انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث
۱۵۴ حضرت سعد بن اطول رضی اللہ عنہ کی حدیث
۱۵۴ حضرت ابو الاحوص کی اپنے والد سے روایت
۱۵۶ حضرت ابن مرثد انصاری رضی اللہ عنہ کی
۱۵۷ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ کی حدیث
۱۵۸ حضرت ایاس بن عبدالمزنی رضی اللہ عنہ کی حدیث
۱۵۸ ایک مزی رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۵۹ حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کی حدیث
۱۵۹ حضرت ابو عمرہ کی اپنے والد سے روایت

۱۵۹ حضرت عثمان بن حنیف <small>رضی اللہ عنہ</small> کی مرویات
۱۶۱ حضرت عمرو بن امیہ ضمری <small>رضی اللہ عنہ</small> کی حدیثیں
۱۶۳ حضرت عبداللہ بن جحش <small>رضی اللہ عنہ</small> کی حدیثیں
۱۶۳ حضرت ابومالک اشجعی <small>رضی اللہ عنہ</small> کی حدیث
۱۶۳ حضرت رافع بن خدیج <small>رضی اللہ عنہ</small> کی مرویات
۱۷۵ حضرت عقبہ بن عامر <small>رضی اللہ عنہ</small> کی مرویات
۲۲۲ حضرت حبیب بن مسلمہ فہری <small>رضی اللہ عنہ</small> کی مرویات
۲۲۳ متعدد صحابہ <small>رضی اللہ عنہم</small> کی روایت
۲۲۳ حضرت کعب بن عیاض <small>رضی اللہ عنہ</small> کی حدیثیں
۲۲۳ حضرت زیاد بن لبید <small>رضی اللہ عنہ</small> کی حدیث
۲۲۵ حضرت یزید بن اسود عامری <small>رضی اللہ عنہ</small> کی حدیثیں
۲۲۸ حضرت زید بن حارثہ <small>رضی اللہ عنہ</small> کی حدیث
۲۲۸ حضرت عیاض بن حمار مجاشعی <small>رضی اللہ عنہ</small> کی حدیثیں
۲۳۲ حضرت ابورمہ تمیمی <small>رضی اللہ عنہ</small> کی مرویات
۲۳۲ حضرت ابو عامر اشعری <small>رضی اللہ عنہ</small> کی حدیثیں
۲۳۷ حضرت ابوسعید بن زید <small>رضی اللہ عنہ</small> کی حدیث
۲۳۷ حضرت حبشی بن جنادہ سلولی <small>رضی اللہ عنہ</small> کی حدیثیں
۲۳۹ حضرت ابو عبد الملک بن منہال <small>رضی اللہ عنہ</small> کی حدیث
۲۳۹ حضرت عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث <small>رضی اللہ عنہ</small> کی حدیثیں
۲۴۳ حضرت عباد بن شرمیل <small>رضی اللہ عنہ</small> کی حدیث
۲۴۳ حضرت خریصہ بن حارث <small>رضی اللہ عنہ</small> کی حدیث
۲۴۳ حضرت مطلب <small>رضی اللہ عنہ</small> کی حدیثیں
۲۴۶ ایک ثقیفی صحابی <small>رضی اللہ عنہ</small> کی روایت
۲۴۶ حضرت ابواسرائیل <small>رضی اللہ عنہ</small> کی حدیث
۲۴۷ ایک صحابی <small>رضی اللہ عنہ</small> کی روایت

۲۳۷ حضرت اسود بن غلف <small>رضی اللہ عنہ</small> کی حدیث
۲۳۸ حضرت سفیان بن وہب <small>رضی اللہ عنہ</small> کی حدیث
۲۳۹ حضرت حبان بن یحییٰ صدائی <small>رضی اللہ عنہ</small> کی حدیث
۲۳۹ حضرت زیاد بن حارث صدائی <small>رضی اللہ عنہ</small> کی حدیثیں
۲۵۰ حضرت رافع بن خدیج <small>رضی اللہ عنہ</small> کے ایک چچا (ظہیر <small>رضی اللہ عنہ</small>) کی روایت
۲۵۱ حضرت ابو جہیم بن حارث بن صمہ <small>رضی اللہ عنہ</small> کی حدیثیں
۲۵۲ حضرت ابو ابراہیم انصاری <small>رضی اللہ عنہ</small> کی اپنے والد سے روایت
۲۵۳ حضرت یعلیٰ بن مرہ ثقفی <small>رضی اللہ عنہ</small> کی حدیثیں
۲۶۴ حضرت عتبہ بن غزوہ <small>رضی اللہ عنہ</small> کی حدیثیں
۲۶۵ حضرت دکیں بن سعید <small>رضی اللہ عنہ</small> کی حدیثیں
۲۶۷ حضرت سراقہ بن مالک بن ہشام <small>رضی اللہ عنہ</small> کی حدیثیں
۲۷۲ حضرت ابن مسعود <small>رضی اللہ عنہ</small> کی حدیث
۲۷۲ حضرت ابو عبد اللہ <small>رضی اللہ عنہ</small> کی حدیثیں
۲۷۳ جد عمرہ بن خالد کی حدیث
۲۷۳ حضرت ربیعہ بن عامر <small>رضی اللہ عنہ</small> کی حدیث
۲۷۴ حضرت عبد اللہ بن جابر <small>رضی اللہ عنہ</small> کی حدیث
۲۷۴ حضرت مالک بن ربیعہ <small>رضی اللہ عنہ</small> کی حدیث
۲۷۵ حضرت وہب بن خثعم <small>رضی اللہ عنہ</small> کی حدیثیں
۲۷۶ حضرت قیس بن عازب <small>رضی اللہ عنہ</small> کی حدیثیں
۲۷۶ حضرت ایمن بن خرم <small>رضی اللہ عنہ</small> کی حدیث
۲۷۷ حضرت خیرہ بن عبد الرحمن کی اپنے والد سے منقول حدیثیں
۲۷۸ حضرت حظلہ کا تب اسدی <small>رضی اللہ عنہ</small> کی حدیثیں
۲۷۹ حضرت عمرو بن امیہ ضمری <small>رضی اللہ عنہ</small> کی حدیثیں
۲۸۰ حضرت حکم بن سفیان <small>رضی اللہ عنہ</small> کی حدیثیں
۲۸۱ حضرت بہل بن حظلہ <small>رضی اللہ عنہ</small> کی حدیثیں

۲۸۶ حضرت بسر بن ارطاة رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ کی حدیثیں
۲۸۷ حضرت نواس بن سمعان کلابی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ کی مرویات
۲۹۳ حضرت عتبہ بن عبد سلمی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ کی حدیثیں
۳۰۱ حضرت عبدالرحمن بن قتادہ سلمی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ کی حدیث
۳۰۱ حضرت وہب بن خنیس طائی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ کی بقیہ حدیث
۳۰۲ جد عمرہ کی روایت
۳۰۲ حضرت عمرو بن خارجہ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ کی حدیثیں
۳۰۶ حضرت عبداللہ بن بسر مازنی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ کی حدیثیں
۳۱۲ حضرت عبداللہ بن حارث بن جزہ زبیدی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ کی حدیثیں
۳۱۷ حضرت عدی بن عسیرہ کندی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ کی حدیثیں
۳۲۱ حضرت مرداس اسلمی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ کی حدیثیں
۳۲۱ حضرت ابوشعبہ خثنی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ کی حدیثیں
۳۲۹ حضرت شریح بن حسنہ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ کی حدیثیں
۳۳۱ حضرت عبدالرحمن بن حسنہ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ کی حدیثیں
۳۳۳ حضرت عمرو بن عاص رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ کی مرویات
۳۳۴ حضرت عمرو انصاری رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ کی حدیث
۳۳۴ حضرت قیس جذامی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ کی حدیث
۳۳۴ حضرت ابو عتبہ خولانی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ کی حدیثیں
۳۳۴ حضرت سمرہ بن قاتک اسدی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ کی حدیث
۳۳۵ حضرت زیاد بن نعیم حضرمی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ کی حدیث
۳۳۵ حضرت عتبہ بن عامر تمیمی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ کی بقیہ حدیثیں
۳۳۷ حضرت عبادہ بن صامت رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ کی حدیث
۳۳۸ حضرت ابو عامر اشعری رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ کی حدیثیں
۳۳۸ حضرت حارث اشعری رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ کی حدیث
۳۵۰ حضرت عمرو بن عاص رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ کی بقیہ حدیثیں

- ۳۵۹ وفد عبدالقیس کی احادیث
- ۳۶۳ حضرت مالک بن صصہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۳۷۱ حضرت معقل بن ابی معقل اسدی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۳۷۲ حضرت بسر بن جحاش رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۳۷۳ حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۳۷۴ حضرت اغرحر بنی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۳۷۵ حضرت ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۳۷۶ حضرت ابوالحکم یا حکم بن سفیان رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۳۷۷ حضرت حکم بن حزن کفّی رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۳۷۸ حضرت حارث بن اقیس رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۳۷۹ حضرت حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۳۸۱ حضرت مطیع بن اسود رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۳۸۲ حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۳۸۶ حضرت ابوسعید بن ابی فضالہ رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۳۸۶ حضرت جھف بن سلیم رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۳۸۷ بنو دیل کے ایک آدمی کی روایت
- ۳۸۷ حضرت قیس بن خرمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۳۸۸ حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۳۸۸ حضرت عبدالرحمن بن ابی عمیرہ ازدی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۳۸۹ حضرت محمد بن طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۳۹۰ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۳۹۷ حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۳۹۸ حضرت عبید بن خالد سلمی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۳۹۹ حضرت معاذ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۴۰۰ حضرت ثابت بن یزید بن ودیعہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

- ۴۳۸ حضرت ایمن بن خرم رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۴۳۸ حضرت ابو عبد الرحمن جعفی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۴۳۹ حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۴۴۰ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن ام حرام رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۴۴۰ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۴۴۱ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۴۴۱ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۴۴۱ حضرت شرمیل بن اوس رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۴۴۲ حضرت حارث تمیمی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۴۴۲ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۴۴۳ حضرت مالک بن عتاصیہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۴۴۳ حضرت کعب بن مرہ یا مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۴۴۸ حضرت ابوسیارہ صبی رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۴۴۹ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۴۴۹ بنو سلیم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۴۴۹ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۴۵۰ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۴۵۰ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۴۵۰ حضرت عبد الرحمن بن ابی قراد رضی اللہ عنہ کی ایک اور حدیث
- ۴۵۱ نبی ﷺ کے ایک آزاد کردہ غلام رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۴۵۱ حضرت ہبیب بن مغفل رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۴۵۲ حضرت ابو بردہ بن قیس رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۴۵۳ حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیثیں



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مسند الشافعي

شامی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مرویات

أول مستند الشاميين

أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْعَالِمُ الثَّقَةُ أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ النُّفَرِيِّ الْبَزَّازُ وَالشَّيْخُ
الصَّالِحُ الثَّقَةُ أَبُو طَالِبٍ الْمُبَارَكُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ عَلِيٍّ بْنِ خُضَيْرٍ الصَّرِيحِيُّ قَالَا أَنبَأَنَا أَبُو طَالِبٍ
عَبْدُ الْقَادِرِ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنِ يُونُسَ قَرِئَ عَلَيْهِمْ جَمِيعاً وَأَنَا أَسْمَعُ قَالَ أَنبَأَنَا عَمَى أَبُو طَاهِرٍ عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ يُونُسَ قَالَ أَنبَأَنَا أَبُو عَلِيٍّ ابْنُ الْمَذْهَبِ قَالَ أَنبَأَنَا
أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ حَمْدَانَ بْنِ مَالِكٍ الْقَطِيعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ
بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ حَبَلٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي

حَدِيثُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(١٦٩٣٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَهِيَ خَالَتُهُ فَقُلِعَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمٌ ضَبٌّ جَاءَتْ بِهِ أُمُّ حَفِيدٍ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ وَكَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي جَعْفَرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلُ شَيْئًا حَتَّى يَعْلَمَ مَا هُوَ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ آلا تُخْبِرِينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَأْكُلُ فَأَخْبَرْنَهُ أَنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ فَتَرَكَهُ فَقَالَ خَالِدٌ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلَكِنَّ طَعَامَ نِسَاءٍ فَوَيْلٌ لِي فَأَجِدُنِي أَعَالَهُ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ إِلَيَّ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ [صححه البعاري (٥٤٠٠)، ومسلم (١٩٤٦)]. [انظر: (١٦٩٣٧، ١٦٩٣٩، ٢٧٣٥٠)].

(۱۶۹۳۵) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ انبی علیہم السلام کے ساتھ ام المومنین حضرت میمونہ بنت

حارث رحمہ اللہ ”جوان کی خالہ تھیں“ کے گھر داخل ہوئے، انہوں نے نبی ﷺ کے سامنے گوہ کا گوشت لا کر رکھا جو نجد سے ام حنید بنت حارث لے کر آئی تھی، جس کا نکاح بنو جعفر کے ایک آدمی سے ہوا تھا، نبی ﷺ کی عادت مبارک تھی کہ آپ ﷺ کسی چیز کو اس وقت تک تناول نہیں فرماتے تھے جب تک یہ نہ پوچھ لیتے کہ یہ کیا ہے؟ چنانچہ آپ ﷺ کی کسی زوجہ نے کہا کہ تم لوگ نبی ﷺ کو کیوں نہیں بتاتیں کہ وہ کیا کھا رہے ہیں؟ اس پر انہوں نے بتایا کہ یہ گوہ کا گوشت ہے، نبی ﷺ نے اسے چھوڑ دیا۔

حضرت خالد رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، لیکن یہ میری قوم کا کھانا نہیں ہے اس لئے میں اس سے احتیاط کرنا ہی بہتر سمجھتا ہوں، چنانچہ میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور اسے کھانے لگا، دریں اثناء نبی ﷺ مجھے دیکھتے رہے۔

(۱۶۹۳۱) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَهُ الْأَصَمُّ بِعُيَيْبِ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ مِمُونَةَ وَكَانَ فِي حَجَرِهَا [راجع: ۲۶۸۴، ۳۰۰۹] (۱۶۹۳۲) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے، البتہ اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ حضرت خالد رحمہ اللہ، حضرت میمونہ رحمہ اللہ کی پرورش میں بھی رہے تھے۔

(۱۶۹۳۷) حَدَّثَنَا زَوْجٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّهُمَا دَخَلَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ مِمُونَةَ فَأَتَى بِضَبٍّ مَحْنُوزٍ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ أَخْبِرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ فَقَالُوا هُوَ ضَبٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقُلْتُ أَحْرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَدْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ [راجع: ۱۶۹۳۵]۔

(۱۶۹۳۷) حضرت خالد بن ولید رحمہ اللہ اور ابن عباس رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ دونوں نبی ﷺ کے ساتھ ام المؤمنین حضرت میمونہ بنت حارث رحمہ اللہ ”جوان کی خالہ تھیں“ کے گھر داخل ہوئے، انہوں نے نبی ﷺ کے سامنے گوہ کا گوشت لا کر رکھا، نبی ﷺ نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا یا آپ ﷺ کی کسی زوجہ نے کہا کہ تم لوگ نبی ﷺ کو کیوں نہیں بتاتیں کہ وہ کیا کھا رہے ہیں؟ اس پر انہوں نے بتایا کہ یہ گوہ کا گوشت ہے، نبی ﷺ نے اسے چھوڑ دیا۔

حضرت خالد رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، لیکن یہ میری قوم کا کھانا نہیں ہے اس لئے میں اس سے احتیاط کرنا ہی بہتر سمجھتا ہوں، چنانچہ میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور اسے کھانے لگا، دریں اثناء نبی ﷺ مجھے دیکھتے رہے۔

(۱۶۹۳۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ كَلَامٌ فَأَغْلَطْتُ لَهُ فِي الْقَوْلِ فَاذْطَلَقَ عَمَّارٌ يَشْكُونِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ خَالِدٌ وَهُوَ يَشْكُوهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَعْلٌ يُغْلِظُ لَهُ وَلَا يَزِيدُ إِلَّا غِلْظَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْ لَا يَتَكَلَّمُ لَهَا عَمَّارٌ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَرَاهُ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ قَالَ مَنْ عَادَى عَمَّارًا عَادَاهُ اللَّهُ وَمَنْ أَهْضَ عَمَّارًا أَهْضَهُ اللَّهُ قَالَ خَالِدٌ فَخَرَجْتُ فَمَا كَانَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رِضَا عَمَّارٍ فَلَقِيْتُهُ فَرَضِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي مَرْثَدٍ حَدِيثُ يَزِيدَ عَنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ [صَحِيحُهُ ابْنُ حِبَّانَ (۷۰۸۱) - قَالَ شُعَيْبٌ: صَحِيحٌ].

(۱۶۹۳۸) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میرے اور عمار بن یاسر کے درمیان کسی بات پر تکرار ہو رہی تھی کہ میں نے انہیں کوئی تلخ جملہ کہہ دیا، حضرت عمار رضی اللہ عنہ وہاں سے نبی ﷺ کی خدمت میں شکایت کے لئے چلے گئے، حضرت خالد رضی اللہ عنہ بھی وہاں پہنچ گئے، دیکھا کہ وہ نبی ﷺ سے ان کی شکایت کر رہے ہیں تو ان کے لہجے میں مزید تلخی پیدا ہو گئی، نبی ﷺ خاموش رہے، کچھ بھی نہ بولے تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ رونے لگے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! کیا آپ انہیں دیکھ نہیں رہے؟ نبی ﷺ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا جو شخص عمار سے دشمنی کرتا ہے، اللہ اس سے دشمنی کرتا ہے اور جو عمار سے نفرت کرے، اللہ بھی اس سے نفرت کرتا ہے۔

حضرت خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں وہاں سے نکلا تو مجھے عمار کو راضی کرنے سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہ تھی، چنانچہ میں ان سے ملا اور وہ راضی ہو گئے۔

(۱۶۹۳۹) حَدَّثَنَا عَتَّابٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ بْنُ حَنْظَلٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ سَيْفُ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُودًا قَدِمَتْ بِهِ أُخْتُهَا حَفِيدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ فَقَدِمَتْ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَلَمًا يُقَدَّمُ يَدُهُ لِبَطْنِ حَتَّى يُحَدِّثَ بِهِ وَيُسَمِّي لَهُ فَاذْهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ إِلَى الضَّبِّ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ الْحُضُورِ أَخْبَرَنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدِمْتُ إِلَيْهِ قُلْنِ هُوَ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَحْرَامُ الضَّبِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَاجِدْنِي أَعَاظُكَ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَدْتُهُ فَكَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَيَّ فَلَمْ يَنْهَنِي [رَاجِعٌ: ۱۶۹۳۵].

(۱۶۹۳۹) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ دونوں نبی ﷺ کے ساتھ ام المؤمنین حضرت ميمونة بنت حارث رضی اللہ عنہا "جوان کی خالہ تھیں" کے گھر داخل ہوئے، انہوں نے نبی ﷺ کے سامنے گوہ کا گوشت لا کر رکھا، نبی ﷺ نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا یا آپ ﷺ کی کسی زوجہ نے کہا کہ تم لوگ نبی ﷺ کو کیوں نہیں بتاتے کہ وہ کیا کھا رہے

ہیں؟ اس پر انہوں نے بتایا کہ یہ گوہ کا گوشت ہے، نبی ﷺ نے اسے چھوڑ دیا۔

حضرت خالد بن ولیدؓ کہتے ہیں میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، لیکن یہ میری قوم کا کھانا نہیں ہے اس لئے میں اس سے احتیاط کرنا ہی بہتر سمجھتا ہوں، چنانچہ میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور اسے کھانے لگا، دریں اثناء نبی ﷺ مجھے دیکھتے رہے۔

(۱۶۹۴۰) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ يَعْنِي الْأَبْرَشَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ أَبُو سَلَمَةَ عَنْ صَالِحٍ يَعْنِي ابْنَ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ عَنْ جَدِّهِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ الصَّائِفَةَ فَقَرِمَ أَصْحَابُنَا إِلَى اللَّحْمِ فَسَأَلُونِي فَقَالُوا أَتَأْذَنُ لَنَا أَنْ نَذْبَحَ رَمَكَةً لَهُ فَذَفَعْتُهَا إِلَيْهِمْ فَحَبَلُوهَا ثُمَّ قُلْتُ مَكَانَكُمْ حَتَّى آتَى خَالِدًا فَاسْأَلَهُ قَالَ فَاتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ خَيْبَرَ فَاسْرَعَ النَّاسُ فِي حِطَائِرِ يَهُودَ فَأَمَرَنِي أَنْ أُنَادِيَ الصَّلَاةَ جَامِعَةً وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُسْلِمٌ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ لَقَدْ أَسْرَعْتُمْ فِي حِطَائِرِ يَهُودَ إِلَّا لَا تَحِلُّ أَمْوَالُ الْمُعَاهِدِينَ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحَرَامٌ عَلَيْكُمْ لَحُومُ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَخَيْلُهَا وَبَهَائِهَا وَكُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَكُلُّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ [قال احمد: منكر. وذكر العطابي ان في اسناده نظراً. وقال الدارقطني: هذا اسناد مضطرب. وقال الواقدي: لا يصح هذا. وقال البيهقي: اسناده مضطرب وزاد انه مع اضطرابه مخالف لحدث الثقات. قال الألباني: ضعيف (ابو داود: ۳۸۰۶). قال شعيب: اسناده ضعيف لا اضطرابه على نكارة فيه] [انظر: ۱۶۹۴۲].

(۱۶۹۴۰) حضرت مقدم بن معد کربؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ گرمی کے موسم میں حضرت خالد بن ولیدؓ کے ساتھ کسی غزوے کے لئے روانہ ہوئے، راستے میں ہمارے ساتھیوں کو گوشت کھانے کا تقاضا ہوا تو انہوں نے مجھ سے میری گھوڑی (ذبح کرنے کے لئے) مانگی، میں نے انہیں وہ گھوڑی دے دی، انہوں نے اسے رسیوں سے باندھ دیا، پھر میں نے ان سے کہا کہ ذرا رکو، میں حضرت خالدؓ سے پوچھ آؤں، چنانچہ میں نے جا کر ان سے یہ مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ غزوہ خیبر میں حصہ لیا، لوگ جلدی سے یہودیوں کے ممنوعہ علاقوں میں داخل ہونے لگے، نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ الصَّلَاةُ جَامِعَةً کی منادی کروں نیز یہ کہ جنت میں صرف مسلمان آدمی ہی داخل ہوگا، لوگو! تم بہت جلدی یہودیوں کے ممنوعات میں داخل ہو گئے ہو، یاد رکھو! ذمیوں کا مال ناحق لینا جائز نہیں ہے، اور تم پر پالتو گدھوں، گھوڑوں اور خچروں کا گوشت حرام ہے اسی طرح کھلی سے شکار کرنے والا ہر درندہ اور بچے سے شکار کرنے والا ہر پرندہ بھی تم پر حرام ہے۔

(۱۶۹۴۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ صَالِحٍ يَعْنِي ابْنَ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لَحُومِ الْخَيْلِ وَالْبَهَالِ وَالْحُمَيْرِ [قال الألباني: ضعيف (ابو داود: ۳۷۹۰، ابن ماجه: ۳۱۹۸، النسائي: ۲۰۲/۲)].

(۱۶۹۴۱) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے خچر اور گدھے کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔

(۱۶۹۴۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْخَوْلَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْيَحْمُصِيُّ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ عَنِ ابْنِ الْمِقْدَامِ عَنْ جَدِّهِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدَى كَرِبَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ الصَّائِفَةَ فَهَرِمَ أَصْحَابِي إِلَى اللَّحْمِ فَقَالُوا اتَّأَذَنْ لَنَا أَنْ نَذْبَحَ رَمَكَةً لَهُ قَالَ فَجَبَلُوهَا فَقُلْتُ مَكَانَكُمْ حَتَّى آتَى خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ فَأَسْأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَابْتَهَتْ فَأَخْبَرْتُهُ خَبَرَ أَصْحَابِي فَقَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ خَيْبَرَ فَأَسْرَعَ النَّاسُ فِي حَظَائِرِ يَهُودَ فَقَالَ يَا خَالِدُ نَادِ فِي النَّاسِ أَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُسْلِمٌ فَفَعَلْتُ فَقَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا بَالَكُمْ أَسْرَعْتُمْ فِي حَظَائِرِ يَهُودَ آلا لَا تَحِلُّ أَمْوَالُ الْمُعَاهِدِينَ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحَرَامٌ عَلَيْكُمْ حُمْرُ الْأَهْلِيَّةِ وَالْإِنْسِيَّةِ وَخَيْلُهَا وَبِقَالِهَا وَكُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَكُلُّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ [راجع: ۱۶۹۴۰]۔

(۱۶۹۴۲) حضرت مقدم بن معد کرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ گرمی کے موسم میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ کسی غزوے کے لئے روانہ ہوئے، راستے میں ہمارے ساتھیوں کو گوشت کھانے کا تقاضا ہوا تو انہوں نے مجھ سے میری گھوڑی (ذبح کرنے کے لئے) مانگی، میں نے انہیں وہ گھوڑی دے دی، انہوں نے اسے رسیوں سے باندھ دیا، پھر میں نے ان سے کہا کہ ذرا رکو، میں حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے پوچھ آؤں، چنانچہ میں نے جا کر ان سے یہ مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ خیبر میں حصہ لیا، لوگ جلدی سے یہودیوں کے ممنوعہ علاقوں میں داخل ہونے لگے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ ”اصلوۃ جلید“ کی منادی کر دوں نیز یہ کہ جنت میں صرف مسلمان آدمی ہی داخل ہوگا، لوگو! تم بہت جلدی یہودیوں کے ممنوعات میں داخل ہو گئے ہو، یاد رکھو! ذمیوں کا مال ناحق لینا جائز نہیں ہے، اور تم پر پالتو گدھوں، گھوڑوں اور خچروں کا گوشت حرام ہے اسی طرح کھلی سے شکار کرنے والا ہر درندہ اور پتھ سے شکار کرنے والا ہر پرندہ بھی تم پر حرام ہے۔

(۱۶۹۴۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ حَكِيمٍ بْنِ حِزَامٍ قَالَ تَنَاولَ أَبُو عُبَيْدَةَ رَجُلًا بِشَيْءٍ فَتَنَاهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ أَغْضَبْتُ الْأَمِيرَ فَاتَّاهُ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أُرِدْ أَنْ أَغْضِبَكَ وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا لِلنَّاسِ فِي الدُّنْيَا [المعرجہ الحمیدی (۵۶۲) والطیالسی (۱۱۵۷) اسنادہ ضعیف]۔

(۱۶۹۴۳) خالد بن حکیم بن حزام کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کسی شخص کو ایک چیز دی، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے انہیں اس سے روکا، وہ کہنے لگے تم نے امیر المؤمنین کو ناراض کر دیا، پھر وہ ان کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ میں نے آپ کو ناراض کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا، لیکن میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب اس شخص کو ہوگا جس نے دنیا میں لوگوں کو سب سے زیادہ سخت سزا دی ہوگی۔

(۱۶۹۴۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَزْرَةَ بْنِ قَبِيصٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ حِينَ أَلْقَى الشَّامَ بَوَائِبُهُ بَشِيرَةً وَعَسَلًا وَشَكَ عَفَّانُ مَرَّةً قَالَ حِينَ أَلْقَى الشَّامَ كَذًا وَكَذًا فَأَمَرَنِي أَنْ أَسِيرَ إِلَى الْهِنْدِ وَالْهِنْدُ فِي أَنْفُسِنَا يُؤْمِنُ بِالْبَصْرَةِ قَالَ وَأَنَا لِذَلِكَ كَارِهِ قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لِي يَا أَبَا سُلَيْمَانَ اتَّقِ اللَّهَ فَإِنَّ الْفِتْنَ لَقَدْ كَهَرَتْ قَالَ فَقَالَ وَابْنُ الْخَطَّابِ حَتَّى إِنَّمَا تَكُونُ بَعْدَهُ وَالنَّاسُ بِذِي بِلْيَانَ وَذِي بِلْيَانَ بِمَكَانٍ كَذًا وَكَذًا لَيَنْظُرُ الرَّجُلُ لَيَتَفَكَّرُ هَلْ يَجِدُ مَكَانًا لَمْ يَنْزِلْ بِهِ مِثْلُ مَا نَزَلَ بِمَكَانِهِ الَّذِي هُوَ فِيهِ مِنَ الْفِتْنَةِ وَالشَّرِّ فَلَا يَجِدُهُ قَالَ وَبِذَلِكَ الْيَوْمِ الَّذِي ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامُ الْهَرَجِ فَتَعَوَّذُ بِاللَّهِ أَنْ تُذَرَّ كُنَّا وَإِيَّاكُمْ بِذَلِكَ الْيَوْمِ

(۱۶۹۴۲) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب میں نے شام کے ٹیلے اور شہد چکھ لیے تو امیر المؤمنین نے مجھے خط لکھا جس میں مجھے ”ہندوستان“ کی طرف جانے کا حکم تھا، اس زمانے میں ہم لوگ ہندوستان کا اطلاق ”بصرہ“ پر کرتے تھے، میں اس کی طرف پیش قدمی کو اس وقت مناسب نہیں سمجھتا تھا، ایک آدمی کھڑا ہو کر مجھ سے کہنے لگا اے ابوسلیمان! اللہ سے ڈرو، فتنوں کا ظہور ہو چکا ہے، حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ابن خطاب کے زعمہ ہونے کے باوجود؟ فتنوں کا ظہور تو ان کے بعد ہو گا جبکہ لوگ ”ذی بلیان“ میں ہوں گے جو ایک جگہ کا نام ہے، اس وقت آدمی دیکھے گا کہ اسے کوئی جگہ ایسی مل جائے کہ فتنوں اور شرور کا شکار آدمی جس طرح ان میں مبتلا ہے، وہ نہ ہو، لیکن اسے کوئی ایسی جگہ نہیں مل سکے گی، اور وہ ایام جن کا قیامت سے پہلے آنی نبی ﷺ نے بیان فرمایا ہے، ایام ہرج (قتل و غارت کے ایام) ہوں گے، اس لئے ہم اللہ کی پناہ میں آتے ہیں کہ وہ زمانہ ہمیں یا تمہیں آ لے۔

(۱۶۹۴۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْأَشْجَعِ قَالَ كَانَ بَيْنَ عَمَّارٍ وَبَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ كَلَامٌ فَشَاكَاهُ عَمَّارٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ مَنْ يُعَادِ عَمَّارًا يُعَادِهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ يُبْغِضْهُ يُبْغِضْهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ يُسَبِّهْهُ يُسَبِّهْهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ سَلَمَةُ هَذَا أَوْ نَحْوُهُ [صحيح الحاكم (۳/۳۸۹)]. قال شيب: اسنادہ صحيح۔

(۱۶۹۴۵) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میرے اور عمار بن یاسر کے درمیان کسی بات پر تکرار ہو رہی تھی حضرت عمار رضی اللہ عنہ وہاں سے نبی ﷺ کی خدمت میں شکایت کے لئے چلے گئے، نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص عمار سے دشمنی کرتا ہے، اللہ اس سے دشمنی کرتا ہے اور جو عمار سے نفرت کرے، اللہ بھی اس سے نفرت کرتا ہے اور جو انہیں برا بھلا کہے وہ اللہ کو برا بھلا کہتا ہے۔

(۱۶۹۴۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُصَنِّفَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ نَقِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُخَمَّسْ السَّلْبُ [قال الألبانی:

صحيح (ابو داود: ۲۷۲۱)۔ [انظر: ۲۴۴۸۸]۔

(۱۶۹۳۶) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کے ساز و سامان میں ٹھس وصول نہیں فرمایا۔

(۱۶۹۴۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ اسْتَعْمَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ عَلَى الشَّامِ وَعَزَلَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعَثَ عَلَيْكُمْ أَمِينُ هَذِهِ الْأَمَةِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَمِينُ هَذِهِ الْأَمَةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

(۱۶۹۴۷) عبد الملک بن عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ”شام“ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو معزول کر کے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو مقرر کر دیا تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تم پر اس امت کے امین کو مقرر کیا ہے، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس امت کے امین ابو عبیدہ بن جراح ہیں۔

(۱۶۹۴۸) قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَالِدُ سَيْفٌ مِنْ سَيُوفِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنِعَمَ قَتَى الْعَشِيرَةِ

(۱۶۹۴۸) اس پر حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خالد اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے، اور اپنے خاندان کا بہترین نوجوان ہے۔

حَدِيثُ ذِي مَخْبَرٍ الْحَبَشِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

وَيُقَالُ إِنَّهُ ابْنُ أَخِي النَّجَاشِيِّ وَيُقَالُ ذِي مَخْبَرٍ

حضرت ذو مخبر حبشی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۶۹۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ صُلَيْحٍ عَنْ ذِي مَخْبَرٍ وَكَانَ رَجُلًا مِنْ الْحَبَشَةِ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا مَعَهُ فِي سَفَرٍ فَأَسْرَعَ السَّرِيرُ حِينَ انْصَرَفَ وَكَانَ يَقْعَلُ ذَلِكَ لِقَلَّةِ الزَّادِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ انْقَطَعَ النَّاسُ وَرَأَيْتُكَ فَحَبَسَ وَحَبَسَ النَّاسُ مَعَهُ حَتَّى تَكْمَلُوا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُمْ هَلْ لَكُمْ أَنْ تَهْجَعَ هَجْعَةً أَوْ قَالَ لَهُ قَائِلٌ فَتَزَلْ وَتَزَلُوا فَقَالَ مَنْ يَكْلُونَا اللَّيْلَةَ فَقُلْتُ أَنَا جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ قَاعَطَانِي بِحَطَامِ نَاقِيَةٍ فَقَالَ لَكُمُ لُحْمٌ قَالَ فَأَخَذْتُ بِحِطَامِ نَاقَةٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِحِطَامِ نَاقِيَةٍ فَتَنَحَّيْتُ غَيْرَ بَعِيدٍ فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُمَا يَرُعَيَانِ لِأَنِّي كَذَلِكَ أَنْظَرُ إِلَيْهِمَا حَتَّى أَخَذَنِي النَّوْمُ فَلَمْ أَشْعُرْ بِشَيْءٍ حَتَّى وَجَدْتُ حَرَّ الشَّمْسِ عَلَى وَجْهِی فَاسْتَيْقَظْتُ فَنَظَرْتُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا أَنَا بِالرَّاحِلَتَيْنِ مِنْی غَيْرُ بَعِيدٍ فَأَخَذْتُ بِحِطَامِ نَاقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِحِطَامِ نَاقِيَةٍ فَاتَّيْتُ أَدْنَى الْقَوْمِ فَأَيَقَظُهُ

فَقُلْتُ لَهُ أَصَلَيْتُمْ قَالَ لَا فَاقْبِضْ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى اسْتَقْبَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بِلَالُ هَلْ لِي فِي الْمِضَاةِ يَعْنِي الْإِدَاوَةَ قَالَ نَعَمْ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ فَاتَاهُ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ لَمْ يَلُتْ مِنْهُ التُّرَابَ فَأَمَرَ بِبِلَالٍ فَأَذَّنَ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ وَهُوَ غَيْرُ عَجِلٍ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى وَهُوَ غَيْرُ عَجِلٍ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَفَرَطْنَا قَالَ لَا لَبِئْسَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَرْوَاخَنَا وَقَدْ رَدَّهَا إِلَيْنَا وَقَدْ صَلَّيْنَا [قال الألباني: شاذ (ابو داود: ٤٤٦)]. قال شعيب: اسناده حسن.

(۱۶۹۳۹) حضرت ذوالحجر (جنہیں ذومحرب بھی کہا جاتا ہے) ”جو ایک حبشی آدمی تھے اور نبی ﷺ کی خدمت کرتے تھے“ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے، واپسی پر نبی ﷺ نے اپنی رفتار تیز کر دی، عام طور پر نبی ﷺ زاہد راہ کی قلت کی وجہ سے ایسا کرتے تھے، کسی آدمی نے کہا یا رسول اللہ! لوگ بہت پیچھے رہ گئے، چنانچہ نبی ﷺ رک گئے اور آپ کے ہمراہی بھی رک گئے، یہاں تک کہ سب لوگ پورے ہو گئے، پھر نبی ﷺ یا کسی اور نے مشورہ دیا کہ یہیں پڑاؤ کر لیں، چنانچہ نبی ﷺ اتر گئے اور سب لوگوں نے پڑاؤ ڈال لیا۔

پھر نبی ﷺ نے پوچھا آج رات ہماری پہرہ داری کون کرے گا؟ میں نے اپنے آپ کو پیش کرتے ہوئے کہا کہ میں کروں گا، اللہ مجھے آپ پر ثار کرے، نبی ﷺ نے اپنی اونٹنی کی لگام مجھے پکڑا دی اور فرمایا غافل نہ ہو جانا، میں نے اپنی اور نبی ﷺ کی اونٹنی کی لگام پکڑی اور کچھ فاصلے پر جا کر ان دونوں کو چرنے کے لئے چھوڑ دیا، میں انہیں اسی طرح دیکھتا رہا کہ اچانک مجھے نیند نے اپنی آنکھوں میں لے لیا اور مجھے کسی چیز کا شعور نہیں رہا یہاں تک کہ مجھے اپنے چہرے پر سورج کی تیش محسوس ہوئی تو میری آنکھ کھلی، میں نے دائیں بائیں دیکھا تو دونوں سواریاں مجھ سے زیادہ دور نہیں تھیں، میں نے ان دونوں کی لگام پکڑی اور قریب کے لوگوں کے پاس پہنچ کر انہیں جگایا اور پوچھا کہ تم لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ انہوں نے جواب دیا نہیں، پھر لوگ ایک دوسرے کو جگانے لگے، حتیٰ کہ نبی ﷺ بھی بیدار ہو گئے۔

نبی ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا بلال! کیا برتن میں وضو کے لئے پانی ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! اللہ مجھے آپ پر ثار کرے، پھر وہ وضو کا پانی لے کر آئے، نبی ﷺ نے وضو کیا، تیم نہیں فرمایا، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، انہوں نے اذان دی، پھر نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر فجر سے پہلے کی دو سنتیں پڑھیں اور اس میں جلدی نہیں کی، پھر حکم دیا تو انہوں نے اقامت کہی اور نبی ﷺ نے اطمینان سے نماز فجر پڑھائی، نماز کے بعد کسی شخص نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! ہم سے کوتاہی ہوئی؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں! اللہ ہی نے ہماری روحوں کو قبض کیا اور اسی نے ہماری روحوں کو واپس فرمایا، اور ہم نے نماز پڑھی۔

(۱۶۹۵۰) حَدَّثَنَا رَوْحُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ ذِي مَعْمَرٍ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَتُصَالِحُكُمْ الرُّومُ صَلَاحًا آمِنًا ثُمَّ تَفْزُونَ وَهُمْ عَدُوٌّ فَتَنْصَرُونَ وَتَسْلَمُونَ وَتَغْنَمُونَ ثُمَّ تَنْصَرُونَ الرُّومَ حَتَّى تَنْزِلُوا

بِمَرْجٍ ذِي تُلُولٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنَ النَّصْرَانِيَّةِ صَلِيبًا فَيَقُولُ غَلَبَ الصَّلِيبُ فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَقُومُ إِلَيْهِ فَيَقْتُلُهُ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَغْدِرُ الرُّومُ وَيَجْتَمِعُونَ لِلْمَلْحَمَةِ [سبأی فی مسند بریدہ: ۳۵۴۴]۔

(۱۶۹۵۰) حضرت ذوقر جھنڈ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب رومی تم سے امن وامان کی صلح کر لیں گے، پھر تم ان کے ساتھ مل کر ایک مشترکہ دشمن سے جنگ کرو گے، تم اس میں کامیاب ہو کر صحیح سالم، مال غنیمت کے ساتھ واپس آؤ گے، جب تم ”ذی تلول“ نامی جگہ پر پہنچو گے تو ایک عیسائی صلیب بلند کر کے کہے گا کہ صلیب غالب آگئی، اس پر ایک مسلمان کو غصہ آئے گا اور وہ کھڑا ہو کر اسے جواب دے گا، وہیں سے رومی عہد شکنی کر کے جنگ کی تیاری کرنے لگیں گے۔

(۱۶۹۵۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ هُوَ الْقُرْفَسَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جَبْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ ذِي مَخَمَرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُصَالِحُونَ الرُّومَ صَلَاحًا آمِنًا وَتَغْزُونَ أَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرَائِهِمْ فَتَسْلَمُونَ وَتَغْنَمُونَ ثُمَّ تَنْزِلُونَ بِمَرْجٍ ذِي تُلُولٍ فَيَقُومُ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الرُّومِ فَيَرْفَعُ الصَّلِيبَ وَيَقُولُ آلا غَلَبَ الصَّلِيبُ فَيَقُومُ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَقْتُلُهُ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَغْدِرُ الرُّومُ وَتَكُونُ الْمَلَا حِمٌ فَيَجْتَمِعُونَ إِلَيْكُمْ فَيَأْتُونَكُمْ فِي ثَمَانِينَ غَايَةً مَعَ كُلِّ غَايَةٍ عَشْرَةُ آلَافٍ [صححه ابن

حبن (۶۷۰۸، ۶۷۰۹)، وحاكم (۴۲۱۴)، وحسن سنده لبوصير، قال الألباني: صحيح (ابو داود: ۴۲۹۳، ابن

ماجة: ۴۰۸۹)۔

(۱۶۹۵۱) حضرت ذوقر جھنڈ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب رومی تم سے امن وامان کی صلح کر لیں گے، پھر تم ان کے ساتھ مل کر ایک مشترکہ دشمن سے جنگ کرو گے، تم اس میں کامیاب ہو کر صحیح سالم، مال غنیمت کے ساتھ واپس آؤ گے، جب تم ”ذی تلول“ نامی جگہ پر پہنچو گے تو ایک عیسائی صلیب بلند کر کے کہے گا کہ صلیب غالب آگئی، اس پر ایک مسلمان کو غصہ آئے گا اور وہ کھڑا ہو کر اسے جواب دے گا، وہیں سے رومی عہد شکنی کر کے جنگ کی تیاری کرنے لگیں گے، وہ اکٹھے ہو کر تم پر حملہ کر دیں گے اور اسی جھنڈوں کے نیچے ”جن میں سے ہر جھنڈے کے تحت دس ہزار سوار ہوں گے“ آئیں گے۔

(۱۶۹۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ أَبُو الْمُفِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ الرَّحْبِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا وَاسِدُ بْنُ مَعْدٍ الْمُقْرَانِيُّ عَنْ أَبِي حَتَّى عَنْ ذِي مَخَمَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ هَذَا الْأَمْرُ فِي حَمِيرٍ فَزَعَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُمْ فَبَعَلَهُ فِي قُرَيْشٍ وَسَيَّعُ وَذِي لَيْلٍ وَهُمْ وَكَذَا كَانَ فِي كِتَابِ أَبِي مُقْعَلًا وَحَيْثُ حَدَّثَنَا بِهِ تَكَلَّمَ عَلَى الْأَسْبَوَاءِ

(۱۶۹۵۲) حضرت ذوقر جھنڈ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا پہلے حکومت قبیلہ حمیر کے پاس تھی، پھر اللہ نے ان سے چھین کر اسے قریش میں رکھ دیا اور عنقریب وہ ان ہی کے پاس لوٹ آئے گی۔

فائدہ: اس روایت کے آخر میں جو حروف لکھے ہوئے ہیں، ان کا مرتب تلفظ ”سجود لہم“ بنتا ہے، امام احمد رحمہ اللہ کے صاحبزادے کہتے ہیں کہ والد صاحب کی کتاب میں یہ حروف اسی طرح لکھے ہوئے تھے، لیکن جب انہوں نے ہم سے یہ حدیث بیان کی تھی تو مکمل تلفظ کے ساتھ بیان کی تھی۔

حَدِیْثُ مُعَاوِیَۃَ بْنِ اَبِی سُفْیَانَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۱۶۹۵۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ النَّسْتَوَائِيُّ قَالَ قَالَ أَبِي وَأَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبرَاهِيمَ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَامِرٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى مُعَاوِیَۃَ فَنَادَى الْمُنَادِي بِالصَّلَاةِ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ مُعَاوِیَۃُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ مُعَاوِیَۃُ وَأَنَا أَشْهَدُ قَالَ أَبُو عَامِرٍ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ مُعَاوِیَۃُ وَأَنَا أَشْهَدُ قَالَ أَبُو عَامِرٍ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ يَحْيَى فَحَدَّثَنَا رَجُلٌ أَنَّهُ لَمَّا قَالَ حَيٌّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ مُعَاوِیَۃُ هَكَذَا سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ [صححه البخاری (۶۱۲)، ابن خزيمة (۴۱۴)، وابن حبان (۱۶۸۴)].

(۱۶۹۵۳) عیسیٰ بن طلحہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، اسی اثناء میں مؤذن نے اذان دینا شروع کر دی، جب اس نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہا، جب اس نے اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا تو انہوں نے کہا وانا اشہد جب اس نے اشہد ان محمد رسول اللہ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی وانا اشہد کہا، جب اس نے حئی علی الصلوة کہا تو انہوں نے کہا لا حول ولا قوة الا باللہ اور فرمایا کہ میں نے تمہارے نبی ﷺ کو بھی اسی طرح اذان کا جواب دیتے ہوئے سنا ہے۔

(۱۶۹۵۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِیَۃُ الْمَدِیْنَةَ فَخَطَبَنَا وَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعْرِ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُهُ إِلَّا الْيَهُودَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ لَسَمَاءُ الزُّورِ أَوْ الزُّبَيْرِ شَكَكَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ [صححه البخاری (۳۴۸۸)، ومسلم

(۲۱۲۷)، وابن حبان (۵۵۱۱)]. [نظر: ۱۶۹۶۸، ۱۶۹۷۶، ۱۷۰۵۸].

(۱۶۹۵۳) سعید بن مسیب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ہمیں خطبہ دیا، جس میں بالوں کا ایک گچھا نکال کر دکھایا اور فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح تو صرف یہودی کرتے ہیں، نبی ﷺ کو جب یہ بات معلوم ہوئی تھی تو آپ ﷺ نے اسے ”جھوٹ“ کا نام دیا تھا۔

(۱۶۹۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مِجَلَزٍ قَالَ دَخَلَ مُعَاوِيَةُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عَامِرٍ قَالَ فَقَامَ ابْنُ عَامِرٍ وَلَمْ يَقُمْ ابْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ وَكَانَ الشَّيْخُ أَوْزَنَهُمَا قَالَ قَالَ مَهْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَمُتَلَ لَهُ عِبَادُ اللَّهِ فِيمَا قَلْبَتَبَرَأَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ [حسنه ترمذی، قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۵۲۲۹، الترمذی: ۲۷۵۵)، [انظر: ۱۶۹۷۰، ۱۷۰۴۲].

(۱۶۹۵۵) ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور ابن عامر کے یہاں گئے، ابن عامر تو ان کے احترام میں کھڑے ہو گئے لیکن ابن زبیر رضی اللہ عنہ کھڑے نہیں ہوئے، اور شیخ ان دونوں پر بھاری تھے، وہ کہنے لگے کہ رک جاؤ، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ کے بندے اس کے سامنے کھڑے رہیں، اسے جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنا لینا چاہئے۔

(۱۶۹۵۶) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَجَدْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي كِتَابِ أَبِي بَعْطٍ يَدِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ وَهُوَ الْبُرْسَانِيُّ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى أَنَّ عِمْسَى بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُلْفَمَةَ بْنِ وَقَاصٍ عَنْ عُلْفَمَةَ بْنِ وَقَاصٍ قَالَ إِنِّي لِعِنْدَ مُعَاوِيَةَ إِذْ أَدْنَى مُؤَذِّنُهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَتَّى إِذَا قَالَ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَلَمَّا قَالَ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَقَالَ بَعْدَ ذَلِكَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ [صححه

ابن عزيمة (۴۱۶) قل الألبانی: صحيح (نسائی: ۲/۲۵) قال شعيب: صحيح غيره. وهذا اسناد ضعيف [انظر: ۱۷۰۲۰] (۱۶۹۵۶) علقمہ بن وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ مؤذن اذان دینے لگا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بھی وہی کلمات دہرانے لگے، جب اس نے حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ کہا تو انہوں نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہا، حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ کے جواب میں بھی یہی کہا، اس کے بعد مؤذن کے کلمات دہراتے رہے، پھر فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہی فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(۱۶۹۵۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَهُ أَمَا خِفْتُ أَنْ أَقْبِعَ لَكَ رَجُلًا لِيَقْتُلَكَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِتَفْعَلِيهِ وَأَنَا فِي بَيْتِ أَمَانٍ وَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَغْنِي الْإِيمَانُ قَبْلُ الْفَتْلِ كَيْفَ أَتَا فِي الْيَدَى بَنِي وَبَنِيكَ وَفِي حَوَالِجِكَ قَالَتْ صَالِحٌ قَالَ لَدَعِينَا وَإِيَّاهُمْ حَتَّى نَلْقَى رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ

(۱۶۹۵۷) ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے یہاں حاضر ہوئے، انہوں نے فرمایا کیا تمہیں اس بات کا خطرہ نہ ہوا کہ میں ایک آدمی کو بٹھادوں گی اور وہ تمہیں قتل کر دے گا؟ وہ کہنے لگے کہ آپ ایسا نہیں کر سکتیں، کیونکہ میں امن و امان والے گھر میں ہوں، اور میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایمان بہادری کو بیڑی ڈال دیتا ہے، آپ یہ

بتائے کہ میرا آپ کے ساتھ اور آپ کی ضروریات کے حوالے سے رویہ کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا صحیح ہے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا تو پھر ہمیں اور انہیں چھوڑ دیجئے تاکہ ہم اپنے پروردگار سے جا ملیں۔

(۱۶۹۵۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي شَيْخٍ الْهَنْائِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي مَلَأٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ أَنْشِدُكُمْ اللَّهَ أَنْتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ قَالَ أَنْشِدُكُمْ اللَّهَ تَعَالَى أَنْتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ قَالَ أَنْشِدُكُمْ اللَّهَ تَعَالَى أَنْتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ رُكُوبِ النُّمُورِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ قَالَ أَنْشِدُكُمْ اللَّهَ تَعَالَى أَنْتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الشُّرْبِ فِي آيَةِ الْفِضَةِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ قَالَ أَنْشِدُكُمْ اللَّهَ تَعَالَى أَنْتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ جَمْعِ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ قَالُوا أَمَّا هَذَا فَلَا قَالَ أَمَّا إِنَّهَا مَعَهُنَّ [قال الألبانی: صحيح دون القرآن (ابو داود: ۱۷۹۴، النسائی: ۱۶۱۵۸، و ۱۶۳)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد حسن. [انظر: ۱۶۹۸۹، ۱۷۰۲۵، ۱۷۰۳۳].

(۱۶۹۵۸) ابو شیخ ہنائی کہتے ہیں کہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجلس میں ایک مرتبہ بیٹھا ہوا تھا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ میں آپ لوگوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں! حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی اس کی گواہی دیتا ہوں، پھر فرمایا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مردوں کو سونا پہننے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں! حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی اس کی گواہی دیتا ہوں۔

پھر فرمایا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ نبی ﷺ نے چیتے کی سواری سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! فرمایا میں بھی اس کی گواہی دیتا ہوں، پھر فرمایا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ نبی ﷺ نے چاندی کے برتن میں پانی پینے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! فرمایا میں بھی اس کی گواہی دیتا ہوں پھر فرمایا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حج اور عمرے کو ایک سفر میں جمع کرنے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا یہ بات ہم نہیں جانتے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ بات بھی ثابت شدہ ہے اور پہلی باتوں کے ساتھ ہے۔

(۱۶۹۵۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا جَبَلَةُ بْنُ عَطِيَّةٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَرَّرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَفَقَّهُهُ فِي الدِّينِ (اخرجه

الدارمی (۲۳۲) قال شعيب: اسنادہ صحیح۔ [انظر: ۱۶۹۶۷، ۱۶۹۹۹]۔

(۱۶۹۵۹) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا فرمادیتا ہے۔

(۱۶۹۶۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو نَعَامَةَ السَّعْدِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى خَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَلَيْهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا أَلَيْهِ مَا أَجْلَسْنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تَهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْلَ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى خَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَنُحَمِّدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنْ عَلَيْنَا بِكَ قَالَ أَلَيْهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ قَالُوا أَلَيْهِ مَا أَجْلَسْنَا إِلَّا ذَلِكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تَهْمَةً لَكُمْ وَإِنَّهُ أَتَانِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْهِي بِكُمْ الْمَلَائِكَةَ [صححه مسلم (۲۷۰۱)۔ قال الترمذی: حسن غریب]۔

(۱۶۹۶۰) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد میں ایک حلقہ ذکر کے پاس آئے اور ان سے پوچھا کہ آپ لوگوں کو کس چیز نے یہاں بٹھا رکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہم لوگ بیٹھے اللہ کا ذکر کر رہے ہیں، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں قسم دے کر پوچھا کیا واقعی آپ لوگوں کو یہاں اسی چیز نے بٹھا رکھا ہے؟ انہوں نے قسم کھا کر جواب دیا کہ ہم صرف اسی مقصد کے لیے بیٹھے ہیں، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے آپ لوگوں کو قسم کھانے پر اس لئے مجبور نہیں کیا کہ میں آپ کو جھوٹا سمجھتا ہوں، مجھ سے زیادہ کم احادیث نبویہ بیان کرنے والا کوئی نہ ہوگا، بات دراصل یہ ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے صحابہ کے ایک حلقے میں تشریف لے گئے اور انہوں نے بھی اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے یہی سوال وجواب کیے تھے اور ان سے قسم لی تھی اور بعد میں فرمایا تھا کہ میں نے تمہیں قسم کھانے پر اس لئے مجبور نہیں کیا کہ میں تمہیں جھوٹا سمجھتا ہوں، بلکہ میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے تھے اور انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ اس وقت اللہ اپنے فرشتوں کے سامنے تم پر فخر فرما رہا ہے۔

(۱۶۹۶۱) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا قَيْسٌ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ أَخَذَ مِنْ أَطْرَافِ يَمِينِ سَعْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ بِمَشْقَصٍ مَعِي وَهُوَ مُعْرِمٌ وَالنَّاسُ يُنْكِرُونَ ذَلِكَ [قال الألبانی، صحیح (النسائی: ۲۴۵/۵)۔ قال شعيب: صحيح لغيره دون: ((في أيام العشر))]۔

(۱۶۹۶۱) عطاء کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بال اپنے پاس موجود لٹنجی سے کاٹے تھے، اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں تھے (اس سے نکلنے کے لئے بال کٹوانا ضروری ہوتا ہے) یہ ایام عشر کی بات ہے، لیکن کچھ لوگ اس کا انکار کرتے ہیں۔

(۱۶۹۶۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَعْبُدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ كَانَ مُعَاوِيَةَ قَلَمًا يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا وَيَقُولُ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ قَلَمًا يَدْعُهُنَّ أَوْ يُحَدِّثُ بِهِنَّ فِي الْجُمُعِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَرِدُ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفْقَهُهُ فِي الدِّينِ وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ حُلُوٌّ خَصِرٌ فَمَنْ يَأْخُذْهُ بِحَقِّهِ يَبَارِكْ لَهُ فِيهِ وَإِنَّا كُمْ وَالْعَمَادُخُ فَإِنَّهُ الدُّبُحُ [قد حسن اسنادہ البوصیری۔ قال الألبانی: حسن (ابن ماجه: ۳۷۴۳)۔ قال شعيب: اسنادہ صحیح]۔ [انظر: ۱۶۹۷۱، ۱۷۰۲۷، ۱۷۰۲۹]۔

(۱۶۹۶۲) معبد جہنی کہتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بہت کم نبی ﷺ کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کرتے تھے، البتہ یہ کلمات اکثر جگہوں پر نبی ﷺ کے حوالے سے ذکر کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ خیر کا ارادہ فرما لیتے ہیں تو اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتے ہیں، اور یہ دنیا کا مال بڑا شیریں اور ہر سبز و شاداب ہوتا ہے، سو جو شخص اسے اس کے حق کے ساتھ لیتا ہے، اس کے لئے اس میں برکت ڈال دی جاتی ہے، اور منہ پر تعریف کرنے سے بچو کیونکہ یہ اس شخص کو ذبح کر دیتا ہے۔

(۱۶۹۶۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُكَادِرُونِي بِرُكُوعٍ وَلَا بِسُجُودٍ فَإِنَّهُمَا أَسْبَقُكُم بِهِ إِذَا رَكَعْتُ تُذِرُكُمْ بِه إِذَا سَجَدْتُ تُذِرُكُمْ بِه إِذَا رَفَعْتُ إِنِّي قَدْ بَدَأْتُ [صححه ابن خزيمة (۱۵۹۴)، وابن حبان (۲۲۲۹)۔ قال البوصیری: هذا اسناد صحیح۔ قال الألبانی حسن صحیح (ابو داود: ۶۱۹، ابن ماجه: ۹۶۳)۔ قال شعيب: صحیح لغيره]۔ [انظر: ۱۷۰۱۶]۔

(۱۶۹۶۳) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھ سے پہلے رکوع سجدہ نہ کیا کرو، کیونکہ جب میں تم سے پہلے رکوع کروں گا تو میرے سرائٹھانے سے پہلے تم بھی مجھے رکوع میں پالو گے اور جب تم سے پہلے سجدہ کروں گا تو میرے سرائٹھانے سے پہلے تم بھی مجھے سجدہ میں پالو گے، یہ بات میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ اب میرا جسم بھاری ہو گیا ہے۔

(۱۶۹۶۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ عَلَى الْمِنْبَرِ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ مَنْ يَرِدُ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفْقَهُهُ فِي الدِّينِ سَمِعْتُ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ [اخرجه مالك (۵۶۱) و عبد بن حميد (۴۱۶)۔ قال شعيب: هذا اسناد حسن]۔ [انظر: ۱۶۹۸۵، ۱۷۰۱۳، ۱۷۰۱۸]۔

(۱۶۹۶۴) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ منبر پر یہ کلمات کہے اے اللہ! جسے آپ دیں، اس سے کوئی روک نہیں سکتا، اور جس سے آپ روک لیں، اسے کوئی دے نہیں سکتا اور ذی عزت کو آپ کے سامنے اس کی عزت نفع نہیں پہنچا سکتی، اللہ جس کے ساتھ خیر کا ارادہ فرما لیتا ہے، اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے، میں نے یہ کلمات اسی منبر پر نبی ﷺ سے سنے ہیں۔

(۱۶۹۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعْتَمِرِ عَنِ ابْنِ مَسْرُورٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَا تَرْكَبُوا الْخَزَّ وَلَا النَّمَارَ قَالَ ابْنُ سِيرِينَ وَكَانَ مُعَاوِيَةُ لَا يَتَّهِمُ فِي الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُقَالُ لَهُ الْخَبْرِيُّ يَعْنِي أَبَا الْمُعْتَمِرِ وَيَزِيدُ بْنُ طَهْمَانَ أَبُو الْمُعْتَمِرِ هَذَا [قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۴۱۲۹، ابن ماجه: ۳۶۵۶)].

(۱۶۹۶۵) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ریشم یا چیتے کی کھال کسی جانور پر بچھا کر سواری نہ کیا کرو۔
(۱۶۹۶۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَشَهَّدُ مَعَ الْمُؤَدِّينَ [انظر: ۱۶۹۸۷، ۱۷۰۲۶].

(۱۶۹۶۶) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ مؤذن کے ساتھ تشہد پڑھتے تھے۔
(۱۶۹۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَبَهْزٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ بَهْزٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَيْرِيزٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعَبْدٍ خَيْرًا يَفْقَهُهُ فِي الدِّينِ [راجع: ۱۶۹۵۹].

(۱۶۹۶۷) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا فرمادیتا ہے۔

(۱۶۹۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو وَعَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّكُمْ لَقَدْ أَخَذْتُمْ زِيَّ سُوءٍ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزُّورِ وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ الزُّورُ قَالَ وَجَاءَ رَجُلٌ بِعَصَا عَلَى رَأْسِهَا خِرْقَةٌ فَقَالَ آلا وَهَذَا الزُّورُ قَالَ أَبُو عَامِرٍ قَالَ قَتَادَةُ هُوَ مَا يَكْثُرُ بِهِ النِّسَاءُ أَشْعَارُهُنَّ مِنَ الْخِرْقِ [راجع: ۱۶۹۵۴].

(۱۶۹۶۸) سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے برا طریقہ ایجاد کیا ہے، نبی ﷺ نے ”زور“ سے منع فرمایا ہے، اسی دوران ایک آدمی آیا جس کے ہاتھ میں لاٹھی تھی اور سر پر عورتوں جیسا کپڑا تھا، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ ہے زور۔

(۱۶۹۶۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ مَيْمُونِ الْقَنَادِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ رُكُوبِ النَّمَارِ وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا [اشار المنذرى الى ان فيه الانقطاع فى موضعين. وذكر الذهبى فى الميزان: والحديث منكر. قال الألبانى: صحيح (ابو داود: ۴۲۳۹، النسائی: ۱۶۱/۸)]. قال شعيب: صحيح وهذا اسناد ضعيف.

(۱۶۹۶۹) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے چیتے کی سواری سے اور سونے پہننے سے منع فرمایا ہے، الا یہ کہ وہ کٹڑے کٹڑے ہو (معمولی مقدار ہو)

(۱۶۹۷۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ دَخَلَ بَيْتًا فِيهِ ابْنُ عَامِرٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فَقَامَ ابْنُ عَامِرٍ وَجَلَسَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ اجْلِسْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَمُوتَ لَهُ الْعَبَادُ قِيَامًا فَلْيَتَوَأَّ بِتَأْتِي النَّارِ [راجع: ۱۶۹۵۹].

(۱۶۹۷۰) ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور ابن عامر کے یہاں گئے، ابن عامر تو ان کے احترام میں کھڑے ہو گئے لیکن ابن زبیر رضی اللہ عنہ کھڑے نہیں ہوئے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ بیٹھ جاؤ، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ کے بندے اس کے سامنے کھڑے رہیں، اسے جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنالینا چاہیے۔

(۱۶۹۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَعْبُدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ كَانَ مُعَاوِيَةُ قَلَمًا يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَكَانَ قَلَمًا يَكَاذُ أَنْ يَدَّعِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ أَنْ يُحَدِّثَ بِهِمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يُوْذِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهُ فِي الدِّينِ وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ خُلُوْ عَصِيْرٌ لِّمَنْ يَأْخُذْهُ بِحَقِّهِ يَبَارِكْ لَهُ فِيهِ وَيَأْتَاكُمْ وَالتَّمَادُحُ فَإِنَّهُ الذَّبْحُ [راجع: ۱۶۹۵۹].

(۱۶۹۷۱) معبد جہنی کہتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بہت کم نبی ﷺ کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کرتے تھے، البتہ یہ کلمات اکثر جگہوں پر نبی ﷺ کے حوالے سے ذکر کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ خیر کا ارادہ فرمالیتے ہیں تو اسے دین کی سمجھ عطا فرمادیتے ہیں، اور یہ دنیا کا مال بڑا شیریں اور سبز و شاداب ہوتا ہے، سو جو شخص اسے اس کے حق کے ساتھ لیتا ہے، اس کے لئے اس میں برکت ڈال دی جاتی ہے، اور منہ پر تعریف کرنے سے بچو کیونکہ یہ اس شخص کو ذبح کر دیتا ہے۔

(۱۶۹۷۲) حَدَّثَنَا عَامِرٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْمُصْبِرَةِ عَنْ مَعْبُدِ الْقَاصِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُ [قال شعيب: اسناده صحيح].

(۱۶۹۷۲) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص شراب پیے تو اسے کوڑے مارے جائیں، اگر دوبارہ پیے تو دوبارہ کوڑے مارو، حتیٰ کہ اگر چوتھی مرتبہ پیے تو اسے قتل کر دو۔

(۱۶۹۷۳) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ الْجَوْشِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُصُّ لِسَانَهُ أَوْ قَالَ شَفَتَهُ يَعْنِي الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَنْ يَعْذَبَ لِسَانٌ أَوْ شَفَتَانِ مَصَّهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱۶۹۷۳) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو امام حسن رضی اللہ عنہ کی زبان یا ہونٹ چوستے ہوئے دیکھا ہے، اور اس زبان یا ہونٹ کو عذاب نہیں دیا جائے گا جسے نبی ﷺ نے چوسا ہو۔

(۱۶۹۷۴) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ ذَكَرَ حَدِيثًا رَوَاهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَسْمَعْهُ رَوَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا غَيْرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُرِذَ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يَفْقَهُهُ فِي الدِّينِ وَلَا تَزَالُ عِصَابَةُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَقَابِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ نَاوَأَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ [راجع: ۱۶۹۵۹]. [صححه مسلم (۱۰۳۷)].

[راجع: ۱۶۹۵۹].

(۱۶۹۷۳) یزید بن اصم کہتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بہت کم نبی ﷺ کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کرتے تھے، البتہ یہ حدیث میں نے ان سے سنی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ خیر کا ارادہ فرمالیتے ہیں تو اسے دین کی کچھ عطا فرمادیتے ہیں، اور مسلمانوں کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائل کرتا رہے گا، یہ لوگ قیامت تک اپنی مخالفت کرنے والوں پر غالب رہیں گے۔

(۱۶۹۷۵) حَدَّثَنَا شُبَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ ذَكَرَ عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى هَذِهِ الْأَعْوَادِ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ مَنْ يُرِذُ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يَفْقَهُهُ فِي الدِّينِ [اصححه عبد بن حميد (۴۱۷) قال شعيب: صحيح]. [راجع: ۱۶۹۵۹].

(۱۶۹۷۵) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اس منبر پر نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے اللہ! جسے آپ دیں، اس سے کوئی روک نہیں۔ اور جس سے آپ روک لیں، اسے کوئی دے نہیں سکتا اور ذی عزت کو آپ کے سامنے اس کی عزت نفع نہیں پہنچا سکتی، اللہ جس کے ساتھ خیر کا ارادہ فرمالیتا ہے، اسے دین کی کچھ عطا فرمادیتا ہے۔

(۱۶۹۷۶) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ خَطَبَ مُعَاوِيَةُ عَلَى مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مِنْبَرِ الْمَدِينَةِ فَاخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعْرِ قَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُ هَذَا غَيْرَ الْيَهُودِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَاءَ الزُّورِ [راجع: ۱۶۹۵۴].

(۱۶۹۷۶) سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ یدینہ منورہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ہمیں خطبہ دیا، جس میں بالوں کا ایک گچھا نکال کر دکھایا اور فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح تو صرف یہودی کرتے ہیں، نبی ﷺ کو جب یہ بات معلوم ہوئی تھی تو آپ ﷺ نے اسے ”جھوٹ“ کا نام دیا تھا۔

(۱۶۹۷۷) حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ بَلَغَ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عِنْدَهُ فِي وَلَدٍ مِنْ فُرَيْشٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَيَكُونُ مَلِكَ مِنْ قَحْطَانَ فَغَضِبَ مُعَاوِيَةُ فَهَامَ فَأَنَّى عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ

رَجَالًا مِنْكُمْ يُحَدِّثُونَ أَحَادِيثَ لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَا تُؤْتَرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُولَئِكَ جُهَاكُمُ فَإِيَّاكُمْ وَالْكَافِيَّ الَّتِي تُضِلُّ أَهْلَهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يَنَازِعُهُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَكَبَّهُ اللَّهُ عَلَى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الَّذِينَ [صححه البخاری (۳۵۰۰)].

(۱۶۹۷۷) محمد بن جابر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ”جبکہ محمد قریش کے ایک وفد میں ان کے پاس ہی تھے“ یہ اطلاع ملی کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ عنقریب قحطان میں ایک بادشاہ ہوگا تو وہ غضب ناک ہو کر کھڑے ہوئے، اللہ کی حمد و ثناء ”جو اس کی شایانِ شان ہے“ بیان کی اور ”اما بعد“ کہہ کر فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ ایسی احادیث بیان کر رہے ہیں جو کتاب اللہ میں ہیں اور نہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں، یہ لوگ نادان ہیں، تم ایسی امیدوں اور خواہشات سے اپنے آپ کو بچاؤ جو انسان کو گمراہ کر دیتی ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے یہ حکومت قریش میں ہی رہے گی، اس معاملے میں ان سے جو بھی جھگڑا کرے گا، اللہ اسے اوندھے منہ گرا دے گا، جب تک قریش کے لوگ دین پر قائم رہیں گے۔

(۱۶۹۷۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مَا بَقِيَ مِنَ الدُّنْيَا بَلَاءٌ وَفِتْنَةٌ وَإِنَّمَا مَثَلُ عَمَلٍ أَحَدِكُمْ كَمَثَلِ الْوِعَاءِ إِذَا طَابَ أَغْلَاهُ طَابَ أَسْفَلُهُ وَإِذَا خَبُثَ أَغْلَاهُ خَبُثَ أَسْفَلُهُ [قال الألبانی: (ابن ماجہ). قال البوصیری: هذا اسناد صحيح. قال شعيب: اسنادہ حسن].

(۱۶۹۷۸) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک دن منبر پر ارشاد فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے دنیا میں صرف امتحانات اور آزمائشیں ہی رہ گئی ہیں، اور تمہارے اعمال کی مثال برتن کی سی ہے کہ اگر اس کا اوپر والا حصہ عمدہ ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ اس کا نچلا حصہ بھی عمدہ ہے اور اگر اوپر والا حصہ خراب ہو تو اس کا نچلا حصہ بھی خراب ہوگا۔

(۱۶۹۷۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي الْكَازِمِ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ ذَكَرَ لَهُمْ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ مَسَحَ رَأْسَهُ بِقُرْفَةٍ مِنْ مَاءٍ حَتَّى يَقْطُرَ الْمَاءُ مِنْ رَأْسِهِ أَوْ كَأَذِ يَقْطُرُ وَأَنَّهُ أَرَاهُمْ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَلَغَ مَسَحَ رَأْسَهُ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى مُقَدِّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ مَرَّ بِهِمَا حَتَّى بَلَغَ الْقَفَا ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى بَلَغَ الْمَكَانَ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ [قال الألبانی: صحيح]

(ابو داؤد: ۱۲۴). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف.

(۱۶۹۷۹) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ لوگوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح وضو کر کے دکھایا، سر کا مسح کرتے ہوئے انہوں نے پانی کا ایک چلو لے کر مسح کیا یہاں تک کہ ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپکنے لگے، انہوں نے اپنی ہتھیلیاں سر کے اگلے حصے پر رکھیں اور مسح کرتے ہوئے ان کو گدی تک کھینچ لائے، پھر واپس اس جگہ پر لے گئے جہاں سے مسح کا آغاز کیا تھا۔

(۱۶۹۸۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي مَالِكٍ وَأَبَا الْأَزْهَرِ يُحَدِّثَانِ عَنْ وَضُوءٍ مُعَاوِيَةَ قَالَ يُرِيهِمْ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ بِغَيْرِ عَدَدٍ [قال الألباني: صحيح (ابو داود: ۱۲۵)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف].

(۱۶۹۸۰) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ لوگوں کو نبی ﷺ کی طرح وضو کر کے دکھایا اور اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھویا، اور پاؤں کو تعداد کا لحاظ کیے بغیر دھویا۔

(۱۶۹۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرْمَزٍ الْأَعْرَجُ أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنْكَحَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَكَمِ ابْنَتَهُ وَأَنْكَحَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنَتَهُ وَقَدْ كَانَا جَعَلَا صَدَاقًا فَكُتِبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَهُوَ خَلِيفَةُ إِلَى مَرْوَانَ بِأَمْرِهِ بِالتَّفْرِيقِ بَيْنَهُمَا وَقَالَ فِي كِتَابِهِ هَذَا الشَّعَارُ الَّذِي نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه ابن حبان (۴۱۵۳)]. قال الألباني: حسن (ابو داود: ۲۰۷۵)۔

(۱۶۹۸۱) اعرج کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ عباس بن عبد اللہ نے اپنی بیٹی کا نکاح عبدالرحمن بن حکم سے اور عبدالرحمن نے اپنی بیٹی کا نکاح عباس سے کر دیا اور اس تبادلے کی کوہر قرار دے دیا، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے معلوم ہونے پر مروان کی طرف "خليفة ہونے کی وجہ سے" خط لکھا اور اسے حکم دیا کہ ان دونوں کے درمیان تفریق کرادے اور خط میں فرمایا کہ یہ وہی نکاح شعار ہے جس سے نبی ﷺ نے منع فرمایا تھا۔

(۱۶۹۸۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَبَادٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ حَاجًّا قَدِمْنَا مَعَهُ مَكَّةَ قَالَ فَصَلَّى بِنَا الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى دَارِ النَّدْوَةِ قَالَ وَكَانَ عُثْمَانُ حِينَ آتَمَ الصَّلَاةَ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ صَلَّى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْعِشَاءَ الْآخِرَةَ أَرْبَعًا أَرْبَعًا إِذَا خَرَجَ إِلَى مَنَى وَعَرَفَاتٍ قَصَرَ الصَّلَاةَ إِذَا فَرَعَ مِنَ الْحَجِّ وَأَقَامَ بِمَنَى آتَمَ الصَّلَاةَ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ مَكَّةَ فَلَمَّا صَلَّى بِنَا الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ نَهَضَ إِلَيْهِ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَعُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ فَقَالَ لَهُ مَا غَابَ أَحَدُ ابْنِ عَمِّكَ بِأَقْبَحَ مَا عِثَرَهُ بِهِ فَقَالَ لَهُمَا وَمَا ذَاكَ قَالَ فَقَالَ لَهُ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ آتَمَ الصَّلَاةَ بِمَكَّةَ قَالَ فَقَالَ لَهُمَا وَيَعْمَكُمَا وَهَلْ كَانَ غَيْرُ مَا صَنَعْتُ قَدْ صَلَّيْتُهُمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَلَا لِبَنِّ ابْنِ عَمِّكَ قَدْ كَانَ آتَمَهَا وَإِنْ خِلَاكَ إِيَّاهُ لَهْ عَيْبٌ قَالَ فَخَرَجَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْعَصْرِ فَصَلَّاهَا بِنَا أَرْبَعًا

(۱۶۹۸۲) عباد کہتے ہیں کہ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں حج کے لئے آئے تو ہم بھی ان کے ساتھ مکہ مکرمہ آ

گئے، انہوں نے ہمیں ظہر کی دو رکعتیں پڑھائیں اور دارالندوہ میں چلے گئے، جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جس وقت سے نماز میں اتمام شروع کیا تھا، وہ جب بھی مکہ مکرمہ آتے تو ظہر، عصر اور عشاء کی چار چار رکعتیں ہی پڑھتے تھے، منیٰ اور عرفات میں قصر پڑھتے اور جب حج سے فارغ ہو کر منیٰ میں ٹھہر جاتے تو مکہ سے روانگی تک پوری نماز پڑھتے تھے۔

جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے (اس کے برعکس) ہمیں ظہر کی دو رکعتیں پڑھائیں تو مروان بن حکم اور عمرو بن عثمان کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ آپ نے اپنے ابن عم پر جیسا عیب لگایا، کسی نے اس سے بدترین عیب نہیں لگایا، انہوں نے پوچھا وہ کیسے؟ تو دونوں نے کہا کیا آپ کے علم میں نہیں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں مکمل نماز پڑھتے تھے؟ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا افسوس! میں سمجھا کہ پتہ نہیں میں نے ایسا کون سا کام کر دیا ہے؟ میں نے نبی ﷺ اور حضرات شیخین کے ساتھ دو رکعتیں ہی پڑھی ہیں، ان دونوں نے کہا کہ آپ کے ابن عم نے تو مکمل چار رکعتیں پڑھی ہیں، آپ کا ان کی خلاف ورزی کرنا معیوب بات ہے چنانچہ جب وہ عصر کی نماز پڑھانے کے لئے آئے تو چار رکعتیں ہی پڑھائیں۔

(۱۶۹۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ حَجَّاجٌ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سَمِعْتُ أبا الطُّفَيْلِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ وَابْنُ عَبَّاسٍ لَطَافُ ابْنِ عَبَّاسٍ قَامَتَا الْأَرْكَانَ كُلَّهَا فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ إِنَّمَا اسْتَلَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَ مِنْ أَرْكَانِهِ شَيْءٌ مَهْجُورٌ قَالَ حَجَّاجٌ قَالَ شُعْبَةُ النَّاسُ يَخْتَلِفُونَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ يَقُولُونَ مُعَاوِيَةُ هُوَ الَّذِي قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبَيْتِ شَيْءٌ مَهْجُورٌ وَلَكِنَّهُ خَفِظَهُ مِنْ قَادَةَ هَكَذَا [انظر: ۱۷۰۲۱]۔

(۱۶۹۸۳) ابوالطفیل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ حرم کی میں آئے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے طواف کیا تو خانہ کعبہ کے سارے کونوں کا استلام کیا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ نبی ﷺ نے تو صرف دو کونوں کا استلام کیا ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ خانہ کعبہ کا کوئی کونا بھی متروک نہیں ہے۔

شعبہ کہتے ہیں کہ کچھ لوگ یہ حدیث مختلف انداز سے بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ آخری جملہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ہے۔ (۱۶۹۸۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَنَّهُ سَمِعَ عَاصِمَ بْنَ بَهْدَلَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَرِبُوا النِّعْمَ فَاجْلِدُوهُمْ ثُمَّ إِذَا شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ ثُمَّ إِذَا شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ ثُمَّ إِذَا شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ [قال الألبانی: صحيح (بو داود: ۴۴۸۲، بن ماجہ: ۲۵۷۳،

ترمذی: ۱۴۴۴)۔ قال شعيب: صحيح وهذا اسناد حسن]۔ [نظر: ۱۶۹۹۴، ۱۷۰۵۰]۔

(۱۶۹۸۴) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص شراب پیے تو اسے کوڑے مارے جائیں، اگر دوبارہ پیے تو دوبارہ کوڑے مارو، حتیٰ کہ اگر چوتھی مرتبہ پیے تو اسے قتل کر دو۔

(۱۶۹۸۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَبَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ وَأَبُو بَلْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

كَفَى الْقَرْطُيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى هَذِهِ الْأَعْوَادِ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ مَنْ يُرِدُّ اللَّهُ بِهِ شَيْئًا يَفْقَهُ فِي

الْبَيْنِ [راجع: ١٦٩٥٩].

(۱۶۹۸۵) حضرت معاد یہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے اس منبر پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے اللہ! جسے آپ دیں، اس سے کوئی روک نہیں سکتا، اور جس سے آپ روک لیں، اسے کوئی دے نہیں سکتا اور ذی عزت کو آپ کے سامنے اس کی عزت نفع نہیں پہنچا سکتی، اللہ جس کے ساتھ خیر کا ارادہ فرما لیتا ہے، اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔

(١٦٩٨٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَيَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ يَحْيَى عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمُؤَدِّينَ أَطْوَلَ النَّاسِ أَغْنَاءًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ [صححه مسلم (٣٨٧)، وابن حبان (١٦٦٩)].

(۱۶۹۸۶) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن مؤمنین سب سے لمبی گردن والے ہوں گے۔

(١٦٩٨٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى وَبَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَمَا حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَحْيَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَ كُنْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي أُمَامَةَ
بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمُؤَدِّنِ وَكَفَّرَ الْمُؤَدِّنُ النَّتِينِ فَكَبَّرَ أَبُو أُمَامَةَ النَّتِينِ وَشَهِدَ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ النَّتِينِ
فَشَهِدَ أَبُو أُمَامَةَ النَّتِينِ وَشَهِدَ الْمُؤَدِّنُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ النَّتِينِ وَشَهِدَ أَبُو أُمَامَةَ النَّتِينِ ثُمَّ انْطَهَتْ إِلَى
فَقَالَ هَكَذَا حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه البعاري (٦١٢)]

(۱۶۹۸۷) مجمع بن یحییٰ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ابو امامہ بن سہل کے پہلو میں تھا، جو مؤذن کے سامنے تھے، مؤذن نے دو مرتبہ اللّٰهُ اَكْبَرُ کہا تو ابو امامہ نے بھی دو مرتبہ اللّٰهُ اَكْبَرُ کہا، مؤذن نے دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا تو انہوں نے بھی دو مرتبہ کہا، مؤذن نے دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ کہا تو انہوں نے بھی دو مرتبہ کہا، پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے حوالے سے میرے سامنے اسی طرح بیان فرمایا ہے۔

(١٦٩٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو مَرْوَانُ بْنُ مُجَاعٍ الْجَزَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ عَنْ مُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَرَ مِنْ شَعْرِهِ بِمَشْقَصٍ فَقُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا بَلَّغْنَا هَذَا إِلَّا عَنْ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ مَا كَانَ مُعَاوِيَةُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَّعًا [صححه البعاري (١٧٣٠) ومسلم (١٢٤٦)]. [انظر: ١٦٩٩٥، ١٧٠٠٨، ١٧٠٠٩، ١٧٠١٠، ١٧٠١٩، ١٧٠٦٢، ١٧٠٦٣].

(۱۶۹۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے سر کے بال اپنے پاس موجود قمیچی سے کاٹے تھے۔

(۱۶۹۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي شَيْخٍ الْهَنَانِيِّ أَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ لِنَقْرٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّعَلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ جُلُودِ النُّمُورِ أَنْ يُرْكَبَ عَلَيْهَا قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ وَتَعَلَمُونَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ لِبَاسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ وَتَعَلَمُونَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الشُّرْبِ فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ وَتَعَلَمُونَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْمُتَعَةِ بِغَيْرِ مُتَعَةٍ الْحَجَّ قَالُوا اللَّهُمَّ لَا [راجع: ۱۶۹۵۸].

(۱۶۹۸۹) ابو شیخ ہناتی کہتے ہیں کہ (میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجلس میں ایک مرتبہ بیٹھا ہوا تھا)، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ نبی ﷺ نے چیتے کی کھال پر سواری سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! پھر پوچھا کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مردوں کو سونا پہننے سے منع فرمایا ہے الا یہ کہ معمولی سا ہو؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں! پھر پوچھا کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سونے چاندی کے برتن میں پانی پینے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! پھر پوچھا کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حج اور عمرے کو ایک سفر میں جمع کرنے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا یہ بات ہم نہیں جانتے۔

(۱۶۹۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ رَأَى مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَفِي يَدِهِ قُضَّةٌ مِنْ شَعْرِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَيُّنَ عُلَمَاءُكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذَا وَقَالَ إِنَّمَا عَذَّبَ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَتْ هَذِهِ نِسَاؤَهُمْ [صححه البعاری (۳۴۶۸)، ومسلم (۲۱۲۷)، وابن حبان (۵۵۱۲)]. [انظر: ۱۷۰۱۵].

(۱۶۹۹۰) حمید بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہاتھوں میں بالوں کا ایک کچھالے کر منبر پر یہ خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ اے ال مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی ﷺ کو اس قسم کی چیزوں سے منع کرتے ہوئے سنا ہے، اور فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل پر عذاب اسی وقت آیا تھا جب ان کی عورتوں نے اسی کو اپنا مشغلہ بنا لیا تھا۔

(۱۶۹۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبْنُ بَكْرِ قَالَا أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ بْنُ أَبِي الْخُوَارِ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جَبْرِ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ابْنِ أُخْتِ نِمْرٍ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَأَاهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ لِي الْمَقْصُورَةَ فَلَمَّا سَلَّمَ قُمْتُ لِي مَقَامِي فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ حَتَّى تَتَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ فَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِذَلِكَ لَا تُوَصِّلُ بِصَلَاةٍ حَتَّى تَخْرُجَ أَوْ تَتَكَلَّمَ [صححه مسلم (۸۸۳)، وابن حزيمة (۱۷۰۵)، و۱۸۶۷، و۱۸۶۸]. [انظر: ۱۷۰۳۷].

(۱۶۹۹۱) عمر بن عطاء کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے نافع بن جبیر نے سائب بن یزید کے پاس یہ پوچھنے کے لئے بھیجا کہ انہوں

نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں! ایک مرتبہ میں نے ان کے ساتھ ”مقصودہ“ میں جمعہ پڑھا تھا، جب انہوں نے نماز کا سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ پر ہی کھڑے ہو کر سنتیں پڑھنے لگا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جب اندر چلے گئے تو مجھے بلا کر فرمایا آج کے بعد دوبارہ اس طرح نہ کرنا جیسے ابھی کیا ہے، جب تم جمعہ کی نماز پڑھو تو اس سے متصل ہی دوسری نماز نہ پڑھو جب تک کوئی بات نہ کرلو، یا وہاں سے ہٹ نہ جاؤ، کیونکہ نبی ﷺ نے یہ حکم دیا ہے کہ کسی نماز کے متصل بعد ہی دوسری نماز نہ پڑھی جائے جب تک کہ کوئی بات نہ کرلو یا وہاں سے ہٹ نہ جاؤ۔

(۱۶۹۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ آيِنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا يَوْمٌ عَاشُورَاءَ وَلَكُمْ بُفْرَضُ عَلَيْنَا صِيَامُهُ لَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ فَإِنِّي صَائِمٌ فَصَامَ النَّاسُ

[صححه البخاری (۲۰۰۳) ومسلم (۱۱۲۹) وابن خزيمة (۲۰۸۵) وابن حبان (۳۶۲۶)] [انظر: ۱۶۹۹۳، ۱۵۰، ۱۷۰]

(۱۶۹۹۲) حمید کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں دوران خطبہ یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں چلے گئے؟ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے یہ عاشوراء کا دن ہے، اس کا روزہ رکھنا ہم پر فرض نہیں ہے، لہذا تم میں سے جو روزہ رکھنا چاہے وہ روزہ رکھ لے، اور میں تو روزے سے ہوں، اس پر لوگوں نے بھی روزہ رکھ لیا۔

(۱۶۹۹۳) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ عَامَ حَجٍّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [رجع: ۱۶۹۹۲]۔

(۱۶۹۹۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۶۹۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ ذُكْوَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي شَارِبِ الْخَمْرِ إِذَا شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِذَا شَرِبَ فَإِذَا شَرِبَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِذَا شَرِبَ الثَّلَاثَةَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِذَا شَرِبَ الرَّابِعَةَ فَاضْرِبُوا عُنُقَهُ [رجع: ۱۶۹۸۴]۔

(۱۶۹۹۴) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص شراب پیے تو اسے کوڑے مارے جائیں، اگر دوبارہ پیے تو دوبارہ کوڑے مارو، حتیٰ کہ اگر چوتھی مرتبہ پیے تو اسے قتل کر دو۔

(۱۶۹۹۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَرَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ رَوْحٌ أَخْبَرَهُ قَالَ قَصَرْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَشْقَصٍ عَلَى الْمَرْوَةِ أَوْ رَأَيْتُهُ يَقْصُرُ عَنْهُ بِمَشْقَصٍ عَلَى الْمَرْوَةِ [رجع: ۱۶۹۸۸]۔

(۱۶۹۹۵) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے سر کے بال اپنے پاس موجود قینچی سے مروہ پر کاٹے تھے۔

(۱۶۹۶) یزید بن جریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ کچھ انصاری لوگوں کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور موضوع بحث پوچھنے لگے، لوگوں نے بتایا کہ ہم انصار کے حوالے سے گفتگو کر رہے ہیں، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں بھی تمہاری معلومات میں اضافے کے لئے ایک حدیث نہ سناؤں جو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں امیر المؤمنین! انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو انصار سے محبت کرتا ہے، اللہ اس سے محبت کرتا ہے اور جو انصار سے بغض رکھتا ہے، اللہ اس سے بغض رکھتا ہے۔

(١٦٩٩٧) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَلِيٍّ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ قَالَ أَبِي وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ وَحَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ بِمَكَّةَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيرِ [انظر: ١٧٠٤٧، ١٧٠٥٤].

(۱۶۹۹ء) عبداللہ بن علی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے مکہ مکرمہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو برسر منبر یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ نے مردوں کو سونا اور ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۶۹۹۸) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ مَعْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَقُولُ وَهُوَ يَخْطُبُ تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَتَوَفَّى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَتَوَفَّى عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ قَالَ مُعَاوِيَةُ وَأَنَا الْيَوْمَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ [صححه مسلم (۲۳۵۲)] [نظر: ۱۷۰، ۱۴۰، ۱۷۰، ۴۹۰، ۱۷۰]

(۱۶۹۹۸) جریر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دوران خطبہ یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ کا وصال ہوا تو آپ ﷺ کی عمر تریسٹھ سال تھی، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ان کی عمر بھی تریسٹھ سال تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ان کی عمر بھی تریسٹھ سال تھی، اور میں بھی اب تریسٹھ سال کا ہو گیا ہوں۔

(١٦٩٩٩) حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ مُعَيَّرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعَبْدٍ خَيْرًا يَفْقَهُهُ فِي الدِّينِ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَجَدْتُ هَذَا الْكَلَامَ فِي آخِرِ هَذَا الْحَدِيثِ فِي كِتَابِ أَبِي بَعْطٍ يَدِهِ مُتَّصِلًا بِهِ وَقَدْ خَطَّ عَلَيْهِ فَلَا أَدْرِي أَقْرَأَهُ عَلَى أَمٍّ لَا وَإِنَّ السَّامِعَ الْمُطِيعَ لَا حُجَّةَ عَلَيْهِ وَإِنَّ السَّامِعَ الْعَاصِيَ لَا حُجَّةَ لَهُ

(۱۶۹۹) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا فرمادیتا ہے۔

(۱۷۰۰۰) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ غَامِرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ غَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ بِغَيْرِ إِمَامٍ مَاتَ مِثْلَةَ جَاهِلِيَّةٍ

(۱۷۰۰۰) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص امام (کی بیعت) کے بغیر ہی فوت ہو جائے تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

(۱۷۰۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ شَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو شَيْخٍ الْهَنَائِيُّ عَنْ أَخِيهِ حِمَّانَ أَنَّ مُعَاوِيَةَ عَامَ حَجِّ جَمَعَ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْمَعَةِ فَقَالَ أَسْأَلُكُمْ عَنْ أَشْيَاءَ فَأُخْبِرُونِي أَنْشِدُكُمْ اللَّهُ هَلْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَوِيرِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ ثُمَّ قَالَ أَنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ أَنْهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ قَالَ أَنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ أَنْهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ صُوفِ الثَّمُورِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ [قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۱۶۲/۸)، قال شعيب: صحيح وهذا اسناد ضعیف]۔

(۱۷۰۰۱) ابو شیخ ہنائی کہتے ہیں کہ حج کے سال حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بیت اللہ میں جمع کیا اور فرمایا میں آپ لوگوں سے کچھ چیزوں کے متعلق سوال کرتا ہوں، آپ مجھے ان کا جواب دیجئے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ میں آپ لوگوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں! حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی اس کی گواہی دیتا ہوں، پھر فرمایا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صوفی ساہو؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں! حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی اس کی گواہی دیتا ہوں۔

پھر فرمایا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چیتے کی سواری سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! فرمایا میں بھی اس کی گواہی دیتا ہوں۔

(۱۷۰۰۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ جَرَّادٍ وَجُلٍّ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عَنْ رَجَاءِ بْنِ خُوَافَةَ عَنْ

(۱۷۰۰۶) جریر کہتے ہیں کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کا وصال ہوا تو آپ ﷺ کی عمر تریسٹھ سال تھی، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ان کی عمر بھی تریسٹھ سال تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ان کی عمر بھی تریسٹھ سال تھی۔

(۱۷۰۰۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْعُمَرَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا [انظر: ۱۷۰۲۹].

(۱۷۰۰۷) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے اس شخص کے حق میں ”عمری“ جائز ہوتا ہے جس کے لئے وہ کیا گیا ہو۔

(۱۷۰۰۸) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ لِي مُعَاوِيَةُ عَلِمْتُ أَنَّي قَصَرْتُ مِنْ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَشْقَصٍ فَقُلْتُ لَهُ لَا أَعْلَمُ هَذَا إِلَّا حُجَّةً عَلَيْكَ [راجع: ۱۶۹۸۸].

(۱۷۰۰۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی ﷺ کے سر کے بال اپنے پاس موجود قینچی سے کاٹے تھے، میں نے ان سے کہا کہ میں تو اسے آپ پر حجت سمجھتا ہوں۔

(۱۷۰۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَصَرْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ [راجع: ۱۶۹۸۸].

(۱۷۰۰۹) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے سر کے بال اپنے پاس موجود قینچی سے مردہ پر کاٹے تھے۔

(۱۷۰۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْصُرُ بِمَشْقَصٍ

(۱۷۰۱۰) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے سر کے بال اپنے پاس موجود قینچی سے مردہ پر کاٹے تھے۔

(۱۷۰۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَبُو مَعْمَرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّي قَصَرْتُ مِنْ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَشْقَصٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا قَالَ ابْنُ عَبَّادٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهَذِهِ حُجَّةٌ عَلَى مُعَاوِيَةَ [قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۱۵۳/۵)].

(۱۷۰۱۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی ﷺ کے سر کے بال اپنے پاس

موجود تہی سے کاٹے تھے، میں نے ان سے کہا کہ میں تو اسے آپ پر حجت سمجھتا ہوں۔

(۱۷.۱۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ مَعْبِدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاضْرِبُوهُ فَإِنْ عَادَ فَاضْرِبُوهُ فَإِنْ عَادَ فَاضْرِبُوهُ فَإِنْ عَادَ فَاقْتُلُوهُ [راجع: ۱۶۹۷۲]۔

(۱۷.۱۳) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص شراب پیے تو اسے کوڑے مارے جائیں، اگر دوبارہ پیے تو دوبارہ کوڑے مارو، حتیٰ کہ اگر چوتھی مرتبہ پیے تو اسے قتل کر دو۔

(۱۷.۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ [راجع: ۱۶۹۵۹]۔

(۱۷.۱۳) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نماز سے فراغت کے بعد میں نے نبی ﷺ کو یہ کلمات کہتے ہوئے سنا ہے اے اللہ! جسے آپ دیں، اس سے کوئی روک نہیں سکتا، اور جس سے آپ روک لیں، اسے کوئی دے نہیں سکتا اور ذی عزت کو آپ کے سامنے اس کی عزت نفع نہیں پہنچا سکتی۔

(۱۷.۱۴) حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ الْهَيْثَمِ أَبُو قَطَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَبِسْتَيْنَ سَنَةً وَمَاتَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَبِسْتَيْنَ وَمَاتَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَبِسْتَيْنَ وَأَنَا الْيَوْمَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَبِسْتَيْنَ [راجع: ۱۶۹۹۸]۔

(۱۷.۱۴) جریر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دورانِ خطبہ یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ کا وصال ہوا تو آپ ﷺ کی عمر تریسٹھ سال تھی، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ان کی عمر بھی تریسٹھ سال تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ان کی عمر بھی تریسٹھ سال تھی، اور میں بھی اب تریسٹھ سال کا ہو گیا ہوں۔

(۱۷.۱۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ بِالْمَدِينَةِ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْيَوْمِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ [راجع: ۱۶۹۹۲]۔

وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذَا وَأَخْرَجَ قِصَّةَ مِنْ شَعْرِ مِنْ كُفَّهِ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكْتُ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَتْهَا نِسَاؤُهُمْ [راجع: ۱۶۹۹۰]۔

(۱۷.۱۵) مید کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں دورانِ خطبہ یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں چلے گئے؟ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے یہ عاشوراء کا دن ہے، اس کا روزہ رکھنا ہم

پر فرض نہیں ہے، لہذا تم میں سے جو روزہ رکھنا چاہے وہ روزہ رکھ لے، اور میں تو روزے سے ہوں، اس پر لوگوں نے بھی روزہ رکھ لیا۔

پھر انہوں نے ہاتھوں میں بالوں کا ایک گچھا لے کر فرمایا میں نے نبی ﷺ کو اس قسم کی چیزوں سے منع کرتے ہوئے سنا ہے، اور فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل پر عذاب اسی وقت آیا تھا جب ان کی عورتوں نے اسی کو اپنا مشغلہ بنا لیا تھا۔

(۱۷.۱۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبَادِرُونِي فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ فَإِنِّي قَدْ بَدَأْتُ وَمَهُمَا أَسْبَقُكُمْ بِهِ إِذَا رَكَعْتُ تُذِرُ كُونِي إِذَا رَفَعْتُ وَمَهُمَا أَسْبَقُكُمْ بِهِ إِذَا سَجَدْتُ تُذِرُ كُونِي إِذَا رَفَعْتُ [راجع: ۱۱۶۹۶۳]۔

(۱۷.۱۶) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھ سے پہلے رکوع سجدہ نہ کیا کرو، کیونکہ جب میں تم سے پہلے رکوع کروں گا تو میرے سر اٹھانے سے پہلے تم بھی مجھے رکوع میں پالو گے اور جب تم سے پہلے سجدہ کروں گا تو میرے سر اٹھانے سے پہلے تم بھی مجھے سجدہ میں پالو گے، یہ بات میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ اب میرا جسم بھاری ہو گیا ہے۔

(۱۷.۱۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُلْحِقُوا فِي الْمَسْأَلَةِ قَوْلَ اللَّهِ لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ شَيْئًا فَتَخْرُجَ لَهُ مَسْأَلَتُهُ فَيَبَارِكَ لَهُ فِيهِ [صححه مسلم (۱۰۳۸)، وابن حبان (۳۳۸۹)]۔

(۱۷.۱۷) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی سے سوال کرتے ہوئے اس سے چمٹ نہ جایا کرو (کہ اس کی جان ہی نہ چھوڑو) بخدا! مجھ سے جو آدمی بھی کچھ مانگے گا اور ضرورت نے اسے مانگنے پر مجبور کیا ہوگا تو اسے (میری طرف سے ملنے والی بخشش میں) برکت عطاء کی جائے گی۔

(۱۷.۱۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ يُعْنِي الْقُرَظِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ يَقُولُ تَعْلَمَنَّ أَنَّهُ لَا مَانِعَ لِمَا أُعْطِيَ وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعَ اللَّهُ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْهُ الْجَدُّ مَنْ يَرُدُّ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفْقَهُ فِي الدِّينِ سَمِعْتُ هَذِهِ الْأَخْرُفَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَذِهِ الْأَعْوَادِ [راجع: ۱۶۹۵۹]۔

(۱۷.۱۸) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ منبر پر یہ کلمات کہے اے اللہ! جسے آپ دیں، اس سے کوئی روک نہیں سکتا، اور جس سے آپ روک لیں، اسے کوئی دے نہیں سکتا اور ذی عزت کو آپ کے سامنے اس کی عزت نفع نہیں پہنچا سکتی، اللہ جس کے ساتھ خیر کا ارادہ فرما لیتا ہے، اسے دین کی سمجھ عطاء فرما دیتا ہے، میں نے یہ کلمات اسی منبر پر نبی ﷺ سے سنے ہیں۔

(۱۷.۱۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ لَقِصْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَشْقَصٍ أَوْ قَالَ رَأَيْتُهُ يَقْصُرُ عَنْهُ

بِمِثْقَصٍ عِنْدَ الْمَرْوَةِ [راجع: ١٦٩٨٨].

(۱۷۰۱۹) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی علیہ السلام کے سر کے بال اپنے پاس موجود قمیچی سے مروہ پر کانٹے تھے۔
(۱۷۰۲۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ كُنَّا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ الْمُؤَدِّنُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَقَالَ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ فَقَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ مَكَّدًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْ نَبِيُّكُمْ إِذَا أَدَّنَ الْمُؤَدِّنُ [راجع: ۱۶۹۵۶].

(۱۷۰۲۰) علقمہ بن وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ مؤذن اذان دینے لگا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بھی وہی کلمات دہرانے لگے، جب اس نے ”حی علی الصلوٰۃ“ کہا تو انہوں نے ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ“ کہا، ”حی علی الفلاح“ کے جواب میں بھی یہی کہا، اس کے بعد مؤذن کے کلمات دہراتے رہے، پھر فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہی فرماتے تھے جب مؤذن اذان دیتا۔

(١٧٠٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ قَالَ حَدَّثَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَمُعَاوِيَةُ فَجَعَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَلِمُ الْأَرْكَانَ كُلَّهَا فَقَالَ مُعَاوِيَةُ إِنَّمَا اسْتَلَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانَيْنِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَ مِنْ أَرْكَانِهِ مَهْجُورٌ [راجع: ١٦٩٨٣].

(۱۷۰۲۱) ابوالطفیلؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت معاویہؓ اور ابن عباسؓ حرم کی میں آئے، حضرت ابن عباسؓ نے طواف کیا تو خانہ کعبہ کے سارے کونوں کا استلام کیا، حضرت معاویہؓ نے ان سے فرمایا کہ نبی ﷺ نے تو صرف دو کونوں کا استلام کیا ہے؟ حضرت ابن عباسؓ نے جواب دیا کہ خانہ کعبہ کا کوئی کونا بھی متروک نہیں ہے۔

(١٧.٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ إِذَا آتَاهُ الْمُؤَدِّنُ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمُؤَدِّينَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ [راجع: ١٦٩٨٦].

(۱۷۰۲۲) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن موزنین سب سے لمبی گردن والے ہوں گے۔

(۱۷.۳۳) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ فِي جَسَدِهِ يُؤْذِيهِ إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ عَنْهُ بِهِ مِنْ

سَيِّئَاتِهِ [صححه الحاكم (۳۴۷/۱). قال شعيب: اسناده صحيح].

(۱۷۰۲۳) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مسلمان کو اس کے جسم میں جو بھی تکلیف پہنچتی ہے، اللہ اس کے ذریعے اس کے گناہوں کا کفارہ فرمادیتا ہے۔

(۱۷۰۲۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِينَ يُشْفِقُونَ الْكَلَامَ تَشْفِيقَ الشَّعْرِ

(۱۷۰۲۴) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اشعار کی طرح بات چبا چبا کر کرنے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔

(۱۷۰۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنِي بَيْهَقُسُ بْنُ فَهْدَانَ عَنْ أَبِي شَيْخٍ الْهِنَائِيِّ سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نُسِ الدَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا [راجع: ۱۶۹۵۸].

(۱۷۰۲۵) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مردوں کو سونا پہننے سے منع فرمایا ہے لہذا یہ کہ معمولی سا ہو؟

(۱۷۰۲۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَشَهَّدُ مَعَ الْمُؤَدِّينَ [راجع: ۱۶۹۶۶].

(۱۷۰۲۶) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ مؤذن کے ساتھ خود بھی تشہد پڑھتے تھے۔

(۱۷۰۲۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَعْبُدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ وَكَانَ قَلِيلَ الْحَدِيثِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ فَلَمَّا خَطَبَ إِلَّا ذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ فِي خُطْبَتِهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ حُلُوٌّ خَصِرٌ لِمَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ بَارَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِيهِ وَمَنْ يُرِذِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يَفْقَهُهُ فِي الدِّينِ وَإِيَّاكُمْ وَالْمَدْحَ فَإِنَّهُ الدَّبْحُ [راجع: ۱۶۹۶۲].

(۱۷۰۲۷) معبد جہنی کہتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بہت کم نبی ﷺ کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کرتے تھے، البتہ یہ کلمات اکثر جگہوں پر نبی ﷺ کے حوالے سے ذکر کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ خیر کا ارادہ فرمالتے ہیں تو اسے دین کی سمجھ عطا فرمادیتے ہیں، اور یہ دنیا کا مال بڑا شیریں اور ہر سبز و شاداب ہوتا ہے، سو جو شخص اسے اس کے حق کے ساتھ لیتا ہے، اس کے لئے اس میں برکت ڈال دی جاتی ہے، اور منہ پر تعریف کرنے سے بچو کیونکہ یہ اس شخص کو ذبح کر دیتا ہے۔

(۱۷۰۲۸) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ فِيهِ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّمَادُخَ فَإِنَّهُ الدَّبْحُ [راجع: ۱۶۹۶۲].

(۱۷۰۲۸) گذشتہ حدیث یعقوب سے بھی مروی ہے (اور اس میں مدح کے بجائے تمارح کا لفظ ہے، مطلب دونوں کا ایک ہی ہے یعنی) منہ پر تعریف کرنے سے بچو کیونکہ یہ اس شخص کو ذبح کر دیتا ہے۔

(۱۷۰۲۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمَرَى جَائِزَةٌ

لِأَهْلِهَا [راجع: ۱۷۰۰۷]۔

(۱۷۰۲۹) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اس شخص کے حق میں "عمری" جائز ہوتا ہے جس کے لئے وہ کیا گیا ہو۔

(۱۷۰۳۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَوْفٍ الْجُرَشِيُّ عَنْ أَبِي هِنْدٍ الْبَجَلِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عَلَى سَرِيرِهِ وَقَدْ خَمَضَ عَيْنَيْهِ لَقَدْ أَكْرَمَنَا الْهِجْرَةَ وَالْقَائِلُ مِنَّا يَقُولُ انْقَطَعَتْ وَالْقَائِلُ مِنَّا يَقُولُ لَمْ تَنْقَطِعْ فَاسْتَبَهَ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ مَا كُنْتُمْ فِيهِ فَأَخْبَرْنَاهُ وَكَانَ قَلِيلَ الرَّدِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَذَاكُرْنَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتَّى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ وَلَا تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا [قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۲۴۷۹)۔ قال شعيب: حسن لغيره وهذا اسناد ضعيف]۔

(۱۷۰۳۰) ابو ہند بجلي رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، جو اپنے تخت پر آنکھیں بند کیے بیٹھے تھے، ہم نے ہجرت کا تذکرہ شروع کر دیا، ہم میں سے کسی کی رائے تھی کہ ہجرت منقطع ہو گئی ہے اور کسی کی رائے تھی کہ ہجرت منقطع نہیں ہوئی، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہوشیار ہو گئے اور فرمایا تم کیا باتیں کر رہے ہو؟ ہم نے انہیں بتا دیا، وہ کسی بات کی نسبت نبی ﷺ کی طرف بہت کم کرتے تھے، کہنے لگے کہ ایک مرتبہ ہم نے بھی نبی ﷺ کے پاس یہی مذاکرہ کیا تھا تو نبی ﷺ نے فرمایا تھا ہجرت اس وقت تک منقطع نہیں ہوگی جب تک تو بہ منقطع نہ ہو جائے اور توبہ اس وقت تک منقطع نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔

(۱۷۰۳۱) حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى قَالَ أَخْبَرَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ وَكَانَ قَلِيلَ الْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَغْفِرَهُ إِلَّا الرَّجُلُ يَمُوتُ كَافِرًا أَوْ الرَّجُلُ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا [قال

الألبانی: صحيح (النسائی: ۸۱/۷)، والحاكم (۳۵۱/۴)۔ قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد حسن]۔

(۱۷۰۳۱) ابودریس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو "جو بہت کم احادیث بیان کرتے تھے" کہتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر گناہ کو معاف فرمادے گا، سوائے اس کے کہ کوئی شخص کفر کی حالت میں مر جائے یا وہ آدمی جو کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے۔

(۱۷۰۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ إِنَّكُمْ لَتُصَلُّونَ صَلَاةً لَقَدْ صَحَبْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيَهَا وَلَقَدْ نَهَى عَنْهُمَا يَعْزِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ [صححه البخاری (۵۸۷)]۔ [انظر: ۱۷۰۳۸]۔

(۱۷۰۳۲) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تم لوگ ایک ایسی نماز پڑھتے ہو کہ نبی ﷺ کی رفاقت کے باوجود ہم نے انہیں یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا بلکہ وہ اس سے منع فرماتے تھے، مراد عصر کے بعد کی دو سنتیں (نفل) ہیں (جو انہوں نے کچھ لوگ کو پڑھتے ہوئے دیکھا تھا)

(۱۷۰۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي شَيْخٍ الْهَنَائِيِّ أَنَّهُ شَهِدَ مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ جَمْعٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَالَ لَهُمْ مُعَاوِيَةُ اتَّعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ رُكُوبِ جُلُودِ النَّمُورِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اتَّعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ اتَّعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُشْرَبَ فِي آيَةِ الْفِضَةِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ اتَّعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ اتَّعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ جَمْعِ بَيْنِ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ قَالُوا اللَّهُمَّ لَا قَالَ قَوْلًا لَمْ يَنْهَ عَنْهُ [راجع: ۱۶۹۵۸]

(۱۷۰۳۳) ابو شیخ ہنائی کہتے ہیں کہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجلس میں ایک مرتبہ بیٹھا ہوا تھا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ میں آپ لوگوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں! حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی اس کی گواہی دیتا ہوں، پھر فرمایا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مردوں کو سونا پہننے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں! حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی اس کی گواہی دیتا ہوں۔

پھر فرمایا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ نبی ﷺ نے چھتے کی سواری سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! فرمایا میں بھی اس کی گواہی دیتا ہوں، پھر فرمایا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ نبی ﷺ نے چاندی کے برتن میں پانی پینے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! فرمایا میں بھی اس کی گواہی دیتا ہوں پھر فرمایا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حج اور عمرے کو ایک سفر میں جمع کرنے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا یہ بات ہم نہیں جانتے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ بات بھی ثابت شدہ ہے اور پہلی باتوں کے ساتھ ہے۔

(۱۷۰۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمِيرٍ الْبَحْصِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يُحَدِّثُ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّا كُنَّا وَأَحَادِيثُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا حَدِيثًا كَانَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ وَإِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَانَ أَخَافَ النَّاسَ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَرِدْ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يَفْقَهُهُ فِي الدِّينِ [راجع: ۱۷۹۵۹]

(۱۷۰۳۳) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے حوالے سے کثرت کے ساتھ احادیث بیان کرنے سے بچو سوائے ان احادیث کے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں زبان زد عام تھیں، کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو اللہ کے معاملات میں ڈراتے تھے، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا فرمادیتا ہے۔

(۱۷۰۳۵) وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّمَا أَنَا خَازِنٌ وَإِنَّمَا يُعْطِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ أَعْطَيْتُهُ عَطَاءً عَنْ طِيبِ نَفْسٍ فَهُوَ أَنْ يَبَارِكَ لِأَحَدِكُمْ وَمَنْ أَعْطَيْتُهُ عَطَاءً عَنْ شَرِّهِ وَشَرِّهِ مَسْأَلَةٍ فَهُوَ كَالْأَكِلِ وَلَا يَشْبَعُ [صححه مسلم (۱۰۳۷)]
وہن حین (۳۴۰۱)۔ [نظر: ۱۷۰۴۵]۔

(۱۷۰۳۵) اور میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں تو صرف خزانچی ہوں، اصل دینے والا اللہ ہے اس لئے میں جس شخص کو دل کی خوشی کے ساتھ کوئی بخشش دوں تو اسے اس کے لئے مبارک کر دیا جائے گا اور جسے اس کے شر سے بچنے کے لئے یا اس کے سوال میں اصرار کی وجہ سے کچھ دوں، وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا رہے اور سیراب نہ ہو۔

(۱۷۰۳۶) وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا تَزَالُ أُمَّةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَنِ الْحَقِّ لَا يَصُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ عَلَى النَّاسِ [راجع: ۱۷۰۰۵]۔

(۱۷۰۳۶) اور میں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے میری امت میں ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا، وہ اپنی مخالفت کرنے والوں کی پرواہ نہیں کرے گا، یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے۔

(۱۷۰۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ بْنُ أَبِي الْخَوَّارِ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جَبْرِ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ابْنِ أُخْتِ نَعْرِ يُسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَأَاهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ قُمْتُ فِي مَقَامِي فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا دَخَلَ أُرْسِلَ إِلَيَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصَلِّهَا بِصَلَاةٍ حَتَّى تَخْرُجَ أَوْ تَكَلِّمَ فَإِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِذَلِكَ أَنْ لَا تُوَصَّلَ صَلَاةٌ بِصَلَاةٍ حَتَّى تَخْرُجَ أَوْ تَكَلِّمَ [راجع: ۱۶۹۹۱]۔

(۱۷۰۳۷) عمر بن عطاء کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے نافع بن جبیر نے سائب بن یزید کے پاس یہ پوچھنے کے لئے بھیجا کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں! ایک مرتبہ میں نے ان کے ساتھ ”مقصورہ“ میں جمعہ پڑھا تھا، جب انہوں نے نماز کا سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ پر ہی کھڑے ہو کر سنتیں پڑھنے لگا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جب اندر چلے گئے تو مجھے بلا کر فرمایا آج کے بعد دوبارہ اس طرح نہ کرنا جیسے ابھی کیا ہے، جب تم جمعہ کی نماز پڑھو تو اس سے متصل ہی دوسری نماز نہ پڑھو جب تک کوئی بات نہ کرلو، یا وہاں سے ہٹ نہ جاؤ، کیونکہ نبی ﷺ نے یہ حکم دیا ہے کہ کسی نماز کے متصل بعد ہی دوسری نماز نہ پڑھی جائے جب تک کہ کوئی بات نہ کرلو یا وہاں سے ہٹ نہ جاؤ۔

(۱۷.۳۸) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَهَانَ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ رَأَى أَنَسًا يُصَلُّونَ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَتُصَلُّونَ صَلَاةً لَدُ صَاحِبِنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَّا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيَهَا وَلَقَدْ نَهَى عَنْهَا يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ [راجع: ۱۷۰۳۲].

(۱۷۰۳۸) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تم لوگ ایک ایسی نماز پڑھتے ہو کہ نبی ﷺ کی رفاقت کے باوجود ہم نے انہیں یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا بلکہ وہ اس سے منع فرماتے تھے، مراد عصر کے بعد کی دو سنتیں (نفل) ہیں جو انہوں نے کچھ لوگ کو پڑھتے ہوئے دیکھا تھا۔

(۱۷.۳۹) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نَسِيَ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ [نظر: ۱۷۰۴۱].

(۱۷۰۳۹) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص نماز میں کچھ بھول جائے تو اسے چاہئے کہ بیٹھ کر دو سجدے کر لے۔

(۱۷.۴۰) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ أَبِي الْقَيْصِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

(۱۷۰۴۰) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کسی جھوٹی بات کی نسبت کرے، اسے چاہئے کہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنا لے۔

(۱۷.۴۱) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ مَوْلَى عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ يُونُسَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ صَلَّى أَمَامَهُمْ لِقَامٍ فِي الصَّلَاةِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَسَبَّحَ النَّاسُ فَتَمَّ عَلَى قِيَامِهِ ثُمَّ سَجَدْنَا سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ أَنْ أَتَمَّ الصَّلَاةَ ثُمَّ قَعَدَ عَلَى الْبَنْبَرِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نَسِيَ مِنْ صَلَاتِهِ شَيْئًا فَلْيَسْجُدْ مِثْلَ هَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ

[قال الألبانی: ضعيف (النس. ص: ۳۳/۳)، قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد حسن]. [راجع: ۱۷۰۳۹].

(۱۷۰۴۱) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے امام بن کر نماز پڑھائی اور بیٹھنے کی بجائے کھڑا ہو گئے، لوگوں نے سبحان اللہ بھی کہا لیکن انہوں نے اپنا قیام مکمل کیا، پھر نماز مکمل ہونے کے بعد بیٹھے بیٹھے سہو کے دو سجدے کر لیے اور منبر پر رونق افروز ہو کر فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص نماز میں کچھ بھول جائے تو اسے چاہئے کہ بیٹھ کر اس طرح دو سجدے کر لے۔

(۱۷.۴۲) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْقَزَارِيُّ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ فَقَامُوا لَهُ

فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَمُثَلَ لَهُ الرَّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ [راجع: ۱۶۹۵۵].

(۱۷۰۴۲) ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کہیں تشریف لے گئے، لوگ ان کے احترام میں کھڑے ہو گئے لیکن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ کے بندے اس کے سامنے کھڑے رہیں، اسے جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنا لینا چاہئے۔

(۱۷۰۴۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَهُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِثْلَةَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ جَارِيَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي نَقْرِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ مُعَاوِيَةُ فَسَأَلَهُمْ عَنْ حَدِيثِهِمْ فَقَالُوا كُنَّا فِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِ الْأَنْصَارِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ أَلَا أَرِيدُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا بَلَى يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَحَبَّ الْأَنْصَارَ أَحَبَّهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ أَبْغَضَ الْأَنْصَارَ أَبْغَضَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ [راجع: ۱۶۹۹۶].

(۱۷۰۴۳) یزید بن حارثہ یہ بیحد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ کچھ انصاری لوگوں کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور موضوع بحث پوچھنے لگے، لوگوں نے بتایا کہ ہم انصار کے حوالے سے گفتگو کر رہے ہیں، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں بھی تمہاری معلومات میں اضافے کے لئے ایک حدیث نہ سناؤں جو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں امیر المؤمنین! انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو انصار سے محبت کرتا ہے، اللہ اس سے محبت کرتا ہے اور جو انصار سے بغض رکھتا ہے، اللہ اس سے بغض رکھتا ہے۔

(۱۷۰۴۴) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ مِثْلَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ جَارِيَةَ قَالَ إِنِّي لَهِيَ مَجْلِسٍ مُعَاوِيَةُ فِي نَقْرِ مِنَ الْأَنْصَارِ وَنَحْنُ نَتَحَدَّثُ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ [راجع: ۱۶۹۹۶].

(۱۷۰۴۴) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۰۴۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ الْيَحْصَبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا أَنَا خَازِنٌ وَإِنَّمَا يُعْطَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ أَعْطِيَتْهُ عَطَاءٌ بِطِيبِ نَفْسٍ فَإِنَّهُ يَبَارِكُ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَعْطِيَتْهُ عَطَاءٌ بِشَرِّهِ نَفْسٍ وَشَرِّهِ مَسْأَلَةٍ فَهُوَ كَالَّذِي يَأْكُلُ فَلَا يَشْبَعُ [راجع: ۱۷۰۳۵].

(۱۷۰۴۵) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں تو صرف خزانچی ہوں، اصل دینے والا اللہ ہے اس لئے میں جس شخص کو دل کی خوشی کے ساتھ کوئی بخشش دوں تو اسے اس کے لئے مبارک کر دیا جائے گا اور جسے اس کے شر سے بچنے کے لئے یا اس کے سوال میں اصرار کی وجہ سے کچھ دوں، وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا رہے اور

سیراب نہ ہو۔

(۱۷.۴۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ مِثْلَ مَا يَقُولُ [نظر: ۱۷۰۴۸]۔

(۱۷.۴۶) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو سنا ہے کہ آپ ﷺ مؤذن کی اذان جب سنتے تو وہی جملے دہراتے جو وہ کہہ رہا ہوتا تھا۔

(۱۷.۴۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ فِي ظِلِّ الْكُعْبَةِ وَهُوَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حُلِيِّ الذَّهَبِ وَلُبْسِ الْخَرِيرِ [راجع: ۱۶۹۹۷]۔

(۱۷.۴۷) عبد اللہ بن علی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے مکہ مکرمہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خانہ کعبہ کے سائے میں برسرِ منبر یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ نے مردوں کو سونا اور ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۷.۴۸) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ مِثْلَ قَوْلِهِ وَإِذَا قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ مِثْلَ قَوْلِهِ وَإِذَا قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ مِثْلَ قَوْلِهِ [راجع: ۱۷۰۴۶]۔

(۱۷.۴۸) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو سنا ہے کہ آپ ﷺ مؤذن کی اذان جب سنتے تو وہی جملے دہراتے جو وہ کہہ رہا ہوتا تھا۔

(۱۷.۴۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ جَرِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ يَقُولُ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَبِسْتَيْنَ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَبِسْتَيْنَ وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَبِسْتَيْنَ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَبِسْتَيْنَ [راجع: ۱۶۹۹۸]۔

(۱۷.۴۹) جریر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دورانِ خطبہ یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ کا وصال ہوا تو آپ ﷺ کی عمر تریسٹھ سال تھی، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ان کی عمر بھی تریسٹھ سال تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ان کی عمر بھی تریسٹھ سال تھی، اور میں بھی اب تریسٹھ سال کا ہو گیا ہوں۔

(۱۷.۵۰) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فَاقْتُلُوهُ [راجع: ۱۶۹۸۴]۔

(۱۷۰۵۰) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص شراب پیے تو اسے کوڑے مارے جائیں، اگر دوبارہ پیے تو دوبارہ کوڑے مارو، حتیٰ کہ اگر چوتھی مرتبہ پیے تو اسے قتل کر دو۔

(۱۷۰۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ مَوْلَى أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَتَابٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَدْخَلْتُ فِي شَعْرِهَا مِنْ شَعْرِ غَيْرِهَا فَإِنَّمَا تَدْخُلُهُ زُورًا

(۱۷۰۵۱) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو عورت اپنے بالوں میں کسی غیر کے بال داخل کرتی ہے (تاکہ انہیں لمبا ظاہر کر سکے) وہ اسے غلط طور پر داخل کرتی ہے۔

(۱۷۰۵۲) قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ تَبِعَ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الْأَمْرِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَفَقَهُوا وَاللَّهُ لَوْلَا أَنْ تَبَطَّرَ قُرَيْشٌ لَأَخْبَرْتُهَا مَا لِيُخَيَّرَهَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

(۱۷۰۵۲) اور نبی ﷺ نے فرمایا اس معاملے (حکومت) میں لوگ قریش کے تابع ہیں، زمانہ جاہلیت میں ان میں سے جو بہترین لوگ تھے وہ زمانہ اسلام میں بھی بہترین ہیں جبکہ وہ فقہت حاصل کر لیں، بخدا! اگر قریش فخر میں مبتلا نہ ہو جاتے تو میں انہیں بتا دیتا کہ ان کے بہترین لوگوں کا اللہ کے یہاں کیا مقام ہے؟

(۱۷۰۵۳) قَالَ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَا مَنَعَ لِمَا أُعْطِيتَ وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ مَنْ يُرِذُّ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفْقَهُهُ فِي الدِّينِ وَخَيْرُ نِسْوَةٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ أَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ لِي ذَاتِ يَدٍ وَأَخْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ لِي صَغِيرٍ [راجع: ۱۶۹۵۹]۔

(۱۷۰۵۳) اور میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے اللہ! جسے آپ دیں، اس سے کوئی روک نہیں سکتا، اور جس سے آپ روک لیں، اسے کوئی دے نہیں سکتا اور ذی عزت کو آپ کے سامنے اس کی عزت نفع نہیں پہنچا سکتی، اللہ جس کے ساتھ خیر کا ارادہ فرما لیتا ہے، اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے، اور اونٹ پر سواری کرنے والی بہترین عورتیں قریش کی نیک عورتیں ہیں جو اپنی ذات میں شوہر کی سب سے زیادہ محافظ ہوتی ہیں اور بچپن میں اپنے بچے پر انتہائی مہربان۔

(۱۷۰۵۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي حُسَيْنٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ الْعَدَوِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ بِمَكَّةَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيرِ [رجع: ۱۶۹۹۷]۔

(۱۷۰۵۴) عبد اللہ بن علی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے مکہ مکرمہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو برسر منبر یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ نے مردوں کو سونا اور ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۷۰۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخَزَاعِيُّ أَخْبَرَنَا لَيْثٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يُرِذِ اللَّهَ بِهِ خَيْرًا يَفْقَهُهُ فِي الدِّينِ وَلَنْ تَزَالَ هَذِهِ الْأُمَّةُ أُمَّةً قَائِمَةً عَلَى أَمْرِ اللَّهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ عَلَى النَّاسِ [صححه البخارى (۷۱)، ومسلم (۱۰۳۷)] وابن حبان (۸۹)۔

(۱۷۰۵۵) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے اور میری امت میں ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا، وہ اپنی مخالفت کرنے والوں کی پرواہ نہیں کرے گا، یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ جائے اور وہ لوگوں پر غالب ہوگا، اس پر مالک بن یخامر سکسکی کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اے امیر المؤمنین! میں نے حضرت معاذ جبل رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس سے مراد اہل شام ہیں، تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنی آواز کو بلند کرتے ہوئے فرمایا مالک کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس سے مراد اہل شام ہیں۔

(۱۷۰۵۶) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِمْسَى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَاهِرٍ أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ هَانَ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَلَى هَذَا الْجَنْبِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ أَوْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُمْ ظَاهِرُونَ عَلَى النَّاسِ فَقَامَ مَالِكُ بْنُ يَخَامِرٍ السَّكْسَكِيُّ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ سَمِعْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ يَقُولُ وَهُمْ أَهْلُ الشَّامِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ وَرَفَعَ صَوْتَهُ هَذَا مَالِكٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذًا يَقُولُ وَهُمْ أَهْلُ الشَّامِ [صححه البخارى (۳۶۴۱)، ومسلم (۱۰۳۷)]۔

(۱۷۰۵۶) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے میری امت میں ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا، وہ اپنی مخالفت کرنے والوں یا بے یار و مددگار چھوڑ دینے والوں کی پرواہ نہیں کرے گا، یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ جائے اور وہ لوگوں پر غالب ہوگا، اس پر مالک بن یخامر سکسکی کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اے امیر المؤمنین! میں نے حضرت معاذ جبل رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس سے مراد اہل شام ہیں، تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنی آواز کو بلند کرتے ہوئے فرمایا مالک کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس سے مراد اہل شام ہیں۔

(۱۷۰۵۷) حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ جَدِّي يُحَدِّثُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ أَخَذَ الْإِدَاوَةَ بَعْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ يَتَّبِعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا وَاشْتَكَى أَبُو هُرَيْرَةَ فَبَيْنَا هُوَ يَوْضِيءُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهِ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ يَا مُعَاوِيَةُ إِنَّ وَلِيَّتْ أَمْرًا لَاتِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاعْدِلُ قَالَ فَمَا زِلْتُ أَظُنُّ أَنِّي مُبْتَلَى بِعَمَلٍ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ابْتُلِيتُ

(۱۷۰۵۷) مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے تو ان کے پیچھے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے (ان کی خدمت

سنجالی اور) برتن لیا اور نبی ﷺ کے پیچھے چلے گئے، ابھی وہ نبی ﷺ کو وضو کر رہے تھے کہ نبی ﷺ نے ایک دو مرتبہ ان کی طرف سر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا معاویہ! اگر تمہیں حکومت ملے تو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور عدل کرنا، وہ کہتے ہیں کہ مجھے اسی وقت یقین ہو گیا کہ مجھے کوئی ذمہ داری سونپی جائے گی کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا تھا، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(۱۷.۵۸) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ مَرْثَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ الْمَدِينَةَ وَكَانَتْ آخِرَ قَدَمِهِ قَدَمَهَا فَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعْرِ لَقَالِ مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ أَحَدًا يَصْنَعُ هَذَا غَيْرَ الْيَهُودِ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَهُ الزُّورَ قَالَ كَأَنَّهُ يُعْنِي الْوَصَالَ [راجع: ۱۶۹۵۴]۔

(۱۷.۵۸) سعید بن مسیب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ہمیں خطبہ دیا، جس میں بالوں کا ایک پچھا نکال کر دکھایا اور فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح تو صرف یہودی کرتے ہیں، نبی ﷺ کو جب یہ بات معلوم ہوئی تھی تو آپ ﷺ نے اسے "جموٹ" کا نام دیا تھا۔

(۱۷.۵۹) حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ يُعْنِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ وَغَيْرِهِ عَنْ أَبِي حَرِيرَةَ مَوْلَى مُعَاوِيَةَ قَالَ خَطَبَ النَّاسَ مُعَاوِيَةُ بِحُمْصٍ فَذَكَرَ فِي خُطْبَتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ سَبْعَةَ أَشْيَاءَ وَإِنِّي أَبْلِغُكُمْ ذَلِكَ وَأَنَّهَا كُمْ عَنْهُ مِنَ النَّوْخِ وَالشَّعْرِ وَالتَّصَاوِيرِ وَالتَّبَرُّجِ وَجُلُودِ السَّبَاعِ وَالذَّهَبِ وَالتَّحْرِيرِ [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۱۵۸۰)، قال شعب: صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف]۔

(۱۷.۵۹) ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے "حمص" میں لوگوں کے سامنے خطبہ دیتے ہوئے اپنی گفتگو کے دوران ذکر کیا کہ نبی ﷺ نے سات چیزوں کو حرام قرار دیا تھا، میں تم تک وہ پیغام پہنچا رہا ہوں اور میں بھی تمہیں اس سے منع کرتا ہوں، نوحہ، شعر، تصویر، خواتین کا حد سے زیادہ بناؤ سنگھار، درندوں کی کھالیں، سونا اور ریشم۔

(۱۷.۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَنَا مُبْلَغٌ وَاللَّهُ يَهْدِي وَقَاسِمٌ وَاللَّهُ يُعْطِي لِمَنْ يُلْغَهُ مِنْ شَيْءٍ بِحُسْنِ رَغْبَةٍ وَحُسْنِ هُدًى فَإِنَّ ذَلِكَ الَّذِي يُبَارِكُ لَهُ فِيهِ وَمَنْ يُلْغَهُ عَنِّي شَيْءٌ بِسُوءِ رَغْبَةٍ وَسُوءِ هُدًى فَذَلِكَ الَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ (۱۷.۶۰) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں تو صرف خزانچی ہوں، اصل دینے والا اللہ ہے اس لئے میں جس شخص کو دل کی خوشی کے ساتھ کوئی بخشش دوں تو اسے اس کے لئے مبارک کر دیا جائے گا اور جسے اس کے شر سے بچنے کے لئے یا اس کے سوال میں اصرار کی وجہ سے کچھ دوں، وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا رہے اور سیراب نہ ہو۔

(۱۷.۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ قَالَ حَدَّثَنِي أَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهُوزَنِيُّ قَالَ أَبُو الْمُغِيرَةِ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ الْعَوَازِيُّ عَنْ أَبِي عَامِرٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لُحَيْقٍ قَالَ حَجَجْنَا مَعَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَامَ حِينَ صَلَاةِ الظُّهْرِ لَقَالِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يَنْفَرُوا

فِي دِينِهِمْ عَلَى اِثْنَيْنِ وَسَبْعِينَ مِائَةً وَاِنْ هَذِهِ الْاُمَّةُ سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِائَةً يَعْنِي الْاَهْوَاءُ كُلُّهَا فِي النَّارِ اِلَّا وَاحِدَةً وَهِيَ الْجَمَاعَةُ وَاِنَّهُ سَيَخْرُجُ فِي اُمَّتِي اَقْوَامٌ تَجَارَى بِهِمْ تِلْكَ الْاَهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ بِصَاحِبِهِ لَا يَبْقَى مِنْهُ عِرْقٌ وَلَا مَفْصِلٌ اِلَّا دَخَلَهُ وَاللّٰهُ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ لَئِنْ لَمْ تَقُومُوا بِمَا جَاءَ بِهِ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَفِرُّكُمْ مِنَ النَّاسِ اُخْرَى اَنْ لَا يَقُومَ بِهِ [صححه الحاكم (۸۸۴/۱۹)]. قال الالباني:

حسن (ابو داود: ۴۵۹۷). قال شعيب: اسنادہ حسن و حدیث افتراق الامۃ منہ صحیح بشواہدہ۔

(۱۷۰۶۱) ابو عامر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا، جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو وہ ظہر کی نماز پڑھ کر کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے یہود و نصاریٰ اپنے دین میں بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے، جبکہ یہ امت بہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی، وہ سب جہنم میں جائیں گے سوائے ایک کے اور وہ ایک فرقہ جماعت صحابہ کے نقش قدم پر ہوگا اور میری امت میں کچھ ایسی اقوام بھی آئیں گی جن پر یہ فرقے (اور خواہشات) اس طرح غالب آ جائیں گی جیسے کتا کسی پرچہ دوڑتا ہے اور اس شخص کی کوئی رگ اور کوئی جوڑا ایسا نہیں رہتا جس میں زہر سرایت نہ کر جائے، اللہ کی قسم! اے گروہ عرب! اگر تم اپنے نبی کی لائی ہوئی شریعت پر قائم نہ رہے تو دوسرے لوگ تو زیادہ ہی اس پر قائم نہ رہیں گے۔

(۱۷۰۶۲) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُبَّاعٍ قَالَ حَدَّثَنِي خُصَيْفٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ اخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَرَ مِنْ شَعْرِهِ بِمَشْقَصٍ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا بَلَغَنَا هَذَا الْأَمْرُ إِلَّا عَنْ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ مَا كَانَ مُعَاوِيَةُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَّهَمًا [راجع: ۱۶۹۸۸]۔

(۱۷۰۶۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بال اپنے پاس موجود قینچی سے کاٹے تھے۔ (۱۷۰۶۴) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَشَّارٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُؤَمِّلٌ وَأَبُو أَحْمَدَ أَوْ أَحَدُهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَرَ بِمَشْقَصٍ [راجع: ۱۶۹۸۸]۔

(۱۷۰۶۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بال اپنے پاس موجود قینچی سے کاٹے تھے۔

حَدِيثُ تَمِيمِ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷۰۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ إِنَّمَا الدِّينُ النَّصِيحَةُ قَالُوا لِمَنْ

يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْإِنَّمَةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ [صححه مسلم (۵۵)، وابن حبان (۴۵۷۴)]. [انظر: ۱۷۰۶۵، ۱۷۰۶۶، ۱۷۰۶۹، ۱۷۰۷۰، ۱۷۰۷۱].

(۱۷۰۶۴) حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دین تو سراسر خیر خواہی کا نام ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! کس کے لئے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے لئے، اس کی کتاب کے لئے، اس کے رسول کے لئے، مسلمانوں کے حکمرانوں کے لئے اور عام مسلمانوں کے لئے۔

(۱۷۰۶۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الدِّينُ النَّصِيحَةُ قِيلَ لِمَنْ قَالَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِلْإِنَّمَةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ [راجع: ۱۷۰۶۴].

(۱۷۰۶۵) حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دین تو سراسر خیر خواہی کا نام ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! کس کے لئے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے لئے، اس کی کتاب کے لئے، اس کے رسول کے لئے، مسلمانوں کے حکمرانوں کے لئے اور عام مسلمانوں کے لئے۔

(۱۷۰۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا الدِّينُ النَّصِيحَةُ ثَلَاثًا [راجع: ۱۷۰۶۴].

(۱۷۰۶۶) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۰۶۷) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أَسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجَ عُمَرُ عَلَى النَّاسِ يَضْرِبُهُمْ عَلَى السَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى مَرَّ بِتَمِيمِ الدَّارِيِّ فَقَالَ لَا أَدْعُهُمَا صَلَّيْتُهُمَا مَعَ مَنْ هُوَ غَيْرُ مِنْكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ النَّاسَ لَوْ كَانُوا كَهَيْئَتِكَ لَمْ أَهَابِ [أخرجه عبد الرزاق (۹۸۷۲)، اسنادہ ضعیف].

(۱۷۰۶۷) عروہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نکلے اور نماز عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے پر انہیں مارنے لگے، اسی اثناء میں وہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو وہ کہنے لگے کہ میں تو ان دو رکعتوں کو نہیں چھوڑوں گا، کیونکہ میں نے یہ دو رکعتیں اس ذات کے ساتھ پڑھی ہیں جو آپ سے بہتر تھی، (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے اگر باقی لوگوں کی بھی تمہارے جیسی کیفیت ہوتی تو مجھے کچھ پرواہ نہ ہوتی۔

(۱۷۰۶۸) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَوْهَبٍ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الرَّجُلِ يُسَلِّمُ عَلَى بَدَى الرَّجُلِ فَقَالَ هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاةٍ وَمَمَاتِهِ [اسنادہ ضعیف، قال الألبانی: حسن].

صحیح (ابو داؤد: ۲۹۱۸، ابن ماجہ: ۲۷۵۲، الترمذی: ۲۱۱۲). [انظر: ۱۷۰۷۲، ۱۷۰۷۷].

(۱۷۰۶۸) حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جس کے ہاتھ پر کوئی شخص اسلام قبول کر لے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ زندگی اور موت میں دوسرے تمام لوگوں سے زیادہ حقدار اور اس کے قریب ہوگا۔

(۱۷۰۶۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ قَالَوا لِمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِنَبِيِّهِ وَلِلْأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَغَاصَتِهِمْ [راجع: ۱۷۰۶۹]۔

(۱۷۰۶۹) حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دین تو سراسر خیر خواہی کا نام ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! کس کے لئے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے لئے، اس کی کتاب کے لئے، اس کے رسول کے لئے، مسلمانوں کے حکمرانوں کے لئے اور عام مسلمانوں کے لئے۔

(۱۷۰۷۰) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِسُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ فِي حَدِيثِ حَدَّثَنَا عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ سَمِعْتُهُ مِنَ الَّذِي سَمِعَهُ مِنْهُ أَبِي سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ يُحَدِّثُ عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ [راجع: ۱۷۰۶۹]۔

(۱۷۰۷۰) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۰۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدِّينُ النَّصِيحَةُ الدِّينُ النَّصِيحَةُ ثَلَاثًا قَالَوا لِمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَغَاصَتِهِمْ [راجع: ۱۷۰۶۹]۔

(۱۷۰۷۱) حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دین تو سراسر خیر خواہی کا نام ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! کس کے لئے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے لئے، اس کی کتاب کے لئے، اس کے رسول کے لئے، مسلمانوں کے حکمرانوں کے لئے اور عام مسلمانوں کے لئے۔

(۱۷۰۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ تَمِيمًا الدَّارِيَّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ يُسْلِمُ عَلَى يَدَيْ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ [راجع: ۱۷۰۶۸]۔

(۱۷۰۷۲) حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جس کے ہاتھ پر کوئی شخص اسلام قبول کر لے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ زندگی اور موت میں دوسرے تمام لوگوں سے زیادہ حقدار اور اس کے قریب ہوگا۔

(۱۷۰۷۳) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْأَزْرَقِيِّ بْنِ قَيْسٍ عَنْ بَحْصِيِّ بْنِ يَعْمَرَ عَنْ

(۱۷۰۷۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا سب سے پہلے جس چیز کا بندے سے حساب لیا جائے گا وہ اس کی نماز ہوگی، اگر اس نے اسے مکمل ادا کیا ہوگا تو وہ مکمل لکھ دی جائیں گی، ورنہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ دیکھو! میرے بندے کے پاس کچھ نوافل ملتے ہیں؟ کہ ان کے ذریعے فرائض کی تکمیل کر سکو، اسی طرح زکوٰۃ کے معاملے میں بھی ہوگا اور دیگر اعمال کا حساب بھی اسی طرح ہوگا۔

(۱۷۰۷۴) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [انظر: ۱۷۰۷۸]

(۱۷۰۷۴) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۰۷۵) حَدَّثَنَا حَسَنٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ [صححه الحاكم (۲۶۲/۱)]. قال الدارمي لا اعلم احدا رفعه غير حماد. قال الترمذي: حسن غريب. قال الألباني: صحيح (ابو داود: ۸۶۶، ابن ماجه: ۱۴۲۶). [انظر: ۱۷۰۷۹]

(۱۷۰۷۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے حضرت تميم داری رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۰۷۶) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى الطَّبَّاعُ قَالَ حَدَّثَنِي لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْخَلِيلُ بْنُ مَرْثَةَ عَنِ الْأَزْهَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاحِدًا أَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوءٌ أَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَتْ لَهُ أَرْبَعُونَ أَلْفَ حَسَنَةٍ (۱۷۰۷۶) حضرت تميم داری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص دس مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاحِدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوءٌ أَحَدٌ کہہ لے، اس کے لئے چالیس ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی۔

(۱۷۰۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ تَمِيمًا الدَّارِيَّ يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الْكُفْرِ يُسَلِّمُ عَلَى يَدَيِ الرَّجُلِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ هُوَ أَوَّلَى النَّاسِ بِحَيَاتِهِ وَمَوْتِهِ [راجع: ۱۷۰۶۸]

(۱۷۰۷۷) حضرت تميم داری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جس کے ہاتھ پر کوئی شخص اسلام قبول کر لے تو نبی ﷺ نے فرمایا وہ زندگی اور موت میں دوسرے تمام لوگوں سے زیادہ حقدار اور اس کے قریب ہوگا۔

(۱۷.۷۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
(۱۷.۷۹) وَذَاوُدَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ الصَّلَاةُ فَإِنْ كَانَ أَكْمَلَهَا كُتِبَتْ لَهُ كَامِلَةٌ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَكْمَلَهَا قَالَ لِلْمَلَائِكَةِ انظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ
لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَأَكْمَلُوا بِهَا مَا ضَيَّعَ مِنْ فَرِيضَةٍ ثُمَّ الزَّكَاةُ ثُمَّ تَوَخَّذُوا الْأَعْمَالَ عَلَى حَسَبِ ذَلِكَ إِنْ قَالَ
الْأَلْبَانِيُّ: صحيح (ابو داود: ۸۶۵، ابن ماجه: ۱۴۲۶)۔ [راجع: ۱۷۰۷۵]۔

(۱۷.۷۸-۱۷.۷۹) حضرت تميم داری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا سب سے پہلے جس چیز کا بندے سے حساب لیا جائے گا وہ اس کی نماز ہوگی، اگر اس نے اسے مکمل اداء کیا ہوگا تو وہ مکمل لکھ دی جائے گی، ورنہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ دیکھو! میرے بندے کے پاس کچھ نوافل ملتے ہیں؟ کہ ان کے ذریعے فرائض کی تکمیل کر سکو، اسی طرح زکوٰۃ کے معاملے میں بھی ہوگا اور دیگر اعمال کا حساب بھی اسی طرح ہوگا۔

(۱۷.۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُهِمِرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّ رَوْحَ
بْنَ زُبَاعٍ زَارَ تَمِيمًا الدَّارِيَّ فَوَجَدَهُ يَنْقِي شَعِيرًا لِقَرِيْبِهِ قَالَ وَخَوَّلَهُ أَهْلُهُ فَقَالَ لَهُ رَوْحٌ أَمَا كَانَ فِي هَؤُلَاءِ
مَنْ يَكْفِيكَ قَالَ تَمِيمٌ بَلَى وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ أَمْرٍ مِنْ مُسْلِمٍ
يَنْقِي لِقَرِيْبِهِ شَعِيرًا ثُمَّ يَعْلِقُهُ عَلَيْهِ إِلَّا كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ حَبَّةٍ حَسَنَةٌ [انظر بعده]۔

(۱۷.۸۰) روح بن زباع کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ حضرت تميم داری رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لئے گئے، وہاں پہنچ کر دیکھا کہ وہ خود اپنے گھوڑے کے لئے جو کے دانے صاف کر رہے ہیں، حالانکہ ان کے اہل خانہ وہیں پر تھے، روح کہنے لگے کہ کیا ان میں سے کوئی یہ کام نہیں کر سکتا؟ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں، لیکن بات یہ ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مسلمان اپنے گھوڑے کے لئے جو کے دانے صاف کرے، پھر اسے وہ کھلا دے تو اس کے لئے ہر دانے کے بدلے میں ایک نیکی لکھی جائے گی۔

(۱۷.۸۱) حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ شُرَحْبِيلِ بْنِ مُسْلِمٍ فَذَكَرَ مِثْلَ هَذَا الْحَدِيثِ
[راجع ما قبله]۔

(۱۷.۸۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷.۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُهِمِرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمٌ بْنُ عَامِرٍ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيُكْفَنَنَّ هَذَا الْأَمْرُ مَا بَلَغَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَلَا يَتْرُكُ اللَّهُ بَيْتَ
مَنْزِلٍ وَلَا وَبَرٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ هَذَا الدِّينَ بِعِزِّ عَزِيزٍ أَوْ بِذُلِّ ذَلِيلٍ عِزًّا يُعِزُّ اللَّهُ بِهِ الْإِسْلَامَ وَذُلًّا يُذِلُّ اللَّهُ بِهِ
الْكُفْرَ وَكَانَ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ يَقُولُ قَدْ عَرَفْتُ ذَلِكَ فِي أَهْلِ بَيْتِي لَقَدْ أَصَابَ مَنْ أَسْلَمَ مِنْهُمْ الْخَيْرُ وَالشَّرَفُ

وَالْعِزُّ وَلَقَدْ أَصَابَ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ كَافِرًا الذُّلُّ وَالصَّغَارُ وَالْجِزْيَةُ [صححه الحاكم ((المستدرک)) ۴/ ۴۳۰].

قال شعيب: اسنادہ صحیح۔

(۱۷۰۸۲) حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے یہ دین ہر اس جگہ تک پہنچ کر رہے گا جہاں دن اور رات کا چکر چلتا ہے، اور اللہ کوئی کچا پکا گھرا یا نہیں چھوڑے گا جہاں اس دین کو داخل نہ کر دے، خواہ اسے عزت کے ساتھ قبول کر لیا جائے یا اسے رد کر کے ذلت قبول کر لی جائے، عزت وہ ہوگی جو اللہ اسلام کے ذریعے عطا کرے گا اور ذلت وہ ہوگی جس سے اللہ کفر کو ذلیل کر دے گا۔

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اس کی معرفت حقیقی اپنے اہل خانہ میں ہی نظر آگئی، کہ ان میں سے جو مسلمان ہو گیا، اسے خیر، شرافت اور عزت نصیب ہوئی اور جو کافر رہا، اسے ذلت رسوائی اور نکس نصیب ہوئے۔

(۱۷۰۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي أَمْلَاهُ عَلَيْنَا فِي النَّوَائِدِ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ بِحَاجَةِ آيَةٍ فِي لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهُ قَنُوتُ لَيْلَةٍ [إخْرَجَهُ الدَّارِمِيُّ (۳۴۵۳)].

قال شعيب: حسن بشواهد وهذا اسناد ضعيف.

(۱۷۰۸۳) حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص ایک رات میں سو آیتیں پڑھ لے، اس کے لئے ساری رات عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔

حَدِيثُ مُسْلِمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ رضی اللہ عنہ

حضرت مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷۰۸۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ مُسْلِمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا فِي الدُّنْيَا سَتَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ نَجَّى مَكْرُوبًا فَلَهُ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةٌ مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَاجَتِهِ

(۱۷۰۸۴) حضرت مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے، جو شخص کسی غمزدہ کو نجات دلائے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پریشانیوں میں سے ایک پریشانی کو دور کر دے گا اور جو شخص اپنے بھائی کے کام میں لگا رہتا ہے، اللہ اس کے کاموں میں لگا رہتا ہے۔

(۱۷۰۸۵) قَرَأْتُ عَلَى أَبِي هَذَا الْحَدِيثَ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مَكْحُولٍ أَنَّ عُقْبَةَ قَالَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ أَتَى مُسْلِمَةَ بْنَ مُخَلَّدٍ بِمِصْرَ وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبُيُوتِ شَيْءٌ فَسَمِعَ صَوْتَهُ فَأَذِنَ لَهُ فَقَالَ

إِنِّي لَمْ آتِكَ زَائِرًا وَلَكِنِّي جِئْتُكَ لِحَاجَةٍ أَتَذْكُرُ يَوْمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّادٍ لِي حَدِيثُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَلِمَ مِنْ أَخِيهِ سَبْعَةَ لَسْتَرَهَا سَتَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ لِهَذَا جِئْتُ قَالَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ لِي حَدِيثُهُ رَكِبَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ إِلَى مُسْلِمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى مِصْرَ

(۱۷۰۸۵) کھول کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ مصر آئے، ان کے اور دربان کے درمیان کے درمیان تکرار ہو رہی تھی کہ حضرت مسلمہ رضی اللہ عنہ نے ان کی آواز سن لی، انہوں نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کو اندر بلا لیا، حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں آپ کے پاس ملاقات کے لئے نہیں آیا بلکہ ایک کام سے آیا ہوں، کیا آپ کو وہ دن یاد ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو شخص اپنے بھائی کے کسی عیب کو جانتا ہو اور پھر اسے چھپالے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیوب پر پردہ ڈال دے گا؟ حضرت مسلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں! یاد ہے، حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں اسی حدیث کی خاطر آیا تھا۔

حَدِيثُ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷۰۸۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا بِهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَزِيدَةَ بْنُ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصُّعَاثِيِّ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ وَغَدَا وَابْتَكَّرَ فَدَنَا وَأَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ كَأَجْرِ سَنَةِ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا [راجع: ۱۶۲۷۲]۔

(۱۷۰۸۶) حضرت اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جمعہ کا دن آنے پر جب تم میں سے کوئی شخص غسل کرے، پھر پہلے وقت روانہ ہو، خطیب کے قریب بیٹھے، خاموش اور توجہ سے سنے تو اسے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں اور ایک سال کی شب بیداری کا ثواب ملے گا۔

(۱۷۰۸۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصُّعَاثِيِّ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ النَّقِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَتَكَبَّرَ وَابْتَكَّرَ وَمَشَى وَلَمْ يَرْكَبْ فَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ وَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ أَجْرُ سَنَةِ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا [انظر ما بعده]۔

(۱۷۰۸۷) حضرت اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جمعہ کا دن آنے پر جب کوئی شخص غسل کرے، پھر پہلے وقت روانہ ہو، خطیب کے قریب بیٹھے، خاموش اور توجہ سے سنے تو اسے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں اور ایک سال کی شب بیداری کا ثواب ملے گا۔

(۱۷.۸۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَوْسٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرَّ مَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لَمْ غَدَا وَابْتَكَّرَ [راجع ما قبله].

(۱۷.۸۸) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ سَلَمَةَ بْنِ نَفِيلٍ السَّكُونِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سلمہ بن نفیل سکونی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷.۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُهِمِرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا أَرْطَاةُ بْنُ أَبِي الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا صُمْرَةُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ نَفِيلٍ السَّكُونِيُّ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ لَهُ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ أَتَيْتَ بِطَعَامٍ مِنَ السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَبِمَاذَا قَالَ بِمِسْحَنَةٍ قَالُوا فَهَلْ كَانَ فِيهَا فَضْلٌ عَنْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا فَعَلَ بِهِ قَالَ رَفَعَ وَهُوَ يُوحَى إِلَيَّ مَكْفُوتٌ غَيْرُ لَا يَبُتُّ فِيكُمْ وَلَسْتُمْ لَا بِشَيْءٍ بَعْدِي إِلَّا قَلِيلًا بَلْ تَلْبُخُونَ حَتَّى تَقُولُوا مَتَى وَتَسْتَأْنُونَ أَفْنَادًا بَيْنِي بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَبَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتَانِ شَدِيدٌ وَبَعْدُهُ سَنَوَاتُ الزَّلَازِلِ

(۱۷.۸۹) حضرت سلمہ بن نفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی شخص نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا آپ کے پاس بھی آسمان سے کھانا آیا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! اس نے پوچھا وہ کیا؟ نبی ﷺ نے فرمایا آنے سے تیار کیا ہوا کھانا، پوچھا کیا اس میں سے کچھ باقی بھی بچا؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! پوچھا وہ کیا ہوا؟ فرمایا اسے اٹھالیا گیا، اور مجھ پر وحی بھیجی گئی ہے کہ میں تم سے رخصت ہونے والا ہوں اور زیادہ دیر تک تمہارے درمیان نہیں رہوں گا، اور میرے بعد تم بھی کچھ ہی عرصہ رہو گے، بلکہ تم اتنا عرصہ رہو گے کہ کہنے لگو گے موت کب آئے گی؟ پھر تم پر ایسے مصائب آئیں گے کہ تم ایک دوسرے کو خود ہی فناء کر دو گے، اور قیامت سے پہلے کثرتِ اموات کا نہایت شدید سلسلہ شروع ہو جائے گا اور اس کے بعد زلزلوں کے سال آئیں گے۔

(۱۷.۹۰) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُرَشِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ نَفِيلٍ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ الْخَيْلَ وَالْقَهْلُ السَّلَاحَ وَوَضَعْتُ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا قُلْتُ لَا قِتَالَ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآنَ جَاءَ الْقِتَالُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى النَّاسِ يَرْفَعُ اللَّهُ قُلُوبَ أَقْوَامٍ فَيَقَاتِلُونَهُمْ وَيَرْزُقُهُمُ اللَّهُ مِنْهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا إِنْ عَفَرَ دَارَ الْمُؤْمِنِينَ الشَّامُ وَالْخَيْلُ

مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ [قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۶/ ۲۱۴) قال شعيب: اسنادہ حسن]۔
(۱۷۰۹۰) حضرت سلمہ بن نفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے گھوڑے کو چرنے کے لئے بھیج دیا ہے، ہتھیار اتار دیئے ہیں اور جنگ بندی ہو چکی ہے لہذا اب قتال نہ ہوگا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب تو قتال کا وقت آیا ہے، میری امت کا ایک گروہ لوگوں پر ہمیشہ غالب رہے گا، اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کے دلوں کو اٹھائے گا، وہ ان سے قتال کریں گے اور اللہ انہیں وہاں سے رزق عطاء فرمائے گا، حتیٰ کہ جب اللہ کا حکم آئے گا تو وہ اسی حال میں ہوں گے، یاد رکھو! مسلمانوں کا خون بہنے کی جگہ شام ہے، اور گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لئے خیر و برکت رکھ دی گئی ہے۔

حَدِيثُ يَزِيدَ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت یزید بن اخنس رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۷۰۹۱) وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بَحْطُ يَدِهِ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ وَكَانَ فِي كِتَابِهِ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حَمِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَخْنَسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنَافَسَ بَيْنَكُمْ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ أَعْطَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آثَاءَ اللَّيْلِ وَآثَاءَ النَّهَارِ وَيَتَّبِعُ مَا فِيهِ فَيَقُولُ رَجُلٌ لَوْ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَعْطَانِي مِثْلَ مَا أَعْطَى فَلَنَأْتِيَ فَيَقُومُ بِهِ وَرَجُلٌ أَعْطَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ وَيَتَصَدَّقُ فَيَقُولُ رَجُلٌ لَوْ أَنَّ اللَّهَ أَعْطَانِي مِثْلَ مَا أَعْطَى فَلَنَأْتِيَ فَيَتَصَدَّقُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ أَزَاهُكَ النَّجْدَةُ تَكُونُ فِي الرَّجُلِ وَسَقَطَ بَالِي الْحَدِيثِ

(۱۷۰۹۱) حضرت یزید بن اخنس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آپس میں آگے بڑھنے کا مقابلہ کرنے کی اجازت نہیں ہے سوائے دو آدمیوں میں، ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کی دولت عطاء فرمائی ہو اور وہ رات دن اس کی تلاوت کرتا ہو اور اس کے احکامات کی پیروی کرتا ہو، اور دوسرا آدمی اسے دیکھ کر کہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی یہ نعمت عطاء فرمائی ہوتی تو میں بھی اسی طرح رات دن اس کی تلاوت کرتا، اور دوسرا وہ آدمی جسے اللہ نے مال و دولت عطاء فرمایا ہو اور وہ اسے صدقہ خیرات کر کے خرچ کرتا ہو، اور دوسرا آدمی اسے دیکھ کر کہے کاش! اللہ نے مجھے بھی اسی طرح مال عطاء فرمایا ہوتا جیسے فلاں شخص کو دیا ہے تو میں بھی اسی طرح صدقہ خیرات کرتا، ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ اگر کسی آدمی میں ذاتی شرافت ہو.....

امام احمد رحمہ اللہ کے صاحبزادے فرماتے ہیں کہ حدیث کا بقیہ حصہ ساقط ہو گیا ہے، میں نے یہ حدیث اپنے والد کے مسودے میں پائی تھی جو ان کے ہاتھ ہی سے لکھی ہوئی تھی۔

حَدِيثُ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت غضیف بن حارث رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷.۹۲) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ أَوْ الْحَارِثِ بْنِ غُضَيْفٍ قَالَ مَا نَسِيتُ مِنَ الْأَشْيَاءِ مَا نَسِيتُ أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ [انظر: ۱۷۰۹۳، ۲۲۸۶۴].

(۱۷.۹۲) حضرت غضیف بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں، ہر چیز ہی بھول جاؤں (ممکن ہے) لیکن میں یہ بات نہیں بھول سکتا کہ میں نے نبی ﷺ کو نماز میں داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے ہوئے دیکھا ہے۔

(۱۷.۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ غُضَيْفٍ أَوْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَا نَسِيتُ مِنَ الْأَشْيَاءِ لَمْ أَنْسَ أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ

(۱۷.۹۳) حضرت غضیف بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں، ہر چیز ہی بھول جاؤں (ممکن ہے) لیکن میں یہ بات نہیں بھول سکتا کہ میں نے نبی ﷺ کو نماز میں داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے ہوئے دیکھا ہے۔

(۱۷.۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ حَدَّثَنِي الْمَشِيخَةُ أَنَّهُمْ خَضَرُوا غُضَيْفَ بْنَ الْحَارِثِ الثَّمَالِيَّ حِينَ اشْتَدَّ سَوْقُهُ فَقَالَ هَلْ مِنْكُمْ أَحَدٌ يَقْرَأُ بِسِ قَالِ فَقَرَأَهَا صَالِحُ بْنُ شُرَيْحٍ السَّكُونِيُّ فَلَمَّا بَلَغَ أَرْبَعِينَ مِنْهَا قُبِضَ قَالَ فَكَانَ الْمَشِيخَةُ يَقُولُونَ إِذَا قُرِئَتْ عِنْدَ الْمَيِّتِ خَفَّتْ عَنْهُ بِهَا قَالِ صَفْوَانُ وَقَرَأَهَا عِيسَى بْنُ الْمُعْتَمِرِ عِنْدَ ابْنِ مَعْبُدٍ

(۱۷.۹۴) متعدد مشائخ سے مروی ہے کہ وہ حضرت غضیف بن حارث رضی اللہ عنہ کے پاس (ان کے مرض الموت میں) موجود تھے، جب ان کی روح نکلنے میں دشواری ہوئی تو وہ کہنے لگے کہ تم میں سے کسی نے سورہ یس پڑھی ہے؟ اس پر صالح بن شریح سکونی سورہ یس پڑھنے لگے، جب وہ اس کی چالیسویں آیت پر پہنچے تو ان کی روح قبض ہو گئی، اس وقت سے مشائخ یہ کہنے لگے کہ جب میت کے پاس سورہ یس پڑھی جائے تو اس کی روح نکلنے میں آسانی ہو جاتی ہے۔

صفوان کہتے ہیں کہ عیسیٰ بن معتمر نے بھی ابن معبد کے پاس سورہ یس پڑھی تھی۔

(۱۷.۹۵) حَدَّثَنَا سُورِيُّ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ الرَّحَبِيِّ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ الثَّمَالِيَّ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ فَقَالَ يَا أَبَا أَسْمَاءِ إِنَّا قَدْ أَجْمَعْنَا النَّاسَ عَلَى أَمْرَيْنِ قَالَ وَمَا هُمَا قَالَ رَفْعُ الْأَيْدِي عَلَى الْمَنَابِرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْقَصَصُ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ أَمَا

إِنَّهُمَا أَمَثَلُ بِذَعَتِكُمْ عِنْدِي وَلَسْتُ مُجِيبَكَ إِلَى شَيْءٍ مِنْهُمَا قَالَ لِمَ قَالَ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَحَدَثَ قَوْمٌ بِذَعَةٍ إِلَّا رُفِعَ مِثْلُهَا مِنَ السَّنَةِ فَتَمَسَّكَ بِسُنَّةٍ خَيْرٌ مِنْ إِحْدَاثِ بِذَعَةٍ

(۱۷۰۹۵) حضرت غصیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے پاس عبدالملک بن مروان نے پیغام بھیجا کہ اے ابواسماء! ہم نے لوگوں کو جو چیزوں پر جمع کر دیا ہے، پوچھا کون سی دو چیزیں؟ اس نے بتایا کہ جمعہ کے دن منبر پر رفع یدین کرنا، اور نماز فجر اور عصر کے بعد وعظ گوئی، حضرت غصیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے نزدیک یہ دونوں چیزیں تمہاری سب سے مثالی بدعت ہیں، میں تو ان میں سے ایک بات بھی قبول نہیں کرتا، عبدالملک نے وجہ پوچھی تو فرمایا وجہ یہ ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے جو قوم کوئی بدعت ایجاد کرتی ہے، اس سے اتنی ہی سنت اٹھالی جاتی ہے، لہذا سنت کو مضبوطی سے تھامنا بدعت ایجاد کرنے سے بہتر ہے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۱۷۰۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعِيرَةِ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ شُفْعَةَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَقَالُ لِلْمَلَائِكَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ قَالَ فَيَقُولُونَ يَا رَبِّ حَتَّى يَدْخُلَ آبَاؤُنَا وَأُمَّهَاتُنَا قَالَ فَيَأْتُونَ قَالَ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا لِي أَرَاهُمْ مُحْبُطِينَ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ قَالَ فَيَقُولُونَ يَا رَبِّ آبَاؤُنَا وَأُمَّهَاتُنَا قَالَ فَيَقُولُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ

(۱۷۰۹۶) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے قیامت کے دن چھوٹے بچوں سے کہا جائے گا کہ تم سب جنت میں داخل ہو جاؤ، وہ کہیں گے پروردگار! اس وقت، جب ہمارے والدین بھی جنت میں داخل ہو جائیں، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ یہ مجھ سے جھگڑا کرتے ہوئے کیوں دکھائی دے رہے ہیں؟ جنت میں داخل ہو جاؤ، وہ پھر کہیں گے پروردگار! ہمارے والدین بھی؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تم اور تمہارے والدین سب جنت میں داخل ہو جاؤ۔

حَدِيثُ حَابِسِ بْنِ سَعْدِ الطَّائِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت حابس بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۷۰۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعِيرَةِ حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ الرَّحْبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرٍ الطَّائِيَّ قَالَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ حَابِسُ بْنُ سَعْدِ الطَّائِيِّ مِنَ السَّحَرِ وَقَدْ أَذْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَى النَّاسُ يُصَلُّونَ فِي مَقْدَمِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَرَاتُونَ وَرَبِّ الْكُعْبَةِ أَرَعِبُوهُمْ لَمَنْ أَرَعَبَهُمْ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهُ وَرَسُولَهُ فَاتَاهُمْ النَّاسُ فَأَخْرَجُوهُمْ قَالَ فَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُصَلُّونَ مِنَ السَّحَرِ فِي مَقْدَمِ الْمَسْجِدِ (انظر: ۱۷۱۲۷)

(۱۷۰۹۷) عبد اللہ بن عامر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ سحری کے وقت حضرت حابس بن سعد طائی رحمہ اللہ مسجد میں داخل ہوئے ”انہوں نے نبی ﷺ کو پایا تھا“ دیکھا کہ کچھ لوگ مسجد کے اگلے حصے میں نماز پڑھ رہے ہیں، فرمایا رب کعبہ کی قسم! یہ سب ریاکار ہیں، انہیں بھگاؤ، جو انہیں بھگائے گا وہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا، چنانچہ لوگوں نے آکر انہیں باہر نکال دیا، پھر وہ فرمانے لگے کہ سحری کے وقت مسجد کے اگلے حصے میں فرشتے نماز پڑھتے ہیں۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوَالَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبد اللہ بن حوالہ رحمہ اللہ کی حدیث

(۱۷۰۹۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوَالَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَجَا مِنْ ثَلَاثٍ فَقَدْ نَجَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مَوْتِي وَالْذَّجَالُ وَقَتْلُ خَلِيفَةِ مُصْطَفِيٍّ بِالْحَقِّ مُعْطِيهِ [انظر: ۱۷۱۲۸، ۱۷۱۳۱، ۲۰۶۲۴، ۲۲۸۵۵].

(۱۷۰۹۸) حضرت عبد اللہ بن حوالہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص تین چیزوں سے نجات پا گیا، وہ نجات پا گیا (تین مرتبہ فرمایا) میری موت، دجال اور حق پر ثابت قدم خلیفہ کے قتل سے۔

حَدِيثُ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت خرشہ بن حر رحمہ اللہ کی حدیث

(۱۷۰۹۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَمْرِ الْيَمَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ عَجَلَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا كَبِيرٍ الْمُخَارِبِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ خَرَشَةَ بْنَ الْحُرِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَتَكُونُ مِنْ بَعْدِي فِتْنَةٌ النَّائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْيَقَظَانِ وَالْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي فَمَنْ أَتَتْ عَلَيْهِ فَلَيْمَشِ بِسَوْفِهِ إِلَى صَفَاةٍ فَلْيَضْرِبْهُ حَتَّى يُنْكَسِرَ ثُمَّ لِيُضْطَجِعْ لَهَا حَتَّى تُنْجَلِيَ عَمَّا أَنْجَلَتْ [انظر: ۱۷۱۳۵].

(۱۷۰۹۹) حضرت خرشہ بن حر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے میرے بعد فتنے رونما ہوں گے، اس زمانے میں سویا ہوا شخص جاگنے والے سے، بیٹھا ہوا کھڑے ہوئے سے اور کھڑا ہوا چلنے والے سے بہتر ہوگا، جس پر ایسا زمانہ آئے اسے چاہئے کہ اپنی تلوار صفا پر لے جا کر مارے اور اسے توڑ دے، اور ان فتنوں کے سامنے (کھڑا ہونے کی بجائے) بیٹھ جائے، یہاں تک کہ اجالا ہو جائے۔

حَدِیْثُ اَبِیْ جُمُعَةَ حَبِیْبِ بْنِ سَبَاحٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

حضرت ابو جمعہ حبیب بن سباح رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷۱۰۰) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَوْفٍ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا جُمُعَةَ حَبِیْبَ بْنَ سَبَاحٍ وَكَانَ قَدْ اَذْرَكَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْاَحْزَابِ صَلَّى الْمَغْرِبَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ هَلْ عَلِمَ اَحَدٌ مِنْكُمْ اَنِّیْ صَلَّيْتُ الْعَصْرَ قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا صَلَّيْتَهَا فَاَمَرَ الْمُؤَدِّنَ فَاَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ اَعَادَ الْمَغْرِبَ

(۱۷۱۰۰) حضرت ابو جمعہ حبیب بن سباح رضی اللہ عنہ "جنہوں نے نبی ﷺ کو پایا ہے" سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے احزاب کے سال مغرب کی نماز پڑھی، نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کیا تم میں سے کسی کو معلوم ہے کہ میں نے عصر کی نماز بھی پڑھی ہے یا نہیں؟ لوگوں نے بتایا یا رسول اللہ! آپ نے نماز عصر نہیں پڑھی، چنانچہ نبی ﷺ نے مؤذن کو حکم دیا، اس نے اقامت کہی اور نبی ﷺ نے نماز عصر پڑھی، پھر نماز مغرب کو دوبارہ لوٹایا۔

(۱۷۱۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُهِمِرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي اَسِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي صَالِحُ اَبُو مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو جُمُعَةَ قَالَ تَعَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ اَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا اَسْلَمْنَا مَعَكَ وَجَاهَدْنَا مَعَكَ قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِكُمْ يُوْمِنُوْنَ بِیْ وَلَمْ يَرَوْْنِیْ

(۱۷۱۰۱) حضرت ابو جمعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حج کے کھانے میں ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ شریک تھے، ہمارے ساتھ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بھی تھے، وہ کہنے لگے یا رسول اللہ! کیا ہم سے بہتر بھی کوئی ہوگا؟ ہم نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور آپ کی معیت میں جہاد کیا؟ فرمایا ہاں! ایک قوم ہوگی جو تمہارے بعد آئے گی اور مجھ پر بن دیکھے ایمان لائے گی۔

(۱۷۱۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُهِمِرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي اَسِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ خَالِدِ بْنِ دُرَيْكٍ عَنْ اَبِي مَحْبِرٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِي جُمُعَةَ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ حَدَّثَنَا حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ اَحَدٌ لَّكُمْ حَدِيْثًا جَيِّدًا تَعَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا اَسْلَمْنَا مَعَكَ وَجَاهَدْنَا مَعَكَ قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِكُمْ يُوْمِنُوْنَ بِیْ وَلَمْ يَرَوْْنِیْ

(۱۷۱۰۲) ابن محیرز کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جمعہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ مجھے کوئی حدیث سنا ہے جو آپ نے نبی ﷺ سے سنی ہو، انہوں نے فرمایا اچھا، میں تمہیں ایک عمدہ حدیث سناتا ہوں، ایک مرتبہ حج کے کھانے میں ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ

شریک تھے، ہمارے ساتھ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بھی تھے، وہ کہنے لگے یا رسول اللہ! کیا ہم سے بہتر بھی کوئی ہوگا؟ ہم نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور آپ کی معیت میں جہاد کیا؟ فرمایا ہاں! ایک قوم ہوگی جو تمہارے بعد آئے گی اور مجھ پر بن دیکھے ایمان لائے گی۔

حَدِيثُ ابْنِ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

ذَكَرَ الشَّيْخُ أَنَّهُ مُعَادٍ فَلَمْ أَكْتُبْهُ [انظر: ١٧٨٨٣، ١٧٩٠٤].

شیخ فرماتے ہیں کہ ان کی احادیث میں ٹکراؤ واقع ہوا ہے، اس لئے میں نے یہاں نہیں لکھیں۔

غائدہ: حضرت ابو ثعلبہؓ کی مرویات ۱۷۸۸۳ سے شروع ہوں گی، وہاں ملاحظہ فرمائیے۔

حَدِيثُ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیثیں

مُعَادٌ أَيْضاً فِي الْمَكِّيِّ وَالْمَدَنِيِّينَ إِلَّا أَحَادِيثَ مِنْهَا قَدْ أَتَتْهَا هَاهُنَا وَبَاقِيهَا فِي الْمَكِّيِّ وَالْمَدَنِيِّينَ

[راجع: ۱۶۱۰، ۱۶۱۱۵.]

(١٧١.٣) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُهَيْمِرَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ وَائِلَةَ بِنَ الْأُسْفَعِ يَقُولُ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَزْعُمُونَ أَنِّي آخِرُكُمْ وَقَاةٌ إِلَّا إِنِّي مِنْ أَوَّلِكُمْ وَقَاةٌ وَتَتَّبِعُونِي أَفْنَادًا يَهْلِكُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا

(۱۷۱۰۳) حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں تم سب سے آخر میں وفات پاؤں گا؟ یاد رکھو! میں تم سب سے پہلے وفات پا جاؤں گا، اور میرے بعد تم پر ایسے مصائب آئیں گے کہ تم خود ہی ایک دوسرے کو ہلاک کرنے لگو گے۔

(١٧٨٤) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُهَيَّرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَارِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ قَالَ دَعَانِي وَالِلهُ بِنُ الْأَسْفَعِ وَقَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ فَقَالَ يَا خَبَّابُ قُدْنِي إِلَى يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ الْجُرَشِيِّ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ أَبَشِرْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي فَلْيُظَنَّ بِي مَا شَاءَ [راجع: ١٦١١٢]

(۱۷۱۰۴) حیانؒ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت داؤدؑ نے مجھے بلایا اور فرمایا کہ حیان! مجھے ابوالاسود جرجی کے پاس لے چلو..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور انہوں نے فرمایا پھر خوش ہو جاؤ کہ میں نے نبیؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا

ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوتا ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے، اب جو چاہے میرے ساتھ جیسا مرضی گمان رکھے۔

(۱۷۸.۵) حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ وَأَبُو الْمُفِيرَةِ قَالَا حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْوَاحِدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ النَّصْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ وَائِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ يَقُولُ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْفِرَى أَنْ يُدْعَى الرَّجُلُ إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ يُرَى عَيْنِيهِ فِي الْمَنَامِ مَا لَمْ تَرَيَا أَوْ يَقُولَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ [صحيحه البخاری (۳۵۰۹)].

(۱۷۸.۵) حضرت داخلہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سب سے زیادہ عظیم بہتان تین باتیں ہیں، ایک تو یہ کہ آدمی اپنی آنکھوں پر بہتان باندھے اور کہے کہ میں نے خواب اس طرح دیکھا ہے، حالانکہ اس نے دیکھا نہ ہو، دوسرا یہ کہ آدمی اپنے والدین پر بہتان باندھے اور اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرے، اور تیسرا یہ کہ کوئی شخص یہ کہے کہ اس نے مجھ سے کوئی بات سنی ہے حالانکہ اس نے مجھ سے وہ بات نہ سنی ہو۔

(۱۷۸.۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُ بْنُ رُوْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْوَاحِدَ النَّصْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ وَائِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ يَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْأَةُ تَحُوزُ ثَلَاثَةَ مَوَارِيثَ عَيْنِهَا وَلِقِيطَهَا وَالْوَلَدَ الَّذِي لَا عَنَتَ عَلَيْهِ [راجع: (۱۶۱۰۰)].

(۱۷۸.۶) حضرت داخلہ بن اسقع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا عورت تین طرح کی میراث حاصل کرتی ہے، ایک اپنے آزاد کردہ غلام کی، ایک گرے پڑے بچے کی، اور ایک اس بچے کی جس کی خاطر اس نے لعان کیا ہو۔

(۱۷۸.۷) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ الْقُطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ الْهَدَلِيِّ عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُعْطِيتُ مَكَانَ التَّوْرَةِ السَّبْعَ وَأُعْطِيتُ مَكَانَ الزَّبُورِ الْمِائِينَ وَأُعْطِيتُ مَكَانَ الْإِنْجِيلِ الْمِائَتَيْنِ وَلَفُضِّلْتُ بِالْمُفْضَلِ

(۱۷۸.۷) حضرت داخلہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سب سے زیادہ عظیم بہتان تین باتیں ہیں، ایک تو یہ کہ آدمی اپنی آنکھوں پر بہتان باندھے اور کہے کہ میں نے خواب اس طرح دیکھا ہے، حالانکہ اس نے دیکھا نہ ہو، دوسرا یہ کہ آدمی اپنے والدین پر بہتان باندھے اور اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرے، اور تیسرا یہ کہ کوئی شخص یہ کہے کہ اس نے مجھ سے کوئی بات سنی ہے حالانکہ اس نے مجھ سے وہ بات نہ سنی ہو۔

(۱۷۸.۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّصْرَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ وَائِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْظَمُ الْفِرَى مَنْ يَقُولِي مَا لَمْ أَقُلْ وَمَنْ أَرَى عَيْنِيهِ فِي الْمَنَامِ مَا لَمْ تَرَيَا وَمَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ

(۱۷۱۰۸) ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے دمشق کی مسجد میں حضرت وائلہؓ کو نماز پڑھنے کے دوران دیکھا کہ انہوں نے بائیں پاؤں کے نیچے تھوک پھینکا اور اپنے پاؤں سے اسے مسل دیا، جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ نبی ﷺ کے صحابی ہیں، پھر بھی مسجد میں تھوک پھینکتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۱۷۱۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا عُمَرَانُ أَبُو الْعَوَّامِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنْزِلْتُ صُحُفَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ وَأَنْزِلْتُ التَّوْرَةَ لِسِتِّ مَضْنٍ مِنْ رَمَضَانَ وَالْإِنْجِيلَ لِثَلَاثِ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ وَأَنْزِلَ الْفُرْقَانُ لِارْبَعٍ وَعِشْرِينَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ

(۱۷۱۰۹) حضرت وائلہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے رمضان کی پہلی رات میں نازل ہوئے تھے، تورات ماہ رمضان کی چھ تاریخ کو، انجیل تیرہ تاریخ کو، اور قرآن ماہ رمضان کی چوبیسویں تاریخ کو نازل ہوا ہے۔

(۱۷۱۱۰) حَدَّثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي عُبَيْلَةَ عَنِ الْغَرِيفِ بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ فَقَالُوا إِنَّ صَاحِبَنَا أَوْجَبَ قَالَ فَلْيُعْتِقْ رَقَبَةً يَفْدِي اللَّهُ بِكُلِّ عَصَا مِنْهَا عَصَا مِنْهُ مِنَ النَّارِ [راجع: ۱۶۱۰۸]۔

(۱۷۱۱۰) حضرت وائلہؓ سے مروی ہے کہ بنو سلیم کے کچھ لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک مرتبہ حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمارے ایک ساتھی نے اپنے اوپر کسی شخص کو قتل کر کے جہنم کی آگ کو واجب کر لیا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اسے ایک غلام آزاد کرنا چاہئے، تاکہ اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر عضو کے بدلے اس کے ہر عضو کو جہنم کی آگ سے آزاد کر دے۔

(۱۷۱۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَمَّارٍ شَدَّادٌ عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ بَنِي إِسْمَاعِيلَ وَاصْطَفَى مِنْ بَنِي كِنَانَةَ قُرَيْشًا وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ [صححه مسلم (۲۲۷۶)]۔ قال الترمذی: حسن صحيح غریب [انظر بعده]۔

(۱۷۱۱۱) حضرت وائلہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے بنی اسماعیل میں سے کنانہ کو منتخب فرمایا، پھر بنو کنانہ میں سے قریش کو منتخب فرمایا، پھر قریش میں سے بنی ہاشم کو منتخب فرمایا اور بنو ہاشم میں سے مجھے منتخب فرمایا۔

(۱۷۱۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَبِّبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ شَدَّادِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ اصْطَفَى مِنْ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ إِسْمَاعِيلَ وَاصْطَفَى مِنْ بَنِي إِسْمَاعِيلَ كِنَانَةَ وَاصْطَفَى مِنْ بَنِي كِنَانَةَ قُرَيْشًا وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ [راجع ما قبله]۔

(۱۷۱۲) حضرت وائلہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو منتخب کیا، پھر بنی اسماعیل میں سے کنانہ کو منتخب فرمایا، پھر بنو کنانہ میں سے قریش کو منتخب فرمایا، پھر قریش میں سے بنی ہاشم کو منتخب فرمایا اور بنو ہاشم میں سے مجھے منتخب فرمایا۔

(۱۷۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْكَوْزَاعِيُّ عَنْ شَدَادِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ وَعِنْدَهُ قَوْمٌ فَذَكَرُوا عَلِيًّا فَلَمَّا قَامُوا قَالَ لِي أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَا رَأَيْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ بَلَى قَالَ أَتَيْتُ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَسْأَلُهَا عَنْ عَلِيٍّ قَالَتْ تَوَجَّهَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسْتُ أَنْتَظِرُهُ حَتَّى جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ آخِذٌ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِيَدِهِ حَتَّى دَخَلَ فَأَذْنَى عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ فَاجْلَسَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاجْلَسَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى فَخِذِهِ ثُمَّ لَفَّ عَلَيْهِمْ ثَوْبَهُ أَوْ قَالَ كِسَاءً ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا وَقَالَ اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَأَهْلُ بَيْتِي أَحَقُّ

(۱۷۱۳) شہاد کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت وائلہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، ان کے پاس کچھ لوگ تھے، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرنے لگے، جب وہ لوگ اٹھ گئے تو حضرت وائلہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے فرمایا کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھی ہے؟ میں نے کہا کیوں نہیں؟ وہ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے پوچھنے کے لئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا، انہوں نے بتایا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئے ہیں، میں بیٹھ کر ان کا انتظار کرنے لگا، اتنی دیر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، ہر اہل بیت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ تھے اور وہ سب اس طرح آ رہے تھے کہ ہر ایک نے دوسرے کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کو قریب بلا کر بٹھایا اور امام حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ دونوں کو اپنی رانوں پر بٹھالیا، پھر ان سب کو ایک چادر اوڑھا کر یہ آیت تلاوت فرمائی ”اللہ ہی چاہتا ہے کہ اے اہل بیت! تم سے گندگی کو دور کر دے اور تمہیں خوب پاکیزگی عطا کر دے“ اور فرمایا اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں اور میرے اہل بیت کا حق زیادہ ہے۔

(۱۷۱۴) حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ الشَّامِيُّ مِنْ أَهْلِ فَلَسْطِينَ عَنْ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهَا فَيْسِلَةُ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمِنَ الْعَصِيَّةُ أَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهُ قَالَ لَا وَلَكِنْ مِنَ الْعَصِيَّةِ أَنْ يُنْصَرَ الرَّجُلُ قَوْمَهُ عَلَى الظُّلْمِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ مَنْ يَذْكُرُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ أَبَاهَا يَعْنِي فَيْسِلَةَ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ وَرَأَيْتُ أَبِي جَعَلَ هَذَا الْحَدِيثَ فِي آخِرِ أَحَادِيثِ وَائِلَةَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ فِي حَدِيثِ وَائِلَةَ [سكت عليه ابو دواد. قال الألباني:]

ضعیف (ابو داود: ۵۱۱۹، ابن ماجہ: ۳۹۴۹). قال شعيب: حسن. [انظر: ۱۷۶۱۱].

(۱۷۱۱۳) فسیلہ نامی خاتون اپنے والد سے نقل کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! کیا یہ بات بھی عصیت میں شامل ہے کہ انسان اپنی قوم سے محبت کرے؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، عصیت یہ ہے کہ انسان ظلم کے کام پر اپنی قوم کی مدد کرے۔ امام احمد رحمہ اللہ کے صاحبزادے کہتے ہیں کہ میں نے اہل علم سے سنا ہے کہ فسیلہ کے والد حضرت وائلہ رحمہ اللہ تھے، پھر والد صاحب نے بھی یہ حدیث حضرت وائلہ رحمہ اللہ کی مرویات کے آخر میں ذکر کی ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ یہ حضرت وائلہ رحمہ اللہ ہی کی حدیث ہے۔

حَدِيثُ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی حدیثیں

(۱۷۱۱۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ مَوْلَى نَجِيبٍ وَنَجِيبُ بَطْنٍ مِنْ كِنْدَةَ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ حَنِينًا فَكَانَ فِيْنَا خَطِيبًا فَقَالَ لَا يَحِلُّ لَأَمْرٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْقَى مَائَهُ زَرْعَ غَيْرِهِ وَلَا أَنْ يَتَنَاعَ مَفْنَمًا حَتَّى يَقْسَمَ وَلَا أَنْ يَلْبَسَ ثَوْبًا مِنْ قِيَرِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَخْلَقَهُ رَدَّهُ فِيهِ وَلَا يَرْكَبَ دَابَّةً مِنْ قِيَرِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيهِ [نظر، ۱۷۱۲۲].

(۱۷۱۱۵) حضرت رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جب حنین کو فتح کیا تو میں نبی ﷺ کے ساتھ ہی تھا، نبی ﷺ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والے کسی مرد کے لئے حلال نہیں ہے کہ اپنے ”پانی“ سے دوسرے کا کھیت (بیوی کو) سیراب کرنے لگے، تقسیم سے قبل مال غنیمت کی خرید و فروخت نہ کیجائے، مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے کوئی ایسا کپڑا نہ پہنا جائے کہ جب پرانا ہو جائے تو واپس دیکھیں پہنچادے، اور مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے کسی سواری پر سوار نہ ہوا جائے کہ جب وہ لاغر ہو جائے تو واپس دیکھیں پہنچادے۔

(۱۷۱۱۶) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَوَادَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ نَعِيْمٍ عَنْ وَقَّاءِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي

(۱۷۱۱۶) حضرت رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص محمد (ﷺ) پر درود بھیجے اور یوں کہے ”اے اللہ! قیامت کے دن اپنے یہاں انہیں باعزت مقام عطا فرما“ تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

(۱۷۱۱۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ وَنَجِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ

يَزِيدَ عَنْ حَنْشِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ وَقَالَ قُتَيْبَةُ لِرَجُلٍ أَنْ يَسْقِيَ مَائَهُ وَلَدَ غَيْرِهِ وَلَا يَقْعُ عَلَى أُمَةٍ حَتَّى تَحِيضَ أَوْ يَبِينَ حَمْلَهَا [نظر: ۱۷۱۱۸، ۱۷۱۲۲، ۱۷۱۲۴].

(۱۷۱۱۷) حضرت رُوَيْفِعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کسی شخص کے لئے حلال نہیں ہے کہ اپنا ”پانی“ دوسرے کے بچے کو سیراب کرنے پر لگائے، اور کسی باندی سے مباشرت نہ کرے تا آنکہ اسے ایام آجائیں یا اس کا امید سے ہونا ظاہر ہو جائے۔
(۱۷۱۱۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حَنْشِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُوْطَأَ الْأَمَةُ حَتَّى تَحِيضَ وَعَنْ الْحَبَالِيِّ حَتَّى يَضَعْنَ مَا فِي بُطُونِهِنَّ [رجع: ۱۷۱۱۷].

(۱۷۱۱۸) حضرت رُوَيْفِعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ”ایام“ کے دور سے قبل باندی سے مباشرت کرنے کی ممانعت فرمائی ہے، نیز حاملہ عورتوں سے بھی، تا وقتیکہ ان کے یہاں بچہ پیدا ہو جائے۔

(۱۷۱۱۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ عِيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ شَيْمِ بْنِ بَيْتَانَ عَنْ أَبِي سَالِمٍ عَنْ شَيْبَانَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ عَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ أَحَدُنَا يَأْخُذُ النَّاقَةَ عَلَى النُّصْفِ مِمَّا يَنْفَعُ حَتَّى أَنْ لَأَحَدُنَا الْقِدْحَ وَالْآخِرَ النَّصْلَ وَالرِّيشَ
(۱۷۱۱۹) حضرت رُوَيْفِعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ انہیں نبی ﷺ کے ساتھ جہاد میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی ہے، ہم میں سے کوئی شخص اس شرط پر دوسرے سے اونٹنی لیتا تھا کہ مالِ غنیمت میں سے اپنے حصے کا نصف اونٹنی والے کو دے گا، حتیٰ کہ ہم میں سے کسی کے پاس صرف دستہ ہوتا تھا اور کسی کے پاس پھل اور اس کے پر ہوتے تھے۔

(۱۷۱۲۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ عِيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ شَيْمِ بْنِ بَيْتَانَ قَالَ كَانَ مَسْلَمَةُ بْنُ مَخْلَدٍ عَلَى أَسْفَلِ الْأَرْضِ قَالَ فَاسْتَعْمَلَ رُوَيْفِعَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ فَمَسَرَّنَا مَعَهُ مِنْ شَرِيكَ إِلَى كَوْمٍ عُلُقَامَ أَوْ مِنْ كَوْمٍ عُلُقَامَ إِلَى شَرِيكَ قَالَ فَقَالَ رُوَيْفِعُ بْنُ ثَابِتٍ كُنَّا نَهْزُو عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْخُذُ أَحَدُنَا جَمَلَ أَخِيهِ عَلَى أَنَّ لَهُ النُّصْفَ مِمَّا يَنْفَعُ قَالَ حَتَّى أَنْ أَحَدُنَا لَبِصِيرُ لَهُ الْقِدْحُ وَالْآخِرَ النَّصْلَ وَالرِّيشَ قَالَ فَقَالَ رُوَيْفِعُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رُوَيْفِعُ لَعَلَّ الْحَيَاةَ سَتَطُولُ بِكَ فَأَخْبِرِ النَّاسَ أَنَّهُ مَنْ عَقَدَ لِحَيَّتِهِ أَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًّا أَوْ اسْتَجَبَى بِرَجِيمٍ ذَابَّةٍ أَوْ عَظِيمٍ فَقَدْ بَرِيَءَ مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱۷۱۲۰) شیم بن بیتان کہتے ہیں کہ حضرت مسلمہ بن مخلد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ زَیْن کے شیب پر مقرر تھے، انہوں نے حضرت رُوَيْفِعِ بن ثابت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ کو ایک ذمہ داری سونپ دی چنانچہ ہم نے ان کے ساتھ ”شریک“ سے ”کومِ عُلُقَام“ کا سفر طے کیا، پھر حضرت

روایع رحمہ اللہ کہنے لگے کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں جہاد کرتے تھے تو ہم میں سے کوئی شخص اس شرط پر دوسرے سے اونٹ لیتا تھا کہ مال غنیمت میں سے اپنے حصے کا نصف اونٹنی والے کودے گا، حتیٰ کہ ہم میں سے کسی کے پاس صرف دستہ ہوتا تھا اور کسی کے پاس پھل اور پر ہوتے تھے، اور نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا اے روایع! ہو سکتا ہے کہ تمہیں لمبی زندگی ملے، تم لوگوں کو بتادینا کہ جو شخص ڈاڑھی میں گرہ لگائے، یا تانت گلے میں لٹکائے یا کسی جانور کی لید یا ہڈی سے استنجاء کرے تو گویا اس نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والی شریعت سے بیزاری ظاہر کی۔

(۱۷۱۸) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْبَبُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهْبَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ شَيْمِ بْنِ بَيْتَانَ قَالَ حَدَّثَنَا رُوَيْفَعُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ مَا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ جَمَلٌ أَخِيهِ عَلَى أَنْ يُعْطِيَهُ النِّصْفَ مِمَّا يَغْنَمُ وَلَهُ النِّصْفُ حَتَّى أَنْ أَكْثَرُ مَا لَطِطُ لَهُ النَّصْلُ وَالرِّيشُ وَالْآخِرُ الْقِدْحُ ثُمَّ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رُوَيْفَعُ لَعَلَّ الْحَيَاةَ سَتَطُولُ بِكَ فَأَخْبِرِ النَّاسَ أَنَّهُ مَنْ عَقَدَ لِحَبَّتِهِ أَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًّا أَوْ اسْتَنْجَى بِرَجِيعِ ذَابَّةٍ أَوْ عَظْمٍ فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ بَرِيءٌ [اسنادہ ضعیف۔ قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۸/۱۳۵)]۔

(۱۷۱۹) حضرت روایع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں جہاد کرتے تھے تو ہم میں سے کوئی شخص اس شرط پر دوسرے سے اونٹ لیتا تھا کہ مال غنیمت میں سے اپنے حصے کا نصف اونٹنی والے کودے گا، حتیٰ کہ ہم میں سے کسی کے پاس صرف دستہ ہوتا تھا اور کسی کے پاس پھل اور پر ہوتے تھے، اور نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا اے روایع! ہو سکتا ہے کہ تمہیں لمبی زندگی ملے، تم لوگوں کو بتادینا کہ جو شخص ڈاڑھی میں گرہ لگائے، یا تانت گلے میں لٹکائے یا کسی جانور کی لید یا ہڈی سے استنجاء کرے تو محمد ﷺ اس سے بیزار ہیں۔

(۱۷۱۹) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ مَوْلَى نَجِيبٍ عَنْ حَنَشِ الصَّنْعَانِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رُوَيْفَعِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ قَرْيَةً مِنْ قُرَى الْمَغْرِبِ يُقَالُ لَهَا جَرَبَةُ فَقَامَ فِيْنَا خَطِيبًا فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي لَا أَقُولُ فِيكُمْ إِلَّا مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَامَ فِيْنَا يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ لَا يَحِلُّ لِمَرِيءٍ يُلْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِي مَانَهُ زَرْعَ غَيْرِهِ يَعْنِي إِنْ كَانَ الْحَبَالَى مِنَ السَّيِّئَاتِ وَأَنْ يُصِيبَ امْرَأَةً كَبَا مِنَ السَّيِّئَاتِ حَتَّى يَسْتَبْرِئَهَا يَعْنِي إِذَا اشْتَرَاهَا وَأَنْ يَبِيعَ مَغْنَمًا حَتَّى يُقَسِّمَ وَأَنْ يَرْكَبَ ذَابَّةً مِنْ فِئَةِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أُعْجِفَهَا رَدَّهَا فِيهِ وَأَنْ يَلْبَسَ ثَوْبًا مِنْ فِئَةِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أُخْلِقَهُ رَدَّهُ فِيهِ [صححه ابن حبان (۴۸۵۰) قال الألبانی: حسن (ابو داود: ۲۱۵۸، ۲۱۵۹ و ۲۷۰۸)]۔

قال شعيب: صحيح بشوهده وهذا اسناد حسن. [راجع: ۱۷۱۱۷]۔

(۱۷۲۲) حنش صنعانی کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے حضرت روایع رحمہ اللہ کے ساتھ مغرب کی ایک بستی "جس کا نام جرہ تھا" کے

لوگوں سے جہاد کیا، پھر وہ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا لوگو! میں تمہارے متعلق وہی بات کہتا ہوں جو میں نے نبی ﷺ سے سنی ہے، فتح حنین کے موقع پر، نبی ﷺ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھنے والے کسی مرد کے لئے حلال نہیں ہے کہ اپنے ”پانی“ سے دوسرے کا کھیت (بیوی کو) سیراب کرنے لگے، تقسیم سے قبل مال غنیمت کی خرید و فروخت نہ کیجائے، مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے کوئی ایسا کپڑا نہ پہنا جائے کہ جب پرانا ہو جائے تو واپس واپس پہنچا دے، اور مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے کسی سواری پر سوار نہ ہوا جائے کہ جب وہ لاغر ہو جائے تو واپس واپس پہنچا دے۔

(۱۷۱۲۳) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ الْمِصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ حَنْشًا الصَّنَعَانِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رُوَيْفِعَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ يَوْمًا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَتَّاعَنُ ذَهَبًا بِذَهَبٍ إِلَّا وَزْنًا بِوِزْنٍ وَلَا يَنْكِحُ نِكَاحًا مِنَ النَّبِيِّ حَتَّى تَحِيضَ

(۱۷۱۲۳) حضرت روئیفہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو، وہ سونے کو سونے کے بدلے صرف برابر وزن کر کے ہی بیچے اور قیدیوں میں سے کسی شوہر دیدہ سے ہمبستری نہ کرے تا آنکہ اسے ”ایام“ آجائیں۔

(۱۷۱۲۴) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي حَنْشٌ قَالَ كُنَّا مَعَ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ غَزْوَةً جَرَبَةً فَكَسَمَهَا عَلَيْنَا وَقَالَ لَنَا رُوَيْفِعٌ مَنْ أَصَابَ مِنْ هَذَا النَّبِيِّ فَلَا يَطْلُوهَا حَتَّى تَحِيضَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَسْفِيَ مَاتَهُ وَلَدَ غَيْرِهِ [راجع: ۱۷۱۱۷]

(۱۷۱۲۴) حنش صنعانی کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے حضرت روئیفہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ مغرب کی ایک بستی ”جس کا نام جربہ تھا“ کے لوگوں سے جہاد کیا، انہوں نے اسے ہم پر تقسیم کر دیا پھر وہ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھنے والے کسی مرد کے لئے حلال نہیں ہے کہ اپنے ”پانی“ سے دوسرے کا کھیت (بیوی کو) سیراب کرنے لگے، یہاں تک کہ اسے ”ایام“ آجائیں، کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی شخص کے لئے حلال نہیں ہے کہ اپنے ”پانی“ سے دوسرے کی اولاد کو سیراب کرے۔

(۱۷۱۲۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ قَالَ حَدَّثَنِي عِيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ شَيْمَ بْنَ بَيَّانَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ شَيْبَانَ الْقُتَيْبَانِيَّ يَقُولُ اسْتَعْلَفَ مُسْلِمَةٌ بْنُ مُخَلَّدٍ رُوَيْفِعَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ عَلَى أَسْفَلِ الْأَرْضِ قَالَ فَبَسَرْنَا مَعَهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رُوَيْفِعُ لَعَلَّ الْحَيَاءَ سَتَطُولُ بِكَ بَعْدِي

فَاَخْبِرَ النَّاسَ اَنَّهُ مَنْ عَقَدَ لِحَيَّتِهِ اَوْ تَقَلَّدَ وَتَرَا اَوْ اسْتَجَبَى بِرَجِيعِ ذَابَّةٍ اَوْ بِعَظْمٍ لِّاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيءٌ مِنْهُ [قال الألبانى: صحيح (ابو دود: ۳۶)].

(۱۷۱۲۵) ہشیم بن حیان کہتے ہیں کہ حضرت مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ نے حضرت رومیع بن ثابت رضی اللہ عنہ کو زمین کے نشیب پر ایک ذمہ داری سونپ دی چنانچہ ہم نے ان کے ساتھ سفر طے کیا، پھر حضرت رومیع رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا اے رومیع! ہو سکتا ہے کہ تمہیں لمبی زندگی ملے، تم لوگوں کو بتا دینا کہ جو شخص ڈاڑھی میں گرہ لگائے، یا تانت گلے میں لٹکائے یا کسی جانور کی لید یا ہڈی سے استنجاء کرے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں۔

(۱۷۱۳۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ قَالَ عَرَضَ مُسْلِمَةُ بْنُ مَخْلَدٍ وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى مِصْرَ عَلَى رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ أَنْ يُؤْكِلَهُ الْعُشُورَ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ صَاحِبَ الْمَكْسِ فِي النَّارِ

(۱۷۱۳۶) ابوالخیر کہتے ہیں کہ حضرت مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ ”جو مصر کے گورنر تھے“ نے حضرت رومیع رضی اللہ عنہ کو عشر وصول کرنے کا عہدہ دینے کی پیشکش کی تو وہ کہنے لگے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ٹیکس وصول کرنے والا جہنم میں ہوگا۔

حَدِيثُ حَابِسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت حابس رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۷۱۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُحَيْمِرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرٍ الْكَلْبَاشِيَّ قَالَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ حَابِسُ بْنُ سَعْدٍ الطَّائِيُّ مِنَ الشَّحْرِ وَقَدْ أَذْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى النَّاسَ يُصَلُّونَ فِي مَقْدَمِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَرَاتُونَ وَرَبَّ الْكُعْبَةِ أَرِعِبُوهُمْ لَمَنْ أَرِعِبَهُمْ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ فَاتَاهُمُ النَّاسُ فَاخْرَجُوهُمْ قَالَ فَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُصَلِّي مِنْ الشَّحْرِ فِي مَقْدَمِ الْمَسْجِدِ [راجع: ۱۷۰۹۷].

(۱۷۱۳۷) عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ بحری کے وقت حضرت حابس بن سعد طائی رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے ”انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا تھا“ دیکھا کہ کچھ لوگ مسجد کے اگلے حصے میں نماز پڑھ رہے ہیں، فرمایا رب کعبہ کی قسم! یہ سب ریاکار ہیں، انہیں بھگاؤ، جو انہیں بھگائے گا وہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا، چنانچہ لوگوں نے آکر انہیں باہر نکال دیا، پھر وہ فرمانے لگے کہ بحری کے وقت مسجد کے اگلے حصے میں فرشتے نماز پڑھتے ہیں۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوَالَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷۱۳۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ لَقِيطٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوَالَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَجَا مِنْ ثَلَاثٍ فَقَدْ نَجَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مَوْتِي وَالذَّجَالِ وَقَتْلِي خَلِيفَةً مُصْطَفِيًّا بِالْحَقِّ مُعْطِيًّا [راجع: ۱۷۰۹۸].

(۱۷۱۲۸) حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص تین چیزوں سے نجات پا گیا، وہ نجات پا گیا (تین مرتبہ فرمایا) میری موت، دجال اور حق پر ثابت قدم خلیفہ کے قتل سے۔

(۱۷۱۲۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنِ ابْنِ حَوَالَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ دَوْمَةٍ وَعِنْدَهُ كِتَابٌ لَهُ يُمْلَى عَلَيْهِ فَقَالَ أَلَا أَكْتُبُكَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ قُلْتُ لَا أَذْرِي مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ فَأَعْرَضَ عَنِّي وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ مَرَّةً فِي الْأُولَى نَكْتُبُكَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ قُلْتُ لَا أَذْرِي فِيمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَعْرَضَ عَنِّي فَأَكْتُبُ عَلَى كِتَابِهِ يُمْلَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَكْتُبُكَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ قُلْتُ لَا أَذْرِي مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ فَأَعْرَضَ عَنِّي فَأَكْتُبُ عَلَى كِتَابِهِ يُمْلَى عَلَيْهِ قَالَ فَتَطَرْتُ لِإِذَا فِي الْكِتَابِ عُمَرُ فَقُلْتُ إِنَّ عُمَرَ لَا يَكْتُبُ إِلَّا فِي خَيْرٍ ثُمَّ قَالَ أَكْتُبُكَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ كَيْفَ تَفْعَلُ فِي فِتْنَةٍ تَخْرُجُ فِي أَطْرَافِ الْأَرْضِ كَأَنَّهَا صِيَاصِي بَقَرٍ قُلْتُ لَا أَذْرِي مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ قَالَ وَكَيْفَ تَفْعَلُ فِي أُخْرَى تَخْرُجُ بَعْدَهَا كَأَنَّ الْأُولَى فِيهَا انْتِفَاجَةٌ أُرْتَبِ قُلْتُ لَا أَذْرِي مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ قَالَ أَتَبْعُوا هَذَا قَالَ وَرَجُلٌ مُقَفٌّ حَبْنِدٍ قَالَ فَانْطَلَقْتُ لَسَعَتٍ وَأَخَذْتُ بِمَنْكِبِهِ فَأَقْبَلْتُ بِوَجْهِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ هَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ [إخْرَجَهُ الطَّيَالِسِيُّ (۱۲۴۹). قَالَ شُعَيْبٌ: إسناده صحيح]. [انظر: ۲۰۶۲۳].

(۱۷۱۲۹) حضرت ابن حوالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ ﷺ ایک درخت کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے، اور آپ کے پاس ایک کاتب تھا جسے آپ ﷺ کچھ لکھوا رہے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا اے ابن حوالہ! کیا ہم تمہیں بھی نہ لکھ دیں؟ میں نے عرض کیا کہ مجھے معلوم نہیں، اللہ اور اس کے رسول نے میرے لیے کیا پسند فرمایا ہے چنانچہ نبی ﷺ نے مجھ سے اعراض فرمایا اور دوبارہ کاتب کو املاء کرانے کے لئے جھک گئے، کچھ دیر بعد دوبارہ یہی سوال جواب ہوئے، اس کے بعد میں نے دیکھا تو اس تحریر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام لکھا ہوا تھا، میں نے اپنے دل میں سوچا کہ عمر کا نام خیر کے ہی کام میں لکھا جاسکتا ہے، چنانچہ تیسری مرتبہ نبی ﷺ نے جب پوچھا کہ اے ابن حوالہ! کیا ہم تمہیں بھی نہ لکھ دیں؟ تو میں نے عرض کیا جی ہاں!

نبی ﷺ نے فرمایا ابن حوالہ! جب زمین کے اطراف و اکناف میں فتنے اس طرح اہل پڑیں گے جیسے گائے کے سینک ہوتے ہیں تو تم کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا کہ مجھے معلوم نہیں، اللہ اور اس کے رسول میرے لیے کیا پسند فرماتے ہیں؟ نبی ﷺ نے اگلا سوال پوچھا کہ اس کے بعد جب دوسرا فتنہ بھی فوراً ہی نمودار ہوگا تب کیا کرو گے؟ میں نے حسب سابق جواب دیا،

نبی ﷺ نے فرمایا اس شخص کی پیروی کرنا، اس وقت وہ آدمی پیٹھ پھیر کر جا رہا تھا، میں دوڑتا ہوا گیا اور اسے شانوں سے پکڑا اور نبی ﷺ کے پاس اسے لے کر آیا اور عرض کیا کہ یہی شخص ہے جس کے بارے ابھی آپ نے یہ حکم دیا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! اور وہ شخص حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے۔

(۱۷۱۲۰) حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ وَبَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَا حَدَّثَنَا بِقِيَّةٌ قَالَ حَدَّثَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي قَتِيلَةَ عَنِ ابْنِ حَوَالَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَصِيرُ الْأَمْرُ إِلَى أَنْ تَكُونَ جُنُودَ مُجَنَّدَةٍ جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ ابْنُ حَوَالَةَ خِرُّ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَدْرَكْتُ ذَاكَ قَالَ عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَإِنَّهُ خَيْرُ اللَّهِ مِنْ أَرْضِهِ يَجْعَلِي إِلَيْهِ خَيْرَتَهُ مِنْ عِبَادِهِ فَإِنْ أَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ وَاسْقُوا مِنْ عُذْرِكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَقَدْ تَوَكَّلَ لِي بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ [قال الألباني: صحيح (ابو داود: ۲۴۸۳)].

(۱۷۱۳۰) حضرت ابن حوالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب یہ معاملہ اتنا بڑھ جائے گا کہ بے شمار لشکر تیار ہو جائیں گے چنانچہ ایک لشکر شام میں ہوگا، ایک یمن میں اور ایک عراق میں، ابن حوالہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں اس زمانے کو پاؤں تو مجھے کوئی منتخب راستہ بتادیجئے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ”شام“ کو اپنے اوپر لازم کر لینا، کیونکہ وہ اللہ کی بہترین زمین ہے، جس کے لئے وہ اپنے منتخب بندوں کو چنتا ہے، اگر یہ نہ کر سکو تو پھر ”یمن“ کو اپنے اوپر لازم کر لینا اور لوگوں کو اپنے حوضوں سے پانی پلاتے رہنا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے اہل شام اور ملک شام کی کفالت اپنے ذمے لے رکھی ہے۔

(۱۷۱۳۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوَالَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَجَا مِنْ ثَلَاثٍ فَقَدْ نَجَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مَوْتِي وَالْجَحَالِ وَقَتْلِ خَلِيفَةِ مُصْطَفِيٍّ بِالْحَقِّ مُعْطِيهِ [راجع: ۱۷۰۹۸].

(۱۷۱۳۱) حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص تین چیزوں سے نجات پا گیا، وہ نجات پا گیا (تین مرتبہ فرمایا) میری موت، دجال اور حق پر ثابت قدم خلیفہ کے قتل سے۔

ثانی مسند الشامیین

حَدِيثُ عُقْبَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷۱۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُطَيْرِ الْقَيْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَشَرُ بْنُ عَاصِمٍ اللَّكْثِيُّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ مِنْ رَهْطِهِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً

فَسَلَّحْتُ رَجُلًا سَيْفًا قَالَ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ مَا لَامَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَعَجَزْتُمْ إِذْ بَعَثْتُ رَجُلًا فَلَمْ يَمُضِ لِأَمْرِي أَنْ تَجْعَلُوا مَكَانَهُ مَنْ يَمُضِي لِأَمْرِي [صححه الحاكم (١١٤/٢)].

قال الألبانی: حسن (ابو داود: ٢٦٢٧)، قال شعب: اسناده صحيح.

(۱۷۱۳۲) حضرت عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے لشکر کا ایک دستہ روانہ فرمایا، میں نے اس میں ایک آدمی کو ایک کلواردی، جب وہ واپس آیا تو کہنے لگا کہ میں نے ملامت کرنے کا ایسا عمدہ انداز نہیں دیکھا جیسا نبی ﷺ نے اختیار کیا اور فرمایا کیا تم اس بات سے بھی عاجز ہو گئے تھے کہ اگر کوئی شخص میرا کام نہیں کر سکا تو تم کسی دوسرے کو مقرر کر دیتے جو اس کام کو پورا کر دیتا؟

(۱۷۱۳۳) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ بَشْرِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مَالِكٍ
الْبَلْبَاسِيُّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذْ قَالَ الْقَائِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا قَالَ الَّذِي
قَالَ إِلَّا تَعَوُّذًا مِنَ الْقَتْلِ لَدَغَرِ قِصْنِهِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِفُ الْمَسَاءَةَ فِي
وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَبِي عَلِيٍّ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا قَاتَلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ [صححه ابن حبان (۵۹۷۲)]. قال

شعب: اسناده صحيح. [انظر: ١٧١٣٤، ٢٢٨٥٧].

(۱۷۱۳۳) حضرت عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ کسی شخص نے کہا یا رسول اللہ! خدا کی قسم! اس نے یہ کلمہ صرف اپنی جان بچانے کے لئے پڑھا تھا، پھر راوی نے مکمل حدیث ذکر کی اور کہا کہ نبی ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے، آپ ﷺ کے روئے انور پر اس وقت غم و غصے کے آثار تھے، اور تین مرتبہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کسی مسلمان کو قتل کرنے والے کے حق میں میری بات ماننے سے بھی انکار کر دیا ہے۔

(۱۷۱۳۴) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ جَمَعَ بَيْنِي
وَبَيْنَ بَشْرِ بْنِ عَاصِمٍ رَجُلٌ فَحَدَّثَنِي عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ سَرِيَّةَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَشُوا
أَهْلَ مَاءٍ صُبْحًا فَبَرَزَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَاءِ فَحَمَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ فَقَتَلَهُ فَلَمَّا
قَدِمُوا أَخْبَرُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَحَمِدَ اللَّهَ
وَأَتَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ الْمُسْلِمِ يَقْتُلُ الرَّجُلَ وَهُوَ يَقُولُ إِنِّي مُسْلِمٌ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنَّمَا قَاتَلَهَا
مُتَعَوِّذًا فَصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجْهَهُ وَمَدَّ يَدَهُ الْيُمْنَى فَقَالَ أَبِي اللَّهِ عَلَى مَنْ قَتَلَ
مُسْلِمًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

(۱۷۱۳۴) حضرت عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ایک دستے نے صبح کے وقت ایک علاقے کے لوگوں پر حملہ کیا۔ وہ لوگ پانی کے قریب رہتے تھے، ان میں سے ایک آدمی باہر نکلا تو ایک مسلمان نے اس پر حملہ کر دیا، وہ کہنے لگا کہ میں مسلمان ہوں۔

مسلمان ہوں، لیکن اس کے باوجود اس نے اسے قتل کر دیا، واپسی پر جب انہوں نے نبی ﷺ کو اس کے متعلق بتایا تو نبی ﷺ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثناء کی اور ابا بعد کہہ کر فرمایا یہ کیا بات ہے کہ ایک مسلمان دوسرے آدمی کو اسلام کا اقرار کرنے کے باوجود قتل کر دیتا ہے؟ اس شخص نے کہا یا رسول اللہ! اس نے یہ کلمہ صرف اپنی جان بچانے کے لئے پڑھا تھا، کہ نبی ﷺ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا اور دائیں ہاتھ کو بلند کر کے تین مرتبہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کسی مسلمان کو قتل کرنے والے کے حق میں میری بات ماننے سے بھی انکار کر دیا ہے۔

حَدِیْثُ خَرَشَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

حضرت خرشہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۷۱۳۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَمْرِ الْجَمْعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ عَجْلَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا كَبِيرٍ الْمُخَارِبِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ خَرَشَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَتَكُونُ مِنْ بَعْدِي فِتْنَةٌ النَّائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْيَقْظَانِ وَالْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي فَمَنْ آتَتْ عَلَيْهِ فَلْيَمْشِ بِسُرْفِهِ إِلَى صَفَاةٍ فَلْيَضْرِبْهُ بِهَا حَتَّى يَنْكَسِرَ ثُمَّ لِيَضْجَعْ لَهَا حَتَّى تَنْجَلِيَ عَمَّا انْجَلَتْ [راجع: ۱۷۰۹۹].

(۱۷۱۳۵) حضرت خرشہ بن حریثہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے میرے بعد فتنے رونما ہوں گے، اس زمانے میں سویا ہوا شخص جاگنے والے سے، بیٹھا ہوا کھڑے ہوئے سے اور کھڑا ہوا چلنے والے سے بہتر ہوگا، جس پر ایسا زمانہ آئے اسے چاہئے کہ اپنی تلوار صفا پر لے جا کر مارے اور اسے توڑ دے، اور ان فتنوں کے سامنے (کھڑا ہونے کی بجائے) بیٹھ جائے، یہاں تک کہ اجالا ہو جائے۔

حَدِیْثُ رَجُلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷۱۳۶) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّؤَاسِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْدِيِّ عَنْ حُمَيْدِ الْجَمْعِيِّ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحْبَهُ مِثْلَ مَا صَحْبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ فَمَا زَادَنِي عَلَى ثَلَاثِ كَلِمَاتٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ الرَّجُلُ مِنْ فَضْلِ امْرَأَتِهِ وَلَا تَغْتَسِلُ بِفَضْلِهِ وَلَا يُولُ فِي مُتَسَلِّهِ وَلَا يَمْتَشِطُ فِي كُلِّ يَوْمٍ [قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۲۲۸، و ۸۱)،

النسائی: ۱/۱۳۰]. قال البيهقي: رواه ثقات. فهو بمعنى المرسل، الا انه مرسل جيد. وقد رد هذا القول ابن حجر.

وذكر عن احمد انها مضطربة. [انظر: ۱۷۱۳۷، و ۲۳۵۲۰].

(۱۷۱۳۶) حمید حمیری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری ملاقات نبی ﷺ کے ایک صحابی سے ہوئی جنہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرح چار سال نبی ﷺ کی رفاقت پائی تھی، انہوں نے تین باتوں سے زیادہ کوئی بات مجھ سے نہیں کہی، نبی ﷺ نے فرمایا مرد عورت کے بچائے ہوئے پانی سے غسل کر سکتا ہے لیکن عورت مرد کے بچائے ہوئے پانی سے غسل نہ کرے، غسل خانہ میں پیشاب نہ کرے، اور روزانہ کنگھی (ہناؤ سنگھار) نہ کرے۔

(۱۷۱۳۷) حَدَّثَنَا يُونُسُ وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْدِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُمَيْرِيِّ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا قَدْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ سِنِينَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَرْبَعَ سِنِينَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمْتَشِطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ وَأَنْ يَبُولَ فِي مُغْتَسِلِهِ وَأَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ وَأَنْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ وَلْيَهْتَرُوا جَمِيعًا

(۱۷۱۳۷) حمید حمیری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری ملاقات نبی ﷺ کے ایک صحابی سے ہوئی جنہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرح چار سال نبی ﷺ کی رفاقت پائی تھی، انہوں نے تین باتوں سے زیادہ کوئی بات مجھ سے نہیں کہی، نبی ﷺ نے فرمایا مرد عورت کے بچائے ہوئے پانی سے غسل کر سکتا ہے لیکن عورت مرد کے بچائے ہوئے پانی سے غسل نہ کرے، غسل خانہ میں پیشاب نہ کرے، اور روزانہ کنگھی (ہناؤ سنگھار) نہ کرے۔

(۱۷۱۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ عَنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِي حَاجَةٌ فَرَأَى عَلَيَّ خَلْقًا فَقَالَ أَذْهَبُ فَاغْسِلْهُ فَغَسَلْتُهُ ثُمَّ عُدْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَذْهَبُ فَاغْسِلْهُ فَلَذَهَبْتُ فَوَلَّعْتُ فِي بَشْرِ فَاحْذَتْ مِسْقَةً فَجَعَلْتُ أَتْبَعُهُ ثُمَّ عُدْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ حَاجَتُكَ

(۱۷۱۳۸) مذکورہ صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے پاس اپنے کسی کام سے آیا، نبی ﷺ نے دیکھا کہ میں نے ”خلوق“ نامی خوشبو لگا رکھی ہے تو فرمایا کہ جاؤ، اسے دھو کر آؤ، چنانچہ میں اسے دھو کر حاضر ہوا، نبی ﷺ نے دوبارہ فرمایا جاؤ، اسے دھو کر آؤ، چنانچہ میں نے اس مرتبہ کنوئیں میں چھلانگ لگا دی اور ایک کنگھی سے اسے کھرچنے لگا، اس مرتبہ جب دوبارہ حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے فرمایا اب اپنا کام بتاؤ۔

حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷۱۳۹) حَدَّثَنَا عُثْمَرُ بْنُ عَمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَكَانَ قَدْ أَذْرَكَ نَفْرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي

مِمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ إِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَأَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتْ فَلَا تُصَلِّ حَتَّى تَرْتَفَعَ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ فَإِذَا ارْتَفَعَتْ قَبْدَ رُمُحٍ أَوْ رُمَحِينَ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مُحْضُورَةٌ حَتَّى يَغِيثَ الرُّمُحُ بِالظَّلِّ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّهَا حِينَئِذٍ تُسَجَّرُ جَهَنَّمَ فَإِذَا آفَاءَ النَّفْيِ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مُحْضُورَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ فَإِذَا صَلَّيْتَ الْعَصْرَ فَأَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ فَعَبِيدُ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ [انظر: ۱۷۱۴۴].

(۱۷۱۳۹) حضرت عمرو بن عسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ نے آپ کو جو علم دیا ہے اس میں سے کچھ مجھے بھی سکھا دیجئے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم فجر کی نماز پڑھ چکو تو طلوع آفتاب تک نوافل پڑھنے سے رک جاؤ، جب سورج طلوع ہو جائے تب بھی اس وقت تک نہ پڑھو جب تک کہ سورج بلند نہ ہو جائے، کیونکہ جب وہ طلوع ہوتا ہے تو شیطان کے دو سیٹگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے، اور اسی وقت کفار اسے سجدہ کرتے ہیں، البتہ جب وہ ایک یا دو نیزے کے برابر بلند ہو جائے تو پھر نماز پڑھ سکتے ہو، کیونکہ یہ نماز فرشتوں کی حاضری والی ہوتی ہے، یہاں تک کہ نیزے کا سایہ پیدا ہونے لگے تو نماز سے رک جاؤ کیونکہ اس وقت جہنم کو دکھایا جاتا ہے، البتہ جب سایہ ڈھل جائے تو تم نماز پڑھ سکتے ہو، کیونکہ اس نماز میں بھی فرشتے حاضر ہوتے ہیں، یہاں تک کہ تم عصر کی نماز پڑھ لو، نماز عصر پڑھنے کے بعد غروب آفتاب تک نوافل پڑھنے سے رک جاؤ، کیونکہ وہ شیطان کے دو سیٹگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اسے اس وقت کفار سجدہ کرتے ہیں۔

(۱۷۱۴۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْقَيْصِ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاوِيَةُ يَسِيرُ بِأَرْضِ الرُّومِ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ أَمَدٌ فَأَرَادَ أَنْ يَدْنُو مِنْهُمْ فَإِذَا انْقَضَى الْأَمَدُ غَزَاهُمْ فَإِذَا شَيْخٌ عَلَى دَابَّةٍ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدْرَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَحِلُّنَّ عُقْدَةٌ وَلَا يَشُدَّهَا حَتَّى يَنْقُضِيَ أَمَدُهَا أَوْ يُبَدِّلَهُمْ عَلَى سَوَاءٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاوِيَةَ فَرَجَعَ وَإِذَا الشَّيْخُ عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ [قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۲۷۵۹، الترمذی: ۱۵۸۰)]. قال شعيب: صحيح

بشاهدہ و هذا اسناد منقطع. وقال الترمذی: حسن صحيح. [انظر: ۱۷۱۵۰، ۱۹۶۵۶].

(۱۷۱۴۰) سلیم بن عامر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فوج کو لے کر ارض روم کی طرف چل پڑے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور رومیوں کے درمیان طے شدہ معاہدے کی کچھ مدت ابھی باقی تھی، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سوچا کہ ان کے قریب پہنچ کر رک جاتے ہیں، جوں ہی مدت ختم ہوگی، ان سے جنگ شروع کر دیں گے، لیکن دیکھا کیا کہ ایک شیخ سواری پر سواریہ کہتے جا رہے ہیں ”اللہ اکبر اللہ اکبر“ وعدہ پورا کیا جائے، عہد شکنی نہ کی جائے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جس شخص کا کسی قوم کے ساتھ کوئی معاہدہ ہو تو اسے مدت گزرنے سے پہلے یا ان کی طرف سے عہد شکنی سے پہلے اس کی گرہ کھولنی اور بند نہیں کرنی

چاہئے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو وہ واپس لوٹ گئے اور پتہ چلا کہ وہ شیخ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ تھے۔

(۱۷۱۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيِّبَانِيُّ عَنْ أَبِي سَلَامٍ الدَّمَشَقِيِّ وَعَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ عَبَّسَةَ السَّلَمِيِّ قَالَ رَغِبْتُ عَنْ آلِهَةِ قَوْمِي لِي الْجَاهِلِيَّةِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فَسَأَلْتُ عَنْهُ فَوَجَدْتُهُ مُسْتَخْفِيًا بِشَأْنِهِ فَتَلَطَّفْتُ لَهُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ مَا أَنْتَ فَقَالَ نَبِيٌّ فَقُلْتُ وَمَا النَّبِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ فَقُلْتُ وَمَنْ أَرْسَلَكَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قُلْتُ بِمَاذَا أَرْسَلَكَ فَقَالَ بَأَنْ تُوَصِّلَ الْأَرْحَامَ وَتُحَقِّنَ الدِّمَاءَ وَتُؤَمِّنَ السُّبُلَ وَتُكَسِّرَ الْأَوْقَانَ وَيُعْبَدَ اللَّهُ وَحْدَهُ لَا يُشْرَكَ بِهِ شَيْءٌ قُلْتُ نَعَمْ مَا أَرْسَلَكَ بِهِ وَأَشْهَدُكَ أَنِّي لَقَدْ آمَنْتُ بِكَ وَصَدَّقْتُكَ أَلَا مَعَكُمْ مَعَكُمْ أَمْ مَا تَرَى فَقَالَ لَقَدْ تَرَى كَرَاهَةَ النَّاسِ لِمَا جِئْتُ بِهِ فَأَمُكْتُ فِي أَهْلِكَ فَإِذَا سَمِعْتُمْ مِنِّي لَقَدْ خَرَجْتُ مَخْرَجِي فَأَيُّنِي فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۱۷۱۳۹]۔

(۱۷۱۴۱) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرا دل زمانہ جاہلیت کے اپنے قوی مجبوروں سے بیزار ہو گیا..... تو نبی ﷺ کے متعلق پوچھا، معلوم ہوا کہ وہ اپنے آپ کو پوشیدہ رکھے ہوئے ہیں، میں بظانف الحیل وہاں پہنچا، اور سلام کر کے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ فرمایا نبی! میں نے پوچھا نبی کون ہوتا ہے؟ فرمایا اللہ کا قاصد، میں نے پوچھا آپ کو کس نے بھیجا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے، میں نے پوچھا کہ اس نے آپ کو کیا پیغام دے کر بھیجا ہے؟ فرمایا صلہ رحمی کا، جانوں کے تحفظ کا، راستوں میں امن و امان قائم کرنے کا، بتوں کو توڑنے کا اور اللہ کی اس طرح عبادت کرنے کا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے، میں نے عرض کیا کہ آپ کو بہترین چیزوں کا داعی بنا کر بھیجا گیا ہے، اور میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں آپ پر ایمان لے آیا اور آپ کی تصدیق کرتا ہوں، کیا میں آپ کے ساتھ ہی رہوں یا کیا رائے ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ابھی تو تم دیکھ ہی رہے ہو کہ لوگ میری تعلیمات پر کتنی ناپسندیدگی کا اظہار کر رہے ہیں اس لئے فی الحال اپنے گھر لوٹ جاؤ اور جب تمہیں میرے نکلنے کی خبر معلوم ہو تو میرے پاس آ جانا..... پھر انہوں نے مکمل حدیث ذکر کی۔

(۱۷۱۴۲) حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّسَةَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ فِي رَمَضَانَ

(۱۷۱۴۲) حضرت ابن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو رمضان میں کلی اور ناک صاف کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۱۷۱۴۳) حَدَّثَنَا بَهْزُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَطَاوٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ طَلْقٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْيَلَمَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَّسَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَسْلَمَ بِعَيْنِي مَعَكَ فَقَالَ حُرٌّ وَعَبْدٌ بِعَيْنِي أَبَا بَكْرٍ وَبِلَالٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي مِمَّا تَعْلَمُ وَأَجْهَلُ هَلْ مِنْ السَّاعَاتِ سَاعَةٌ أَفْضَلُ مِنَ الْآخَرَى قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرُ أَفْضَلُ لِإِنَّهَا مَشْهُودَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ

الْفَجْرَ ثُمَّ أَنَّهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مَا دَامَتْ كَالْحَجَفَةِ حَتَّى تَنْتَشِرَ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَيَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ تُصَلِّي فَإِنَّهَا مَشْهُودَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ حَتَّى يَسْتَوِيَ الْعِبَادُ عَلَى ظِلِّهِ ثُمَّ أَنَّهُ فَإِنَّهَا سَاعَةٌ تُسَجَرُ فِيهَا الْجَحِيمُ فَإِذَا زَالَتْ فَصَلَّ فَإِنَّهَا مَشْهُودَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ حَتَّى تُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ أَنَّهُ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَيَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ وَكَانَ عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ يَقُولُ أَنَا رَبُّعُ الْإِسْلَامِ وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ [نظر: ۱۷۱۵۱، ۱۷۱۵۳].

(۱۷۱۳۳) حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! آپ پر کون لوگ اسلام لائے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آزاد بھی اور غلام بھی (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ نے آپ کو جو علم دیا ہے اس میں سے کچھ مجھے بھی سکھا دیجئے؟ کیا کوئی وقت زیادہ افضل ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کا آخری پہر سب سے زیادہ افضل ہے، اس وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور نماز قبول ہوتی ہے، جب تم فجر کی نماز پڑھ چکو تو طلوع آفتاب تک نوافل پڑھنے سے رک جاؤ، جب سورج طلوع ہو جائے تب بھی اس وقت تک نہ پڑھو جب تک کہ سورج بلند نہ ہو جائے، کیونکہ جب وہ طلوع ہوتا ہے تو شیطان کے دو سیٹوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے، اور اسی وقت کفار اسے سجدہ کرتے ہیں، البتہ جب وہ ایک یا دو نیزے کے برابر بلند ہو جائے تو پھر نماز پڑھ سکتے ہو، کیونکہ یہ نماز فرشتوں کی حاضری والی ہوتی ہے، یہاں تک کہ نیزے کا سایہ پیدا ہونے لگے تو نماز سے رک جاؤ کیونکہ اس وقت جہنم کو دکھایا جاتا ہے، البتہ جب سایہ ڈھل جائے تو تم نماز پڑھ سکتے ہو، کیونکہ اس نماز میں بھی فرشتے حاضر ہوتے ہیں، یہاں تک کہ تم عصر کی نماز پڑھ لو، نماز عصر پڑھنے کے بعد غروب آفتاب تک نوافل پڑھنے سے رک جاؤ، کیونکہ وہ شیطان کے دو سیٹوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اسے اس وقت کفار سجدہ کرتے ہیں اور حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں چوتھائی اسلام ہوں، اور عبد الرحمن بن بیلہانی عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

(۱۷۱۵۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقَرِّي حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ أَبِي عَمَّارٍ حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الدَّمَشَقِيُّ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ يَا عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ صَاحِبَ الْعَقْلِ عَقِلَ الصَّدَقَةُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ بِأَيِّ شَيْءٍ تَدْعِي أَنَّكَ رَبُّعُ الْإِسْلَامِ قَالَ إِنِّي كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَرَى النَّاسَ عَلَى ضَلَالَةٍ وَلَا أَرَى الْاَوَّلَانَ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعْتُ عَنْ رَجُلٍ يُخْبِرُ أَخْبَارَ مَكَّةَ وَيُحَدِّثُ أَحَادِيثَ فَرَكِبْتُ رَاحِلَتِي حَتَّى قَدِمْتُ مَكَّةَ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْفٍ وَإِذَا قَوْمُهُ عَلَيْهِ جُرَاءٌ فَتَلَطَّفْتُ لَهُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ مَا أَنْتَ قَالَ أَنَا نَبِيُّ اللَّهِ فَقُلْتُ وَمَا نَبِيُّ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ أَرْسَلَكَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ أَرْسَلَكَ قَالَ بِأَنْ يُؤَخِّدَ اللَّهُ وَلَا يُشْرِكَ بِهِ شَيْءٌ وَتُكْسِرَ الْاَوَّلَانَ وَصِلَةَ الرَّجِيمِ فَقُلْتُ لَهُ مَنْ مَعَكَ عَلَى هَذَا قَالَ حُرٌّ وَعَبْدٌ أَوْ عَبْدٌ وَحُرٌّ وَإِذَا مَعَهُ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي

فَخَافَهُ وَبَلَالَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ قُلْتُ إِنِّي مُتَّبِعُكَ قَالَ إِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ يَوْمَكَ هَذَا وَلَكِنْ أَرْجِعْ إِلَى أَهْلِكَ فَإِذَا سَمِعْتَ بِي قَدْ ظَهَرْتُ فَالْحَقْ بِي قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى أَهْلِي وَقَدْ أَسْلَمْتُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهَاجِرًا إِلَى الْمَدِينَةِ فَبَعَثْتُ أَخْبَرَ الْأَخْبَارَ حَتَّى جَاءَ رَكْبَةٌ مِنْ يَثْرِبَ فَقُلْتُ مَا هَذَا الْمَكِيُّ الَّذِي أَتَاكُمْ قَالُوا أَرَادَ قَوْمَهُ قَتْلَهُ فَلَمْ يَسْتَطِيعُوا ذَلِكَ وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ وَتَرَكْنَا النَّاسَ سِرَاعًا قَالَ عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ فَرَكِبْتُ رَاحِلَتِي حَتَّى قَدِمْتُ عَلَيْهِ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَعْرِفُنِي قَالَ نَعَمْ أَلَسْتَ أَنْتَ الَّذِي أَتَيْتَنِي بِمَكَّةَ قَالَ قُلْتُ بَلَى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي مِمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ وَأَجْهَلُ قَالَ إِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَأَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتْ فَلَا تُصَلِّ حَتَّى تَرْتَفِعَ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ فَإِذَا ارْتَفَعَتْ فَيَدُ رُوحٍ أَوْ رُوحَيْنِ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ حَتَّى يُسْقِلَ الرُّوحُ بِالظَّلِّ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّهَا حِينَئِذٍ تُسَجِّرُ جَهَنَّمَ فَإِذَا فَاءَ الْفَيْءِ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ فَإِذَا صَلَّيْتَ الْعَصْرَ فَأَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ حِينَ تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَقْرُبُ وَضُوءَهُ ثُمَّ يَتَمَضَّمُ وَيَسْتَنْشِقُ وَيَتَنَبَّهٌ إِلَّا خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ فَمِهِ وَخِيَاشِيمِهِ مَعَ الْمَاءِ حِينَ يَتَنَبَّهٌ ثُمَّ يَغْسِلُ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى إِلَّا خَرَجَتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ إِلَّا خَرَجَتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أَطْرَافِ أُنَامِلِهِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ إِلَّا خَرَجَتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا خَرَجَتْ خَطَايَا قَدَمَيْهِ مِنْ أَطْرَافِ أَصَابِعِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَقُومُ فَيُحَمِّدُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيُسَبِّحُ عَلَيْهِ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ إِلَّا خَرَجَ مِنْ ذَنْبِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ يَا عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ انْظُرْ مَا تَقُولُ أَسَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْعْطَى هَذَا الرَّجُلُ كُلَّهُ فِي مَقَامِهِ قَالَ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ يَا أَبَا أُمَامَةَ لَقَدْ كَبُرَتْ سِنِّي وَدَقَّ عَظْمِي وَاقْتَرَبَ أَجَلِي وَمَا بِي مِنْ حَاجَةٍ أَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى رَسُولِهِ لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا لَقَدْ سَمِعْتُهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ [صحيحه مسلم (۸۳۲)، وابن خزيمة (۱۱۴۷)، والحاكم (۶۶/۳)] - [راجع: (۱۷۱۳۹، ۱۷۱۴۱)].

(۱۷۱۳۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے ایک دن پوچھا کہ اے عمرو بن عبسہ! آپ کیسے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ آپ ربیع اسلام ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت میں میں خیال کرتا تھا کہ لوگ گمراہی میں مبتلا ہیں اور وہ کسی راستے پر نہیں ہیں اور وہ سب لوگ بتوں کی پوجا پاٹ کرتے ہیں، میں نے ایک آدمی کے بارے میں سنا کہ وہ مکہ میں بہت سی خبریں بیان کرتا ہے تو میں اپنی سواری

پر بیٹھا اور ان کی خدمت میں حاضر ہوا (تو دیکھا) یہ تو رسول اللہ ﷺ ہیں اور آپ چھپ کر رہے ہیں کیونکہ آپ کی قوم آپ پر مسلط تھی پھر میں نے ایک طریقہ اختیار کیا جس کے مطابق میں مکہ میں آپ تک پہنچ گیا اور آپ سے میں نے عرض کیا آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا میں نبی ہوں، میں نے عرض کیا نبی کسے کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے (اپنا پیغام دے کر) بھیجا ہے، میں نے عرض کیا کہ آپ کو کس چیز کا پیغام دے کر بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ پیغام دے کر بھیجا ہے کہ صلہ رحمی کرنا اور بتوں کو توڑنا اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا، میں نے عرض کیا کہ اس مسئلہ میں آپ کے ساتھ اور کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ایک آزاد اور ایک غلام، راوی نے کہا کہ اس وقت آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے جو آپ پر ایمان لے آئے تھے، میں نے عرض کیا کہ میں بھی آپ کی پیروی کرتا ہوں، آپ نے فرمایا کہ اس وقت تم اس کی طاقت نہیں رکھتے، اس وقت تم اپنے گھر جاؤ، پھر جب سنو کہ میں ظاہر (غالب) ہو گیا ہوں تو پھر میرے پاس آنا، چنانچہ میں اپنے گھر کی طرف چلا گیا اور رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں آ گئے تو میں اپنے گھر والوں میں ہی تھا اور لوگوں سے خبریں لیتا رہتا تھا اور پوچھتا رہتا تھا یہاں تک کہ مدینہ منورہ والوں سے میری طرف کچھ آدمی آئے تو میں نے ان سے کہا کہ اس طرح کے جو آدمی مدینہ منورہ میں آئے ہیں وہ کیسے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ لوگ ان کی طرف دوڑ رہے ہیں (اسلام قبول کر رہے ہیں) ان کی قوم کے لوگ انہیں قتل کرنا چاہتے ہیں لیکن وہ اس کی طاقت نہیں رکھتے۔

میں مدینہ منورہ میں آیا اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! تم تو وہی ہو جس نے مجھ سے مکہ میں ملاقات کی تھی، میں نے عرض کیا: جی ہاں، پھر عرض کیا: اے اللہ کے نبی! اللہ نے آپ کو جو کچھ سکھایا ہے مجھے اس کی خبر دیجئے اور میں اس سے جاہل ہوں، مجھے نماز کے بارے میں بھی خبر دیجئے، آپ نے فرمایا: صبح کی نماز پڑھو، پھر نماز سے رُکے رہو یہاں تک کہ سورج نکل آئے اور نکل کر بلند ہو جائے کیونکہ جب سورج نکلتا ہے تو شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان سے نکلتا ہے اور اس وقت کافر لوگ اسے سجدہ کرتے ہیں، پھر نماز پڑھو کیونکہ اس وقت کی نماز کی گواہی فرشتے دیں گے اور حاضر ہوں گے یہاں تک کہ سایہ نیزے کے برابر ہو جائے، پھر نماز سے رُکے رہو کیونکہ اس وقت جہنم دھکائی جاتی ہے پھر جب سایہ آ جائے تو نماز پڑھو کیونکہ اس وقت کی نماز کی فرشتے گواہی دیں گے اور حاضر کیے جائیں گے یہاں تک کہ تم عصر کی نماز پڑھو پھر سورج کے غروب ہونے تک نماز سے رُکے رہو کیونکہ یہ شیطان کے سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت کافر لوگ اسے سجدہ کرتے ہیں۔

میں نے پھر عرض کیا: وضو کے بارے میں بھی کچھ بتائیے؟ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی آدمی بھی ایسا نہیں جو وضو کے پانی سے کلی کرے اور پانی ناک میں ڈالے اور ناک صاف کرے مگر یہ کہ اس کے منہ اور نٹھنوں کے سارے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ پھر جب وہ منہ دھوتا ہے جس طرح اللہ نے اسے حکم دیا ہے تو اس کے چہرے کے گناہ اس کی ڈاڑھی کے کناروں کے ساتھ لگ کر پانی کے ساتھ گر جاتے ہیں پھر اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے اور اللہ کی حمد و ثناء اور اس کی بزرگی اس کے شایان

شان بیان کرے اور اپنے دل کو خالص اللہ کے لیے فارغ کر لے تو وہ آدمی اپنے گناہوں سے اس طرح پاک و صاف ہو جاتا ہے جس طرح کہ آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہے، حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ دیکھو! (غور کرو!) کیا کہہ رہے ہو ایک ہی جگہ میں آدمی کو اتنا ثواب مل سکتا ہے؟ تو حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے، اے ابو امامہ! میں بڑی عمر والا (بوڑھا) ہو گیا ہوں اور میری ہڈیاں نرم ہو گئی ہیں اور میری موت (بظاہر) قریب آگئی ہے تو اب مجھے کیا ضرورت ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر جھوٹ باندھوں۔ اگر میں اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے ایک مرتبہ یا دو مرتبہ یا تین مرتبہ سنتا تو میں کبھی بھی اس حدیث کو بیان نہ کرتا لیکن میں نے تو اس حدیث کو سات مرتبہ سے بھی بہت زیادہ مرتبہ سنا ہے۔

(۱۷۱۵۵) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ عَنْ سُلَيْمٍ يَعْنِي ابْنَ عَامِرٍ أَنَّ شُرَحْبِيلَ بْنَ السَّمِطِ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ حَدَّثَنَا حَدِيثًا لَيْسَ فِيهِ تَزْيِيدٌ وَلَا نِسْبَانٌ قَالَ عَمْرُو سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً كَانَتْ لِكَأَنَّهُ مِنَ النَّارِ عُضْوًا يَعْضُو وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فَبَلَغَ قَاصَابٌ أَوْ أَخْطَا كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ [اخرجه عبد بن حميد (۲۹۹) والنسائي في الكبرى (۴۸۸۷). قال شعيب: صحيح دون: ((من ولد اسماعيل))].

(۱۷۱۳۵) شُرَحْبِيلُ بْنُ سَمِطٍ نے ایک مرتبہ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ہمیں کوئی ایسی حدیث سنا ہے جس میں کوئی اضافہ یا بھول چوک نہ ہو، انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کرائے، اس کے ہر عضو کے بدلے میں وہ اس کے لئے جہنم سے آزادی کا پروانہ بن جائے گا، اور جو شخص راہِ خدا میں بوڑھا ہو جائے تو وہ بڑھا پا قیامت کے دن اس کے لئے باعثِ نور ہوگا، اور جو شخص کوئی تیر پھٹکے "خواہ وہ نشانے پر لگے یا چوک جائے" تو یہ ایسے ہے جیسے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کسی غلام کو آزاد کرنا۔

(۱۷۱۶۶) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَتَيْنَاهُ إِذَا هُوَ جَالِسٌ يَتَغَلَّى فِي جَوْفِ الْمَسْجِدِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ الْمُسْلِمُ ذَهَبَ إِلَيْهِ مِنْ سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَيَدْيِهِ وَرِجْلَيْهِ قَالَ فَجَاءَ أَبُو ظَبْيَةَ وَهُوَ يُحَدِّثُنَا فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمْ فَلَدَّ كَرْنَا لَهُ الْإِدْيَ حَدَّثَنَا قَالَ فَقَالَ أَجَلُ سَمِعْتُ عَمْرُو بْنَ عَبْسَةَ ذَكَرَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ فِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَبِيتُ عَلَى طَهْرٍ ثُمَّ يَتَعَارَى مِنَ اللَّيْلِ فَيَذْكُرُ وَيَسْأَلُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِثَابَهُ [اخرجه النسائي

في عمل اليوم والليلة (۸۰۷)]

(۱۷۱۳۶) شہر بن حوشب حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ہم ان کے پاس ایک مرتبہ آئے تو وہ محسن مسجد میں بیٹھے جوئیں نکال رہے تھے، کہنے لگے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان وضو کرتا ہے تو اس کے کانوں، آنکھوں،

ہاتھوں اور پاؤں کے گناہ مٹ جاتے ہیں، اس دوران ابو ظبیہ بھی آ گئے، انہوں نے ہم سے پوچھا کہ انہوں نے تم سے کیا حدیث بیان کی ہے؟ ہم نے انہیں وہ حدیث بتادی تو وہ کہنے لگے صحیح فرمایا، میں نے حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو نبی ﷺ کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے سنا ہے، البتہ وہ اس میں یہ اضافہ بھی کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص رات کو وضو کی حالت میں سوئے، پھر رات کو بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرے، تو وہ دنیا و آخرت کی جو خیر بھی مانگے گا، اللہ تعالیٰ اسے وہ ضرور عطا فرمائے گا۔

(۱۷۱۴۷) حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ السُّلَمِيِّ قَالَ خَاصَرْنَا مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِصْنَ الطَّائِفِ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فَلَهُ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَ فَبَلَّغْتُ يَوْمَئِذٍ سِتَّةَ عَشَرَ سَهْمًا فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ عِدْلُ مُحَرَّرٍ وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ رَجُلًا مُسْلِمًا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَاعِلٌ وَفَاءً كُلَّ عَظْمٍ مِنْ عِظَامِهِ عَظْمًا مِنْ عِظَامِ مُحَرَّرِهِ مِنَ النَّارِ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ أَعْتَقَتْ امْرَأَةً مُسْلِمَةً فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَاعِلٌ وَفَاءً كُلَّ عَظْمٍ مِنْ عِظَامِهَا عَظْمًا مِنْ عِظَامِ مُحَرَّرِهَا مِنَ النَّارِ [صححه ابن حبان (۴۶۱۵)، والحاكم (۹۵/۲)، قال الترمذی: صحيح. قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۳۹۶۵، الترمذی: ۱۶۳۸، النسائی: ۲۶/۶)]. [راجع: ۱۷۱۴۲].

(۱۷۱۴۷) حضرت ابو نوح سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے نبی ﷺ کے ہمراہ طائف کے قلعے کا محاصرہ کر لیا، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے ایک تیر مارا جنت میں اس کا ایک درجہ ہوگا، چنانچہ میں نے اس دن سولہ تیر پھینکے، اور میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص راہِ خدا میں ایک تیر پھینکے تو یہ ایک غلام آزاد کرانے کے برابر ہے، جو شخص راہِ خدا میں بوڑھا ہو جائے تو وہ بڑھا پا قیامت کے دن اس کے لئے باعثِ نور ہوگا، اور جو شخص کوئی تیر پھینکے "خواہ وہ نشانے پر لگے یا چوک جائے" تو یہ ایسے ہے جیسے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کسی غلام کو آزاد کرنا اور جو شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کرائے، اس کے ہر عضو کے بدلے میں وہ اس کے لئے جہنم سے آزادی کا پروانہ بن جائے گا اور عورت کے آزاد کرنے کا بھی یہی حکم ہے۔

(۱۷۱۴۸) حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامٍ قَالَ سَمِعْتُ شَهْرَ بْنَ حَوْشَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو ظَبْيَةَ قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَهُ مُصِيبًا أَوْ مُخْطِنًا أَوْ كَرَقَةٍ أَعْتَقَهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ [النظر: ۱۹۶۶۳].

(۱۷۱۴۸) حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص کوئی تیر پھینکے "خواہ

وہ نشانے پر لگے یا چوک جائے“ تو یہ ایسے ہے جیسے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کسی غلام کو آزاد کرنا۔

(۱۷۱۴۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ حُوَيٍّ مَوْلَى سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رَجُلٍ أَرْسَلَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ كَيْفَ الْحَدِيثُ الَّذِي حَدَّثْتَنِي عَنْ الصَّنَابِغِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي الصَّنَابِغِيُّ أَنَّهُ لَقِيَ عُمَرَو بْنَ عَبَّسَةَ فَقَالَ هَلْ مِنْ حَدِيثٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا زِيَادَةَ فِيهِ وَلَا نَقْصَانَ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عَصْرٍ مِنْهَا عَصْرًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَلَغَ أَوْ قَصَرَ كَانَ عِدْلَ رَقَبَةٍ وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ [الخروج النسانی فی الکبری (۴۸۸۸)۔ قال شعيب: صحيح وهذا اسناد ضعيف]۔

(۱۷۱۴۹) صنابغی نے ایک مرتبہ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ میں کوئی ایسی حدیث سنائیے جس میں کوئی اضافہ یا بھول چوک نہ ہو، انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کرائے، اس کے ہر عضو کے بدلے میں وہ اس کے لئے جہنم سے آزادی کا پروانہ بن جائے گا، اور جو شخص راہِ خدا میں بوڑھا ہو جائے تو وہ بڑھاپا قیامت کے دن اس کے لئے باعثِ نور ہوگا، اور جو شخص کوئی تیر پھٹکے ”خواہ وہ نشانے پر لگے یا چوک جائے“ تو یہ ایسے ہے جیسے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کسی غلام کو آزاد کرنا۔

(۱۷۱۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَابْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْفَيْضِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي حَدِيثِهِ سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ الرُّومِ عَهْدٌ وَكَانَ يَسِيرُ نَحْوَ بِلَادِهِمْ حَتَّى يَنْقَضِيَ الْعَهْدُ فَيَغْزَوْهُمْ فَجَعَلَ رَجُلٌ عَلَى ذَابَةِ يَقُولُ وَقَاءَ لَا غَدْرَ وَقَاءَ لَا غَدْرَ فَإِذَا هُوَ عُمَرُو بْنُ عَبَّسَةَ فَسَأَلَتْهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَحِلُّ عُقْدَةً وَلَا يَسْلُكُهَا حَتَّى يَمْضِيَ أَمْلُهَا أَوْ يَنْبِذَ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ [راجع: ۱۷۱۴۰]۔

(۱۷۱۵۰) سلیم بن عامر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فوج کو لے کر ارضِ روم کی طرف چل پڑے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور رومیوں کے درمیان طے شدہ معاہدے کی کچھ مدت ابھی باقی تھی، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سوچا کہ ان کے قریب پہنچ کر رک جاتے ہیں، جوں ہی مدت ختم ہوگی، ان سے جنگ شروع کر دیں گے، لیکن دیکھا گیا کہ ایک شیخ سواری پر سوار یہ کہتے جا رہے ہیں ”اللہ اکبر اللہ اکبر“ وعدہ پورا کیا جائے، عہد شکنی نہ کی جائے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جس شخص کا کسی قوم کے ساتھ کوئی معاہدہ ہو تو اسے مدت گزرنے سے پہلے یا ان کی طرف سے عہد شکنی سے پہلے اس کی گرہ کھولنی اور بند نہیں کرنی چاہئے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو وہ واپس لوٹ گئے اور پتہ چلا کہ وہ شیخ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ تھے۔

(۱۷۱۵۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ طَلْقٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَّسَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَسْلَمَ قَالَ حُرٌّ وَعَبْدٌ قَالَ فَقُلْتُ وَهَلْ مِنْ سَاعَةٍ أَقْرَبُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مِنْ أُخْرَى قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ صَلِّ مَا بَدَا لَكَ حَتَّى تَصَلِيَ الصُّبْحَ ثُمَّ انْهَهِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَمَا دَامَتْ كَأَنَّهَا خَجَفَةٌ حَتَّى تَنْتَشِرَ ثُمَّ صَلِّ مَا بَدَا لَكَ حَتَّى يَقُومَ الْعَمُودُ عَلَى ظِلِّهِ ثُمَّ انْهَهِ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ فَإِنْ جَهَنَّمَ تُسَجَرُ لِيُصْفَ النَّهَارُ ثُمَّ صَلِّ مَا بَدَا لَكَ حَتَّى تَصَلِيَ الْعَصْرَ ثُمَّ انْهَهِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَتَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ خَرَّتْ خَطَايَاهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَّتْ خَطَايَاهُ مِنْ وَجْهِهِ فَإِذَا غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ خَرَّتْ خَطَايَاهُ مِنْ بَيْنِ ذِرَاعَيْهِ وَرَأْسِهِ وَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَّتْ خَطَايَاهُ مِنْ رِجْلَيْهِ فَإِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَكَانَ هُوَ وَقَلْبُهُ وَوَجْهُهُ أَوْ كُلُّهُ نَحْوَ الْوَجْهِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ انْصَرَفَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ قَالَ لَقِيلَ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَمْ أَسْمَعُهُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ عَشْرًا أَوْ عِشْرِينَ مَا حَدَّثْتُ بِهِ [قال شعيب: ضعيف بهذه السبابة. قال الألباني: صحيح (ابن ماجة: ۲۸۳، و ۱۲۵۱، و ۱۳۶۴، النسائي: ۲۸۳/۱). [راجع: ۱۷۱۴۳].

(۱۷۱۵۱) حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! آپ پر کون لوگ اسلام لائے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا آزاد بھی اور غلام بھی (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ نے آپ کو جو علم دیا ہے اس میں سے کچھ مجھے بھی سکھا دیجئے؟ کیا کوئی وقت زیادہ افضل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا رات کا آخری پہر سب سے زیادہ افضل ہے، اس وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور نماز قبول ہوتی ہے، جب تم فجر کی نماز پڑھ چکو تو طلوع آفتاب تک نوافل پڑھنے سے رک جاؤ، جب سورج طلوع ہو جائے تب بھی اس وقت تک نہ پڑھو جب تک کہ سورج بلند نہ ہو جائے، کیونکہ جب وہ طلوع ہوتا ہے تو شیطان کے دو سیٹلوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے، اور اسی وقت کفار اسے سجدہ کرتے ہیں، البتہ جب وہ ایک یا دو نیزے کے برابر بلند ہو جائے تو پھر نماز پڑھ سکتے ہو، کیونکہ یہ نماز فرشتوں کی حاضری والی ہوتی ہے، یہاں تک کہ نیزے کا سایہ پیدا ہونے لگے تو نماز سے رک جاؤ کیونکہ اس وقت جہنم کو دھکا دیا جاتا ہے، البتہ جب سایہ ڈھل جائے تو تم نماز پڑھ سکتے ہو، کیونکہ اس نماز میں بھی فرشتے حاضر ہوتے ہیں، یہاں تک کہ تم عصر کی نماز پڑھ لو، نماز عصر پڑھنے کے بعد غروب آفتاب تک نوافل پڑھنے سے رک جاؤ، کیونکہ وہ شیطان کے دو سیٹلوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اسے اس وقت کفار سجدہ کرتے ہیں۔

انسان جب وضو کرتا ہے اور ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، جب چہرہ دھوتا ہے تو چہرے کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، جب بازو دھوتا اور سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے بازو اور سر کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، جب پاؤں دھوتا ہے تو

پاؤں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، اور جب دل اور چہرے کی مکمل توجہ کے ساتھ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس طرح واپس لوٹتا ہے کہ اس کی ماں نے اسے ابھی جنم دیا ہو، کسی نے ان سے پوچھا کیا واقعی آپ نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر میں نے نبی ﷺ کو ایک دو نہیں، بیس مرتبہ یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا تو کبھی بیان نہ کرتا۔

(۱۷۱۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ أَنْ يُسَلِّمَ قَلْبُكَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْ يُسَلِّمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِكَ وَيَدَاكَ قَالَ فَآئِيَ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ قَالَ الْإِيمَانُ قَالَ وَمَا الْإِيمَانُ قَالَ تَوَمَّنُ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالتَّهَيُّتُ بَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ فَآئِيَ الْإِيمَانَ أَفْضَلُ قَالَ لِمَا الْهِجْرَةُ قَالَ تَهْجُرُ السُّوءَ قَالَ فَآئِيَ الْهِجْرَةَ أَفْضَلُ قَالَ الْجِهَادُ قَالَ وَمَا الْجِهَادُ قَالَ أَنْ تُقَاتِلَ الْكُفَّارَ إِذَا لَقِيتَهُمْ قَالَ فَآئِيَ الْجِهَادَ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ عَقَرَ جَوَادُهُ وَأَهْرَبَ دَمُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَمَلَانِ هُمَا أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ إِلَّا مَنْ عَمِلَ بِمِثْلِهِمَا حَاجَةً مَبْرُورَةً أَوْ عُمْرَةً [اخرجه عبد بن حميد (۳۰۱). قال شعب: صحيح].

(۱۷۱۵۲) حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ فرمایا تمہارا دل اللہ کے سامنے سر تسلیم خم کر دے اور مسلمان تمہاری زبان اور تمہارے ہاتھ سے محفوظ رہیں، اس نے پوچھا سب سے افضل اسلام کون سا ہے؟ فرمایا ایمان! اس نے پوچھا کہ ایمان سے کیا مراد ہے؟ فرمایا کہ اللہ پر، اس کے فرشتوں، کتابوں، پیغمبروں اور مرنے کے بعد کی زندگی پر یقین رکھو، اس نے پوچھا کہ سب سے افضل ایمان کیا ہے؟ فرمایا ہجرت، اس نے پوچھا کہ ہجرت سے کیا مراد ہے؟ فرمایا گناہ چھوڑ دو، اس نے پوچھا کہ سب سے افضل ہجرت کیا ہے؟ فرمایا جہاد، اس نے پوچھا کہ جہاد سے کیا مراد ہے؟ فرمایا کفار سے آمناسا منا ہونے پر قتال کرنا، اس نے پوچھا کہ سب سے افضل جہاد کیا ہے؟ فرمایا جس کے گھوڑے کے پاؤں کٹ جائیں اور اس شخص کا اپنا خون بہا دیا جائے، پھر فرمایا کہ اس کے بعد دو عمل سب سے زیادہ افضل ہیں لایہ کہ کوئی شخص وہی عمل کرے ایک حج مقبول اور دوسرا عمرہ۔

(۱۷۱۵۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْيَلَمَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ مَعَكَ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ قَالَ حُرٌّ وَعَبْدٌ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ ثُمَّ قَالَ لَهُ ارْجِعْ إِلَى قَوْمِكَ حَتَّى يُمَكِّنَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِرَسُولِهِ قَالَ وَكَانَ عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَرُبُّعُ الْإِسْلَامِ [راجع: ۱۷۱۴۳].

(۱۷۱۵۳) حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے ساتھ اس دین پر اور کون لوگ ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا آزاد بھی ہیں اور غلام بھی، اس وقت نبی ﷺ کے ہمراہی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے، پھر نبی ﷺ نے فرمایا اپنی قوم میں واپس چلے جاؤ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کو غلبہ عطا فرمادے،

حضرت عمرو دینارؓ فرماتے تھے کہ میں نے وہ وقت دیکھا ہے جب میں چوتھائی اسلام تھا، (اسلام قبول کرنے والوں میں چوتھا فرد)

بَقِيَّةُ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت زید بن خالد جہنیؓ کی مرویات

(۱۷۱۵۴) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالََا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ صَالِحٍ قَالَ عُثْمَانُ مَوْلَى التَّوَّامَةِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَنُنْصِرِفُ إِلَى السُّوقِ وَلَوْ رَمَى أَحَدُنَا بِالنَّبْلِ قَالَ عُثْمَانُ رَمَى بِنَبْلٍ لَأَبْصَرَ مَوَاقِعَهَا [اخرجه عبد بن حميد (۲۸۱) والطيالسي (۹۵۴)]. قال شعيب: صحيح وهذا اسناد حسن. [انظر: ۱۷۱۶۷، ۱۷۱۷۹].

(۱۷۱۵۳) حضرت زید بن خالد دینارؓ سے مروی ہے کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے اور بازار آتے، اس وقت اگر ہم میں سے کوئی شخص تیر پھینکتا تو وہ تیر گرنے کی جگہ کو بھی دیکھ سکتا تھا۔

(۱۷۱۵۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَيَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوا بَيُوتَكُمْ قُبُورًا صَلُّوا فِيهَا [انظر: ۱۷۱۷۰، ۱۷۱۵۸، ۲۲۰۱۶].

(۱۷۱۵۵) حضرت زید بن خالد دینارؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بنایا کرو، بلکہ ان میں نماز پڑھا کرو۔

(۱۷۱۵۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ح وَيَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ بَرِيدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ تَوَقَّى بِخَيْرٍ وَأَنَّهُ ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ قَالَ فَتَغَيَّرَتْ وَجُوهُ الْقَوْمِ لِذَلِكَ فَلَمَّا رَأَى الَّذِي بِهِمْ قَالَ إِنَّ صَاحِبَكُمْ عَلَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَفَتَّشْنَا مَتَاعَهُ فَوَجَدْنَا فِيهِ خَزَا مِنْ خَزَايِ الْيَهُودِ مَا يُسَاوِي دِرْهَمَيْنِ [قال الألباني: ضعيف (ابن داود: ۲۷۱۰، ابن ماجه: ۲۸۴۷، النسائي: ۶۴/۴)]. قال شعيب: اسنادہ محتمل للتحسين. [انظر: ۲۲۰۱۵].

(۱۷۱۵۶) حضرت زید بن خالد دینارؓ سے مروی ہے کہ خیبر میں ایک مسلمان فوت ہو گیا، نبی ﷺ سے لوگوں نے اس کا ذکر کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا اپنے ساتھی کی نماز جنازہ تم خود ہی پڑھ لو، یہ سن کر لوگوں کے چہروں کا رنگ اڑ گیا (کیونکہ نبی ﷺ کا اس طرح انکار فرمانا اس شخص کے حق میں اچھی علامت نہ تھی) نبی ﷺ نے لوگوں کی کیفیت بھانپ کر فرمایا تمہارے اس ساتھی نے اللہ کی راہ میں نکل کر بھی (بال غنیمت میں) خیانت کی ہے، ہم نے اس کے سامان کی تلاشی لی تو ہمیں اس میں سے ایک رسی ملی جس کی

قیمت صرف دو روپہم کے برابر تھی۔

(۱۷۱۵۷) حَدَّثَنَا يَعْلَى وَمُحَمَّدُ ابْنَا عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَوْلَا أَنْ يُشُقَّ عَلَيَّ أُمِّي لَأَخَرْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَلَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ

[قال الترمذی: هذا حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۴۷، الترمذی: ۲۳). قال شعيب: صحيح وهذا

اسناد ضعيف]. [انظر: ۱۷۱۷۴].

(۱۷۱۵۷) حضرت زید بن خالدؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں نماز عشاء ایک تہائی رات تک مؤخر کر کے پڑھتا اور انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

(۱۷۱۵۸) حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَطَرَ صَانِمًا كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْءٌ وَمَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الْغَازِي شَيْءٌ [راجع: ۱۷۱۵۵].

(۱۷۱۵۸) حضرت زید بن خالدؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرائے، اس کے لئے روزہ دار کے برابر اجر و ثواب لکھا جائے گا اور روزہ دار کے ثواب میں ذرا سی کمی بھی نہیں کی جائے گی، اور جو شخص کسی مجاہد کے لئے سامان جہاد مہیا کرے یا اس کے پیچھے اس کے اہل خانہ کی حفاظت کرے تو اس کے لئے مجاہد کے برابر اجر و ثواب لکھا جائے گا اور مجاہد کے ثواب میں ذرا سی کمی بھی نہیں کی جائے گی۔

(۱۷۱۵۹) وَيَزِيدُ قَالَ أَبَانَا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مِنْ غَيْرِ أَنْ لَا يَنْقُصُ

(۱۷۱۵۹) گزشتہ حدیث امام احمد رحمہ اللہ نے یعلیٰ کی بجائے یزید سے بھی نقل کی ہے۔

(۱۷۱۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ لَعَنَ رَجُلٌ دِيكًا صَاحَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنُهُ لِإِنَّهُ يَدْعُو إِلَى الصَّلَاةِ [صححه ابن حبان (۵۷۳۱). قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۵۱۰۱). قال شعيب: رجاله ثقات. وقد أخرجه النسائي: مسنداً ومرسلًا]. [انظر: ۲۲۰۱۹].

(۱۷۱۶۰) حضرت زید بن خالدؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی موجودگی میں ایک شخص نے ایک مرغے پر ”اس کے چیخنے کی وجہ سے“ لعنت کی، نبی ﷺ نے فرمایا اس پر لعنت نہ کرو، کیونکہ یہ نماز کی طرف بلاتا ہے۔

(۱۷۱۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِالْحَدِيثِيَّةِ فِي آثَرِ سَمَاءٍ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ [انظر: ۱۷۱۸۷].

(۱۷۱۶۱) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں حدیبیہ میں بارش کے اثرات میں نماز فجر پڑھائی..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

(۱۷۱۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبْنُ بَكْرِ قَالَا أَنَا ابْنُ جُوَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْأَعْمَى يُخْبِرُ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ السَّائِبُ مَوْلَى الْفَارِسِيِّينَ وَقَالَ ابْنُ بَكْرِ مَوْلَى لِفَارِسٍ وَقَالَ حَجَّاجٌ مَوْلَى الْفَارِسِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُ رَأَاهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ خَلِيفَةُ رَكْعٍ بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ فَمَشَى إِلَيْهِ فَضَرَبَهُ بِالذَّرَّةِ وَهُوَ يُصَلِّي كَمَا هُوَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ زَيْدٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَوْلَ اللَّهِ لَا أَدْعُهُمَا أَبَدًا بَعْدَ أَنْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا قَالَ فَجَلَسَ إِلَيْهِ عُمَرُ وَقَالَ يَا زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ لَوْلَا أَنِّي أَخَشَى أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُلْمًا إِلَى الصَّلَاةِ حَتَّى اللَّيْلِ لَمْ أَضْرِبْ فِيهِمَا [اخرجه عبد الرزاق (۳۹۷۲). اسنادہ ضعیف.]

(۱۷۱۶۲) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں مجھے عصر کے بعد دو سختیں پڑھتے ہوئے دیکھا تو آگے بڑھ کر دوران نماز ہی درپے سے مارنا شروع کر دیا، نماز سے فارغ ہو کر زید نے عرض کیا امیر المؤمنین! میں نے چونکہ نبی ﷺ کو یہ دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اس لئے خدا کی قسم! میں انہیں کبھی نہیں چھوڑوں گا، یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور فرمایا اے زید بن خالد! اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ اسے رات تک نماز کے لئے میسر ہی بنا لیں گے تو میں ان رکعتوں پر کبھی نہ مارتا۔

(۱۷۱۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ رَاغِي الْغَنَمِ قَالَ هِيَ لَكَ أَوْ لِلذَّنْبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَقُولُ فِي صَلَاةِ رَاغِي الْإِبِلِ قَالَ وَمَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَجِدَاؤُهَا وَتَأْكُلُ مِنْ أَطْرَافِ الشَّجَرِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَقُولُ فِي الْوَرِقِ إِذَا وَجَدْتَهَا قَالَ اْعْلَمْ وَعَانَهَا وَوَكَّانَهَا وَعَدَدَهَا ثُمَّ عَرَفَهَا مَسَّةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَادْفَعَهَا إِلَيْهِ وَإِلَّا فَهِيَ لَكَ أَوْ اسْتَمْتِعْ بِهَا أَوْ نَحْوَ هَذَا [اخرجه عبد الرزاق (۱۸۶۰۱). قال شعيب: صحيح.]

(۱۷۱۶۳) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے خود یا کسی اور آدمی نے نبی ﷺ سے گمشدہ بکری کا حکم پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا تم اسے پکڑ لو گے یا بھیڑیا لے جائے گا، سائل نے پوچھا یا رسول اللہ! گمشدہ اونٹ ملے تو کیا حکم ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا تمہارا اس کے ساتھ کیا تعلق؟ اس کے پاس اس کا مشکیزہ اور جوتے ہیں اور وہ درختوں کے پتے کھا سکتا ہے، پھر سائل نے پوچھا یا رسول اللہ! اگر مجھے کسی قحلی میں چاندی مل جائے تو آپ کیا فرماتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس کا ظرف، اس کا بندھن اور اس کی تعداد اچھی طرح محفوظ کر کے ایک سال تک اس کی تشہیر کرو، اگر اس دوران اس کا مالک آ جائے تو اس کے حوالے کر دو، ورنہ وہ تمہاری ہوگئی۔

(۱۷۱۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَرَزَنِي بِأَمْرَائِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَأَقْتَدَيْتُ مِنْهُ بِوَلِيدَةٍ وَبِمَائَةٍ شَاةٍ ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَهْلُ الْعِلْمِ أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرَّجْمَ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ لَا قُضِيَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا قُضِيَ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ أَمَّا الْغَنَمُ وَالْوَلِيدَةُ فَرُكٌّ عَلَيْكَ وَأَمَّا ابْنُكَ فَعَلَيْهِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ ثُمَّ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ يَقُلْ لَهُ أُنَيْسُ قُمْ يَا أُنَيْسُ فَاسْأَلْ امْرَأَةَ هَذَا فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَأَرْجُمْهَا [صححه البخارى (۲۳۱۴)، ومسلم (۱۶۹۷)، وابن حبان (۴۴۳۷)]. [انظر: (۱۷۱۶۸)].

(۱۷۱۶۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میرا بیٹا اس شخص کے یہاں مزدور تھا، اس نے اس کی بیوی سے بدکاری کی، لوگوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کو رجم کیا جائے گا، میں نے اس کے فدیے میں ایک لونڈی اور سو بکریاں پیش کر دیں، پھر مجھے اہل علم نے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں، ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے اور اس شخص کی بیوی کو رجم کیا جائے، اب آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کی روشنی میں فیصلہ کر دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میں تمہارے درمیان کتاب اللہ کی روشنی میں فیصلہ کروں گا، بکریاں اور وہ لونڈی تمہیں واپس دے دی جائے گی، تمہارے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے گا، پھر نبی ﷺ نے قبیلہ اسلم کے ایک آدمی ”انیس“ سے فرمایا انیس! اٹھو اور اس شخص کی بیوی سے جا کر پوچھو، اگر وہ اعتراف جرم کر لے تو اسے رجم کر دو۔

(۱۷۱۶۵) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بَكْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَارِيًّا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ عَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فَقَدْ عَزَا [صححه البخارى (۲۸۴۳)، ومسلم (۱۸۹۵)، وابن حبان (۴۶۳۱ و ۴۶۳۲)]. [انظر: (۱۷۱۷۱، ۱۷۱۸۲، ۲۲۰۲۳)].

(۱۷۱۶۵) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مجاہد کے لئے سامان جہاد مہیا کرے یا اس کے پیچھے اس کے اہل خانہ کی حفاظت کرے تو اس کے لئے مجاہد کے برابر اجر و ثواب لکھا جائے گا۔

(۱۷۱۶۶) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَنبَأَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ شَاءَ اللَّهُ قَالَ إِسْحَاقُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشَّهَادَةِ الَّتِي يَأْتِي بِالشَّهَادَةِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا [صححه مسلم (۱۷۱۹)]. [انظر: (۲۲۰۲۹، ۲۲۰۲۵)]. [ابن حبان (۵۰۷۹)].

(۱۷۱۶۶) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا دنیا میں تمہیں بہترین گواہوں کے بارے نہ بتاؤں؟ جو (حق پر) گواہی کی درخواست سے پہلے گواہی دینے کے لئے تیار ہو۔

(۱۷۱۶۷) حَدَّثَنَا ابْنُ الْأَشَجِيِّ قَالَ أَبِي عَنْ سُفْيَانَ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى الثَّوَامَةِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ قَالَ كُنْتُ أَصْلَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَخْرَجُ إِلَى السُّوقِ فَلَوْ أَرَمِي لَأَبْصَرْتُ مَوَاقِعَ نَبِيلِي [راجع: ۱۷۱۵۴].

(۱۷۱۷) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتا اور بازار آتا، اس وقت اگر میں تیر پھینکتا تو تیر گرنے کی جگہ بھی دیکھ سکتا تھا۔

(١٧٦٨) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ وَشِبْلًا قَالَ سُفْيَانُ قَالَ بَعْضُ النَّاسِ ابْنُ مَعْبُدٍ وَالَّذِي حَفِظْتُ شِبْلًا قَالُوا كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ أَنْشُدْكَ اللَّهَ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهُ مِنْهُ فَقَالَ حَذَقَ الْفَصِيحُ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَذَنْ لِي فَأَتَكَلَّمُ قَالَ قُلْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَاسِفًا عَلَى هَذَا وَإِنَّهُ زَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَقْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ثُمَّ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَعَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرَّجُلِ هَذَا الرَّجْمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْمِائَةَ شَاةٍ وَالْخَادِمَ رَدًّا عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَاعْدُ يَا أُنَيْسُ رَجُلٌ مِنْ أَسْلَمَ عَلَى امْرَأَةٍ هَذَا فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَأَرْجُمُهَا فَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمُهَا [راجع: ١٧٦٤]

(۱۷۱۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ اور شبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ ہمارے درمیان کتاب اللہ کی روشنی میں فیصلہ کر دیجئے، اس کا فریق مخالف کھڑا ہوا ”جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا“ اور کہنے لگا یہ صحیح کہتا ہے، ہمارے درمیان کتاب اللہ کی روشنی میں فیصلہ کر دیجئے، اور مجھے بات کرنے کی اجازت دیجئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو، وہ اور کہنے لگا کہ میرا بیٹا اس شخص کے یہاں مزدور تھا، اس نے اس کی بیوی سے بدکاری کی، لوگوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کو رجم کیا جائے گا، میں نے اس کے فدیے میں ایک لونڈی اور سو بکریاں پیش کر دیں، پھر مجھے اہل علم نے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں، ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے اور اس شخص کی بیوی کو رجم کیا جائے، (اب آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کی روشنی میں فیصلہ کر دیجئے)، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے قدرت میں میری جان ہے، میں تمہارے درمیان کتاب اللہ کی روشنی میں فیصلہ کروں گا، بکریاں اور وہ لونڈی تمہیں واپس دے دی جائے گی، تمہارے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے گا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ اسلم سے ایک آدمی ”انیس“ سے فرمایا انیس! اٹھو اور اس شخص کی بیوی سے جا کر پوچھو، اگر

وہ اعترافِ جرم کر لے تو اسے رجم کر دو چنانچہ وہ اس کے پاس پہنچے تو اس نے اعترافِ جرم کر لیا اور انہوں نے اسے رجم کر دیا۔
(۱۷۱۶۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشَبْلٍ قَالُوا سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْأَمَةِ تَزْنِي قَبْلَ أَنْ تُحْصَنَ قَالَ اجْلِدُوهَا فَإِنْ عَادَتْ فَاجْلِدُوهَا فَإِنْ عَادَتْ فَاجْلِدُوهَا فَإِنْ عَادَتْ فَاجْلِدُوهَا وَلَوْ بِصَفِيرٍ [صحيحه البخارى (۲۲۳۲)، ومسلم (۱۷۰۴)، وابن حبان (۴۴۴۴)]. [انظر: ۱۷۱۸۳ و ۱۷۱۸۴ و ۱۷۱۸۵].

(۱۷۱۶۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، زید بن خالد رضی اللہ عنہ اور شبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے اس باندی کے متعلق پوچھا جو شادی شدہ ہونے سے پہلے بدکاری کا ارتکاب کرے تو نبی ﷺ نے فرمایا اسے کوڑے مارو، اگر دو بارہ کرے تو پھر کوڑے مارو، اگر چوتھی مرتبہ پھر ایسا کرے تو اسے بیچ دو خواہ ایک رسی کے عوض ہی ہو۔

(۱۷۱۷۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّخِذُوا بَيُوتَكُمْ قُبُورًا صَلُّوا فِيهَا وَمَنْ فَطَرَ صَائِمًا كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الصَّائِمِ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْءٌ وَمَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الْغَازِي فِي أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الْغَازِي شَيْءٌ [صحيحه ابن خزيمة (۲۰۶۴)]. وقال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (ابن ماجة: ۱۷۴۶، ۲۷۵۹، الترمذی: ۸۰۷ و ۱۶۲۹ و ۱۶۳۰). قال شعيب: صحيح لغيره دون: ((من فطر صائماً)) (فحسن بشواهد). [راجع: ۱۷۱۵۵].

(۱۷۱۷۰) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بنایا کرو، بلکہ ان میں نماز پڑھا کرو اور جو شخص کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرائے، اس کے لئے روزہ دار کے برابر اجر و ثواب لکھا جائے گا اور روزہ دار کے ثواب میں ذرا سی کمی بھی نہیں کی جائے گی، اور جو شخص کسی مجاہد کے لئے سامانِ جہاد مہیا کرے یا اس کے پیچھے اس کے اہل خانہ کی حفاظت کرے تو اس کے لئے مجاہد کے برابر اجر و ثواب لکھا جائے گا اور مجاہد کے ثواب میں ذرا سی کمی بھی نہیں کی جائے گی۔

(۱۷۱۷۱) حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلَّمُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا [راجع: ۱۷۱۶۵].

(۱۷۱۷۱) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مجاہد کے لئے سامانِ جہاد مہیا کرے یا اس کے پیچھے اس کے اہل خانہ کی حفاظت کرے تو اس کے لئے مجاہد کے برابر اجر و ثواب لکھا جائے گا۔

(۱۷۱۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍِ الْحَنْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اللَّقْطَةِ فَقَالَ عَرَفْتُهَا سَنَةً فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَأَذَاهَا

وَالَا تَعْرِفُ عِفَاصَهَا وَرِكَائِهَا وَعَدْدَهَا وَإِلَّا فُكِّلَهَا فَإِنْ اعْتَرَفْتَ فَلَاذَهَا [صححه مسلم (۱۷۲۳۲)، وابن

حبان (٤٨٩٥). [انظر: ٢٨-٢٢].

(۱۷۱۷۲) حضرت زید بن خالد جونیفؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کسی آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! اگر مجھے گری پڑی کسی تھیلی میں چاندی مل جائے تو آپ کیا فرماتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس کا ظرف، اس کا بندھن اور اس کی تعداد اچھی طرح محفوظ کر کے ایک سال تک اس کی تشہیر کرو، اگر اس دوران اس کا مالک آ جائے تو اس کے حوالے کر دو، ورنہ وہ تمہاری ہوگئی۔

(١٧١٣) حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشَّهَادَةِ الَّذِينَ يَتَذَنُّونَ بِشَهَادَتِهِمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُسْأَلُوا عَنْهَا [انظر: ١٣٠٢٢] .

(۱۷۱۷۳) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں بہترین گواہوں کے بارے نہ بتاؤں؟ جو (حق پر) گواہی کی درخواست سے پہلے گواہی دینے کے لئے تیار ہو۔

(١٧١٧٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ وَحَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَالِكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ قَالَ لَكَانَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ يَضَعُ السَّوَالِكَ مِنْهُ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ أُذُنِ الْكَائِبِ كُلَّمَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اسْتَاكَ [راجع: ١٧١٧٥].

(۱۷۱۷۴) حضرت زید علیؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا، اسی وجہ سے حضرت زید بن خالد علیؓ مسواک کو اسی طرح اپنے کان پر رکھتے تھے جیسے کاتب قلم رکھتا ہے اور جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو مسواک کرتے تھے۔

(١٧١٧٥) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ مِطْرَ النَّاسِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَلَمَّا أَصْبَحُوا قَالَ أَلَمْ تَسْمَعُوا مَا قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ اللَّيْلَةَ قَالَ مَا أَنْعَمْتَ عَلَى عِبَادِي مِنْ نِعْمَةٍ إِلَّا أَصْبَحْتُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بِهَا كَافِرِينَ يَقُولُونَ مِطْرُنَا بِنُوءٍ كَذَا وَكَذَا، فَأَمَّا مَنْ آمَنَ بِي وَحَمِدَنِي عَلَى سُقْيَايَ فَذَلِكَ الَّذِي آمَنَ بِي وَكَفَرَ بِالْكُوكَبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مِطْرُنَا بِنُوءٍ كَذَا وَكَذَا فَذَلِكَ الَّذِي آمَنَ بِالْكُوكَبِ وَكَفَرَ بِي أَوْ كَفَرَ نِعْمَتِي [انخرجه الحميدي (٨١٣)]

والنسائي: ١٦٤/٣، وأبو عوانة: ٢٦/١ [النظر: ١٧١٨٧].

(۱۷۱۷۵) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں ایک مرتبہ رات کے وقت بارش ہوئی، جب صبح ہوئی تو نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم لوگوں نے سنا نہیں کہ تمہارے پروردگار نے آج رات کیا فرمایا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں

اپنے بندوں پر جب بھی کوئی نعمت اتارتا ہوں تو ان میں سے ایک گروہ اس کی ناشکری کرنے لگتا ہے، اور کہتا ہے کہ فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے ہم پر بارش ہوئی ہے، لہذا جو شخص مجھ پر ایمان لائے، میرے پانی پلانے پر میری تعریف کرے، تو وہ مجھ پر ایمان رکھتا اور ستاروں کا انکار کرتا ہے، اور جو یہ کہتا ہے کہ فلاں ستارے کی وجہ سے ہم پر بارش ہوئی ہے تو وہ ستارے پر ایمان رکھتا ہے اور میرے ساتھ کفر کرتا ہے۔

(۱۷۱۷۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنبِثِ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ فَسَأَلْتُ رَبِيعَةَ فَقَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ فَغَضِبَ وَاحْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ وَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا الْيَحْدَاءُ وَالسَّقَاءُ تَرُدُّ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى تَجِيءَ رَبُّهَا وَسُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذَّنْبِ وَسُئِلَ عَنْ اللَّقْطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَالَهَا ثُمَّ عَرَفْهَا سَنَةً فَإِنْ اعْرِفْتُ وَإِلَّا فَاخْلُطْهَا بِمَالِكَ [صححه البخاري (۹۱)، ومسلم (۱۷۲۲)، وابن حبان (۴۸۸۹، ۴۸۹۰، ۴۸۹۳، ۴۸۹۸)، [انظر: (۱۷۱۸۶)].

(۱۷۱۷۶) حضرت زید بن خالد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے خود یا کسی اور آدمی نے نبی ﷺ سے گمشدہ بکری کا حکم پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا تم اسے پکڑ لو گے یا بھیڑیا لے جائے گا، سائل نے پوچھا یا رسول اللہ! گمشدہ اونٹ ملے تو کیا حکم ہے؟ نبی ﷺ انتہائی ناراض ہوئے، حتیٰ کہ رخسار مبارک سرخ ہو گئے اور فرمایا تمہارا اس کے ساتھ کیا تعلق؟ اس کے پاس اس کا مشکیزہ اور جوتے ہیں اور وہ درختوں کے پتے کھا سکتا ہے، پھر سائل نے پوچھا یا رسول اللہ! اگر مجھے کسی قحلی میں چاندی مل جائے تو آپ کیا فرماتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس کا ظرف، اس کا بندھن اور اس کی تعداد اچھی طرح محفوظ کر کے ایک سال تک اس کی تشہیر کرو، اگر اس دوران کا مالک آجائے تو اس کے حوالے کر دو، ورنہ وہ تمہاری ہوگئی۔

(۱۷۱۷۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أُرْسِلَنِي أَبُو جُهِيمِ ابْنُ أُخْتِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ إِلَى زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَسْأَلُهُ مَا سَمِعَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يَقُومَ أَرْبَعِينَ لَا أَذْرِي مِنْ يَوْمٍ أَوْ شَهْرٍ أَوْ سَنَةٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ [صححه ابن خزيمة (۸۱۳)، قال الألباني: صحيح بما بعده (ابن ماجه: ۹۴۴)، قال شعيب: صحيح على قلب في اسناده].

(۱۷۱۷۷) (۱۷۱۷۷) بسر بن سعید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے بھانجے ابو جہیم نے حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کے پاس وہ حدیث پوچھنے کے لئے بھیجا جو انہوں نے نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کے متعلق سن رکھی تھی، انہوں نے فرمایا میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ انسان کے لئے نمازی کے آگے سے گزرنے کی نسبت زیادہ بہتر ہے کہ وہ چالیس..... تک کھڑا رہا، یہ مجھے یاد نہیں رہا کہ نبی ﷺ نے دن فرمایا، مہینے یا سال فرمایا؟

(۱۷۱۷۸) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَوْلَى الْجُهَيْنِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَيْنِيِّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ النَّهْيَةِ وَالْخُلْسَةِ [الخروج]

الطبرانی فی الکبیر (۵۲۶۴). قال شعيب: حسن لغيره. وهذا اسناد ضعيف. [انظر: ۲۲۰۲۷].

(۱۷۱۷۸) حضرت زید بن جریج سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو لوٹ مار کرنے اور اچکے پن سے منع فرمایا ہے۔

(۱۷۱۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ صَالِحِ مَوْلَى التَّوَّامَةِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَيْنِيِّ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ إِلَى السُّوقِ وَلَوْ رُمِيَ بِنَبْلٍ لَأَبْصَرْتُ

مَوَاقِعَهَا [انظر: ۱۷۱۵۴].

(۱۷۱۷۹) حضرت زید بن خالد جریج سے مروی ہے کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے اور بازار آتے، اس وقت اگر ہم میں سے کوئی شخص تیر پھینکتا تو وہ تیر گرنے کی جگہ کو بھی دیکھ سکتا تھا۔

(۱۷۱۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ يَعْنِي ابْنَ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَيْنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوئَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ لَا يَسْهُو

فِيهِمَا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ [صححه الحاكم (۱۳۱/۱)]. قال الألبانی: حسن (ابو داود: ۹۰۵). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف.

(۱۷۱۸۰) حضرت زید بن خالد جریج سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح کرے، پھر دو رکعتیں اس طرح پڑھے کہ اس میں غفلت نہ کرے، تو اللہ اس کے پچھلے سارے گناہوں کو معاف فرمادے گا۔

(۱۷۱۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ وَ حَدَّثَنَا سُورِجُ هُوَ ابْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ أَبِي سَالِمٍ الْجُبَشَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَيْنِيِّ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آوَى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يَعْرِفْهَا [صححه مسلم (۱۷۲۵)]. والحاكم (۶۴/۲)، وابن حبان (۴۸۹۷).

(۱۷۱۸۱) حضرت زید بن جریج سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی بھٹکے ہوئے جانور کو پکڑ لے، وہ گمراہ ہے جب تک کہ اس کی تشہیر نہ کرے۔

(۱۷۱۸۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَبَارَكٍ الْهَنَائِيُّ بِصُرِيٍّ ثِقَةٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَيْنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ

غَارِبًا فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا [راجع: ۱۷۱۶۵].

(۱۷۱۸۲) حضرت زید بن خالد جریج سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مجاہد کے لئے سامان جہاد مہیا کرے یا

اس کے پیچھے اس کے اہل خانہ کی حفاظت کرے تو اس کے لئے مجاہد کے برابر اجر و ثواب لکھا جائے گا۔

(۱۷۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ عَنْ الْأَمَةِ تَزْنِي وَلَمْ تُحْصَنُ قَالَ أَجْلِدْهَا فَإِنْ زَنَتْ فَاجْلِدْهَا فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ فَإِنْ زَنَتْ فَبِعْهَا وَلَوْ بِصَفِيرٍ وَالصَّفِيرُ الْحَبْلُ [راجع: ۱۷۱۶۹]۔

(۱۷۸۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے اس باندی کے متعلق پوچھا جو شادی شدہ ہونے سے پہلے بدکاری کا ارتکاب کرے تو نبی ﷺ نے فرمایا اسے کوڑے مارو، اگر دوبارہ کرے تو پھر کوڑے مارو، اگر چوتھی مرتبہ پھر ایسا کرے تو اسے بیچ دو خواہ ایک رسی کے عوض ہی ہو۔

(۱۷۸۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ الْمُصَنِّی [راجع: ۱۷۱۶۹]۔

(۱۷۸۴) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْأَمَةِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ الزُّهْرِيُّ شَكَ [راجع: ۱۷۱۶۹]۔

(۱۷۸۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ مَوْلَى الْمُنَبِّهَةِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَقْطَةٍ فَقَالَ عَرَفْتُهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَائِلَهَا فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُخْبِرُكَ بِهَا وَإِلَّا فَاسْتَنْفِقْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَةٌ الْغَنَمِ قَالَ لَكَ أَوْ لَاخِيكَ أَوْ لِلذَّنْبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا جَذَاؤُهَا وَمِيقَاؤُهَا تَرُدُّ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ [راجع: ۱۷۱۷۶]۔

(۱۷۸۶) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے خود یا کسی اور آدمی نے نبی ﷺ سے گمشدہ بکری کا حکم پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا تم اسے پکڑ لو گے یا بھیریا لے جائے گا، سائل نے پوچھا یا رسول اللہ! گمشدہ اونٹ ملے تو کیا حکم ہے؟ نبی ﷺ انتہائی ناراض ہوئے، حتیٰ کہ رخسار مبارک سرخ ہو گئے اور فرمایا تمہارا اس کے ساتھ کیا تعلق؟ اس کے پاس اس کا مشکیزہ اور جوتے ہیں اور وہ درختوں کے پتے کھا سکتا ہے، پھر سائل نے پوچھا یا رسول اللہ! اگر مجھے کسی تھیلی میں چاندی مل جائے تو آپ کیا فرماتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس کا ظرف، اس کا بندھن اور اس کی تعداد اچھی طرح محفوظ کر کے ایک سال تک اس

کی تشہیر کرو، اگر اس دوران کا مالک آجائے تو اس کے حوالے کر دو، ورنہ وہ تمہاری ہوگئی۔

(۱۷۱۸۷) قُرِئَتْ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكٌ قَالَ أَبِي وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحَدِيثِ عَلَى آثَرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ قَالَ هَلْ تَذَرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي قَالَ إِسْحَاقُ كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ كَافِرٌ بِي قَائِمًا مَنْ قَالَ مُطَرْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطَرْنَا بِنُورٍ كَذَا وَكَذَا فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ [صححه البخاری (۸۴۶)، ومسلم (۱۷۱)، وابن حبان (۱۸۸، ۶۱۳۲)]. [راجع: ۱۷۱۶۸، ۱۷۱۷۵].

(۱۷۱۸۷) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حدیبیہ میں نبی ﷺ کے دورِ باسعادت میں ایک مرتبہ رات کے وقت بارش ہوئی، جب صبح ہوئی تو نبی ﷺ نے نماز پڑھا کر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کیا تم لوگوں نے سنا نہیں کہ تمہارے پروردگار نے آج رات کیا فرمایا؟ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندوں میں سے کچھ لوگ صبح کے وقت مؤمن (اور ستاروں کے منکر، جبکہ لوگ ستاروں پر مؤمن) اور میرے منکر ہوتے ہیں، جو شخص یہ کہتا ہے کہ اللہ کے فضل و کرم سے ہم پر بارش ہوئی ہے تو وہ مجھ پر ایمان رکھتا اور ستاروں کا انکار کرتا ہے، اور جو یہ کہتا ہے کہ فلاں ستارے کی وجہ سے ہم پر بارش ہوئی ہے تو وہ ستارے پر ایمان رکھتا ہے اور میرے ساتھ کفر کرتا ہے۔

(۱۷۱۸۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَثْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الشَّهَادَةِ مَنْ شَهِدَ بِهَا صَاحِبُهَا قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَ [انظر: ۱۷۱۷۳].

(۱۷۱۸۸) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں بہترین گواہوں کے بارے نہ بتاؤں؟ جو (حق پر) گواہی کی درخواست سے پہلے گواہی دینے کے لئے تیار ہو۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو مسعود بدری انصاری رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۱۷۱۸۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَوْسَ بْنَ ضَمْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيَّ الْبَدْرِيَّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْقَوْمِ أَقْرَوْهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى وَأَقْدَمَهُمْ قِرَاءَةً فَإِنْ كَانَتْ قِرَاءَتُهُمْ سَوَاءً فَلْيُؤْمَرْهُمْ أَقْدَمَهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانَ هِجْرَتُهُمْ سَوَاءً فَلْيُؤْمَرْهُمْ

اَكْبَرُهُمْ سِنًا وَلَا يَوْمَ الرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ وَلَا فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلَسُ عَلَى تَكْرِيمِهِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَكَ أَوْ إِلَّا يَأْذِنَهُ [صححه مسلم (۶۷۳)، وابن خزيمة (۱۵۰۷، ۱۵۱۶)، وابن حبان (۲۱۴۴۴)، والحاكم (۲۴۳/۱)].

قال الترمذی: حسن صحيح. [انظر: ۱۷۲۲۰، ۱۷۲۲۵، ۱۷۲۲۷، ۲۲۶۹۶].

(۱۷۱۸۹) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگوں کی امامت وہ شخص کرائے جو ان میں قرآن کا سب سے بڑا قاری اور سب سے قدیم القراءت ہو، اگر سب لوگ قراءت میں برابر ہوں تو سب سے پہلے ہجرت کرنے والا امامت کرے، اور اگر ہجرت میں بھی سب برابر ہوں تو سب سے زیادہ عمر رسیدہ آدمی امامت کرے، کسی شخص کے گمراہ حکومت میں کوئی دوسرا امام نہ کرائے، اسی طرح کوئی شخص کسی کے گھر میں اس کے باعزت مقام پر نہ بیٹھے لایہ کہ وہ اجازت دے دے۔

(۱۷۱۹۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى اللَّهَ بِهِ عَزًّا وَجَلًّا فَقَالَ مَاذَا عَمِلْتَ فِي الدُّنْيَا فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ مَا عَمِلْتُ مِنْ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَرَجُوكَ بِهَا فَقَالَ لَهُ قُلْنَا وَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَيُّ رَبِّ كُنْتَ أُعْطَيْتَنِي فَضْلًا مِنْ مَالٍ فِي الدُّنْيَا فَكُنْتُ أَطَاعُ النَّاسَ وَكَانَ مِنْ خُلَفَايَ تَجَاوَزُ عَنْهُ وَكُنْتُ أَيْسَرُ عَلَى الْمُوسِرِ وَأَنْظَرُ الْمُعْسِرَ فَقَالَ عَزًّا وَجَلًّا نَحْنُ أَوْلَى بِذَلِكَ مِنْكَ تَجَاوَزُوا عَنْ عَبْدِي فَغَفِرَ لَهُ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ هَكَذَا سَمِعْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه مسلم ۳۲/۵]. [انظر: ۱۷۱۹۱، ۲۳۶۳۸].

(۱۷۱۹۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کو بارگاہ خداوندی میں پیش کیا گیا، اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا کہ تو نے دنیا میں کیا کیا؟ اس نے جواب دیا کہ میں نے ایک ذرے کے برابر بھی نیکی کا کوئی ایسا کام نہیں کیا جس کے ثواب کی مجھے تمھ سے امید ہو، تین مرتبہ اسی طرح ہوا، تیسری مرتبہ اس نے کہا کہ پروردگار! تو نے مجھے دنیا میں مال و دولت کی فراوانی عطا فرمائی تھی، اور میں لوگوں سے تجارت کرتا تھا، میری عادت تھی کہ میں لوگوں سے درگزر کرتا تھا، مالدار پر آسانی کر دیتا تھا اور محکمت کو مہلت دے دیتا تھا، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس بات کے حقدار تو تجھ سے زیادہ ہم ہیں، فرشتو! میرے بندے سے بھی درگزر کرو چنانچہ اس کی بخشش ہو گئی، اس حدیث کو سن کر حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث نبی ﷺ کے دہن مبارک سے اسی طرح سنی ہے۔

(۱۷۱۹۱) وَرَجُلٌ آخَرُ أَمَرَ أَهْلَهُ إِذَا مَاتَ أَنْ يُحَرِّقُوهُ ثُمَّ يَطْحَنُوهُ ثُمَّ يَذَرُونَهُ فِي يَوْمٍ رِيحٍ غَاصِبٍ فَفَعَلُوا ذَلِكَ بِهِ فَجُمِعَ إِلَى رَبِّهِ عَزًّا وَجَلًّا فَقَالَ لَهُ مَا حَمَلَكَ عَلَى هَذَا قَالَ يَا رَبِّ لَمْ يَكُنْ عَبْدٌ أَغْصَى لَكَ مِنْي فَرَجَوْتُ أَنْ أَنْجُو قَالَ اللَّهُ عَزًّا وَجَلًّا تَجَاوَزُوا عَنْ عَبْدِي فَغَفِرَ لَهُ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ هَكَذَا سَمِعْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۷۱۹۱].

(۱۷۱۹۱) ایک اور آدمی تھا جس نے اپنے اہل خانہ کو حکم دیا کہ جب وہ مر جائے تو اسے جلا کر پیس لیں، اور جس دن تیز ہوا چل

رہی ہو تو اس کی راکھ بکھیر دیں، اس کے اہل خانہ نے ایسا ہی کیا، اس شخص کے تمام اعضاء کو پروردگار کی بارگاہ میں جمع کیا گیا اور اللہ نے اس سے پوچھا کہ تجھے ایسا کرنے پر کس چیز نے مجبور کیا؟ اس نے عرض کیا کہ پروردگار! مجھ سے زیادہ تیرا فرمان بندہ کوئی نہیں تھا، میں نے سوچا کہ شاید اس طرح بچ جاؤں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا فرشتو! میرے بندے سے درگزر کرو، یہ حدیث سن کر بھی حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث بھی نبی ﷺ سے اس طرح سنی ہے۔

(۱۷۱۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَخَافَةَ فُلَانٍ يَعْنِي إِمَامَهُمْ قَالَ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ أَبُهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُتَقَرِّبِينَ فَلَا يَكُفُّ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ [صححه

البخاری (۹۰)، ومسلم (۴۶۶)، وابن خزيمة (۱۶۰۵)، وابن حبان (۲۱۳۷)]. [انظر: ۱۷۲۰۵، ۲۲۷۰۰].

(۱۷۱۹۲) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں سمجھتا ہوں کہ فلاں آدمی (اپنے امام) کے خوف سے میں فجر کی نماز سے رہ جاؤں گا، راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس دن سے زیادہ دوران وعظ نبی ﷺ کو کبھی غضب ناک نہیں دیکھا، نبی ﷺ نے فرمایا لوگو! تم میں سے بعض افراد دوسرے لوگوں کو متفر کر دیتے ہیں، تم میں سے جو شخص بھی لوگوں کو نماز پڑھائے، اسے چاہئے کہ ہلکی نماز پڑھائے، کیونکہ نمازیوں میں کمزور، بوڑھے اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔

(۱۷۱۹۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ أَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْإِيمَانُ هَاهُنَا قَالَ آلا وَإِنَّ الْقِسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوبِ فِي الْقَدَادِينِ أَصْحَابِ الْإِبِلِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ فِي رَبِيعَةٍ وَمُضَرَ قَالَ مُحَمَّدٌ عِنْدَ أَصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ [صححه البخاری (۳۴۹۸)، ومسلم (۵۱)]. [انظر: ۲۲۶۹۹].

(۱۷۱۹۳) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ اپنے دست مبارک سے یمن کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ایمان یہاں ہے، یاد رکھو! دلوں کی سختی اور درشتی ان شکبروں میں ہوتی ہے جو اونٹنوں کے مالک ہوں، جہاں سے شیطان کا سینک نمودار ہوتا ہے یعنی ربیعہ اور مضر نامی قبائل میں۔

(۱۷۱۹۴) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَعِيمِ الْمُجَمِّعِ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ فَقَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ [صححه مسلم

(۴۰۵)، وابن خزيمة (۷۱۱)]. [انظر: ۱۷۱۹۵، ۱۷۲۰۰، ۲۲۷۰۹].

(۱۷۱۹۴) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ پر درود کیسے پڑھیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا یوں کہا کرو اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم فی العالمین انک حمید مجید۔

(۱۷۱۹۵) وَقَرَأْتُ هَذَا الْحَدِيثَ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكٍ عَنْ نَعِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ

(۱۷۱۹۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۱۹۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَّتَاهُ [انظر: ۱۷۲۲۳]۔

(۱۷۱۹۶) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص رات کے وقت سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھے وہ اس کے لئے کافی ہو جائیں گی۔

(۱۷۱۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ أَوْ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ لِيَكُمُ وَإِنِّكُمْ وَلَآئِهِ وَلَنْ يَزَالَ فِيكُمْ حَتَّى تُعْدِلُوا أَعْمَالًا لِإِذَا فَعَلْتُمْ ذَلِكَ بَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكُمْ شَرَّ خَلْقِهِ فَيُلْتَحِمْكُمْ كَمَا يُلْتَحَى الْقَضِيبُ

(۱۷۱۹۷) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا یہ حکومت تمہارے ہاتھ میں رہے گی اور تم اس پر حاکم ہو گے اور اس وقت تک رہو گے جب تک بدعات ایجاد نہیں کرتے، جب تم ایسا کرنے لگو گے تو اللہ تم پر اپنی مخلوق میں سے بدترین کو بھیج دے گا جو تمہیں لکڑی کی طرح پھیل دے گا۔

(۱۷۱۹۸) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنَ عَمْرٍو قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكُلْبِ وَمَهْرِ الْبَيْعِ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ [صححه البعاری (۲۲۳۷)، ومسلم (۱۵۶۷)] وابن حبان (۵۱۵۷)۔ [انظر: ۱۷۲۱۶، ۱۷۲۰۲]۔

(۱۷۱۹۸) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے کتے کی قیمت، فاحشہ عورت کی کمائی، اور کابھوں کی مٹھائی کھانے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۷۱۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الدُّسْتَوَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَأَوْسَطَهُ وَآخِرَهُ [اخرجه الطبراني في الكبير (٦٧٩). اسناده ضعيف].

[انظر: ٢٢٦٩٧، ٢٢٢٢٢].

(۱۷۹۹) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ارات کے ابتدائی، درمیانے اور آخری ہر حصے میں وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

(١٧٢٠٠) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ وَحَدَّثَنِي فِي الصَّلَاةِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ صَلَّى عَلَيْهِ فِي صَلَاتِهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ الْأَنْصَارِيِّ أَخِي بِلْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَتَّى جَلَسَ بَيْنَ يَدَي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ نَصَلِّي عَلَيْكَ إِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا فِي صَلَاتِنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ قَالَ فَصَمَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحْبَبْنَا أَنْ الرَّجُلَ لَمْ يَسْأَلْهُ فَقَالَ إِذَا أَنْتُمْ صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَقُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ [راجع: ١٧١٩٤].

(۱۷۲۰۰) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نبی ﷺ کے بالکل سامنے آ کر بیٹھ گیا، ہم بھی وہاں موجود تھے، اور کہنے لگا یا رسول اللہ! آپ کو سلام کرنے کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے، جب ہم نماز میں آپ پر درود پڑھیں تو کس طرح پڑھیں؟ نبی ﷺ اس کے سوال پر اتنی دیر خاموش رہے کہ ہم سوچنے لگے اگر یہ آدمی سوال نہ کرتا تو اچھا ہوتا، تھوڑی دیر بعد نبی ﷺ نے فرمایا جب تم مجھ پر درود پڑھا کرو تو یوں کہا کرو اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ

(١٧٢.١) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ عُمَيْرٍ التَّيْمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ الْأَزْدِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُجْزِيءُ صَلَاةُ الرَّجُلِ أَوْ لِأَحَدٍ لَا يَقِيمُ ظَهْرَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ [صححه ابن خزيمة (٥٩١، ٥٩٢، و٦٦٦)، وابن حبان (١٨٩٣)]. قال

الألباني: صحيح (أبو داود: ٨٥٥، ابن ماجه: ٨٧٠، الترمذی: ٢٦٥، النسائي: ١٨٣/٢، و٢١٤). [انظر: ١٧٢٣٢،

1744 1744

(۱۷۲۰۱) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو رکوع سجدے میں اپنی پشت کو سیدھا نہ کرے۔

(١٧٢.٢) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ بْنُ الْمُفِيرَةِ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيَّ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْعَزْرَجِ وَهُوَ جَدُّ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَبُو أُمِّهِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا هُمْ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَيْتِ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ [راجع: ۱۷۱۹۸].

(۱۷۲۰۲) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے کتے کی قیمت، فاحشہ عورت کی کمائی، اور کاهنوں کی مٹھائی کھانے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۷۲۰۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قِيلَ لَهُ مَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي زَعْمُوا قَالَ بَشَرٌ مَطِيئَةُ الرَّجُلِ

(۱۷۲۰۳) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی نے ان سے پوچھا کہ آپ نے نبی ﷺ سے ”لوگوں کا خیال ہے“ والے جملے کے متعلق کیا سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ انسان کی بدترین سواری ہے۔

(۱۷۲۰۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ الْبَرَادُ قَالَ وَكَانَ عِنْدِي أَوْثَقُ مِنْ نَفْسِي قَالَ قَالَ لَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْبَدْرِيُّ إِلَّا أَصَلَى لَكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَبَّرَ فَرَكَعَ فَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَفَصَلَّتْ أَصَابِعُهُ عَلَى سَاقَيْهِ وَجَافَى عَنْ إِبْطَيْهِ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَاسْتَوَى قَائِمًا حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَجَافَى عَنْ إِبْطَيْهِ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَاسْتَوَى جَالِسًا حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ سَجَدَ الثَّانِيَةَ فَصَلَّى بِنَا أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ هَكَذَا ثُمَّ قَالَ هَكَذَا كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى [صححه ابن خزيمة (۵۹۸). قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۸۶۳، النسائی: ۱۸۶/۲ و ۱۸۷). قال شعيب: استاده حسن]. [انظر: ۱۷۲۰۹، ۲۲۷۱۶].

(۱۷۲۰۴) سالم البرادؒ جو ایک قابل اعتماد راوی ہیں کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا کہ کیا میں تمہیں نبی ﷺ کی طرح نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ یہ کہہ کر انہوں نے تکبیر کہی، رکوع میں اپنی دونوں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھا، انگلیوں کے جوڑ کھلے رکھے، اور ہاتھوں کو پیٹ سے جدا رکھا، یہاں تک کہ ہر عضو اپنی اپنی جگہ قائم ہو گیا، پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر سیدھے کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ ہر عضو اپنی جگہ قائم ہو گیا، پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا اور اپنے ہاتھوں کو پیٹ سے جدا رکھا یہاں تک کہ ہر عضو اپنی جگہ قائم ہو گیا، پھر سر اٹھا کر سیدھے بیٹھ گئے یہاں تک کہ ہر عضو اپنی جگہ قائم ہو گیا، پھر دوسرا سجدہ کیا اور چاروں رکعتیں اسی طرح پڑھ کر فرمایا کہ نبی ﷺ اس طرح نماز پڑھتے تھے۔

(۱۷۲۰۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ أَنَّهُ سَمِعَ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي

مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَلَانًا يُطِيلُ بِنَا الصَّلَاةَ حَتَّى إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضَبًا مَا رَأَيْتُهُ غَضِبَ فِي مَوْعِظَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِيكُمْ مُتَقَرِّينَ فَمَنْ أَمْ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ بِهِمُ الصَّلَاةَ فَإِنَّ وِرَاءَهُ الْكَبِيرَ وَالْمَرِيضَ وَذَا الْحَاجَةِ [راجع: ۱۷۱۹۲].

(۱۷۲۰۵) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں سمجھتا ہوں کہ فلاں آدمی (اپنے امام) کے خوف سے میں فجر کی نماز سے رہ جاؤں گا، راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس دن سے زیادہ دوران وعظ نبی ﷺ کو کبھی غضب ناک نہیں دیکھا، نبی ﷺ نے فرمایا لوگو! تم میں سے بعض افراد دوسرے لوگوں کو متفر کر دیتے ہیں، تم میں سے جو شخص بھی لوگوں کو نماز پڑھائے، اسے چاہئے کہ ہلکی نماز پڑھائے، کیونکہ نمازیوں میں کمزور، بوڑھے اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔

(۱۷۲۰۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَامِرٍ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ الْعَبَّاسُ عَمَّهُ إِلَى السَّبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ عِنْدَ الْعَقَبَةِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ لِيَتَكَلَّمُ مُتَكَلِّمُكُمْ وَلَا يُطِيلُ الْخُطْبَةَ فَإِنَّ عَلَيْكُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ عَيْنًا وَإِنْ يَعْلَمُوا بِكُمْ يَفْضَحُوكُمْ فَقَالَ قَائِلُهُمْ وَهُوَ أَبُو أُمَامَةَ سَلْ يَا مُحَمَّدُ لِرَبِّكَ مَا شِئْتَ ثُمَّ سَلْ لِنَفْسِكَ وَلِأَصْحَابِكَ مَا شِئْتَ ثُمَّ أَخْبَرْنَا مَا لَنَا مِنَ الثَّوَابِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَيْكُمْ إِذَا فَعَلْنَا ذَلِكَ قَالَ فَقَالَ أَسْأَلُكُمْ لِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَأَسْأَلُكُمْ لِنَفْسِي وَلِأَصْحَابِي أَنْ تَزُودُوا وَتَنْصُرُونَا وَتَمْنَعُونَا مِمَّا مَنَعْتُمْ مِنْهُ أَنْفُسَكُمْ قَالُوا فَمَا لَنَا إِذَا فَعَلْنَا ذَلِكَ قَالَ لَكُمْ الْجَنَّةُ قَالُوا فَلَكَ ذَلِكَ [قال الهيثمي: رواه احمد هكذا مرسلًا ورجال الصحيح. قال شعيب: مرسل صحيح].

(۱۷۲۰۶) عامر کہتے ہیں کہ (بیعت عقبہ کے موقع پر) نبی ﷺ اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک گھاٹی کے قریب ستر انصاری افراد کے پاس درخت کے نیچے پہنچے اور فرمایا کہ تمہارا متکلم بات کر لے لیکن لمبی بات نہ کرے کیونکہ مشرکین نے تم پر اپنے جاسوس مقرر کر رکھے ہیں، اگر انہیں پتہ چل گیا تو وہ تمہیں بدنام کریں گے، چنانچہ ان میں سے ایک صاحب یعنی حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بولے اے محمد! ﷺ پہلے آپ اپنے رب، اپنی ذات اور اپنے ساتھیوں کے لئے جو چاہیں مطالبات پیش کریں، پھر یہ بتائیے کہ اللہ تعالیٰ پر اور آپ پر ہمارا کیا بدلہ ہوگا اگر ہم نے آپ کے مطالبات پورے کر دیئے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اپنے رب کے لئے تو میں تم سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ صرف اسی کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اور اپنے لیے اور اپنے ساتھیوں کے لئے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ تم ہمیں ٹھکانہ دو، ہماری مدد کرو، اور ہماری حفاظت بھی اسی طرح کرو جیسے اپنی حفاظت کرتے ہو؟ انہوں نے پوچھا کہ اگر ہم نے یہ کام کر لیے تو ہمیں کیا ملے گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا تمہیں جنت ملے گی، انہوں نے کہا کہ پھر ہم نے آپ سے اس کا وعدہ کر لیا۔

(۱۷۲.۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ نَحْوَ هَذَا قَالَ وَكَانَ أَبُو مَسْعُودٍ أَصْغَرَهُمْ سِنًا [اخرجه عبد بن حميد (۲۳۸)، اسنادہ ضعیف].

(۱۷۲۰۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۲.۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ مَا سَمِعَ الشَّيْبُ وَلَا الشَّيْبَانُ خُطْبَةً مِثْلَهَا

(۱۷۲۰۸) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کسی جوان یا بوڑھے نے ایسا خطبہ کبھی نہیں سنا ہوگا۔

(۱۷۲.۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَالِمِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرِو أَلَا أُرِيكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَامَ وَكَثَّرَ ثُمَّ رَكَعَ وَجَافَى بَدْيِهِ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَفَرَجَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ مِنْ وَرَاءِ رُكْبَتَيْهِ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ سَجَدَ فَجَافَى حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ قَالَ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي أَوْ هَكَذَا كَانَ يُصَلِّي بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۷۲۰۷، ۱۷۲۰۸]

(۱۷۲۰۹) سالم البراد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا کہ کیا میں تمہیں نبی ﷺ کی طرح نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ یہ کہہ کر انہوں نے تکبیر کہی، رکوع میں اپنی دونوں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھا، انگلیوں کے جوڑ کھلے رکھے، اور ہاتھوں کو پیٹ سے جدا رکھا، حتیٰ کہ ہر عضو اپنی جگہ قائم ہو گیا، پھر رکوع سے سر اٹھایا اور سیدھے کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ ہر عضو اپنی جگہ قائم ہو گیا، پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا اور اپنے ہاتھوں کو پیٹ سے جدا رکھا یہاں تک کہ ہر عضو اپنی جگہ قائم ہو گیا، پھر سر اٹھا کر سیدھے بیٹھ گئے یہاں تک کہ ہر عضو اپنی جگہ قائم ہو گیا، پھر دوسرا سجدہ کیا اور چاروں رکعتیں اسی طرح پڑھ کر فرمایا کہ نبی ﷺ اسی طرح نماز پڑھتے تھے۔

(۱۷۲.۱۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قُلْتُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا أَنْفَقَ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً [صححه البخاری (۵۵) ومسلم (۱۰۰۲)] [انظر: ۱۷۲۳۹، ۱۷۲۷۰، ۲۲۷۰]

(۱۷۲۱۰) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان اپنے اہل خانہ پر کچھ خرچ کرتا ہے اور ثواب کی نیت رکھتا ہے تو وہ خرچ کرنا بھی صدقہ ہے۔

(۱۷۲.۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُوسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ رَجُلًا مُوسِرًا وَكَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ لَكَانَ يَقُولُ لِدُلَمَانِيهِ تَجَاوَزُوا عَنِ الْمُصِيرِ قَالَ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَلَايِكِهِ نَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْهُ تَجَاوَزُوا

عَنْهُ [صَحِيحُهُ مُسْلِمٌ (۱۵۶۱)، وَابْنُ حِبَّانَ (۵۰۴۷)، وَالحَاكِمُ (۲۹/۲)].

(۱۷۲۱۱) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کو حساب کتاب کے لئے بارگاہِ خداوندی میں پیش کیا گیا، لیکن اس کی کوئی نیکی نہیں مل سکی، البتہ وہ مالدار آدمی تھا، لوگوں سے تجارت کرتا تھا، اس نے اپنے غلاموں سے کہہ رکھا تھا کہ تھکدست کو مہلت دے دیا کرو، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس بات کے حقدار تو تجھ سے زیادہ ہم ہیں، فرشتو! میرے بندے سے بھی درگزر کرو چنانچہ اس کی بخشش ہو گئی۔

(۱۷۲۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَيَعْلَى وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالُوا أَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي عُمَرَ وَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي أَبْدَعُ بِي فَأَحْمِلْنِي قَالَ مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكَ عَلَيْهِ وَلَكِنْ أَنْتَ فَلَانًا فَلَانًا فَحَمَلَهُ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ فَإِنَّهُ قَدْ بُدِعَ بِي [صَحِيحُهُ مُسْلِمٌ (۱۸۹۳)]. [انظر: ۱۷۲۱۴، ۲۲۶۹۵، ۲۲۷۰۸، ۲۲۷۱۷].

(۱۷۲۱۳) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میرا سامان سفر اور سواری ختم ہو گئی ہے، لہذا مجھے کوئی سواری دے دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا اس وقت تو میرے پاس کوئی جانور نہیں ہے جس پر میں تمہیں سوار کروں، البتہ فلاں شخص کے پاس چلے جاؤ، وہ آدمی اس کے پاس چلا گیا اور اس نے اسے سواری دے دی، وہ آدمی نبی ﷺ کے پاس واپس آیا اور نبی ﷺ کو اس کی اطلاع کر دی، نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص نیکی کی طرف رہنمائی کر دے، اسے بھی نیکی کرنے والے کی طرح اجر و ثواب ملتا ہے۔

(۱۷۲۱۴) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يَكْنَى أَبَا شُعَيْبٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْجُوعَ فَاتَيْتُ غُلَامًا لِي قَصَابًا فَأَمَرْتُهُ أَنْ يَجْعَلَ لَنَا طَعَامًا لِخَمْسَةِ رِجَالٍ قَالَ ثُمَّ دَعَوْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ وَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَابَ قَالَ هَذَا قَدْ تَبِعَنَا إِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ وَإِلَّا رَجَعَ فَآذَنَ لَهُ [انظر: ۱۷۲۲۱].

(۱۷۲۱۵) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انصار میں ایک آدمی تھا جس کا نام ابو شعیب تھا، اس کا ایک غلام قصائی تھا، اس نے اپنے غلام سے کہا کہ کسی دن کھانا پکاؤ تا کہ میں نبی ﷺ کی دعوت کروں جو کہ پانچ میں سے پانچویں آدمی ہوں گے، چنانچہ اس نے نبی ﷺ کی دعوت کی، نبی ﷺ کے ساتھ ایک آدمی زائد آ گیا، نبی ﷺ نے اس کے گھر پہنچ کر فرمایا کہ یہ شخص ہمارے ساتھ آ گیا ہے، کیا تم اسے بھی اجازت دیتے ہو؟ اس نے اجازت دے دی۔

(۱۷۲۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عُمَرَ وَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ

إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَبَدَعُ بِهَا أَيْ انْقَطَعَ بِي فَاحْمِلْنِي فَذَكَرَ الْحَدِيثُ [راجع: ۱۷۲۱۲] (۱۷۲۱۳) حديث نمبر (۱۷۲۱۳) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۲۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَضْرِبُ غُلَامًا لِي إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنْ وَرَائِي أَعْلَمُ أَنَا مَسْعُودٌ ثَلَاثًا فَالتَفْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَكُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَى هَذَا قَالَ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا أَضْرِبَ مَمْلُوكًا أَبَدًا [صححه مسلم (۱۶۵۹)]. قال الترمذی: حسن صحيح. [انظر: ۲۲۷۱۱، ۲۲۷۰۷].

(۱۷۲۱۵) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن میں اپنے کسی غلام کو مار پیٹ رہا تھا کہ پیچھے سے ایک آواز تین مرتبہ سنائی دی اے ابو مسعود! یاد رکھو! میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ نبی ﷺ تھے، آپ ﷺ نے فرمایا بخدا! تم اس غلام پر جتنی قدرت رکھتے ہو، اللہ تم پر اس سے زیادہ قدرت رکھتا ہے، اسی وقت میں نے قسم کھائی کہ آئندہ کبھی کسی غلام کو نہیں ماروں گا۔

(۱۷۲۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَمَنِ الْكَلْبِ وَعَنْ مَهْرِ الْبَيْتِ وَعَنْ حُلْوَانِ الْكَاهِنِ [راجع: ۱۷۱۰۹].

(۱۷۲۱۶) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے کتے کی قیمت، فاحشہ عورت کی کمائی، اور کابھوں کی مٹھائی کھانے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۷۲۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَأَخَّرَ صَلَاةَ الْعَصْرِ مَرَّةً فَقَالَ لَهُ عُروَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنِي بِشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَخَّرَ الصَّلَاةَ مَرَّةً يَغْنِي الْعَصْرَ فَقَالَ لَهُ أَبُو مَسْعُودٍ أَمَا وَاللَّهِ يَا مُغِيرَةُ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَلَ لِفَضْلِي وَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّى النَّاسُ مَعَهُ ثُمَّ نَزَلَ لِفَضْلِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّى النَّاسُ مَعَهُ حَتَّى عَدَّ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ انْظُرْ مَا تَقُولُ يَا عُروَةُ أَوِإِنَّ جَبْرِيلَ هُوَ سَنَ الصَّلَاةَ قَالَ عُروَةُ كَذَلِكَ حَدَّثَنِي بِشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ فَمَا زَالَ عُمَرُ يَتَعَلَّمُ وَفَتْ الصَّلَاةَ بِعَلَامَةٍ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا.

[صححه البخاری (۳۲۲۱)، ومسلم (۶۱۰)، وابن خزيمة (۳۵۲)، وابن حبان (۱۴۴۹)]. [انظر: ۲۲۷۱۰].

(۱۷۲۱۷) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس تھے، انہوں نے عصر کی نماز مؤخر کر دی، تو عروہ بن زبیر رحمہ اللہ نے ان سے کہا کہ مجھ سے بشیر بن ابی مسعود انصاری نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رحمہ اللہ نے بھی نماز عصر میں تاخیر کر دی تھی، تو حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا تھا بخدا! مغیرہ! آپ یہ بات جانتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے نماز پڑھی، نبی ﷺ اور صحابہ کرام نے بھی اس وقت

نماز پڑھی، اسی طرح پانچوں نماز کے وقت وہ آئے اور وقت مقرر کیا۔

یہ حدیث سن کر حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا عروہ! اچھی طرح سوچ سمجھ کر کہو، کیا جبریل نے نماز کا وقت متعین کیا تھا؟ حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جی ہاں! بشیر بن ابی مسعود نے مجھ سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے، اس کے بعد حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نیا سے رخصت ہونے تک نماز کے وقت کی تعین علامت سے کر لیا کرتے تھے۔

(۱۷۲۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَذْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحْيَ فَأَصْنَعْ مَا شِئْتَ [صححه البخاری (۳۴۸۴)]. [انظر: ۱۷۲۲۶، ۱۷۲۳۶، ۱۷۲۳۷، ۱۷۲۳۸، ۱۷۲۳۹، ۱۷۲۴۰].

(۱۷۲۱۸) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگوں نے پہلی نبوت کا جو کلام پایا ہے، اس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ جب تم میں شرم و حیاء نہ رہے تو جو چاہو کرو۔

(۱۷۲۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ قَالَ أَنبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنْتُ أُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ حَدِيثًا فَلَقِيْتُهُ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَّتَاهُ [صححه البخاری (۵۰۰۹)، ومسلم (۸۰۷)، وابن حبان (۷۸۱)، وابن عزيمة (۱۱۴۱)]. [انظر: ۱۷۲۲۴، ۱۷۲۲۸، ۱۷۲۲۹].

(۱۷۲۱۹) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص رات کے وقت سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لے وہ اس کے لئے کافی ہو جائیں گی۔

(۱۷۲۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَوْسَ بْنَ ضَمْعَجٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقَوْمِ أَقْرَأُكُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى وَأَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً فَإِنْ كَانَتْ قِرَاءَتُهُمْ سَوَاءً فَلْيَوْمُهُمْ أَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَلْيَوْمُهُمْ أَكْبَرُهُمْ سِنًا وَلَا يَوْمَنَّ الرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ وَلَا فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلَسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ أَوْ يَأْذَنَ [راجع: ۱۷۱۸۹].

(۱۷۲۲۰) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگوں کی امامت وہ شخص کرائے جو ان میں قرآن کا سب سے بڑا قاری اور سب سے قدیم القراءت ہو، اگر سب لوگ قراءت میں برابر ہوں تو سب سے پہلے ہجرت کرنے والا امامت کرے، اور اگر ہجرت میں بھی سب برابر ہوں تو سب سے زیادہ عمر رسیدہ آدمی امامت کرے، کسی شخص کے گھریا حکومت میں کوئی دوسرا امام نہ کرائے، اسی طرح کوئی شخص کسی کے گھر میں اس کے باعزت مقام پر نہ بیٹھے الا یہ کہ وہ اجازت دے دے۔

(۱۷۲۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ

رَجُلًا مِنْ قَوْمِهِ يَقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ صَنَعَ طَعَامًا فَأَرْسَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْتِي أَنْتَ وَخُمْسَةُ مَعَكَ قَالَ لَبِثْتُ إِلَيْهِ أَنْ أَتَدْنُو لِي فِي السَّادِسِ [صححه البخاری (۲۰۸۱) ومسلم (۲۰۳۶)] [راجع: ۱۵۳۴۱] (۱۷۲۲۱) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انصار میں ایک آدمی تھا جس کا نام ابو شعیب تھا، اس نے ایک دن کھانا پکایا اور نبی ﷺ کے پاس پیغام بھیجا کہ آپ اپنے ساتھ پانچ آدمیوں کو لے کر تشریف لائیے، نبی ﷺ نے فرمایا مجھے چھٹے کی بھی اجازت دے دو۔

(۱۷۲۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا تَصَدَّقَ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَأْتِيَنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِسَبْعِ مِائَةِ نَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ [صححه مسلم (۱۸۹۲) وابن حبان (۴۶۵۰)، والحاكم (۹۰/۲)]. [انظر: ۲۲۷۱۴، ۲۲۷۱۵]. (۱۷۲۲۲) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے راہِ خدا میں ایک اونٹنی صدقہ کر دی جس کی ناک میں نکیل بھی پڑی ہوئی تھی، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن یہ سات سواونٹیاں لے کر آئے گی جن کی ناک میں نکیل پڑی ہوگی۔

(۱۷۲۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنَ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَّتَاهُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَلَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ فَحَدَّثَنِي بِهِ [صححه البخاری (۴۰۰۸) ومسلم (۸۰۸) وابن حبان (۲۵۷۵)] [راجع: ۱۷۱۹۶] (۱۷۲۲۳) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص رات کے وقت سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لے وہ اس کے لئے کافی ہو جائیں گی۔

(۱۷۲۲۴) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَّتَاهُ [راجع: ۱۷۲۱۹]. (۱۷۲۲۴) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص رات کے وقت سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لے وہ اس کے لئے کافی ہو جائیں گی۔

(۱۷۲۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَوْمِ الْقَوْمِ أَقْرُوهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هَجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهَجْرَةِ سَوَاءً فَأَكْبَرَهُمْ سِنًا وَلَا يُؤَمَّنَنَّ رَجُلٌ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلَسَنَّ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ [راجع: ۱۷۱۸۹]. (۱۷۲۲۵) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگوں کی امامت وہ شخص کرائے جو ان میں قرآن کا سب سے بڑا قاری اور سب سے قدیم القراءت ہو، اگر سب لوگ قراءت میں برابر ہوں تو سب سے پہلے ہجرت کرنے والا

امامت کرے، اور اگر ہجرت میں بھی سب برابر ہوں تو سب سے زیادہ عمر رسیدہ آدمی امامت کرے، کسی شخص کے گمراہ حکومت میں کوئی دوسرا امام نہ کرائے، اسی طرح کوئی شخص کسی کے گھر میں اس کے باعزت مقام پر نہ بیٹھے لایا یہ کہ وہ اجازت دے دے۔

(۱۷۲۲۶) حَدَّثَنَا زَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَالْقُورِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ عَقِبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْهَدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ الْأَوَّلَى إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ [راجع: ۱۷۲۲۶]۔

(۱۷۲۲۶) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگوں نے پہلی نبوت کا جو کلام پایا ہے، اس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ جب تم میں شرم و حیا نہ رہے تو جو چاہو کرو۔

(۱۷۲۲۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ وَإِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَلِيَّةَ قَالَ شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أُوسِ بْنِ صَمْعَجٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْقَوْمِ أَقْرَبُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ وَأَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَكْبَرُهُمْ سِنًا وَلَا يَوْمَئِذٍ الرَّجُلُ فِي سُلْطَانِهِ قَالَ إِسْمَاعِيلُ وَلَا فِي أَهْلِهِ وَلَا يُجْلِسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ قَالَ إِسْمَاعِيلُ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ أَوْ بِإِذْنِ لَكَ [راجع: ۱۷۱۸۹]۔

(۱۷۲۲۷) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگوں کی امامت وہ شخص کرائے جو ان میں قرآن کا سب سے بڑا قاری اور سب سے قدیم القراءت ہو، اگر سب لوگ قراءت میں برابر ہوں تو سب سے پہلے ہجرت کرنے والا امامت کرے، اور اگر ہجرت میں بھی سب برابر ہوں تو سب سے زیادہ عمر رسیدہ آدمی امامت کرے، کسی شخص کے گمراہ حکومت میں کوئی دوسرا امام نہ کرائے، اسی طرح کوئی شخص کسی کے گھر میں اس کے باعزت مقام پر نہ بیٹھے لایا یہ کہ وہ اجازت دے دے۔

(۱۷۲۲۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱۷۲۲۹) وَوَكَيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَقِبَةَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةِ كَفَّتَاهُ [راجع: ۱۷۲۱۹]۔

(۱۷۲۲۸-۱۷۲۲۹) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص رات کے وقت سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لے وہ اس کے لئے کافی ہو جائیں گی۔

(۱۷۲۳۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ قَالِ يَزِيدُ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ

مِنْ آيَاتِ اللَّهِ تَعَالَى فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا [صححه البخاری (۱۰۴۱) ومسلم (۹۱۱) وابن خزيمة (۱۳۷۰)]

(۱۷۲۳۰) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمس وقر کسی کی موت (وحیات) کی وجہ سے نہیں کہلاتے، یہ دونوں تو اللہ کی نشانیاں ہیں، اس لئے جب تم انہیں کہیں گے تو دیکھو تو نماز پڑھا کرو۔

(۱۷۲۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي مُعَمَّرٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْبَةَ الْأَزْدِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمَسِّحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ قَالَ وَكِيعٌ وَيَقُولُ اسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنَّهْيُ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ فَأَنْتُمْ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا [صححه مسلم (۴۳۲)، وابن عزيمة (۱۵۴۲)، وابن حبان (۲۱۷۲)].

(۱۷۲۳۱) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نماز میں ہمارے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر فرماتے تھے: سیدھی کر لو، اور آگے پیچھے نہ ہو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جائے گا، تم میں سے جو عقلمند اور دانشور ہیں، وہ میرے قریب رہا کریں، پھر درجہ بدرجہ بندی کیا کرو، حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کر کے فرمایا کہ آج تم انتہائی شدید اختلافات میں پڑے ہوئے ہو (جس کی وجہ ظاہر ہے)۔

(۱۷۲۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ وَابْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مُعَمَّرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِي صَلَاةَ أَحَدٍ لَا يَقِيمُ فِيهَا ظَهْرَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ [راجع: ۱۷۲۰۱].

(۱۷۲۳۲) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو رکوع سجدے میں اپنی پشت کو سیدھا نہ کرے۔

(۱۷۲۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ عُمَيْرٍ مِثْلَهُ. [راجع: ۱۷۲۰۱].

(۱۷۲۳۳) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۲۳۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَدْ كَرِهَ [راجع: ۱۷۲۰۱].

(۱۷۲۳۴) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۲۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ لَكَ الْقُرْآنُ [صحح البوصیری اسنادہ، قال الألبانی: صحيح (ابن ماجة: ۳۷۸۹)]. [انظر: ۱۷۲۳۸].

(۱۷۲۳۵) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا سورہ اخلاص ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔

(۱۷۲۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جِرَاشٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَعَا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ الْأَوَّلَى إِذَا لَمْ تَسْتَعِ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ [راجع: ۱۷۲۱۸] (۱۷۲۳۶) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگوں نے پہلی نبوت کا جو کلام پایا ہے، اس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ جب تم میں شرم و حیا نہ رہے تو جو چاہو کرو۔

(۱۷۲۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَ بْنَ جِرَاشٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرَّمْتَهُ [راجع: ۱۷۲۱۸] (۱۷۲۳۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۲۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي قَبِيصٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْعِزُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ تِلْكَ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةِ اللَّهِ الْوَاحِدِ الصَّمَدِ [راجع: ۱۷۲۳۵] (۱۷۲۳۸) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ ایک رات میں تہائی قرآن پڑھ سکے، سورہ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے۔

(۱۷۲۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَبَهْزُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عِدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ بَهْزُ الْبُذَرِيُّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا أَنْفَقَ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً [راجع: ۱۷۲۱۰] (۱۷۲۳۹) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان اپنے اہل خانہ پر کچھ خرچ کرتا ہے اور ثواب کی نیت رکھتا ہے تو وہ خرچ کرنا بھی صدقہ ہے۔

حَدِيثُ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۱۷۲۴۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ أَنْ يَقُولَ الْعَبْدُ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَرْءُكَ بِالنِّعْمَةِ وَأَرْءُكَ بِذُنُوبِي فَاعْفُرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ قَالَ إِنْ قَالَهَا بَعْدَ مَا يُصْبِحُ مُوقِنًا بِهَا ثُمَّ مَاتَ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ قَالَهَا بَعْدَ مَا يُمَسِّي مُوقِنًا بِهَا ثُمَّ مَاتَ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ [صححه البخاری (۶۳۲۳)، وابن حبان (۹۳۲) و (۹۳۳)، والحاكم (۴۵۸/۲)]. [انظر: ۱۷۲۶۰، ۱۷۲۶۱] (۱۷۲۴۰)

(۱۷۲۳۰) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا سید الاستغفار یہ ہے کہ انسان یوں کہے اے اللہ! آپ میرے رب ہیں، آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، آپ نے مجھے پیدا کیا ہے، میں آپ کا بندہ ہوں، اور اپنے عہد اور وعدے پر حسب امکان قائم ہوں، میں آپ کے احسانات کا اقرار کرتا ہوں، اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں، مجھے بخش دیجئے کیونکہ آپ کے علاوہ کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔

اگر کوئی شخص صبح کے وقت یہ کلمات دلی یقین کے ساتھ کہہ لے اور اسی دن فوت ہو جائے تو وہ اہل جنت میں سے ہوگا، اور اگر کوئی شخص شام کے وقت یہ کلمات دلی یقین کے ساتھ کہہ لے اور اسی شام فوت ہو جائے تو وہ اہل جنت میں سے ہوگا۔

(۱۷۲۴۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ شَدَادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّهُ مَرَّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْفَتْحِ عَلَى رَجُلٍ يَحْتَجِمُ بِالسَّبْعِ لِسَمَانٍ عَشْرَةَ خَلَّتْ مِنْ رَمَضَانَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي فَقَالَ أَفَطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ [قد صححه احمد وابن المديني والدارمي. وقال ابراهيم الحاربي: اسناد صحيح تقوم به الحجة. وقال: هذا الحديث صحيح باسناد وبه نقول. قال الألباني: صحيح (ابو داود: ۲۳۶۹)]. [انظر: ۱۷۲۵۴، ۱۷۲۵۶].

(۱۷۲۳۱) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی ماہ رمضان کی اشعار ہویں رات کو سینگلی لگا رہا تھا کہ نبی ﷺ اس کے پاس سے مقام بقیع میں گزرے، اس وقت نبی ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا، اسے اس حال میں دیکھ کر نبی ﷺ نے فرمایا سینگلی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۱۷۲۴۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ شَدَادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ لِسَمَانٍ خَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قُتِلَ فَاخْسِنُوا الْفِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِخْ ذُبَيْحَتَهُ [صححه مسلم (۱۹۵۵)، وابن حبان (۵۸۸۳، ۵۸۸۴)]. [انظر: ۱۷۲۴۶، ۱۷۲۵۸، ۱۷۲۶۹].

(۱۷۲۳۲) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے دو چیزیں نبی ﷺ سے یاد کی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر مہربانی کرنے کا حکم لکھ دیا ہے، اس لئے جب تم (میدان جنگ میں) کسی کو قتل کرو تو بھلے طریقے سے کرو، اور جب کسی جانور کو ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور تمہیں اپنی چھری تیز اور اپنے جانور کو آرام پہنچانا چاہئے۔

(۱۷۲۴۳) حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ كَانَ شَدَادُ بْنُ أَوْسٍ فِي سَفَرٍ فَنَزَلَ مَنْزِلًا فَقَالَ لِغُلَامِهِ إِنِّي بِالْشَفْرِ نَعَبْتُ بِهَا فَأَنْكَرْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا تَكَلَّمْتُ بِكَلِمَةٍ مُنْذُ أَسْلَمْتُ إِلَّا وَأَنَا أَخْطِمُهَا وَأَزْمُهَا إِلَّا كَلِمَتِي هَذِهِ فَلَا تَحْفَظُوهَا عَلَيَّ وَاحْفَظُوهَا مِنِّي مَا أَقُولُ لَكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا كَنَزَ النَّاسُ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ فَانْكَبُوا هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ

وَالْعَزِيحَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَأَسْأَلُكَ حُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيمًا وَأَسْأَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ

[صححه ابن حبان (۹۳۵). قال شعيب: حسن بطرفه وهذا اسناد ضعيف].

(۱۷۲۳۳) حسان بن عطية رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ ایک سفر میں تھے، ایک جگہ پڑاؤ کیا تو اپنے غلام سے کہنے لگے کہ چھری لے کر آؤ، ہم اس سے کھیلیں گے، میں نے اس پر تعجب کا اظہار کیا تو وہ کہنے لگے کہ میں نے جب سے اسلام قبول کیا ہے اس وقت سے میں اپنی زبان کو لگام دے کر بات کرتا ہوں، لیکن یہ جملہ آج میرے منہ سے نکل گیا ہے، اسے یاد نہ رکھنا، اور جو میں اب بات کرنے لگا ہوں، اسے یاد رکھو، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس وقت لوگ سونے چاندی کے خزانے جمع کر رہے ہوں، تم ان کلمات کا خزانہ جمع کرنا، اے اللہ! میں آپ سے دین میں ثابت قدمی، ہدایت پر استقامت، آپ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق، آپ کی بہترین عبادت کرنے کا سلیقہ، قلب سلیم اور سچی زبان کا سوال کرتا ہوں، نیز آپ جن چیزوں کو جانتے ہیں ان کی خیر مانگتا ہوں اور ان کے شر سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، اور ان تمام گناہوں سے معافی مانگتا ہوں جو آپ کے علم میں ہیں، کیونکہ آپ ہی علام الغیوب ہیں۔

(۱۷۲۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ مَعْمَرٌ أَخْبَرَنِي أَبُو بَرْزَاءٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصُّنْعَانِيِّ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ شَدَادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ زَوَى لِي الْأَرْضَ حَتَّى رَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ مُلْكَ أُمِّي سَيَبْلُغُ مَا زَوَى لِي مِنْهَا وَإِنِّي أُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَبْيَضَ وَالْأَحْمَرَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ لَا يُهْلِكْ أُمَّي بِسَنَةِ بَعَامَةٍ وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا فَيُهْلِكَهُمْ بِعَامَةٍ وَأَنْ لَا يُلْبِسَهُمْ شَيْعًا وَلَا يُدِيقَ بَعْضَهُمْ بِأَسَ بَعْضٍ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يَرُدُّ وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُكَ لِأَمْرِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةِ بَعَامَةٍ وَلَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَاهُمْ فَيُهْلِكُوهُمْ بِعَامَةٍ حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَبَعْضُهُمْ يَقْتُلُ بَعْضًا وَبَعْضُهُمْ يَسْبِي بَعْضًا

(۱۷۲۳۳) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو سمیٹ دیا حتیٰ کہ میں نے اس کے مشرق و مغرب سب کو دیکھ لیا، اور میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچ کر رہے گی جہاں تک کی زمین میرے لیے سمیٹی گئی تھی، مجھے سفید اور سرخ و دو خزانے دیئے گئے ہیں، میں نے اپنے پروردگار سے درخواست کی ہے کہ وہ میری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کرے، کسی ایسے دشمن کو ان پر مسلط نہ کرے جو انہیں مکمل تباہ و برباد کر دے، اور انہیں مختلف گروہوں میں تقسیم کر کے ایک دوسرے سے مزہ نہ چکھائے تو پروردگار عالم نے فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم، میں ایک فیصلہ کر چکا ہوں جسے ٹالا نہیں جاسکتا، میں آپ کی امت کے حق میں یہ درخواست قبول کرتا ہوں کہ انہیں عام قحط سے ہلاک نہ کروں گا اور ان پر کسی ایسے دشمن کو مسلط نہیں کروں گا جو ان سب کو مکمل تباہ و برباد کر دے، بلکہ وہ خود ہی ایک دوسرے کو ہلاک اور قتل کریں

گے اور ایک دوسرے کو قید کریں گے۔

(۱۷۲۴۵) قَالَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي إِلَّا الْآئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ فَإِذَا وَضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ [صححه ابن حبان (۴۵۷۰) قد صحح رجاله الهيثمي - قال شعيب: صحيح] (۱۷۲۴۵) اور نبی ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اپنی امت پر گمراہ کرنے والے ائمہ سے خوف آتا ہے، جب میری امت میں ایک مرتبہ تلوار رکھ دی جائے گی (جنگ چھڑ جائے گی) تو قیامت تک اٹھائی نہیں جائے گی۔

(۱۷۲۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَتَيْنِ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قُتِلْتُمْ فَاحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ ثُمَّ لِيُرِخْ ذَبْحَتَهُ [راجع: ۱۷۲۴۲]۔

(۱۷۲۴۶) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے دو چیزیں نبی ﷺ سے یاد کی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر مہربانی کرنے کا حکم لکھ دیا ہے، اس لئے جب تم (میدان جنگ میں) کسی کو قتل کرو تو بھلے طریقے سے کرو، اور جب کسی جانور کو ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور تمہیں اپنی چھری تیز اور اپنے جانور کو آرام پہنچانا چاہئے۔

(۱۷۲۴۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَفْطَرُ الْحَاجِمِ وَالْمُخْجُومِ [صححه ابن حبان (۳۵۳۳) - قال شعيب: اسناده صحيح] [انظر: ۱۷۲۴۹، ۱۷۲۵۵، ۱۷۲۵۷، ۱۷۲۵۹]۔

(۱۷۲۴۷) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سبکی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۱۷۲۴۸) حَدَّثَنَا هَيْثَمُ بْنُ غَارِجَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ دَاوُدَ الصُّنْعَانِيِّ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصُّنْعَانِيِّ أَنَّهُ رَاحَ إِلَى مَسْجِدِ دِمَشْقَ وَهَجَرَ بِالرَّوَّاحِ فَلَقِيَ شَدَّادَ بْنَ أَوْسٍ وَالصَّنَابِيحِيَّ مَعَهُ فَقُلْتُ أَيْنَ تُرِيدَانِ يَرْحَمُكُمَا اللَّهُ قَالَ لَا تُرِيدُ هَاهُنَا إِلَى آخِ لَنَا مَرِيضٌ نَعُوذُ فَاذْهَبْنَا مَعَهُمَا حَتَّى دَخَلَا عَلَى ذَلِكَ الرَّجُلِ فَقَالَا لَهُ كَيْفَ أَصْبَحْتَ قَالَ أَصْبَحْتُ بِنِعْمَةٍ فَقَالَ لَهُ شَدَّادُ أَبَشِرْ بِكُفَّارَاتِ السَّيِّئَاتِ وَحَطَّ الْخَطَايَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِنِّي إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنًا فَحَمِدَنِي عَلَى مَا ابْتَلَيْتُهُ فَإِنَّهُ يَقُومُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ مِنَ الْخَطَايَا وَيَقُولُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا قَتَلْتُ عَبْدِي وَابْتَلَيْتُهُ وَأَجْرُوا لَهُ كَمَا كُنْتُمْ تُجْرُونَ لَهُ وَهُوَ صَاحِبُ

(۱۷۲۴۸) ابوالاشعث کہتے ہیں کہ وہ دوپہر کے وقت مسجد دمشق کی جانب روانہ ہوئے، راستے میں حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ

سے ملاقات ہوگئی، ان کے ساتھ مناجاتی بھی تھے، میں نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہاں ایک بھائی بیمار ہے، اس کی عیادت کے لئے جا رہے ہیں، چنانچہ میں بھی ان کے ساتھ چل پڑا۔

جب وہ دونوں اس کے پاس پہنچے تو اس سے پوچھا کہ کیا حال ہے؟ اس نے بتایا کہ ٹھیک ہوں، حضرت شہاد بن ابی شہاد نے فرمایا تمہیں بشارت ہو کہ تمہارے گناہوں کا کفارہ ہو چکا اور گناہ معاف ہو چکے کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میں اپنے بندوں میں سے کسی مومن بندے کو آزماتا ہوں اور وہ اس آزمائش پر بھی میری تعریف کرتا ہے تو جب وہ اپنے بستر سے اٹھتا ہے، وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح پاک صاف ہوتا ہے جس دن اسے اس کی ماں نے جنم دیا تھا، اور پروردگار فرماتا ہے کہ میں نے اپنے بندے کو قید کیا اور اسے آزما دیا، لہذا تم اس کے لئے ان تمام کاموں کا اجر و ثواب لکھو جو وہ سندرستی کی حالت میں کرتا تھا۔

(۱۷۲۴۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَبِي فَلَانَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصُّنْعَانِيِّ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ مَرَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَمَانٍ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلْتُ مِنْ رَمَضَانَ فَلَبِصَرَ رَجُلًا يَحْتَجِمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ [راجع: ۱۷۲۴۷]۔

(۱۷۲۴۹) حضرت شہاد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی ماہِ رمضان کی اشعار ہویں رات کو سینگلی لگا رہا تھا کہ نبی ﷺ اس کے پاس سے مقامِ حج میں گزرے، اس وقت نبی ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا، اسے اس حال میں دیکھ کر نبی ﷺ نے فرمایا سینگلی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۱۷۲۵۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنَا عُبَادَةُ بْنُ نُسَيْبٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّهُ بَكَى فَقِيلَ لَهُ مَا يَبْكُكَ قَالَ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ لَذَكْرَتُهُ فَأَتَانِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اتَّخَوَّفُ عَلَى أُمَّتِي الشَّرْكَ وَالشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَشْرِكُ أُمَّتَكَ مِنْ بَعْدِكَ قَالَ نَعَمْ أَمَّا إِنَّهُمْ لَا يَعْبُدُونَ شَيْئًا وَلَا لَعَمْرًا وَلَا حَجَرًا وَلَا وَثَنًا وَلَكِنْ يُرَاتُونَ بِأَعْمَالِهِمْ وَالشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةَ أَنْ يُصْبِحَ أَحَدُهُمْ صَائِمًا فَتَعْرِضَ لَهُ شَهْوَةٌ مِنْ شَهَوَاتِهِ فَيَتْرَكَ صَوْمَهُ [صححه الحاكم (۴/۳۳۰)، قال البوصيري: هذا اسناد فيه مقال. قال الألباني: ضعيف (ابن ماجه: ۴۲۰۵)]۔

(۱۷۲۵۰) حضرت شہاد بن اوس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ ایک دن وہ رونے لگے، کسی نے رونے کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ سے ایک بات سنی تھی، وہ یاد آگئی اور اسی نے مجھے رلایا ہے، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مجھے اپنی امت پر شرک اور شہوتِ خفیہ کا اندیشہ ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ کے بعد آپ کی امت شرک کرے گی؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! لیکن وہ چاند سورج اور پتھروں اور بتوں کی عبادت نہیں کریں گے بلکہ اپنے اعمالِ ریاکاری کے

لئے کریں گے، اور شہوت و خفیہ سے مراد یہ ہے کہ انسان روزہ رکھ لے پھر اس کے سامنے اپنی کوئی خواہش آ جائے اور وہ اس کی وجہ سے روزہ توڑ دے۔

(۱۷۲۵۱) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ دَاوُدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ شَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ وَعَبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ حَاضِرٌ يُصَلِّفُهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَالَ قُلُوبُكُمْ غَرِيبٌ بَعْضُ أَهْلِ الْكِتَابِ كَفَلْنَا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَمَرَ بِبَلْقِ الْبَابِ وَقَالَ ارْكَعُوا أَيْدِيَكُمْ وَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَزَلَعْنَا أَيْدِيَنَا سَاعَةً ثُمَّ وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ اللَّهُمَّ بَعْثَنِي بِهَذِهِ الْكَلِمَةِ وَأَمَرْتَنِي بِهَا وَوَعَدْتَنِي عَلَيْهَا الْجَنَّةَ وَإِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْوَعْدَ ثُمَّ قَالَ أَبَشِّرُوا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرَ لَكُمْ

(۱۷۲۵۱) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ”جس کی تصدیق مجلس میں موجود حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بھی فرمائی“ کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، نبی ﷺ نے پوچھا کیا تم میں سے کوئی اجنبی (اہل کتاب میں سے کوئی شخص) ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے دروازے بند کرنے کا حکم دیا اور فرمایا ہاتھ اٹھا کر ”لا الہ الا اللہ“ کہو، چنانچہ ہم نے اپنے ہاتھ بلند کر لیے، تھوڑی دیر بعد نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ نیچے کر کے فرمایا الحمد للہ! اے اللہ! تو نے مجھے یہ کلمہ دے کر بھیجا تھا، مجھے اسی کا حکم دیا تھا، اس پر مجھ سے جنت کا وعدہ کیا تھا اور تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا، پھر فرمایا خوش ہو جاؤ کہ اللہ نے تمہاری مغفرت فرمادی۔

(۱۷۲۵۲) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ دَاوُدَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ سَيَكُونُ مِنْ بَعْدِي أُمَّةٌ يُجَمِّعُونَ الصَّلَاةَ عَنْ مَوَاقِعِهَا فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لَوْ فِيهَا وَاجْعَلُوا صَلَاتَكُمْ مَعَهُمْ سُبْحَةً

(۱۷۲۵۲) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے بعد ایسے حکمران بھی آئیں گے جو نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کر دیا کریں گے، لہذا تم نماز اپنے وقت پڑھ لینا، اور ان کے ساتھ نقلی نماز پڑھ لینا۔

(۱۷۲۵۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْثَمَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُفُّ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اتَّبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَكَمَنَى عَلَى اللَّهِ [صحيحه الحاكم (۵۷/۱)]. حسنه

الترمذی. قال الألبانی: ضعيف (ابن ماجه: ۴۲۶۰، الترمذی: ۲۴۵۹).

(۱۷۲۵۳) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا غلندہ ہوتا ہے جو اپنے نفس کا خود محاسبہ کرے اور ما بعد الموت زندگی کے لئے تیاری کرے، اور وہ شخص بیوقوف ہوتا ہے جو اپنی خواہشات کی پیروی کرتا رہے

اور اللہ پر امیدیں باندھتا پھرے۔

(۱۷۲۵۴) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ لِقَمَانِ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ رَمَضَانَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي فَمَرَّ عَلَيَّ رَجُلٌ يَحْتَجِمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ [راجع: ۱۷۲۴۱].

(۱۷۲۵۳) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی ماہ رمضان کی اٹھارہویں رات کو سینگلی لگا رہا تھا کہ نبی ﷺ اس کے پاس سے مقام بقیع میں گزرے، اس وقت نبی ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا، اسے اس حال میں دیکھ کر نبی ﷺ نے فرمایا سینگلی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۱۷۲۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ يَعْنِي الْقَصَّابَ عَنْ قُتَادَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ قَالَ وَذَلِكَ لِقَمَانِ عَشْرَةَ خَلَوْنَ مِنْ رَمَضَانَ فَأَبْصَرَ رَجُلًا يَحْتَجِمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ [راجع: ۱۷۲۴۷].

(۱۷۲۵۵) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی ماہ رمضان کی اٹھارہویں رات کو سینگلی لگا رہا تھا کہ نبی ﷺ اس کے پاس سے مقام بقیع میں گزرے، اس وقت نبی ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا، اسے اس حال میں دیکھ کر نبی ﷺ نے فرمایا سینگلی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۱۷۲۵۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ الْأَخْوَلِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ يَحْتَجِمُ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ [راجع: ۱۷۲۴۱].

(۱۷۲۵۶) حضرت معقل بن سنان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص ماہ رمضان میں سینگلی لگا رہا تھا کہ نبی ﷺ اس کے پاس سے گزرے، اسے اس حال میں دیکھ کر نبی ﷺ نے فرمایا سینگلی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۱۷۲۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَخْوَلِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ [راجع: ۱۷۲۴۷].

(۱۷۲۵۷) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سینگلی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۱۷۲۵۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَةَ وَلْيُحَدِّثْ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُزَيِّحْ ذَبِيحَتَهُ [راجع: ۱۷۲۴۶].

(۱۷۲۵۸) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر مہربانی کرنے کا حکم لکھ دیا ہے، اس لئے جب تم (میدان جنگ میں) کسی کو قتل کرو تو بھلے طریقے سے کرو، اور جب کسی جانور کو ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور تمہیں اپنی چھری تیز اور اپنے جانور کو آرام پہنچانا چاہئے۔

(۱۷۲۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ أَبُو قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ وَأَنَا أُحْتَجِمُ فِي ثَمَانِ عَشْرَةَ خَلْوَنَ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ [راجع: ۱۷۲۴۷].

(۱۷۲۵۹) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں ماہ رمضان کی اٹھارہویں رات کو سینگ لگا رہا تھا کہ نبی ﷺ میرے پاس سے مقام بقیع میں گزرے، نبی ﷺ نے فرمایا سینگ لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۱۷۲۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي الْمُعَلَّمُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَكَ بِذُنُوبِي فَاعْفُرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ قَالَ مَنْ قَالَهَا بَعْدَ مَا يَضِيحُ مَوْفًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا بَعْدَ مَا يُمْسِي مَوْفًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ لَيْلِهِ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ [راجع: ۱۷۲۴۰].

(۱۷۲۶۰) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا سید الاستغفار یہ ہے کہ انسان یوں کہے اے اللہ! آپ میرے رب ہیں، آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، آپ نے مجھے پیدا کیا ہے، میں آپ کا بندہ ہوں، اور اپنے عہد اور وعدے پر حسب امکان قائم ہوں، میں آپ کے احسانات کا اقرار کرتا ہوں، اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں، مجھے بخش دیجئے کیونکہ آپ کے علاوہ کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔

اگر کوئی شخص صبح کے وقت یہ کلمات دلی یقین کے ساتھ کہہ لے اور اسی دن فوت ہو جائے تو وہ اہل جنت میں سے ہوگا، اور اگر کوئی شخص شام کے وقت یہ کلمات دلی یقین کے ساتھ کہہ لے اور اسی شام فوت ہو جائے تو وہ اہل جنت میں سے ہوگا۔

(۱۷۲۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ الْعَتَوِيُّ أَنَّ شَدَّادَ بْنَ أَوْسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۱۷۲۴۰].

(۱۷۲۶۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۳۶۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْجَرِيرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشَّعْبِ عَنْ الْحَنْظَلِيِّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ فَيُفَرِّغُ سُورَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا بَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ مَلَكًا يَحْفَظُهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيهِ حَتَّى يَهْبِ مَتَى هَبَ [صححه ابن حبان (۱۹۷۴)، قال الألبانی: ضعيف (الترمذی: ۳۴۰۷، النسائی: ۵۴/۳)].

(۱۷۳۶۲) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے بستر پر آئے اور قرآن کریم کی کوئی بھی سورت پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک فرشتہ بھیج دے گا جو اس کے بیدار ہونے تک ”خواہ وہ جس وقت بھی بیدار ہو“ ہر تکلیف دہ چیز سے اس کی حفاظت کرتا رہے گا۔

(۱۷۳۶۳) قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا كَلِمَاتٍ نَدْعُو بِهِنَّ فِي صَلَاتِنَا أَوْ قَالَ فِي دُبُرِ صَلَاتِنَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَأَسْأَلُكَ عَزِيمَةَ الرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَاسْتِغْفِيرَكَ لِمَا تَعَلَّمَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعَلَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعَلَّمَ [قال الألبانی: ضعيف (الترمذی: ۳۴۰۷)].

(۱۷۳۶۳) اور نبی ﷺ ہمیں یہ کلمات سکھاتے تھے جنہیں ہم نماز میں یا نماز کے بعد پڑھا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں آپ سے دین میں ثابت قدمی، ہدایت پر استقامت، آپ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق، آپ کی بہترین عبادت کرنے کا سلیقہ، قلب سلیم اور سچی زبان کا سوال کرتا ہوں، نیز آپ جن چیزوں کو جانتے ہیں ان کی خیر مانگتا ہوں اور ان کے شر سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، اور ان تمام گناہوں سے معافی مانگتا ہوں جو آپ کے علم میں ہیں۔

(۱۷۳۶۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا قَزْعَةُ بْنُ سُوَيْدٍ الْبَاهِلِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ مَخْلَدٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ قَالَ أَبِي حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ فَقَالَ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ نِصْفَ شَعْرِ بَيْتٍ شَعْرَ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةُ يَلِكُ اللَّيْلَةِ [أوردہ ابن الجوزی فی موضوعاتہ ورد ابن حجر ذلك علیہ. قال شعيب: استاده ضعيف جدا].

(۱۷۳۶۴) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص نماز عشاء کے بعد شعر و شاعری کی مجلس جائے، اس کی اس رات کی نماز قبول نہیں ہوگی۔

غائدہ: علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو موضوع قرار دیا ہے، دیگر محدثین اس کی سند کو انتہائی ضعیف قرار دیتے ہیں۔

(۱۷۳۶۵) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَحْيَى ابْنُ بَهْرَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَهْرٌ يَحْيَى ابْنُ خَوْشَبٍ حَدَّثَنِي ابْنُ غَنَمٍ أَنَّ شَدَّادَ بْنَ أَوْسٍ حَدَّثَهُ عَنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَمِلَنَ شِرَارُ هَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى سَنِي الْيَدَيْنِ خَلَوْا مِنْ قُلُوبِهِمْ أَهْلُ الْكِتَابِ حَذَرُوا الْقُدَّةَ بِالْقُدَّةِ

(۱۷۲۶۵) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اس امت کے بدترین لوگ پہلے اہل کتاب کے طور طریقے مکمل طور پر ضرور اختیار کریں گے۔

(۱۷۲۶۶) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا قُزَعَةُ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ الْأَعْرَجُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ كَبِيرٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرْتُمْ مَوْتَكُمْ فَأَغْمِضُوا الْبَصَرَ فَإِنَّ الْبَصَرَ يَتَّبِعُ الرُّوحَ وَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّهُ يُؤْمِنُ عَلَى مَا قَالَ أَهْلُ الْمَيْتِ [صححه الحاكم (۳۲۵/۱) حسن]

البوصیری اسناد. قال الألبانی: حسن (ابن ماجة: ۱۴۵۵). قال شعب: صحيح لغيره. واسناده ضعيف.

(۱۷۲۶۶) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم اپنے مردوں کے پاس جاؤ تو ان کی آنکھیں بند کر دیا کرو، کیونکہ آنکھیں روح کا پیچھا کرتی ہیں (اس لئے کھلی رہ جاتی ہیں) اور خیر کی بات کہا کرو اس لئے کہ میت کے گھرانے والے جو کچھ کہتے ہیں، اس پر (فرشتوں کی طرف سے) آمین کی جاتی ہے۔

(۱۷۲۶۷) حَدَّثَنَا حَسَنُ الْأَشْبِيبُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُطَيْرَةِ عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ كَانَ أَبُو ذَرٍّ يَسْمَعُ الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ الشَّدَّةُ ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى قَوْمِهِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْخِصُ فِيهِ بَعْدُ فَلَمْ يَسْمَعْهُ أَبُو ذَرٍّ فَيَتَعَلَّقُ أَبُو ذَرٍّ بِالْأَمْرِ الشَّدِيدِ [اندرجہ الطبرانی فی الکبیر (۷۱۶۶) قال شعب: حسن]

(۱۷۲۶۷) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ (کا معاملہ کچھ یوں تھا کہ وہ) نبی ﷺ سے کوئی ایسا حکم سنتے جس میں سختی ہوتی، وہ اپنی قوم میں واپس جاتے اور ان تک یہ پیغام پہنچا دیتے، بعد میں نبی ﷺ اس میں رخصت دے دیتے، لیکن حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ اسے سننے سے رہ جاتے جس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ وہ اسی سختی والے حکم کے ساتھ چمے رہتے۔

(۱۷۲۶۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ عَمْرِو حَدَّثَهُ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَلَى رَجُلٍ يَحْتَجِمُ فِي الْبَيْعِ لِسَمَانٍ عَشْرَةَ خَلْتٍ مِنْ رَمَضَانَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدَيْ فَقَالَ أَفْطَرِ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ [انظر: ۱۷۲۴۷]

(۱۷۲۶۸) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی ماہ رمضان کی اشعار ہویں رات کو سینگلی لگا رہا تھا کہ نبی ﷺ اس کے پاس سے مقام بقیع میں گزرے، اس وقت نبی ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا، اسے اس حال میں دیکھ کر نبی ﷺ نے فرمایا سینگلی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۱۷۲۶۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ يُسَانُ حِفْظُهُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَكَبَّ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قُلْتُمْ فَأَخْسِنُوا الْفِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَخْسِنُوا الذَّبْحَةَ وَلْيُجِدْ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيَبْرُحْ ذَيْبُهَا [راجع: ۱۷۲۴۲]

(۱۷۲۶۹) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے دو چیزیں نبی ﷺ سے یاد کی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر مہربانی کرنے کا حکم لکھ دیا ہے، اس لئے جب تم (میدان جنگ میں) کسی کو قتل کرو تو بھلے طریقے سے کرو، اور جب کسی جانور کو ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور تمہیں اپنی چھری تیز اور اپنے جانور کو آرام پہنچانا چاہئے۔

(۱۷۲۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِي ابْنَ بَهْرَامَ قَالَ قَالَ شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ ابْنُ غَنَمٍ لَمَّا دَخَلْنَا مَسْجِدَ الْجَابِيَةِ أَنَا وَأَبُو الدَّرْدَاءِ لَقِينَا عَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَأَخَذَ يَمْنِي بِشِمَالِهِ وَشِمَالِ أَبِي الدَّرْدَاءِ بِيَمِينِهِ فَخَرَجَ يَمْشِي بَيْنَنَا وَنَحْنُ نَتَّبِعِي وَاللَّهِ أَعْلَمُ لِمَا نَتَّجِي وَذَلِكَ قَوْلُهُ فَقَالَ عَبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ لَبِنُ طَالَ بِكُمَا عُمُرُ أَحَدِكُمَا أَوْ كِلَاكُمَا لِيُوشِكَنَّ أَنْ تَرَيَا الرَّجُلَ مِنْ تَبِجِ الْمُسْلِمِينَ يَعْنِي مِنْ وَسْطِ قُرْآنِ الْقُرْآنِ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعَادَهُ وَأَبْدَاهُ وَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ وَنَزَلَ عِنْدَ مَنْزِلِهِ أَوْ قَرَأَهُ عَلَى لِسَانِ أَخِيهِ قِرَاءَةً عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعَادَهُ وَأَبْدَاهُ وَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ وَنَزَلَ عِنْدَ مَنْزِلِهِ لَا يَحُورُ فِيكُمْ إِلَّا كَمَا يَحُورُ رَأْسُ الْحِمَارِ الْمَيِّتِ قَالَ فَبَيْنَا نَعْنُ كَذَلِكَ إِذْ طَلَعَ شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ وَعَوْفُ بْنُ مَالِكٍ فَجَلَسَا إِلَيْنَا فَقَالَ شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ أَيُّهَا النَّاسُ لَمَّا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِنَ الشَّهْوَةِ الْخَفِيَّةِ وَالشُّرْكِ فَقَالَ عَبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَأَبُو الدَّرْدَاءِ اللَّهُمَّ غَفِرًا أَوْ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَدَّثَنَا أَنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَنْسُ أَنْ يُعْبَدَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ فَأَمَّا الشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ فَقَدْ عَرَفْنَاهَا هِيَ شَهَوَاتُ الدُّنْيَا مِنْ نِسَائِهَا وَشَهَوَاتِهَا فَمَا هَذَا الشُّرْكَ الَّذِي تَخَوَّفْنَا بِهِ يَا شَدَّادُ فَقَالَ شَدَّادُ أَرَأَيْتُمْ لَوْ رَأَيْتُمْ رَجُلًا يُصَلِّي لِرَجُلٍ أَوْ يَصُومُ لَهُ أَوْ يَتَصَدَّقُ لَهُ أَتَرَوْنَ أَنَّهُ قَدْ أَشْرَكَ قَالُوا نَعَمْ وَاللَّهِ إِنَّهُ مَنْ صَلَّى لِرَجُلٍ أَوْ صَامَ لَهُ أَوْ تَصَدَّقَ لَهُ لَقَدْ أَشْرَكَ فَقَالَ شَدَّادُ فَإِنِّي قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى بُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ بُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ بُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ فَقَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ عِنْدَ ذَلِكَ أَفَلَا يَعْمِدُ إِلَى مَا ابْتَغَى فِيهِ وَجْهَهُ مِنْ ذَلِكَ الْعَمَلِ كُلِّهِ فَيَقْبَلَ مَا خَلَصَ لَهُ وَيَدَعِ مَا يُشْرَكَ بِهِ فَقَالَ شَدَّادُ عِنْدَ ذَلِكَ فَإِنِّي قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ أَنَا خَيْرٌ فَيَسِيمُ لِعَمَلٍ أَشْرَكَ بِهِ مِنْ أَشْرَكَ بِهِ شَيْئًا فَإِنْ حَشَدَهُ عَمَلَهُ قَلِيلَةً وَكَثِيرَةً لَشَرِيكِهِ الَّذِي أَشْرَكَ بِهِ وَأَنَا عَنْهُ غَنِيٌّ

[اسنادہ ضعیف، صححه الحاكم (۳۲۹/۴)]

(۱۷۲۷۰) ابن غنم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے ساتھ "جابیہ" کی مسجد میں داخل ہوا تو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہو گئی، انہوں نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا داہنا ہاتھ اور اپنے دائیں ہاتھ سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بایاں ہاتھ پکڑ لیا، اور خود ہمارے درمیان چلنے لگے، ہم راستہ میں باتیں کرتے جا رہے تھے جن کا علم اللہ ہی کو زیادہ ہے۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ اگر تم دونوں کی یا کسی ایک کی عمر لمبی ہوئی تو تم دیکھو گے کہ ایک بہترین

مسلمان ”جس نے نبی ﷺ کی زبان مبارک سے قرآن پڑھا ہو، اسے دہرایا ہو، اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھا ہو اور اس کی منازل پر اتر اہو، یا اپنے اس بھائی سے قرآن پڑھا ہو جس نے نبی ﷺ سے پڑھا تھا، اور مذکورہ سارے اعمال کیے ہوں“ اس طرح حیران ہو گا جیسے مردار گدھے کا سر حیران ہوتا ہے۔

اس گفتگو کے دوران حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ اور عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے اور ہمارے پاس بیٹھ گئے، حضرت شداد رضی اللہ عنہ کہنے لگے لوگو! میں نبی ﷺ کے فرمان کی روشنی میں تم پر سب سے زیادہ جس چیز سے خطرہ محسوس کرتا ہوں وہ شہوت خفیہ اور شرک ہے، یہ سن کر حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہنے لگے اللہ معاف فرمائے! کیا نبی ﷺ نے ہم سے یہ بیان نہیں فرمایا تھا کہ شیطان جزیرہ عرب میں اپنی عبادت کی امید سے مایوس ہو چکا ہے؟ ”شہوت خفیہ“ تو ہم سمجھتے ہیں کہ اس سے مراد دنیا کی خواہشات مثلاً عورتیں اور ان کی خواہشات ہیں، لیکن شداد! یہ کون سا شرک ہے جس سے آپ ہمیں ڈرا رہے ہو؟

حضرت شداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ بتاؤ کہ اگر تم کسی آدمی کو دیکھو کہ وہ کسی دوسرے کو دکھانے کے لئے نماز، روزہ، یا صدقہ کرتا ہے، کیا وہ شرک کرتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں! بخدا وہ شرک کرتا ہے، حضرت شداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے بھی نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو دکھاوے کے لئے نماز پڑھتا ہے، وہ شرک کرتا ہے، جو دکھاوے کے لئے روزہ رکھتا ہے وہ شرک کرتا ہے اور جو دکھاوے کے لئے صدقہ کرتا ہے وہ شرک کرتا ہے۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ایسے تمام اعمال میں اخلاص کا حصہ قبول کر لیا جائے اور شرک کا حصہ چھوڑ دیا جائے؟ حضرت شداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں بہترین حصہ دار ہوں اس شخص کے لئے جو میرے ساتھ شرک کرتا ہے، اور وہ اس طرح کہ جو شخص میرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہے تو اس کا تھوڑا یا زیادہ سب عمل اس کے شریک کا ہو جاتا ہے اور میں اس سے بیزار ہو جاتا ہوں۔

حَدِيثُ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۱۷۲۷۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَوَكَيْعٌ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْمَقْدَمِ ثَلَاثًا وَلِلثَّانِي مَرَّةً [صححه ابن خزيمة (۱۵۵۸)، والحاكم (۲۱۴/۱)]. قال البزار: حديث العرباض

اصح. قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۹۹۶). [انظر: ۱۷۲۷۸].

(۱۷۲۷۱) حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ پہلی صف والوں کے لئے تین مرتبہ اور دوسری صف والوں

کے لئے ایک مرتب استغفار فرماتے تھے۔

(١٧٣٧٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ صَمُرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ الْإِسْرَافِيَّ بْنَ سَارِيَةَ قَالَ وَعَظَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً ذَرَكْتُ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلْتُ مِنْهَا الْقُلُوبُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذِهِ لَمَوْعِظَةٌ مُودِعٌ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا قَالَ قَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ لَيْلَهَا كُنْهَارُهَا لَا يَزِيغُ عَنْهَا بَعْدِي إِلَّا هَالِكٌ وَمَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسِيرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِمَا عَرَفْتُمْ مِنْ سُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمُهَدِّدِينَ وَعَلَيْكُمْ بِالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِدِ فَإِنَّمَا الْمُؤْمِنُ كَالْجَمَلِ الْكَافٍ حَيْثُمَا انْقَادَ (وصححه الحاكم (١/٩٦)). قال الترمذي: حسن صحيح. وقال ابو نعيم: جيد. وقال البزار: ثابت صحيح. وقال ابن عبد البر: ثابت. وجعله الهروي من اجود احاديث الشام. وقد صحح الحديث ايضا الضياء المقدسي. قال الألباني: صحيح (ابن ماجة: ٤٣ و ٤٤، الترمذي: ٢٦٧٦). قال شعيب: صحيح بطرفه وشواهد، وهذا اسناد حسن.

(۱۷۷۷) حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں ایسا وعظ فرمایا کہ جس سے لوگوں کی آنکھیں بننے لگیں اور دل لرزنے لگے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو رخصتی کا وعظ محسوس ہوتا ہے، آپ ہمیں کیا وصیت فرماتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں تمہیں ایسی واضح شریعت پر چھوڑ کر جا رہا ہوں جس کی رات اور دن برابر ہیں، میرے بعد جو بھی اس سے کبھی اختیار کرے گا، وہ ہلاک ہوگا، اور تم میں سے جو شخص زندہ رہے گا، وہ عنقریب بہت سے اختلافات دیکھے گا، لہذا تم میری جو سنتیں جانتے ہو اور خلفاء راشدین مہدیین کی سنتوں کو اپنے اوپر لازم پکڑو اور امیر کی اطاعت اپنے اوپر لازم کر لو خواہ وہ ایک حبشی غلام ہی ہو، ان باتوں کو اچھی طرح محفوظ کر لو، کیونکہ مسلمان تو فرمانبردار اونٹ کی طرح ہوتا ہے کہ اسے جہاں لے جایا جائے، وہ چل پڑتا ہے۔

(١٧٧٣) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخِطَّاطُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَغْيَى ابْنُ صَالِحٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي رُحْمٍ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ دَعَايَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السُّحُورِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ هَلُمَّ إِلَى هَذَا الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ [صححه ابن خزيمة (١٩٣٨)]. قال الألباني: صحيح (ابو داود: ٢٣٤٤، النسائي: ١٤٥/٤). قال شعيب: حسن بشواهده، وهذا اسناد ضعيف. [انظر: ١٧٢٨٢].

(۱۷۷۳) حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ماہ رمضان میں مجھے ایک مرتبہ سحری کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا اس مبارک کھانے کے لئے آ جاؤ۔

(۱۷۴۷) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ عَنْ عِوْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعظَنَا مَوْعِظَةً

بَلِيَّةٌ ذَرَفَتْ لَهَا الْأَعْيُنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ قُلْنَا أَوْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَ هَذِهِ مَوْعِظَةٌ مَوْذِعٌ فَأَوْصِينَا
قَالَ أَوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بِعِدَى بَعْدِي اخْتِلَافًا
كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمُهْدِيِّينَ وَعَصُوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِدِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحَدَّثَاتِ
الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحَدَّثَةٍ بِدْعَةٌ وَإِنْ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ [راجع: ۱۷۲۷۲].

(۱۷۲۷۲) حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی، پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر ایسا وعظ فرمایا کہ جس سے لوگوں کی آنکھیں پٹنے لگیں اور دل لرزنے لگے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو رخصتی کا وعظ محسوس ہوتا ہے، آپ ہمیں کیا وصیت فرماتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں تمہیں ایسی واضح شریعت پر چھوڑ کر جا رہا ہوں جس کی رات اور دن برابر ہیں، میرے بعد جو بھی اس سے کچی اختیار کرے گا، وہ ہلاک ہوگا، اور تم میں سے جو شخص زندہ رہے گا، وہ عنقریب بہت سے اختلافات دیکھے گا، لہذا تم میری جو سنتیں جانتے ہو اور خلفاء راشدین مہدیین کی سنتوں کو اپنے اوپر لازم پکڑو اور امیر کی اطاعت اپنے اوپر لازم کر لو خواہ وہ ایک حبشی غلام ہی ہو، ان باتوں کو اچھی طرح محفوظ کر لو، اور نواہیات چیزوں سے اپنے آپ کو بچاؤ کیونکہ ہر نواہی بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

(۱۷۲۷۵) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو
السُّكْمِيِّ وَحُجْرُ بْنُ حُجْرٍ قَالَا أَتَيْنَا عِرْبَابُصَ بْنَ سَارِيَةَ وَهُوَ مِمَّنْ نَزَلَ إِلَيْهِ وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا اتَوْكَ
لِتَحِيلَهُمْ قُلْتُ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْنَا وَقُلْنَا أَتَيْنَاكَ زَائِرِينَ وَعَائِدِينَ وَمُقْتَبِسِينَ فَقَالَ عِرْبَابُصُ
صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيَّةٌ ذَرَفَتْ
مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقَالَ قَاتِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَ هَذِهِ مَوْعِظَةٌ مَوْذِعٌ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا فَقَالَ
أَوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بِعِدَى بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا
كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمُهْدِيِّينَ فَتَمَسَّكُوا بِهَا وَعَصُوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِدِ وَإِيَّاكُمْ
وَمُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحَدَّثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ [صححه ابن حبان (۵)، والحاكم (۹۷/۱)]. قَالَ
الْأَلْبَانِيُّ: صَحِيحٌ (ابو داود: ۴۶۰۷). [انظر بعده].

(۱۷۲۷۵) عبدالرحمن بن عمرو اور حجر بن حجر کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے متعلق یہ آیت نازل ہوئی تھی "ان لوگوں پر کوئی حرج نہیں جو آپ کے پاس آتے ہیں تاکہ انہیں سوار کر دیں....." کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم نے انہیں سلام کر کے عرض کیا کہ ہم آپ سے ملاقات کے لئے، عیادت کے لئے اور آپ سے استفادے کے لئے حاضر ہوئے ہیں، انہوں نے فرمایا ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی، پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر ایسا وعظ فرمایا کہ جس سے لوگوں کی آنکھیں پٹنے لگیں اور دل لرزنے لگے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو رخصتی کا وعظ محسوس ہوتا ہے، آپ ہمیں کیا وصیت

فرماتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں تمہیں ایسی واضح شریعت پر چھوڑ کر جا رہا ہوں جس کی رات اور دن برابر ہیں، میرے بعد جو بھی اس سے کبھی اختیار کرے گا، وہ ہلاک ہوگا، اور تم میں سے جو شخص زندہ رہے گا، وہ عنقریب بہت سے اختلافات دیکھے گا، لہذا تم میری جو سنتیں جانتے ہو اور خلفاء راشدین مہدیین کی سنتوں کو اپنے اوپر لازم پکڑو اور امیر کی اطاعت اپنے اوپر لازم کر لو خواہ وہ ایک جھٹی غلام ہی ہو، ان باتوں کو اچھی طرح محفوظ کر لو، اور نو ایجاد چیزوں سے اپنے آپ کو بچاؤ کیونکہ ہر نو ایجاد چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

(۱۷۲۷۶) حَدَّثَنَا حَبِوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي بَحِيرُ بْنُ مَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي بِلَالٍ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَظَهُمْ يَوْمًا بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ فَذَكَرَهُ [صححه الحاكم (۹۶/۱). قال شعيب: صحيح]. [راجع ما قبله].

(۱۷۲۷۶) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۲۷۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي بِلَالٍ عَنِ الْإِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَظَهُمْ يَوْمًا بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ فَذَكَرَهُ [راجع: ۱۷۲۷۵].

(۱۷۲۷۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۲۷۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْإِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْمُقَلَّمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلِلثَّانِي مَرَّةً [راجع: ۱۷۲۷۱].

(۱۷۲۷۸) حضرت عریاض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ پہلی صف والوں کے لئے تین مرتبہ اور دوسری صف والوں کے لئے ایک مرتبہ استغفار فرماتے تھے۔

(۱۷۲۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ هَانٍ قَالَ سَمِعْتُ الْإِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ قَالَ بَعَثَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْضِي لِمَنْ بَكْرِي فَقَالَ أَجَلُ لَا أَقْضِيكَهَا إِلَّا لِحَبِيبَتِي قَالَ فَقَضَانِي فَأَحْسَنَ قَضَانِي قَالَ وَجَاءَهُ أُعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْضِي بَكْرِي فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ جَمَلًا قَدْ أَسَنَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ مِنْ بَكْرِي قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَيْرَ الْقَوْمِ خَيْرُهُمْ قَضَاءً [صححه الحاكم (۳۰/۲). قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۲۲۸۶)، والنسائی: ۲۹۱/۷].

(۱۷۲۷۹) حضرت عریاض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کے ہاتھ ایک جوان اونٹ فروخت کیا،

کچھ عرصے بعد میں قیمت کا تقاضا کرنے کے لئے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے اونٹ کی قیمت ادا کر دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا بہت اچھا، میں تمہیں اس کی قیمت میں چاندی ہی دوں گا، چنانچہ نبی ﷺ نے خوب بہترین طریقے سے مجھے اس کی قیمت ادا کر دی۔

تھوڑی دیر بعد ایک دیہاتی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھے میرا اونٹ دے دیجئے، نبی ﷺ نے اسے ایک کچی عمر کا اونٹ دے دیا، اس نے کہا یا رسول اللہ! یہ تو میرے اونٹ سے بہت عمدہ ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا لوگوں میں سب سے بہترین وہ ہوتا ہے جو ادائیگی میں سب سے بہترین ہو۔

(۱۷۲۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ صَالِحٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ الْكَلْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِلَالٍ السُّلَمِيِّ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمُنْجِدٌ فِي طِينَتِهِ وَسَاتِبُكُمْ بِأَوَّلِ ذَلِكَ دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَبَشَارَةُ عِيسَى بِي وَرُؤْيَا أُمِّي أَلَيْ رَأَتْ وَكَذَلِكَ أُمَّهَاتُ النَّبِيِّينَ تَرَيْنَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ هِلَالٍ هُوَ الصَّوَابُ [انظر ما بعده].

(۱۷۲۸۰) حضرت عریاض بن مسعود سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں اس وقت بھی اللہ کا بندہ اور خاتم النبیین تھا جب کہ حضرت آدم ﷺ ابھی گارے میں ہی لتھڑے ہوئے تھے، اور میں تمہیں اس کی ابتداء بتاتا ہوں میں اپنے جد امجد حضرت ابراہیم ﷺ کی دعاء، حضرت عیسیٰ ﷺ کی بشارت اور اپنی والدہ کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے دیکھا تھا اور تمام انبیاء کی مائیں اسی طرح خواب دیکھتی تھیں۔

(۱۷۲۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْغَلَاءِ وَهُوَ الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ هِلَالٍ السُّلَمِيِّ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ إِنَّ أُمَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَتْ حِينَ وَضَعَتْهُ نُورًا أَضَاءَتْ مِنْهُ قُصُورُ الشَّامِ [انظره الطبرانی في الكبير (۶۲۹) قال شعيب: صحيح لغيره]. [راجع ما قبله].

(۱۷۲۸۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے، البتہ اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ نبی ﷺ کی والدہ نے بچے کی پیدائش کے وقت ایک نور دیکھا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔

(۱۷۲۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَعْنَى ابْنِ صَالِحٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي رُحْمٍ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُونَا إِلَى السَّحُورِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ هَلُمُّوا إِلَى الْغَدَاةِ الْمُبَارَكَةِ [راجع: ۱۷۲۷۳].

(۱۷۲۸۲) حضرت عریاض بن ساریہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ماہ رمضان میں مجھے ایک مرتبہ سحری کی دعوت دیتے

ہوئے فرمایا اس مبارک کھانے کے لئے آ جاؤ۔

(۱۷۲۹۲) ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَفِي الْعَذَابِ {صححه ابن خزيمة (۱۹۳۸)}. قال

شعيب: حسن اسناده ضعيف.

(۱۷۲۸۳) پھر میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے اللہ! معاویہ کو حساب اور کتاب کا علم عطا فرما، اور اسے عذاب سے محفوظ فرما۔

(۱۷۲۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ خَالِدٍ الْجَمْعِيُّ حَدَّثَنِي أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ الْعِرْبَاضِ قَالَتْ حَدَّثَنِي أَبِي

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ كُلَّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَلُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ

وَالْعَلِيَّةِ وَالْمَجْثَمَةِ وَأَنْ تُوْطَأَ السَّبَايَا حَتَّى يَضَعْنَ مَا فِي بُطُونِهِنَّ [قال الألباني: صحيح مفرقا إلا الخليفة

(الترمذی: ۱۴۷۴، و ۱۵۶۴)].

(۱۷۲۸۳) حضرت عرابض رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے خیر کے دن بچوں سے شکار کرنے والے ہر پرندے، پالتو گدھوں

کے گوشت، جانور کے منہ سے پھڑائے ہوئے مردار جانور، نشانہ سیدھا کیے جانے والے جانور اور وضع حمل سے قبل باندیوں

سے بہستری کرنے سے منع فرمادیا تھا۔

(۱۷۲۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ الْعِرْبَاضِ عَنْ أَبِيهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُ الْوَبْرَةَ مِنْ قُصَّةٍ مِنْ قَمِيءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَقُولُ مَا لِي مِنْ هَذَا إِلَّا مِثْلُ مَا

يَأْخُذُكُمْ إِلَّا الْخُمْسَ وَهُوَ مَرْدُودٌ لَكُمْ فَادُّوا الْخَيْطَ وَالْمَخِيطَ فَمَا فَوْقَهُمَا وَإِيَّاكُمْ وَالْعُلُولَ فَإِنَّهُ عَارٌ

وَشَنَارٌ عَلَى صَاحِبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [أخرجه الطبرانی في الكبير (۶۴۹) والبخاري (۱۷۳۴)]. قال شعيب: حسن لغيره.

[انظر ما بعده].

(۱۷۲۸۵) حضرت عرابض رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بعض اوقات نبی ﷺ مال غنیمت میں سے ایک بال اٹھاتے اور فرماتے اس

میں سے میرا بھی اتنا ہی حصہ ہے جتنا تم میں سے کسی کا ہے، سوائے شمس کے اور وہ بھی تم پر ہی لوٹا دیا جاتا ہے، لہذا دھاگہ اور سوئی

یا اس سے بھی کم درجے کی چیز ہو تو وہ واپس کر دو، اور مال غنیمت میں خیانت سے بچو، کیونکہ وہ قیامت کے دن خائن کے لئے

باعث عار وندامت ہوگی۔

(۱۷۲۸۶) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَرَوَى سُفْيَانُ عَنْ أَبِي يَسَانَ عَنْ وَهْبٍ هَذَا [راجع ما قبله].

(۱۷۲۸۶) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۲۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ أَخْبَرَنِي عَبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ

خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا

سَقَى امْرَأَتَهُ مِنَ الْمَاءِ اُجْرًا قَالَ فَاتَّبَعْتُهَا فَسَقَيْتُهَا وَحَدَّثْتُهَا بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۱۷۲۸۷) حضرت عرابض رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو پانی پلاتا ہے تو اسے اس پر بھی اجر ملتا ہے، چنانچہ میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور اسے پانی پلایا اور نبی ﷺ کی حدیث اسے سنائی۔

(۱۷۲۸۸) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ حَدَّثَهُ أَنَّ جُبَيْرَ بْنَ نَفِيرٍ حَدَّثَهُ أَنَّ الْعِرْبَاضَ حَدَّثَهُ وَكَانَ الْعِرْبَاضُ بْنُ سَارِيَةَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَةِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ ثَلَاثًا وَعَلَى الثَّانِي وَاحِدَةً [صححه ابن حبان (۲۱۵۸). قال الألبانی: صحيح (النسائی). ۱. انظر: ۱۷۲۸۹، ۱۷۲۹۴.]

(۱۷۲۸۸) حضرت عرابض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ پہلی صف والوں کے لئے تین مرتبہ اور دوسری صف والوں کے لئے ایک مرتبہ استغفار فرماتے تھے۔

(۱۷۲۸۹) حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِیَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ ثَلَاثًا وَعَلَى الْآخِرِ وَاحِدَةً

(۱۷۲۸۹) حضرت عرابض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ پہلی صف والوں کے لئے تین مرتبہ اور دوسری صف والوں کے لئے ایک مرتبہ استغفار فرماتے تھے۔

(۱۷۲۹۰) حَدَّثَنَا هَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمَّارٍ يَعْنِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُتَعَاهِدُونَ بِجَلَالِي فِي ظِلِّ عَرْشِي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَأَخْبَنِي قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ [اخرجه الطبرانی فی الكبير (۶۴۴) جود الهیثمی اسنادہ. قال شعيب: صحيح لغيره اسناد حسن.]

(۱۷۲۹۰) حضرت عرابض رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری عزت کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے میرے عرش کے سائے میں ہوں گے جبکہ اس دن میرے سائے کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا۔

(۱۷۲۹۱) حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ الْحَضْرَمِيَّ وَيَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِیَّةُ قَالَ حَدَّثَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي بَلَالٍ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْتَصِمُ الشُّهَدَاءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلَى فُرُشِهِمْ إِلَى رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ فِي الْيَوْمِ يَتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُونَ فَيَقُولُ الشُّهَدَاءُ إِخْوَانُنَا قُتِلُوا كَمَا قُتِلْنَا وَيَقُولُ الْمُتَوَفَّوْنَ عَلَى فُرُشِهِمْ إِخْوَانُنَا مَاتُوا عَلَى فُرُشِهِمْ كَمَا مِتْنَا عَلَى فُرُشِنَا فَيَقُولُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ انظُرُوا إِلَى جَرَاحِهِمْ فَإِنْ أَشْبَهَتْ جَرَاحُهُمْ جَرَاحَ الْمَقْتُولِينَ فَإِنَّهُمْ مِنْهُمْ

وَمَعَهُمْ فَإِذَا جِرَاحُهُمْ قَدْ أَشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ [انظر: ۱۷۲۹۶].

(۱۷۲۹۱) حضرت عرباض رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا طاعون کی وبا میں مرنے والوں کے متعلق پروردگار عالم کے سامنے شہداء اور طبعی موت مرنے والوں کے درمیان جھگڑا ہوگا، شہداء کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں، اور ہماری طرح شہید ہوئے، اور طبعی موت مرنے والے کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں اور ہماری طرح اپنے بستر پر فوت ہوئے ہیں، پروردگار فرمائے گا کہ ان کے زخم دیکھو، اگر ان کے زخم شہداء کے زخموں جیسے ہوں تو یہ شہداء میں شمار ہو کر ان کے ساتھ ہوں گے، جب دیکھا جائے گا تو ان کے زخم شہداء کے زخموں کے مشابہہ ہوں گے۔

(۱۷۲۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا بِهَيْئَةَ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي بِلَالٍ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ أَنْ يَرُقُّدَ وَقَالَ إِنَّ فِيهِنَّ آيَةً أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ آيَةٍ [اسناده ضعيف. قال الترمذی: حسن غريب. قال الألبانی: حسن (ابو داود: ۵۰۵۷، الترمذی: ۲۹۲۱، و ۳۴۰۶)].

(۱۷۲۹۲) حضرت عرباض رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ سونے سے پہلے ”سبح“ کے لفظ سے شروع ہونے والی سورتوں کی تلاوت فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان میں ایک آیت ایسی ہے جو ایک ہزار آیتوں سے افضل ہے۔

(۱۷۲۹۳) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ ضَمْصَمِ بْنِ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ الْإِعرْبَاضُ بْنُ سَارِيَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِلَيْنَا فِي الصُّفَةِ وَعَلَيْنَا الْحَوْتِكِيَّةُ فَيَقُولُ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا ذُخِرَ لَكُمْ مَا خَزِنْتُمْ عَلَى مَا زَوَى عَنْكُمْ وَلَيَفْتَحَنَّ لَكُمْ فَارِسُ وَالرُّومُ

(۱۷۲۹۳) حضرت عرباض رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے صفہ میں ہمارے پاس تشریف لائے، اور فرمانے لگے اگر تمہیں پتہ چل جائے کہ تمہارے لیے کیا کچھ ذخیرہ کیا گیا ہے، کہ ساری دنیا تمہارے لیے سیٹ دی جائے گی اور تمہارے ہاتھوں فارس و روم فتح ہو جائیں گے، تو تم بھی غمگین نہ ہو۔

(۱۷۲۹۴) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنِ الْإِعرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ ثَلَاثًا وَعَلَى الَّذِي يَلِيهِ وَاحِدَةً [راجع: ۱۷۲۸۷].

(۱۷۲۹۴) حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ پہلی صف والوں کے لئے تین مرتبہ اور دوسری صف والوں کے لئے ایک مرتبہ استغفار فرماتے تھے۔

(۱۷۲۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ الْإِعرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ لِي أَمَّ الْكِتَابِ لِحَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ

لَمُنْجِدٍ فِي طَبِئِهِ وَسَاتَبَكُمْ بِتَأْوِيلِ ذَلِكَ دَعْوَةَ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَبَشَارَةَ عِيسَى قَوْمَهُ وَرُؤْيَا أُمِّي الْيَسَى رَأَتْ أَنَّهُ خَرَجَ مِنْهَا نُورٌ أَضَاءَتْ لَهُ قُصُورُ الشَّامِ وَكَذَلِكَ تَرَى أُمَّهَاتُ النَّبِيِّينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ [اخرجه

الطبرانی فی الکبیر (۶۳۱) قال شعيب: صحيح لغيره دون اخره فاسناد ضعيف]. [انظر: ۱۷۲۸۰].

(۱۷۲۹۵) حضرت عرباض رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں اس وقت بھی اللہ کا بندہ اور خاتم النبیین تھا جب کہ حضرت آدم علیہ السلام بھی گارے میں ہی تھڑے ہوئے تھے، اور میں تمہیں اس کی ابتداء بتاتا ہوں میں اپنے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاء، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور اپنی والدہ کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے دیکھا تھا کہ ان سے ایک نور نکلا جس نے شام کے محلات روشن کر دیئے اور تمام انبیاء کی مائیں اسی طرح خواب دیکھتی تھیں۔

(۱۷۲۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي بَلَالٍ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْتَصِمُ الشُّهَدَاءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلَى فُرُشِهِمْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الَّذِينَ مَاتُوا مِنَ الطَّاعُونَ فَيَقُولُ الشُّهَدَاءُ إِخْوَانُنَا قُتِلُوا وَيَقُولُ الْمُتَوَفَّوْنَ عَلَى فُرُشِهِمْ إِخْوَانُنَا مَاتُوا عَلَى فُرُشِهِمْ كَمَا مِتْنَا فَيَقْضِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُمْ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى جِرَاحَاتِ الْمُطْعَمِينَ لِأَنَّهُمْ أَشْبَهَتْ جِرَاحَاتِ الشُّهَدَاءِ لَهُمْ مِنْهُمْ فَيَنْظُرُونَ إِلَى جِرَاحِ الْمُطْعَمِينَ فَإِذَا هُمْ قَدْ أَشْبَهَتْ فَيُلْحَقُونَ مَعَهُمْ [راجع: ۱۷۲۹۰].

(۱۷۲۹۶) حضرت عرباض رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا طاعون کی وبا میں مرنے والوں کے متعلق پروردگار عالم کے سامنے شہداء اور طبعی موت مرنے والوں کے درمیان جھگڑا ہوگا، شہداء کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں، اور ہماری طرح شہید ہوئے، اور طبعی موت مرنے والے کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں اور ہماری طرح اپنے بستروں پر فوت ہوئے ہیں، پروردگار فرمائے گا کہ ان کے زخم دیکھو، اگر ان کے زخم شہداء کے زخموں جیسے ہوں تو یہ شہداء میں شمار ہو کر ان کے ساتھ ہوں گے، جب دیکھا جائے گا تو ان کے زخم شہداء کے زخموں کے مشابہہ ہوں گے۔

حَدِيثُ أَبِي عَامِرٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷۲۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُدْرِكَةَ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ قُتِلَ مِنْهُمْ بِأَوْطَاسٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا عَامِرٍ لَا غَيْرُتَ قِتْلًا هَذِهِ الْآيَةُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ لَفُضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ آيِنَ ذَهَبْتُمْ إِنَّمَا هِيَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ مِنَ الْكُفَّارِ إِذَا

اهْتَدَيْتُمْ [انظر: ۱۷۹۵۱].

(۱۷۲۹۷) حضرت ابو عامر اشعری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ غزوہ اوطاس میں ان کا ایک آدمی مارا گیا، نبی ﷺ نے فرمایا عامر! تمہیں غیرت نہ آئی، ابو عامر رحمہ اللہ نے یہ آیت پڑھ کر سنا دی ”اے ایمان والو! اپنے نفس کا خیال رکھنا اپنے اوپر لازم کرلو، اگر تم ہدایت پر ہوئے تو کسی کے بھٹکنے سے تمہیں نقصان نہیں ہوگا“ اس پر نبی ﷺ غصے میں آ گئے اور فرمایا تم کہاں جا رہے ہو؟ آیت کا مطلب تو یہ ہے کہ اے اہل ایمان! اگر تم ہدایت پر ہوئے تو گمراہ کافر تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔

(۱۷۲۹۸) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَلَاذٍ يُحَدِّثُ عَنْ نَعْمِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَسْرُوحٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعَمَ الْحَيُّ الْأَسَدُ وَالْأَشْعَرِيُّونَ لَا يَقْرَءُونَ فِي الْقِتَالِ وَلَا يَهْلِكُونَ هُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ قَالَ عَامِرٌ فَحَدَّثْتُ بِهِ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَيْسَ هَكَذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّهُ قَالَ هُمْ مِنِّي وَإِلَيَّ فَقَالَ لَيْسَ هَكَذَا حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّهُ قَالَ هُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ قَالَ قَانَتْ إِذَا أَعْلَمَ بِحَدِيثِ أَبِيكَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا مِنْ أَجْوَدِ الْحَدِيثِ مَا رَوَاهُ إِلَّا جَرِيرٌ [اسناده ضعيف. صححه الحاكم (۱۳۸/۲)]. قال الترمذی:

حسن غريب. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۳۹۴۷). [انظر: ۱۷۶۴۰].

(۱۷۲۹۸) حضرت ابو عامر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بنو اسد اور اشعرئیں بہترین قبیلے ہیں، جو میدان جنگ سے بھاگتے ہیں اور نہ ہی خیانت کرتے ہیں، وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

حضرت ابو عامر رحمہ اللہ کے صاحبزادے عامر کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرت امیر معاویہ رحمہ اللہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ہم منی کے بعد وانا منهم نہیں فرمایا تھا بلکہ وایلی فرمایا تھا، عامر نے کہا کہ میرے والد صاحب نے اس طرح بیان نہیں کیا بلکہ یہی فرمایا وانا منهم تو حضرت امیر معاویہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اپنے والد کی حدیث تم زیادہ بہتر جانتے ہو گے۔

(۱۷۲۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ عَامِرٍ أَوْ أَبِي عَامِرٍ أَوْ أَبِي مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَصْحَابُهُ جَاءَهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي غَيْرِ صُورَتِهِ يَحْبِسُهُ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ وَضَعَ جَبْرِيلُ يَدَهُ عَلَى رُكْبَتَيْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِسْلَامُ فَقَالَ أَنْ تُسْلِمَ وَجْهَكَ لِلَّهِ وَأَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ قَالَ فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ أَسْلَمْتَ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ مَا الْإِيمَانُ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَالْمَوْتِ وَالْحَيَاةِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْحِسَابِ وَالْمِيزَانَ وَالْقَدْرَ كُلِّهِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ آمَنْتُ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ مَا الْإِحْسَانُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنَّكَ

إِنْ كُنْتُ لَا تَرَاهُ فَهُوَ يَرَاكَ قَالَ فَإِذَا فَعَلْتُ ذَلِكَ فَقَدْ أَحْسَنْتُ قَالَ نَعَمْ وَتَسْمَعُ رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ وَلَا يُرَى الَّذِي يَكَلِّمُهُ وَلَا يُسْمَعُ كَلَامُهُ قَالَ فَمَتَى السَّاعَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ خَمْسٌ مِنَ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ فَقَالَ السَّائِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ هُنْتُ حَدَّثْتُكَ بِعَلَامَتَيْنِ تَكُونَانِ قَبْلَهَا فَقَالَ حَدَّثْنِي فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَ الْأَمَّةَ تَلِدُ رَبَّتَهَا وَيَعْلُولُ أَهْلُ الْبُنْيَانِ بِالْبُنْيَانِ وَعَادَ الْعَالَةَ الْحُقَافَةُ رُئُوسَ النَّاسِ قَالَ وَمَنْ أَوْلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْعَرِيبُ قَالَ ثُمَّ وَلَى فَلَمَّا لَمْ نَرَ طَرِيقَهُ بَعْدُ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ ثَلَاثًا هَذَا جَبْرِيلُ جَاءَ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ دِينَهُمْ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا جَاءَنِي قَطُّ إِلَّا وَأَنَا أَعْرِفُهُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ هَذِهِ الْمَرْءَةُ (انظر: ۱۷۶۴۱)

(۱۷۶۹۹) حضرت ابو عامر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ اپنے صحابہ جملہ کے ساتھ کسی مجلس میں تشریف فرما تھے، کہ حضرت جبریل علیہ السلام اپنی شکل و صورت بدل کر آ گئے، نبی ﷺ یہ سمجھے کہ یہ کوئی مسلمان آدمی ہے، انہوں نے سلام کیا، نبی ﷺ نے جواب دیا، پھر انہوں نے اپنے ہاتھ نبی ﷺ کے گھٹنوں پر رکھ دیئے اور پوچھا یا رسول اللہ! ”اسلام“ سے کیا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اپنے آپ کو اللہ کے سامنے جھکا دو، لا الہ الا اللہ کی گواہی دو اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو، انہوں نے پوچھا کہ جب میں یہ کام کر لوں گا تو مسلمان کہلاؤں گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں!

پھر انہوں نے پوچھا کہ ”ایمان“ سے کیا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ پر، یوم آخرت، ملائکہ، کتابوں، نبیوں، موت اور حیات بعد الموت، جنت و جہنم، حساب و میزان اور ہر اچھے بری تقدیر اللہ کی طرف سے ہونے کا یقین رکھو، انہوں نے پوچھا کہ جب میں یہ کام کر لوں گا تو مؤمن بن جاؤں گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں!

پھر انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! احسان سے کیا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کی عبادت اس طرح کرنا کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو، اگر یہ تصور نہیں کر سکتے تو پھر یہی تصور کر لو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے، انہوں نے پوچھا کہ اگر میں ایسا کر لوں تو میں نے ”احسان“ کا درجہ حاصل کر لیا؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں، راوی کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے جوابات تو سن رہے تھے لیکن وہ شخص نظر نہیں آ رہا تھا جس سے نبی ﷺ گفتگو فرما رہے تھے اور نہ ہی اس کی بات سنائی دے رہی تھی۔

پھر سائل نے پوچھا یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ نبی ﷺ نے فرمایا سبحان اللہ! غیب کی پانچ چیزیں ایسی ہیں جنہیں اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا، (پھر یہ آیت تلاوت فرمائی) بیشک قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے، وہی بارش برساتا ہے، وہی جانتا ہے کہ رحم مادر میں کیا ہے؟ کوئی نفس نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کمائے گا؟ اور کوئی نفس نہیں جانتا کہ وہ کس سرزمین میں مرے گا، بیشک اللہ بڑا جاننے والا باخبر ہے۔

پھر سائل نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو دو علامتیں بتا سکتا ہوں جو قیامت سے پہلے رونما ہوں

کی؟ نبی ﷺ نے فرمایا بتاؤ، اس نے کہا جب آپ دیکھیں کہ باندی اپنی مالکن کو جہنم دے رہی ہے اور عمارتوں والے عمارتوں میں ایک دوسرے پر فخر کر رہے ہیں اور نیچے افراد لوگوں کے سردار بن گئے ہیں (تو قیامت قریب آ جائے گی) راوی نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہوں گے؟ فرمایا دیہاتی لوگ۔

پھر وہ سائل چلا گیا اور ہمیں بعد میں اس کا راستہ نظر نہیں آیا، پھر نبی ﷺ نے تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ کر فرمایا یہ جبریل تھے جو لوگوں کو ان کے دین کی تعلیم دینے کے لئے آئے تھے، اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، جبریل میرے پاس ”اس مرتبہ کے علاوہ“ جب بھی آئے، میں نے انہیں پہچان لیا (لیکن اس مرتبہ نہیں پہچان سکا)

(۱۷۲۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ قَالَ حَدَّثَنِي شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَصْنَافِ النِّسَاءِ وَذَكَرَ الْحَدِيثُ [حسنہ الترمذی۔ قال الألبانی: ضعيف الاسناد (الترمذی: ۱۷۶۴۲) [راجع: ۲۹۲۵]۔

(۱۷۳۰۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مختلف عورتوں سے ابتداء نکاح کرنے سے منع کر دیا تھا۔
فائدہ: حدیث کی مکمل وضاحت کے لئے حدیث نمبر ۲۹۲۳ ملاحظہ کیجئے۔

(۱۷۳۰۱) وَذَكَرَ مُلْصِقًا بِهِ قَالَ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا فَأَتَاهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ إِنَّ شَيْئًا حَدَّثْتُكَ بِمَعَالِمَ لَهَا دُونَ ذَلِكَ قَالَ أَجَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَحَدَّثَنِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتَ الْأَمَةَ وَلَدَتْ رَبَّتَهَا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [انظر: ۱۷۶۴۳] [راجع: ۲۹۲۶]۔

(۱۷۳۰۱) حدیث نمبر (۱۷۲۹۹) ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۷۳۰۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو خَلْفٍ مُوسَى بْنُ خَلْفٍ كَانَ يُعَدُّ فِي الْبَدَلَاءِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ مَسْلَمٍ عَنْ جَدِّهِ مَمْطُورٍ عَنِ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ يَعْمَلَ بِهِنَّ وَأَنْ يَأْمُرَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يَعْمَلُوا بِهِنَّ وَكَأَدَ أَنْ يَطِئَهُ فَقَالَ لَهُ عِيسَى إِنَّكَ قَدْ أَمَرْتَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ تَعْمَلَ بِهِنَّ وَتَأْمُرَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يَعْمَلُوا بِهِنَّ فِيمَا أَنْ بُلَّغَهُنَّ وَإِمَّا أَنْ أَبْلَغَهُنَّ فَقَالَ يَا أَخِي إِنِّي أَخَشَى أَنْ سَبَقْتَنِي أَنْ أُعَذِّبَ أَوْ يُخَسِّفَ بِي قَالَ فَجَمَعَ يَحْيَى بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ حَتَّى امْتَلَأَ الْمَسْجِدُ فَقَعَدَ عَلَى الشَّرَفِ فَحَمِدَ اللَّهَ

وَأَنذَرْتَنِي عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِي بِخَمْسٍ كَلِمَاتٍ أَنْ أَتَمَلَّ بِهِنَّ وَأَمُرُكُمْ أَنْ تَعْمَلُوا بِهِنَّ أَوَّلَهُنَّ أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ لَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا فَإِنْ مَثَلُ ذَلِكَ مَثَلُ رَجُلٍ اشْتَرَى عَبْدًا مِنْ خَالِصٍ مَالِهِ يَوْرَقِي أَوْ ذَهَبٍ فَيَجْعَلُ يَفْعَلُ وَيُؤَدِّي غَلَّتُهُ إِلَى غَيْرِ سَيِّدِهِ فَأَيُّكُمْ سَرَهُ أَنْ يَكُونَ عَبْدُهُ كَذَلِكَ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَكُمْ وَرَزَقَكُمْ فَأَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَأَمُرُكُمْ بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْصِبُ وَجْهَهُ لَوَجْهِ عَبْدِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَإِذَا صَلَّيْتُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوا وَأَمُرُكُمْ بِالصَّيَامِ فَإِنْ مَثَلُ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ مَعَهُ صُرَّةٌ مِنْ مِسْكِ فِي عِصَابَةٍ كُلُّهُمْ يَجِدُ رِيحَ الْمِسْكِ وَإِنْ خُلُوفَ قَمِ الصَّائِمِ عِنْدَ اللَّهِ أَطْيَبُ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَأَمُرُكُمْ بِالصَّدَقَةِ فَإِنْ مَثَلُ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَسْرَهُ الْعَدُوُّ فَشَدُّوا يَدَيْهِ إِلَى عُنُقِهِ وَلَقَمُوا لِيَضْرِبُوا عُنُقَهُ فَقَالَ هَلْ لَكُمْ أَنْ أَتَدَيَّ نَفْسِي مِنْكُمْ فَيَجْعَلُ يَفْتَدِي نَفْسَهُ مِنْهُمْ بِالْقَلِيلِ وَالْكَثِيرِ حَتَّى تَكُ نَفْسُهُ وَأَمُرُكُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَثِيرًا وَإِنْ مَثَلُ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ طَلَبَهُ الْعَدُوُّ سِرَاعًا فِي آثَرِهِ فَاتَى حِصْنًا حَصِينًا فَتَحَصَّنَ فِيهِ وَإِنَّ الْعَبْدَ أَحْصَنُ مَا يَكُونُ مِنَ الشَّيْطَانِ إِذَا كَانَ فِي ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَمُرُكُمْ بِخَمْسٍ اللَّهُ أَمَرَنِي بِهِنَّ بِالْجَمَاعَةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قَبْلَ شَرِّ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ إِلَّا أَنْ يَرْجِعَ وَمَنْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جُنَائِدِ جَهَنَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ صَامَ وَإِنْ صَلَّى قَالَ وَإِنْ صَامَ وَإِنْ صَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ فَادْعُوا الْمُسْلِمِينَ بِأَسْمَائِهِمْ بِمَا سَمَّاهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُسْلِمِينَ الْمُسْلِمِينَ عِبَادَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

[صححه ابن خزيمة (٤٨٣، ٩٣٠، ١٨٩٥)، وابن حبان (٦٢٣٣)، والحاكم (١١٨/١)، قال الترمذي: حسن]

صحيح غريب. قال الألباني: صحيح (الترمذي: ٢٨٦٣، ٢٨٦٤). [انظر: ١٧٩٥٣].

(۱۷۳۰۲) حضرت حارث اشعری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو پانچ باتوں کے متعلق حکم دیا کہ ان پر خود بھی عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دیں، قریب تھا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام سے اس معاملے میں تاخیر ہو جاتی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہنے لگے آپ کو پانچ باتوں کے متعلق حکم ہوا ہے کہ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دیں، اب یا تو یہ پیغام آپ خود پہنچا دیں، ورنہ میں پہنچائے دیتا ہوں، حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا بھائی! مجھے اندیشہ ہے کہ اگر آپ مجھ پر سبقت لے گئے تو میں عذاب میں مبتلا ہو جاؤں گا یا زمین میں دھنسا دیا جاؤں گا۔

چنانچہ اس کے بعد حضرت یحییٰ علیہ السلام نے بیت المقدس میں بنی اسرائیل کو جمع کیا، جب مسجد بھر گئی تو وہ ایک ٹیلے پر بیٹھ گئے، اللہ کی حمد و ثناء کی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ باتوں کے متعلق حکم دیا ہے کہ خود بھی ان پر عمل کروں اور تمہیں بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دوں، ان میں سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ تم صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ،

اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے اپنے خالص مال یعنی سونے چاندی سے ایک غلام خریدا، وہ غلام اپنے آقا کے علاوہ کسی دوسرے کے لئے مزدوری کرنا اور اسے اپنی خواہ دینا شروع کر دے تو تم میں سے کون چاہے گا کہ اس کا غلام ایسا ہو؟ چونکہ اللہ نے تمہیں پیدا کیا اور رزق دیا ہے لہذا اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔

نیز میں تمہیں نماز کا حکم دیتا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی تمام تر توجہات اپنے بندے پر مرکوز فرمادیتا ہے بشرطیکہ وہ ادھر ادھر نہ دیکھے، اس لئے جب تم نماز پڑھا کرو تو دائیں بائیں نہ دیکھا کرو، نیز میں تمہیں روزوں کا حکم دیتا ہوں کیونکہ اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو بھری محفل میں مشک کی ایک شیشی لے کر آئے اور سب کو اس کی مہک کا احساس ہو، اور اللہ کے نزدیک روزہ دار کے منہ کی مہک مشک کی مہک سے بھی زیادہ عمدہ ہوتی ہے۔

نیز میں تمہیں صدقہ کرنے کا حکم دیتا ہوں کیونکہ اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جسے دشمن نے قید کر کے اس کے ہاتھ گردن سے باندھ دیئے ہوں اور پھر اسے قتل کرنے کے لئے لے چلیں اور وہ ان سے کہے کہ کیا تم میری جان کا فدیہ وصول کرنے کے لئے تیار ہو؟ پھر وہ تھوڑے اور زیادہ کے ذریعے جس طرح بھی بن پڑے، اپنی جان کا فدیہ پیش کرنے لگے یہاں تک کہ اپنے آپ کو چھڑا لے، اور میں تمہیں کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کا حکم دیتا ہوں، کیونکہ اس کی مثال اس شخص کی سی ہے دشمن جس کا بہت تیزی سے پیچھا کر رہا ہو، اور وہ ایک مضبوط قلعہ میں گھس کر پناہ گزین ہو جائے، اس طرح بندہ بھی جب تک اللہ کے ذکر میں مصروف رہتا ہے، شیطان کے حیلوں سے محفوظ ایک مضبوط قلعے میں ہوتا ہے۔

اس کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا میں بھی تمہیں پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں جنہیں اختیار کرنے کا اللہ نے مجھے حکم دیا ہے، ① اجتماعیت کا ② حکمران کی بات سننے کا ③ بات ماننے کا ④ ہجرت کا ⑤ اور جہاد فی سبیل اللہ کا، کیونکہ جو شخص بھی ایک بالشت کے برابر جماعت مسلمین سے فروع کرتا ہے، وہ اپنی گردن سے اسلام کا قلابہ اتار پھینکتا ہے، الا یہ کہ واپس جماعت کی طرف لوٹ آئے، اور جو شخص زمانہ جاہلیت کے نعرے لگاتا ہے، وہ جہنم کا ایندھن ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! اگرچہ وہ نماز روزہ کرتا ہو؟ نبی ﷺ نے فرمایا اگرچہ وہ نماز روزہ کرتا ہو اور اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہو، سو تم مسلمانوں کو ان ناموں سے پکارو جن ناموں سے اللہ نے اپنے مسلمان بندوں کو پکارا ہے۔

حَدِيثُ الْمُقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ الْكِنْدِيِّ أَبِي كَرِيمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷۲.۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ثَوْرٌ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْمُقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ أَبِي كَرِيمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُعَلِّمَهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ

[صححه ابن حبان (۵۷۰) والحاكم (۱۷۱/۴) قال الترمذی: حسن صحيح غریب. قال الألبانی صحيح (ابو داود):

[۵۱۲۴، الترمذی: ۲۳۹۲]۔

(۱۷۳۰۳) حضرت مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اپنے کسی بھائی سے محبت کرتا ہو تو اسے چاہئے کہ اسے بتادے۔

(۱۷۳.۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَنصُورٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْمَقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ أَبِي كَرِيمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْلَةُ الضَّيْفِ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَإِنْ أَصْبَحَ بِفَنَائِهِ مَحْرُومًا كَانَ ذَنْبًا لَهُ عَلَيْهِ إِنْ شَاءَ اقْتِضَاهُ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهُ [قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۳۷۵۰، ابن ماجہ: ۳۶۷۷)]۔ [انظر: ۱۷۳۰۵، ۱۷۳۲۷، ۱۷۳۲۸، ۱۷۳۳۴]۔

(۱۷۳۰۴) حضرت مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے مہمان کی رات ہر مسلمان پر (اس کی خبر گیری کرنا) واجب ہے، اگر وہ اپنے میزبان کے مہن میں صبح تک محروم رہا تو وہ اس کا مقروض ہو گیا، چاہے تو ادا کر دے اور چاہے تو چھوڑ دے۔

(۱۷۳.۵) حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبُكَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَنصُورٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي كَرِيمَةَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةُ الضَّيْفِ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَإِنْ أَصْبَحَ بِفَنَائِهِ مَحْرُومًا كَانَ ذَنْبًا لَهُ عَلَيْهِ إِنْ شَاءَ اقْتِضَاهُ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهُ

(۱۷۳۰۵) حضرت مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے مہمان کی رات ہر مسلمان پر (اس کی خبر گیری کرنا) واجب ہے، اگر وہ اپنے میزبان کے مہن میں صبح تک محروم رہا تو وہ اس کا مقروض ہو گیا، چاہے تو ادا کر دے اور چاہے تو چھوڑ دے۔

(۱۷۳.۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا حَرِيزٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ الْجَرَّاشِيِّ عَنِ الْمَقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ الْكِنْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِنِّي أُوتِيتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ إِلَّا إِنِّي أُوتِيتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَا يُوشِكُ رَجُلٌ يَنْتَشِي شَبَعَانًا عَلَى أَرِيكِتِهِ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ خَلَالٍ فَاحْلُوهُ وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ إِلَّا لَا يَحِلُّ لَكُمْ لَحْمُ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ وَلَا كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ إِلَّا وَلَا لِقِطَّةٌ مِنْ مَالٍ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَفِينِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَقْرَؤَهُمْ فَإِنْ لَمْ يَقْرَؤَهُمْ فَلَهُمْ أَنْ يُعَقِّبُوهُمْ بِمِثْلِ قِرَائِهِمْ [صححه ابن حبان (۱۲)]۔ قال الترمذی: حسن غریب قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۳۸۰۴، و ۴۶۰۴)۔

(۱۷۳۰۶) حضرت مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا یاد رکھو! مجھے قرآن کریم اور اس کے ساتھ کچھ اور بھی دیا گیا ہے، یاد رکھو! مجھے قرآن کریم اور اس کے ساتھ کچھ اور بھی دیا گیا ہے، یاد رکھو! عنقریب ایک آدمی آئے گا جو اپنے تخت پر

بیٹھ کر یہ کہے گا کہ قرآن کریم کو اپنے اوپر لازم کر لو، صرف اس میں جو چیز تمہیں حلال ملے، اسے حلال سمجھو اور جو حرام ملے، اسے حرام سمجھو، یاد رکھو! تمہارے لیے پالتو گدھوں کا گوشت اور کوئی کچلی والا درندہ حلال نہیں ہے، کسی ذی کے مال کی گری پڑی چیز بھی حلال نہیں، الا یہ کہ اس کے مالک کو اس کی ضرورت نہ ہو، اور جو شخص کسی قوم کے یہاں مہمان بنے، انہیں اس کی مہمان نوازی کرنا چاہئے، اگر وہ اس کی مہمان نوازی نہ کریں تو انہیں بھی اجازت ہے کہ وہ اسی طرح ان کی بھی مہمان نوازی کریں۔

(۱۷۳.۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوَازِيِّ عَنِ الْمُقَدَّامِ أَبِي كَرِيمَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَرَكَ كَلًّا فَلِإِي اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَرُبَّمَا قَالَ فَلِإِنَّا وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَارِيثِهِ وَالْخَالِ وَارِثٌ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ وَآتَا وَارِثٌ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ أَرِثُهُ وَأَعْقِلُ عَنْهُ [صححه ابن حبان (۶۰۳۵)]. قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۲۸۹۹، نو: ۲۹۰۰، ابن ماجہ: ۲۶۳۴، ۲۷۳۸). قال شعيب: اسنادہ جيد. [انظر: ۱۷۳۰۸، ۱۷۳۳۵، ۱۷۳۳۶].

(۱۷۳.۷) حضرت مقدم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کوئی بوجھ چھوڑ کر فوت ہو جائے، وہ اللہ اور اس کے رسول کے ذمہ داری میں ہے، اور جو شخص مال و دولت چھوڑ کر مر جائے وہ اس کے ورثاء کا ہوگا، اور ماموں اس شخص کا وارث ہوتا ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو، اور میں اس شخص کا وارث ہوں جس کا کوئی وارث نہیں، میں اس کا وارث ہوں اور اس کی طرف سے دیت ادا کروں گا۔

(۱۷۳.۸) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فَقَدْ كَرَّهَ وَقَالَ عَنِ الْمُقَدَّامِ مِنْ كِنْدَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ [راجع: ۱۷۳.۷]. (۱۷۳.۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۳.۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمُقَدَّامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْلُوا طَعَامَكُمْ يَبَارِكْ لَكُمْ فِيهِ [صححه البعاری (۲۱۲۸)]. وابن حبان (۴۹۱۸). (۱۷۳.۹) حضرت مقدم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا غلہ ماپ کر لیا کرو، تمہارے لیے اس میں برکت ڈال دی جائے گی۔

(۱۷۳.۱۰) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْجُودِيِّ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ الْمُهَاجِرِ عَنِ الْمُقَدَّامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ أَبِي كَرِيمَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَضَافَ قَوْمًا فَأَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُومًا فَإِنَّ حَقَّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ نَصْرُهُ حَتَّى يَأْخُذَ بِقَرَى لَيْلِيهِ مِنْ زَرْعِهِ وَمَالِهِ [صححه الحاكم (۱۳۲/۴)]. قال الألبانی: ضعيف (ابو داود: ۳۷۵۱). [انظر: ۱۷۳۲۹، ۱۷۳۳۰].

(۱۷۳۱۰) حضرت مقدم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مسلمان کسی قوم کے یہاں مہمان بنے لیکن وہ اپنے حق سے محروم رہے تو ہر مسلمان پر اس کی مدد کرنا واجب ہے، تاکہ اس رات کی مہمان نوازی کی مد میں میزبانوں کی فصل سے اور مال سے وصول کر لیا جائے۔

(۱۷۳۱۱) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَجِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ الْمُقَدَّامِ بْنِ مَعْدَى كَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَطْعَمْتَ نَفْسَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ وَمَا أَطْعَمْتَ وَلَدَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ وَمَا أَطْعَمْتَ زَوْجَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ وَمَا أَطْعَمْتَ خَادِمَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ [حسن البوصیری اسنادہ، ووثق الهیثمی رجالہ، قال الألبانی: صحیح (ابن ماجہ: ۲۱۳۸)۔ قال شعیب: حسن]۔ [انظر: ۱۷۳۲۳]۔

(۱۷۳۱۱) حضرت مقدم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تم جو اپنے آپ کو کھلا دو، وہ صدقہ ہے، جو اپنے بچوں کو کھلا دو، وہ بھی صدقہ ہے، جو اپنی بیوی کو کھلا دو، وہ بھی صدقہ ہے، اور جو اپنے خادم کو کھلا دو، وہ بھی صدقہ ہے۔

(۱۷۳۱۲) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ أَرْطَاةَ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ بَعْضِ أَشْيَاخِ الْجُنْدِ عَنْ الْمُقَدَّامِ بْنِ مَعْدَى كَرِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ لَطْمِ خُدُودِ الدَّوَابِّ وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ جَعَلَ لَكُمْ عَصِيًّا وَسِيَّطًا

(۱۷۳۱۲) حضرت مقدم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو جانوروں کے رخساروں پر طمانچہ مارنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان جانوروں کو تمہارے لیے لاشمی اور کوڑے (سہارا) بنایا ہے۔

(۱۷۳۱۳) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا بَجِيرُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ الْمُقَدَّامِ بْنِ مَعْدَى كَرِبَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَكَلَ أَحَدٌ مِنْكُمْ طَعَامًا أَحَبَّ إِلَيَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَمَلِي يَدِّيهِ [صححه البخاری (۲۰۷۲)]۔ [انظر: ۱۷۳۲۲]۔

(۱۷۳۱۳) حضرت مقدم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ انسان نے اللہ کی نگاہوں میں اپنے ہاتھوں کی کمائی سے زیادہ محبوب کوئی کھانا نہیں کھایا۔

(۱۷۳۱۴) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِمْسَى وَالْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ بَجِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ الْمُقَدَّامِ بْنِ مَعْدَى كَرِبَ الْكِنْدِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ الْحَكَمُ سِتَّ خِصَالٍ أَنْ يُغْفَرَ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ مِنْ دَمِهِ وَيَرَى قَالَ الْحَكَمُ وَيَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُحَلَّى حُلَّةَ الْإِيمَانِ وَيُزَوَّجَ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ وَيُجَارَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَأْمَنَ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ قَالَ الْحَكَمُ يَوْمَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوتَةُ مِنْهُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

وَيُزَوِّجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِنَ الْحُورِ الْعِينِ وَيُشَقِّعُ لِي سَبْعِينَ إِنْسَانًا مِنْ أَقَارِبِهِ [قال الترمذی: حسن صحيح غریب. قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۲۷۹۹، الترمذی: ۱۶۶۳). قال شعيب: رجاله ثقات.]

(۱۷۳۱۴) حضرت مقدم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی نگاہوں میں شہید کے بہت سے مقامات ہیں، اس کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اسے معاف کر دیا جاتا ہے، جنت میں اسے اس کا ٹھکانہ دکھا دیا جاتا ہے، اسے ایمان کا حلہ پہنایا جاتا ہے، حور عین سے اس کا نکاح کر دیا جاتا ہے، اسے عذابِ قبر سے محفوظ کر دیا جاتا ہے، اور اسے فزعِ اکبر (بڑی گھبراہٹ) سے محفوظ کر دیا جاتا ہے، اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جاتا ہے، جس کا ایک ایک یا قوت دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا، بہتر حور عین سے اس کی شادی کر دی جاتی ہے، اور اس کے اعزہ و اقرباء میں سے ستر آدمیوں کے حق میں اس کی سفارش قبول کر لی جاتی ہے۔

(۱۷۳۱۵) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عِيَّاشٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ (۱۷۳۱۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۳۱۶) حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِیَّةُ حَدَّثَنَا بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمُقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُوَصِّيكُمْ بِالْأَقْرَبِ فَأَلْقُرَبِ (۱۷۳۱۶) [صحيح البوصیری اسنادہ. قال شعيب: حسن. قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۳۶۶۱). [انظر: ۱۷۳۱۹].

(۱۷۳۱۶) حضرت مقدم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ تمہیں وصیت کرتا ہے کہ درجہ بدرجہ قریبی رشتہ داروں سے حسن سلوک کرو۔

(۱۷۳۱۷) حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَا حَدَّثَنَا بَقِیَّةُ حَدَّثَنَا بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمُقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ وَعَنْ مَيَّالِرِ النُّمُودِ [قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۱۷۶/۷). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد ضعیف.]

(۱۷۳۱۷) حضرت مقدم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو ریشم، سونے اور چیتے کی کھالوں کے پالان استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۷۳۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ الْكِنَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ الطَّائِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الْمُقْدَامَ بْنَ مَعْدِي كَرِبَ الْكِنْدِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مَلَأَ ابْنُ آدَمَ وَغَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ حَسْبُ ابْنِ آدَمَ أَكَلَاتُ يَقْمَنَ صَلْبُهُ فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثَلُثُ طَعَامٍ وَثَلُثُ شَرَابٍ وَثَلُثُ لِنْفُسِهِ [قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: ضعيف (الترمذی: ۲۳۸۰). قال شعيب: رجاله ثقات.]

(۱۷۳۱۸) حضرت مقدم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ابن آدم نے پیٹ سے زیادہ بدترین کسی برتن کو نہیں بھرا، حالانکہ ابن آدم کے لئے تو اتنے لقمے ہی کافی ہیں جو اس کی کمر کو سیدھا رکھ سکیں، اگر زیادہ کھانا ہی ضروری ہو تو ایک تہائی کھانا ہو، ایک تہائی پانی ہو اور ایک تہائی سانس لینے کے لئے ہو۔

(۱۷۳۱۹) حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عِيَّاشٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمُقَدَّامِ بْنِ مَعْدَى كَرِبَ الْكِنْدِيُّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُوصِيكُم بِأَمْتَائِكُمْ إِنَّ اللَّهَ يُوصِيكُم بِأَمْتَائِكُمْ إِنَّ اللَّهَ يُوصِيكُم بِالْأَقْرَبِ فَأَلْقُرِبِ [راجع: ۱۷۳۱۶]۔

(۱۷۳۱۹) حضرت مقدم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ تمہیں وصیت کرتا ہے کہ اپنی ماؤں کے ساتھ، اپنے باپوں کے ساتھ اور درجہ بدرجہ قریبی رشتہ داروں سے حسن سلوک کرو۔

(۱۷۳۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَيْسَرَةَ الْعَضْرَمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الْمُقَدَّامَ بْنَ مَعْدَى كَرِبَ الْكِنْدِيُّ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَضَمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأَذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا [قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۱۲۱، ابن ماجہ: ۴۴۲، و ۴۵۷)، قال شعيب: ضعيف لنكارة فيه. قلت: ولكن هذه النكارة ليست موجودة في روايتي ابى داود وابن ماجه]۔

(۱۷۳۲۰) حضرت مقدم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس وضو کا پانی لایا گیا، آپ ﷺ نے اس سے وضو کیا، دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا، چہرے کو تین مرتبہ دھویا، دونوں بازوؤں کو تین تین مرتبہ دھویا، پھر تین مرتبہ کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا، پھر سر کا اور کانوں کے ظاہری اور باطنی حصوں کا مسح کیا اور تین تین مرتبہ دونوں پاؤں دھولے۔

(۱۷۳۲۱) حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بِقِیَّةُ حَدَّثَنَا بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ وَقَدْ الْمُقَدَّامُ بْنُ مَعْدَى كَرِبَ وَعَمْرُو بْنُ الْأَسْوَدِ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِلْمُقَدَّامِ أَعْلِمْتَ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ تَوَفَّى فَرَجَعَ الْمُقَدَّامُ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ أَرَاهَا مُصِيبَةٌ فَقَالَ وَلَمْ لَا أَرَاهَا مُصِيبَةٌ وَقَدْ وَضَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَبْرِهِ وَقَالَ هَذَا مِنِّي وَحَسِينٌ مِنِّي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا [اسناده ضعيف. قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۴۱۳۱)]۔

(۱۷۳۲۱) ایک مرتبہ حضرت مقدم رحمہ اللہ اور عمرو بن اسود رحمہ اللہ حضرت امیر معاویہ رحمہ اللہ کے پاس گئے، حضرت معاویہ رحمہ اللہ نے حضرت مقدم رحمہ اللہ سے پوچھا کہ کیا آپ کے علم میں ہے کہ حضرت امام حسن رحمہ اللہ فوت ہو گئے ہیں؟ یہ سنتے ہی حضرت مقدم رحمہ اللہ نے ”اللہ وانا الیہ راجعون“ کہا، حضرت معاویہ رحمہ اللہ نے پوچھا کہ کیا آپ اسے عظیم مصیبت سمجھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں اسے مصیبت کیوں نہ سمجھوں؟ جبکہ نبی ﷺ نے انہیں اپنی گود میں بٹھا کر فرمایا تھا کہ یہ مجھ سے ہے اور حسین، علی سے

ہے۔ بخاری۔

(۱۷۳۲۲) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ
الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدَى كَرِبَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاسِطًا يَدَيْهِ يَقُولُ مَا أَكَلَ أَحَدٌ مِنْكُمْ
طَعَامًا لِي الدُّنْيَا خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلٍ يَدِيهِ [راجع: ۱۷۳۱۳].

(۱۷۳۲۲) حضرت مقدم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ انسان نے اللہ کی نکاحوں
میں اپنے ہاتھوں کی کمائی سے زیادہ محبوب کوئی کھانا نہیں کھایا۔

(۱۷۳۲۳) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ
الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدَى كَرِبَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَطْعَمْتُ نَفْسَكَ فَهُوَ لَكَ
صَدَقَةٌ وَلِلَّذِكِ وَزَوْجَتِكَ وَخَادِمِكَ [راجع: ۱۷۳۱۱].

(۱۷۳۲۳) حضرت مقدم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تم جو اپنے آپ کو کھلا دو، وہ صدقہ ہے، جو اپنے بچوں
کو کھلا دو، وہ بھی صدقہ ہے، جو اپنی بیوی کو کھلا دو، وہ بھی صدقہ ہے، اور جو اپنے خادم کو کھلا دو، وہ بھی صدقہ ہے۔

(۱۷۳۲۴) حَدَّثَنَا عَتَّابٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدَى كَرِبَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِغَدَاءِ السَّحْرِ
فَإِنَّهُ هُوَ الْغَدَاءُ الْمُبَارَكُ [قال الألبانی: صحيح الاسناد (النسائی: ۱۶۶/۴)]. قال شعيب: حسن بشواهد. وهذا

اسناد ضعیف۔

(۱۷۳۲۴) حضرت مقدم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سحری کا کھانا ضرور کھایا کرو کیونکہ وہ بابرکت کھانا ہوتا ہے۔

(۱۷۳۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ
الْمِقْدَامَ بْنَ مَعْدَى كَرِبَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ وَعَنْ كُلِّ
ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ

(۱۷۳۲۵) حضرت مقدم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے پالتو گدھوں کے گوشت اور کھلی سے شکار کرنے والے ہر درندے کو
کھانے کی ممانعت فرمائی ہے۔

(۱۷۳۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ وَزِيدٍ بْنُ حَبَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ زَيْدٌ لِي
حَدِيثُهُ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمِقْدَامَ بْنَ مَعْدَى كَرِبَ يَقُولُ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ أَشْيَاءَ ثَمَّ قَالَ يُوشِكُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْذِبَنِي وَهُوَ مُتَكِيٌّ عَلَى أَرِيكَتِهِ يُحَدِّثُ بِحَدِيثِي
فَيَقُولُ بَيْنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللَّهِ فَمَا وَجَدْنَا فِيهِ مِنْ حَلَالٍ اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ إِلَّا

وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ [صححه الحاكم (۱۰۹/۱)]. قال الترمذی:

حسن غریب قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۱۲، و ۳۱۹۳، الترمذی: ۲۶۶۴).

(۱۷۳۲۶) حضرت مقدم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے خیر کے دن کئی چیزوں کو حرام قرار دیا، پھر ارشاد فرمایا غفریب ایک آدمی آئے گا جو اپنے تحت پر بیٹھ کر یہ کہے گا کہ قرآن کریم کو اپنے اوپر لازم کرلو، صرف اس میں جو چیز تمہیں حلال ملے، اسے حلال سمجھو اور جو حرام ملے، اسے حرام سمجھو، یاد رکھو! جس طرح اللہ نے کچھ چیزوں کو حرام قرار دیا ہے، رسول اللہ (ﷺ) نے بھی کچھ چیزوں کو حرام قرار دیا ہے۔

(۱۷۳۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْمُقْدَامِ أَبِي كَرِيمَةَ قَالَ قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ الْمُقْدَامُ أَبُو كَرِيمَةَ الشَّامِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّيْلَةِ الضَّيْفِ قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ حَقٌّ وَاجِبَةٌ فَإِنْ أَصْبَحَ بِفَنَائِهِ فَهُوَ دَيْنٌ عَلَيْهِ فَإِنْ شَاءَ اقْتَضَى وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ [راجع: ۱۷۳۰۴].

(۱۷۳۲۷) حضرت مقدم بن معدی کرب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے مہمان کی رات ہر مسلمان پر (اس کی خبر گیری کرنا) واجب ہے، اگر وہ اپنے میزبان کے گھن میں صبح تک محروم رہا تو وہ اس کا مقروض ہو گیا، چاہے تو ادا کر دے اور چاہے تو چھوڑ دے۔

(۱۷۳۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورًا يُحَدِّثُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْمُقْدَامِ أَبِي كَرِيمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ لِلَّيْلَةِ الضَّيْفِ حَقٌّ وَاجِبَةٌ فَإِنْ أَصْبَحَ بِفَنَائِهِ فَهُوَ دَيْنٌ إِنْ شَاءَ اقْتَضَى وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ

(۱۷۳۲۸) حضرت مقدم بن معدی کرب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے مہمان کی رات ہر مسلمان پر (اس کی خبر گیری کرنا) واجب ہے، اگر وہ اپنے میزبان کے گھن میں صبح تک محروم رہا تو وہ اس کا مقروض ہو گیا، چاہے تو ادا کر دے اور چاہے تو چھوڑ دے۔

(۱۷۳۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْجُودِيِّ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنِ الْمُقْدَامِ أَبِي كَرِيمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ أَضَافَ قَوْمًا فَأَصْبَحَ الضَّيْفُ مَخْرُومًا فَإِنْ حَقَّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ نَصْرُهُ حَتَّى يَأْخُذَ بِقُرَى اللَّيْلَةِ لَيْلَتِهِ مِنْ زَرْعِهِ وَمَالِهِ [راجع: ۱۷۳۱۰].

(۱۷۳۲۹) حضرت مقدم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مسلمان کسی قوم کے یہاں مہمان بنے لیکن وہ اپنے حق سے محروم رہے تو ہر مسلمان پر اس کی مدد کرنا واجب ہے، تا آنکہ اس رات کی مہمان نوازی کی مد میں میزبانوں کی فصل سے اور مال سے وصول کر لیا جائے۔

(۱۷۳۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَبُو الْجُودِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُهَاجِرِ أَنَّهُ سَمِعَ

الْمِقْدَامَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَدْ تَرَكَ مِثْلَهُ [راجع: ۱۷۲۱۰]۔

(۱۷۳۳۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۳۳۱) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ الْكِنْدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلْيُورَثْهُ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيْعَةً فَلْيَأْتِ وَلِيًّا مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ أَفْلُكُ عَنْوَةٌ وَأَرِثْ مَالَهُ وَالْخَالُ وَلِيٌّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ يَفْلُكُ عَنْهُ وَيَرِثْ مَالَهُ [انظر بعده]۔

(۱۷۳۳۱) حضرت مقدم جیٹنڈ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کوئی بوجھ چھوڑ کر فوت ہو جائے، وہ اللہ اور اس کے رسول کے ذمہ داری میں ہے، اور جو شخص مال و دولت چھوڑ کر مر جائے وہ اس کے ورثاء کا ہوگا، اور ماموں اس شخص کا وارث ہوتا ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو، اور میں اس شخص کا وارث ہوں جس کا کوئی وارث نہیں، میں اس کا وارث ہوں اور اس کی طرف سے دیت ادا کروں گا۔

(۱۷۳۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَاشِدَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَرَكَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ أَفْلُكُ عَنْوَةٌ [راجع ما قبله] (۱۷۳۳۲) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۳۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ كَانَتْ لِمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ جَارِيَةٌ تَبِيعُ اللَّبَنَ وَيَقْبِضُ الْمِقْدَامُ الشَّمْنَ فَقِيلَ لَهُ سُبْحَانَ اللَّهِ اتَّبِعُ اللَّبَنَ وَتَقْبِضُ الشَّمْنَ فَقَالَ نَعَمْ وَمَا بَأْسٌ بِذَلِكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِكُلِّ بَيْنَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَنْفَعُ فِيهِ إِلَّا الدِّينَارُ وَالذَّرْهَمُ (۱۷۳۳۳) ابوبکر بن ابی مریم کہتے ہیں کہ حضرت مقدم جیٹنڈ کی ایک باندی تھی جو دودھ بچا کرتی تھی، جو پیسے حاصل ہوتے تھے، وہ حضرت مقدم جیٹنڈ لے لیتے تھے، کسی نے ان سے کہا کہ سبحان! دودھ وہ بیچے اور پیسوں پر آپ قبضہ کر لیں؟ انہوں نے فرمایا ہاں! تو اس میں حرج کیا ہے، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا جس میں دینار اور درہم کے علاوہ کوئی چیز نفع نہیں دے گی۔

(۱۷۳۳۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْمِقْدَامِ أَبِي كَرِيمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّيْلَةِ الضَّيْفِ وَاجِبَةٌ فَإِنْ أَصْبَحَ بِفَنَائِهِ فَهُوَ دَيْنٌ لَهُ فَإِنْ شَاءَ اقْتَضَى وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ [راجع: ۱۷۳۰۴] (۱۷۳۳۴) حضرت مقدم بن معدی کرب جیٹنڈ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے مہمان کی رات ہر مسلمان پر (اس کی خبر گیری کرنا) واجب ہے، اگر وہ اپنے میزبان کے گھن میں صبح تک محروم رہا تو وہ اس کا مقروض ہو گیا، چاہے تو ادا کر دے اور چاہے تو چھوڑ دے۔

(۱۷۳۳۵) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بُدَيْلُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ

رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوَازِمِيِّ عَنِ الْمُقَدَّامِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ دِينًا أَوْ ضَيْعَةً فَلِأَيٍّ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَارِثِهِ وَأَنَا مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ أَرِثَ مَالَهُ وَأَفْلَكَ عَنْهُ وَالْخَالُ مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ يَرِثُ مَالَهُ وَيَقْلُ عَنْهُ [راجع: ۱۷۳۰۷].

(۱۷۳۳۵) حضرت مقدم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کوئی بوجھ چھوڑ کر فوت ہو جائے، وہ اللہ اور اس کے رسول کے ذمہ داری میں ہے، اور جو شخص مال و دولت چھوڑ کر مر جائے وہ اس کے ورثاء کا ہوگا، اور ماموں اس شخص کا وارث ہوتا ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو، اور میں اس شخص کا وارث ہوں جس کا کوئی وارث نہیں، میں اس کا وارث ہوں اور اس کی طرف سے دیت ادا کروں گا۔

(۱۷۳۳۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ بُدَيْلُ الْعُقَيْلِيُّ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوَازِمِيِّ عَنِ الْمُقَدَّامِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ شَيْئًا فَلِأَيٍّ قَالَ وَرَبَّمَا قَالَ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَارِثِهِ وَأَنَا وَارِثٌ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ أَعْقِلُ عَنْهُ وَآرِثُهُ وَالْخَالُ وَارِثٌ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَغْقِلُ عَنْهُ وَيَرِثُهُ [راجع: ۱۷۳۰۷].

(۱۷۳۳۶) حضرت مقدم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کوئی بوجھ چھوڑ کر فوت ہو جائے، وہ اللہ اور اس کے رسول کے ذمہ داری میں ہے، اور جو شخص مال و دولت چھوڑ کر مر جائے وہ اس کے ورثاء کا ہوگا، اور ماموں اس شخص کا وارث ہوتا ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو، اور میں اس شخص کا وارث ہوں جس کا کوئی وارث نہیں، میں اس کا وارث ہوں اور اس کی طرف سے دیت ادا کروں گا۔

(۱۷۳۳۷) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْحَرَّابِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْأَبْرَشِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُلَيْمٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمُقَدَّامِ عَنْ جَدِّهِ الْمُقَدَّامِ بْنِ مَعْدِي كَرِيبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحْتُ يَا قُدَيْمُ إِنْ لَمْ تَكُنْ أَمِيرًا وَلَا جَاهِيًّا وَلَا عَرِيفًا

(۱۷۳۳۷) حضرت مقدم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اے قُدیم! تم کامیاب ہو گئے اگر تم اس حال میں فوت ہوئے کہ نہ حکمران تھے، نہ رئیس و صول کرنے والے اور نہ چوہدری۔

حَدِيثُ أَبِي رَيْحَانَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷۳۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُفِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ مَرْثَدٍ الرَّحْبِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ حَوْشَبٍ يُحَدِّثُ عَنْ ثَوْبَانَ بْنِ شَهْرٍ قَالَ سَمِعْتُ كُرَيْبَ بْنَ أَهْرَةَ وَهُوَ جَالِسٌ مَعَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ دَنْيَرٍ الْمُرَّانِيِّ

وَذَكَرُوا الْكِبَرَ فَقَالَ كُرَيْبٌ سَمِعْتُ أَبَا رَيْحَانَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ شَيْءٌ مِنَ الْكِبَرِ الْجَنَّةَ قَالَ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَتَعَمَّلَ بِسَبْقِي سَوَاطِي وَشَيْعِ نَعْلِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ذَلِكَ لَيْسَ بِالْكِبَرِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ إِنَّمَا الْكِبَرُ مَنْ سَفِهَ الْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ بِعَيْنَيْهِ [انظر بعده].

(۱۷۳۳۸) حضرت ابوریحانہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک مرتبہ نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جنت میں تکبر کا معمولی سا حصہ بھی داخل نہیں ہوگا، کسی شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میری سواری اور جوتے کا تسمہ عمدہ ہو، (کیا یہ بھی تکبر ہے؟) نبی ﷺ نے فرمایا یہ تکبر نہیں ہے، اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے، تکبر یہ ہے کہ انسان حق بات کو قبول نہ کرے اور اپنی نظروں میں لوگوں کو حقیر سمجھے۔

(۱۷۳۳۹) حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَرْقَدٍ الرَّحَبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ حَوْشَبٍ يُحَدِّثُ عَنْ ثَوْبَانَ بْنِ شَهْرِ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ كُرَيْبَ بْنَ أِبْرَهَةَ وَهُوَ جَالِسٌ مَعَ عَبْدِ الْمَلِكِ عَلَى سَرِيرِهِ بِذِي الْمُرَّانِ وَذَكَرَ الْكِبَرَ فَقَالَ كُرَيْبٌ سَمِعْتُ أَبَا رَيْحَانَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ شَيْءٌ مِنَ الْكِبَرِ الْجَنَّةَ فَقَالَ قَائِلٌ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَتَعَمَّلَ بِحَبْلَانِ سَوَاطِي وَشَيْعِ نَعْلِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ذَلِكَ لَيْسَ بِالْكِبَرِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ إِنَّمَا الْكِبَرُ مَنْ سَفِهَ الْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ بِعَيْنَيْهِ بِالنَّحْلَانِ سَيْرِ السَّوِطِ وَشَيْعِ النَّعْلِ [راجع ما قبله].

(۱۷۳۳۹) حضرت ابوریحانہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک مرتبہ نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جنت میں تکبر کا معمولی سا حصہ بھی داخل نہیں ہوگا، کسی شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میری سواری اور جوتے کا تسمہ عمدہ ہو، (کیا یہ بھی تکبر ہے؟) نبی ﷺ نے فرمایا یہ تکبر نہیں ہے، اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے، تکبر یہ ہے کہ انسان حق بات کو قبول نہ کرے اور اپنی نظروں میں لوگوں کو حقیر سمجھے۔

(۱۷۳۴۰) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ الْجُمَيْرِيِّ عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ أَنَّهُ قَالَ بَلَّغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ وَالنَّصْفِ وَالْمُشَاغَرَةِ وَالْمُكَامَةِ وَالْوِصَالِ وَالْمَلَامَةِ [قال الألبانی: ضعيف (النسائی: ۱۴۹/۸)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا الإسناد منقطع].

(۱۷۳۴۰) حضرت ابوریحانہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ہمیں یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ نبی ﷺ نے دانتوں کو (خوبصورتی کے لئے) باریک کرنے، جسم کو دھونے، بال نوچنے، بھاؤ گھٹانے، باہم ایک برتن میں منہ لگانے، بالوں کے ساتھ بال ملانے اور بیج ملاسنے کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۷۴۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ لُصَّالَةَ حَدَّثَنِي عِيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ الْهَيْثَمِيِّ بْنِ شَفِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ خَرَجْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي يُسَمَّى أَبَا عَامِرٍ رَجُلٌ مِنَ الْمَعَافِرِ لِيُصَلِّيَ بِإِبِلِيَاءَ وَكَانَ قَائِمُهُمْ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ أَبُو رَيْحَانَةَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ أَبُو الْحُصَيْنِ لَسَبَقَنِي صَاحِبِي إِلَى الْمَسْجِدِ ثُمَّ أَذْرَكْتُهُ فَبَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَسَأَلَنِي هَلْ أَذْرَكْتَ قَصَصَ أَبِي رَيْحَانَةَ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ سَمِعْتَهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَشْرَةٍ عَنِ الْوُشْرِ وَالْوُشْمِ وَالنَّتْفِ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَأَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ فِي أَسْفَلِ ثِيَابِهِ خَرِيرًا مِثْلَ الْأَعْلَامِ وَأَنْ يَجْعَلَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ مِثْلَ الْأَعَاجِمِ وَعَنْ النُّهْيِ وَرُكُوبِ النُّمُورِ وَلِبَاسِ الْخَاتَمِ إِلَّا لِإِذَى سُلْطَانٍ [قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: صحيح (ابو داود: ۴۰۴۹، النسائي: ۱۴۳/۸). قال شعيب: صحيح لغيره دون النهي عن اتعاذ الاعلام ولبوس الخاتم].

(۱۷۳۳۱) ابوالحسین یثیم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور میرا ایک دوست ”جس کا نام ابوعامر تھا اور قبیلہ معافر سے اس کا تعلق تھا“ بیت المقدس میں نماز پڑھنے کے لئے روانہ ہوئے، وہاں قبیلہ ازد کے ایک صاحب ”جن کا نام ابوریحانہ تھا اور وہ صحابہ کرام میں سے تھے“ دعوٰت کہا کرتے تھے، میرا ساتھی مجھ سے پہلے مسجد پہنچ گیا، تھوڑی دیر میں میں بھی اس کے پاس پہنچ کر اس کے پہلو میں بیٹھ گیا، اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم کبھی حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ کی مجلس وعظ میں بیٹھے ہو؟ میں نے کہا نہیں، اس نے بتایا کہ میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی ﷺ نے دس چیزوں سے منع فرمایا ہے۔

دانتوں کو باریک کرنے سے، جسم گودنے سے، بال نوچنے سے، ایک مرد کے دوسرے مرد کے ساتھ بغیر کسی رکاوٹ کے ایک ہی برتن سے منہ لگانے سے، ایک عورت کے دوسری عورت کے ساتھ بغیر کسی رکاوٹ کے ایک ہی برتن کے ساتھ منہ لگانے سے، کپڑے کے نچلے حصے میں نقش و نگار کی طرح ریشم لگانے سے، کندھوں پر بجمیوں کی طرح ریشمی کپڑے ڈالنے سے، لوٹ مار سے، چیتوں کی کھال کے پالانوں پر سواری کرنے سے اور بادشاہ کے علاوہ کسی اور کے انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۷۴۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عِيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْهَيْثَمِيِّ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ الْحَجَرِيِّ عَنْ عَامِرِ الْحَجَرِيِّ عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَرِهَ عَشْرَ خِصَالٍ الْوُشْرَ وَالنَّتْفَ وَالْوُشْمَ وَمُكَامَعَةَ الرَّجُلِ الرَّجُلَ وَالْمَرْأَةَ الْمَرْأَةَ بَيْنَهُمَا قُوبٌ وَالنُّهْبَةُ وَرُكُوبُ النُّمُورِ وَاتِّخَاذُ الدِّيَاجِ هَاهُنَا وَهَاهُنَا أَسْفَلَ لِي الثِّيَابِ وَفِي الْمَنَازِبِ وَالْخَاتَمِ إِلَّا لِإِذَى سُلْطَانٍ [قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: حسن صحيح (ابن ماجه: ۳۶۵۵). قال شعيب: مكرر سابقه].

(۱۷۳۳۲) حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے دس چیزوں سے منع فرمایا ہے دانتوں کو باریک کرنے سے، جسم گودنے سے، بال نوچنے سے، ایک مرد کے دوسرے مرد کے ساتھ بغیر کسی رکاوٹ کے ایک ہی برتن سے منہ لگانے سے، ایک

عورت کے دوسری عورت کے ساتھ بغیر کسی رکاوٹ کے ایک ہی برتن کے ساتھ منہ لگانے سے، کپڑے کے نچلے حصے میں نقش و نگار کی طرح ریشم لگانے سے، کندھوں پر عجیبوں کی طرح ریشمی کپڑے ڈالنے سے، لوٹ مار سے، چیتوں کی کھال کے پالانوں پر سواری کرنے سے اور بادشاہ کے علاوہ کسی اور کے انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۷۳۴۳) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْجَبُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي رِيْحَانَةَ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الْخَاتَمِ إِلَّا لِإِذَى سُلْطَانٍ

(۱۷۳۴۳) حضرت ابوریحانہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے بادشاہ کے علاوہ کسی اور کو انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۷۳۴۴) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ حُمَيْدِ الْكِنْدِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ أَبِي رِيْحَانَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اتَّسَبَ إِلَى بَسْعَةِ آبَاءٍ كُفَّارٍ يُرِيدُ بِهِمْ عِزًّا وَكِرْمًا فَهُوَ عَاشِرُهُمْ فِي النَّارِ [إخْرَجَهُ أَبُو يَعْلَى (۱۴۳۹) . إسناده ضعيف]

(۱۷۳۴۴) حضرت ابوریحانہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے نوکراؤں کو کفر آباؤ اجداد کی طرف اپنی نسبت کر کے اپنی عزت و شرافت میں فخر کرتا ہے، وہ جہنم میں ان کے ساتھ دسواں فرد بن کر داخل ہوگا۔

(۱۷۳۴۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سَمِيرٍ الرَّعِنِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا عَامِرٍ التَّجِيبِيَّ قَالَ أَبِي وَقَالَ غَيْرُهُ الْجَنَبِيُّ يَعْنِي غَيْرَ زَيْدٍ أَبُو عَلِيٍّ الْجَنَبِيُّ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا رِيْحَانَةَ يَقُولُ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَاتَيْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلَى شَرَفٍ لَبْتْنَا عَلَيْهِ فَأَصَابَنَا بَرْدٌ شَدِيدٌ حَتَّى رَأَيْتُ مَنْ يَخْفِرُ فِي الْأَرْضِ حُفْرَةً يَدْخُلُ فِيهَا يُلْقِي عَلَيْهِ الْحَبَفَةَ يَعْنِي التُّرْسَ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّاسِ نَادَى مَنْ يَحْرُسُنَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَأَدْعُو لَهُ بِدُعَاءٍ يَكُونُ فِيهِ فَضْلٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَدْنُهُ لَدُنَّا فَقَالَ مَنْ أَنْتَ فَحَسَمِي لَهُ الْأَنْصَارِيُّ فَفَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَدْعَاءِ فَكَثُرَ مِنْهُ قَالَ أَبُو رِيْحَانَةَ فَلَمَّا سَمِعْتُ مَا دَعَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَنَا رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ أَدْنُهُ لَدُنَوْتُ فَقَالَ مَنْ أَنْتَ قَالَ فَقُلْتُ أَنَا أَبُو رِيْحَانَةَ فَدَعَا بِدُعَاءٍ هُوَ دُونَ مَا دَعَا لِلْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ قَالَ حُرِّمْتُ النَّارَ عَلَى عَيْنٍ دَمَعَتْ أَوْ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَحُرِّمْتُ النَّارَ عَلَى عَيْنٍ سَهَرَتْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ قَالَ حُرِّمْتُ النَّارَ عَلَى عَيْنٍ أُخْرَى فَلَا إِلَهَ لَمْ يَسْمَعْهَا مُحَمَّدُ بْنُ سَمِيرٍ وَقَالَ غَيْرُهُ يَعْنِي غَيْرَ زَيْدٍ أَبُو عَلِيٍّ الْجَنَبِيُّ [قال الألباني: صحيح (النسائي: ۱۵/۶)].

قال شعيب: مرفوعه حسن لغيره وهذا اسناد ضعيف.

(۱۷۳۴۵) حضرت ابوریحانہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ کسی غزوے میں نبی ﷺ کے ساتھ شریک تھے، رات کے

وقت کسی ٹیلے پر پہنچے، رات وہاں گزاری تو شدید سردی نے آیا، حتیٰ کہ میں نے دیکھا بعض لوگ زمین میں گڑھا کھود کر اس میں گھس جاتے ہیں، پھر ان کے اوپر ڈھالیں ڈال دی جاتی ہیں۔

نبی ﷺ نے لوگوں کو جب اس حال میں دیکھا تو اعلان فرمادیا کہ آج رات کون پہرہ داری کرے گا، میں اس کے لئے ایسی دعاء کروں گا کہ اس میں اللہ کا فضل شامل ہوگا؟ اس پر ایک انصاری نے اپنے آپ کو پیش کر دیا، نبی ﷺ نے قریب بلایا، جب وہ قریب آیا تو پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے اپنا نام بتایا، نبی ﷺ نے اس کے لئے دعاء شروع کر دی اور خوب دعاء کی۔

حضرت ابوریحانہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جب میں نے نبی ﷺ کی دعائیں سنیں تو آگے بڑھ کر عرض کر دیا کہ دوسرا آدمی میں ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا قریب آؤ، میں قریب ہو گیا، نبی ﷺ نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے بتایا کہ ابوریحانہ ہوں، چنانچہ نبی ﷺ نے میرے حق میں بھی دعائیں فرمائیں جو اس انصاری کے حق میں کی جانے والی دعاؤں سے کچھ کم تھیں، پھر فرمایا اس آنکھ پر جہنم کی آگ حرام ہے جو اللہ کے خوف سے بہہ پڑے، اور اس آنکھ پر بھی جہنم کی آگ حرام ہے جو اللہ کے راستے میں جاگتی رہے۔ راوی کہتے ہیں کہ ایک تیسری آنکھ کا بھی ذکر کیا تھا لیکن محمد بن سیرا سے سن نہیں سکے۔

(۱۷۸۶) حَدَّثَنَا عَتَّابٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يُعْنِي ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ أَخْبَرَنِي عِيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقُتَيْبِيُّ عَنْ أَبِي الْحَصَنِ الْحَجَرِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ وَصَّاحِبًا لَهُ يُلْزَمَانُ أَبَا رَيْحَانَةَ يَتَعَلَّمَانِ مِنْهُ خَيْرًا قَالَ فَحَضَرَ صَاحِبِي يَوْمًا وَلَمْ أَحْضَرْ فَأَخْبَرَنِي صَاحِبِي أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا رَيْحَانَةَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ عَشْرَةَ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ وَالنَّتْفِ وَمُكَاامَةَ الرَّجُلِ الرَّجُلَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا قُوبٌ وَمُكَاامَةَ الْمَرْأَةِ بِالْمَرْأَةِ لَيْسَ بَيْنَهُمَا قُوبٌ وَخَطِيءُ حَرِيرٍ عَلَى أَسْفَلِ الثَّوْبِ وَخَطِيءُ حَرِيرٍ عَلَى الْعَاتِقَيْنِ وَالنِّمْرَ يُعْنِي جِلْدَةَ النِّمْرِ وَالنُّهْبَةَ وَالنَّعَاتِمَ إِلَّا لِيَذَى سُلْطَانٍ [قال الألبانی: ضعیف (النسائی: ۱۴۹/۸)].

(۱۷۳۳۶) ابوالحصین مٹم کہتے ہیں کہ حضرت میں اور میرا ایک دوست ابوریحانہ کے ساتھ چمٹے رہتے اور ان سے علم حاصل کرتے تھے، ایک دن میرا ساتھی مسجد پہنچ گیا، میں نہیں پہنچ سکا، میرے ساتھی نے بعد میں مجھے بتایا کہ اس نے حضرت ابو ریحانہ رحمہ اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ نبی ﷺ نے دس چیزوں سے منع فرمایا ہے۔

دانتوں کو باریک کرنے سے، جسم گودنے سے، بال نوچنے سے، ایک مرد کے دوسرے مرد کے ساتھ بغیر کسی رکاوٹ کے ایک ہی برتن سے منہ لگانے سے، ایک عورت کے دوسری عورت کے ساتھ بغیر کسی رکاوٹ کے ایک ہی برتن کے ساتھ منہ لگانے سے، کپڑے کے نچلے حصے میں نقش و نگار کی طرح ریشم لگانے سے، کندھوں پر عجیوں کی طرح ریشمی کپڑے ڈالنے سے، لوٹ مار سے، چیتوں کی کھال کے پالانوں پر سواری کرنے سے اور بادشاہ کے علاوہ کسی اور کے انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔

حَدِيثُ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷۳۴۷) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جَابِرٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ وَالِدَهُ ابْنَ الْأَسْفَعِ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُصَلُّوا إِلَى الْقُبُورِ وَلَا تَجْلِسُوا عَلَيْهَا [صحيحه مسلم (۹۷۲)، وابن خزيمة (۷۹۴)، والحاكم (۲۲۱/۳)] [انظر بعده].

(۱۷۳۴۷) حضرت ابو مرثد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے قبروں کی طرف رخ کر کے نماز پڑھا کرو اور نہ ہی ان پر بیٹھا کرو۔

(۱۷۳۴۸) حَدَّثَنَا عَنَابُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَعْنَى ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَبِي وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ وَقَالَ حَدَّثَنَا بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ عَلِيُّ حَدَّثَنَا بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِدْرِيسَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَالِدَهُ ابْنَ الْأَسْفَعِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا عَلَيْهَا [راجع ما قبله]

(۱۷۳۴۸) حضرت ابو مرثد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے قبروں کی طرف رخ کر کے نماز پڑھا کرو اور نہ ہی ان پر بیٹھا کرو۔

حَدِيثُ عُمَرَ الْجُمَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمر جمعی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۷۳۴۹) حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ بْنُ شَرِيحٍ وَيَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَا حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَعْدَانَ حَدَّثَنَا جُبَيْرُ بْنُ نَفِيرٍ أَنَّ عُمَرَ الْجُمَعِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهُ قَبْلَ مَوْتِهِ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ مَا اسْتَعْمَلَهُ قَالَ يَهْدِيهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى الْعَمَلِ الصَّالِحِ قَبْلَ مَوْتِهِ ثُمَّ يَقْبِضُهُ عَلَى ذَلِكَ

(۱۷۳۴۹) حضرت عمر جمعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرمالتے ہیں تو اس کی موت سے قبل اسے استعمال کر لیتے ہیں، کسی نے پوچھا کہ ”استعمال“ سے کیا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسے موت سے پہلے کسی نیک عمل کی توفیق دیتے ہیں، پھر اسی حال میں اسے اٹھا لیتے ہیں۔

حَدِيثُ بَعْضٍ مِّنْ شَهِدَةِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۱۷۲۵۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَالِحٍ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بَعْضُ مَنْ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ إِنَّ هَذَا لَمِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ أَشَدَّ الْقِتَالِ حَتَّى كَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَاتَّاهُ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ الَّذِي ذَكَرْتَ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَدْ وَاللَّهِ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَشَدَّ الْقِتَالِ وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَكَأَدَ بَعْضُ النَّاسِ أَنْ يَرْتَابَ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ وَجَدَ الرَّجُلُ أَلَمَ الْجِرَاحِ فَاهْوَى بِيَدِهِ الرَّجُلُ إِلَى كِنَانَتِهِ فَانْتَزَعَ مِنْهَا سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهِ فَاشْتَدَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَدْ صَدَّقَ اللَّهُ حَدِيثَكَ قَدْ انْتَحَرَ فُلَانٌ لَفَقَلَ نَفْسَهُ

(۱۷۲۵۰) غزوہ خیبر میں شریک ہونے والے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی ”جو نبی ﷺ کے ہمراہ تھا“ اس کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا یہ جہنمی ہے، جب جنگ شروع ہوئی تو اس شخص نے انتہائی بے جگری سے جنگ لڑی اور اسے کثرت سے زخم آئے، نبی ﷺ کی خدمت میں چند صحابہ رضی اللہ عنہم آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! دیکھئے تو کسی، جس آدمی کے متعلق آپ نے فرمایا تھا کہ یہ جہنمی ہے، بخدا اس نے تو راہ خدا میں انتہائی بے جگری سے جنگ لڑی ہے اور اسے کثرت سے زخم آئے ہیں؟ نبی ﷺ نے پھر فرمایا کہ وہ جہنمی ہے۔

قریب تھا کہ بعض لوگ شک میں مبتلا ہو جاتے لیکن اسی دوران اس شخص کو اپنے زخموں کی تکلیف بہت زیادہ محسوس ہونے لگی، اس نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکالا اور اسے اپنے سینے میں گھونپ لیا، یہ دیکھ کر ایک مسلمان دوڑتا ہوا نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا اے اللہ کے نبی! اللہ نے آپ کی بات سچ کر دکھائی، اس شخص نے اپنے سینے میں تیر گھونپ کر خودکشی کر لی ہے۔

حَدِيثُ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷۲۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ الطَّحِيفِيِّ قَالَ رَأَى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ وَالْهَمَّاءَ يَتَدَيَّرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ

الْجُمُعَةِ وَمَا يَقُولُ إِلَّا هَكَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَابَةِ [صححه مسلم (۸۷۴)، وابن خزيمة (۱۷۹۳)، و (۱۷۹۴)، وابن حبان (۸۸۲)]. [انظر: ۱۷۳۵۳، ۱۷۳۵۶، ۱۸۴۸۸].

(۱۷۳۵۱) حضرت عمارہ بن رویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے جمعہ کے دن (دورانِ خطبہ) بشر بن مروان کو (دعاء کے لئے) ہاتھ اٹھائے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اس طرح کرتے تھے، یہ کہہ کر انہوں نے اپنی شہادت والی انگلی سے اشارہ کیا۔

(۱۷۳۵۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عِمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يَلْجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّيَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا قِيلَ لِسُفْيَانَ مِمَّنْ سَمِعَهُ قَالَ مِنْ عِمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ [صححه مسلم (۶۳۴)، وابن خزيمة (۳۱۸)]. [انظر: ۱۷۳۵۴، ۱۷۳۵۵، ۱۸۴۸۶، ۱۸۴۸۷].

(۱۷۳۵۲) حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے وہ شخص جہنم میں ہرگز داخل نہیں ہوگا جو طلوعِ شمس اور غروبِ شمس سے پہلے نماز پڑھتا ہو۔

(۱۷۳۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حُصَيْنٍ أَنَّ بَشَرَ بْنَ مَرْوَانَ رَفَعَ يَدَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ عِمَارَةُ بْنُ رُوَيْبَةَ مَا زَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَابَةِ [راجع: ۱۷۳۵۱].

(۱۷۳۵۳) حضرت عمارہ بن رویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے جمعہ کے دن (دورانِ خطبہ) بشر بن مروان کو (دعاء کے لئے) ہاتھ اٹھائے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اس طرح کرتے تھے، یہ کہہ کر انہوں نے اپنی شہادت والی انگلی سے اشارہ کیا۔

(۱۷۳۵۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامٌ وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ عِمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَلْجُ النَّارَ مَنْ صَلَّيَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا وَعِنْدَهُ رَجُلٌ قَالَ عَفَّانُ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ أَشْهَدُ بِهِ عَلَيْهِ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ لَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ فِي الْمَكَانِ الَّذِي سَمِعْتَهُ مِنْهُ قَالَ عَفَّانُ لَهُ [راجع: ۱۷۳۵۲].

(۱۷۳۵۴) حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے وہ شخص جہنم میں ہرگز داخل نہیں ہوگا جو طلوعِ شمس اور غروبِ شمس سے پہلے نماز پڑھتا ہو۔

(۱۷۳۵۵) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ ابْنِ عِمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْجُ النَّارَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ [راجع: ۱۷۳۵۲].

(۱۷۳۵۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۳۵۶) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ إِلَى جَنْبِ عِمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ وَبَشُرٌ يَخْطُبُنَا فَلَمَّا دَعَا رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ عِمَارَةُ يَعْنِي قُبْحَ اللَّهِ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ أَوْ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ إِذَا دَعَا يَقُولُ هَكَذَا وَرَفَعَ السَّبَابَةَ وَحَدَّثَنَا [راجع: ۱۷۳۵۱]

(۱۷۳۵۷) حضرت عمارہ بن رویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے جمعہ کے دن (دورانِ خطبہ) بشر بن مروان کو (دعاء کے لئے) ہاتھ اٹھائے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اس طرح کرتے تھے، یہ کہہ کر انہوں نے اپنی شہادت والی انگلی سے اشارہ کیا۔

حَدِيثُ أَبِي نَمْلَةَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت ابو نملہ انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۷۳۵۷) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ أَخْبَرَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَمْلَةَ أَنَّ أَبَا نَمْلَةَ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَتَكَلَّمُ هَذِهِ الْجَنَازَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَعْلَمُ قَالَ الْيَهُودِيُّ أَنَا أَشْهَدُ أَنَّهَا تَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَدَّثَكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَلَا تُصَدِّقُوهُمْ وَلَا تَكْذِبُوهُمْ وَفُؤُوكُمْ آمَنًا بِاللَّهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ فَإِنْ كَانَ حَقًّا لَمْ يَكْذِبُوهُمْ وَإِنْ كَانَ بَاطِلًا لَمْ تُصَدِّقُوهُمْ [صححه ابن حبان (۶۲۵۷)۔ قال الألبانی: ضعيف (ابو داود: ۳۶۴۴)۔ قال شعيب: اسنادہ حسن]۔ [انظر بعده]۔

(۱۷۳۵۷) حضرت ابو نملہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک یہودی آگیا اور کہنے لگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ مردہ بول سکتا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ بہتر جانتا ہے، اس یہودی نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ بول سکتا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اہل کتاب تم سے کوئی بات بیان کریں تو ان کی تصدیق کرو اور نہ ہی تکذیب، بلکہ یوں کہا کرو کہ ہم اللہ پر، اس کی کتابوں اور رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ بات حق ہو اور تم ان کی تکذیب کر بیٹھو، یا باطل ہو اور تم اس کی تصدیق کر بیٹھو۔

(۱۷۳۵۷) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَمْلَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَكِتَابِهِ وَرُسُلِهِ [راجع ما قبله]۔

(۱۷۳۵۸) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ سَعْدِ بْنِ الْأَطْوَلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سعد بن اطول رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۷۳۵۹) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ الْأَطْوَلِ قَالَ مَاتَ أَخِي وَتَرَكَ ثَلَاثِينَ دِينَارًا وَتَرَكَ وَلَدًا صِغَارًا فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَّفِقَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخَاكَ مَحْبُوسٌ بِدَيْنِهِ فَادْهَبْ لِقَاضٍ عَنْهُ قَالَ فَتَنَبَّهْتُ فَقَضَيْتُ عَنْهُ ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ قَضَيْتُ عَنْهُ وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا امْرَأَةٌ تَدْعِي دِينَارَيْنِ وَلَيْسَتْ لَهَا بَيِّنَةٌ قَالَ أَعْطِهَا فَإِنَّهَا صَادِقَةٌ [صحيح البوصيري اسناده. قال الألباني: صحيح (ابن ماجة: ۲۴۳۳). [انظر: ۲۰۳۳۶].

(۱۷۳۵۹) حضرت سعد بن اطول رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرا ایک بھائی فوت ہو گیا، اس نے تین سو دینار ترکہ کے میں چھوڑے اور چھوٹے بچے چھوڑے، میں نے ان پر کچھ خرچ کرنا چاہا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا بھائی مقروض ہو کر فوت ہوا ہے لہذا جا کر پہلے ان کا قرض ادا کرو، چنانچہ میں نے جا کر اس کا قرض ادا کیا اور حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنے بھائی کا سارا قرض ادا کر دیا ہے اور سوائے ایک عورت کے کوئی قرض خواہ نہیں بچا، وہ دو دیناروں کی مدی ہے لیکن اس کے پاس کوئی گواہ نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا اسے سچا سمجھو اور اس کا قرض بھی ادا کرو۔

حَدِيثُ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِيهِ

حضرت ابوالاخوص کی اپنے والد سے روایت

(۱۷۳۶۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ مَرْثِيًّا قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّعْرَاءِ عُمَرُو بْنُ عُمَرَ عَنْ عَمِّهِ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَدَ لِي النَّظَرُ وَصَوَّبَ وَقَالَ أَرَبُ إِلَيَّ أَوْ رَبُّ غَنَمٍ قَالَ مِنْ كُلِّ قَدْ أَتَانِي اللَّهُ فَكَثُرَ وَأَطْيَبَ قَالَ فَتَنَبَّهْتُ وَإِلَيْهِ أَغْنَيْتُهَا وَأَذَانُهَا فَتَجَدَّعَ هَذِهِ فَقُولُ صَرْمَاءُ ثُمَّ تَكَلَّمَ سُفْيَانُ بِكَلِمَةٍ لَمْ أَفْهَمْهَا وَقُولُ بِحِيرَةَ إِلَهٍ فَسَاعِدُ إِلَهٍ أَشَدُّ وَمُوسَاهُ أَحَدٌ وَلَوْ شَاءَ أَنْ يَأْتِيكَ بِهَا صَرْمَاءُ أَتَاكَ قُلْتُ إِلَى مَا تَدْعُو قَالَ إِلَى إِلَهٍ وَإِلَى الرَّحِمِ قُلْتُ يَأْتِيَنِي الرَّجُلُ مِنْ بَنِي عَمِّي فَأَخْلِفُ أَنْ لَا أُعْطِيَهُ ثُمَّ أُعْطِيَهُ قَالَ فَكُفِّرُ عَنْ يَمِينِكَ وَأَبِ الدِّي هُوَ خَيْرٌ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ عَبْدَانِ أَحَدُهُمَا يُطِيعُكَ وَلَا يَخُونُكَ وَلَا يَكْذِبُكَ وَالْآخَرُ يَخُونُكَ وَيَكْذِبُكَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلِ الدِّي لَا يَخُونُنِي وَلَا يَكْذِبُنِي وَيَصْدُقُنِي الْحَدِيثُ أَحَبُّ إِلَيَّ قَالَ كَذَاكُمُ أَنْتُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ عَزَّوَجَلَّ [قال الألباني: صحيح مختصراً (ابن

(۱۷۳۶۰) حضرت ابوالاحوص کے والد سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے پراگندہ حال میں دیکھا تو پوچھا کہ کیا تمہارے پاس کچھ مال و دولت ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا کس قسم کا مال ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ نے مجھے ہر قسم کا مال مثلاً بکریاں اور اونٹ وغیرہ عطاء فرما رکھے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا پھر اللہ کی نعمتوں اور عزتوں کا اثر تم پر نظر آتا چاہئے۔

پھر نبی ﷺ نے فرمایا کیا ایسا نہیں ہے کہ تمہاری قوم میں کسی کے یہاں اونٹ پیدا ہوتا ہے، اس کے کان صحیح سالم ہوتے ہیں اور تم اسٹرا پکڑ کر اس کے کان کاٹ دیتے ہو اور کہتے ہو کہ یہ ”بحر“ ہے، کبھی ان کی کھال چھیل ڈالتے ہو اور کہتے ہو کہ یہ ”صرم“ ہے، کبھی انہیں اپنے اور اپنے اہل خانہ پر حرام قرار دے دیتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ آپ کس چیز کی طرف دعوت دیتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کی طرف اور صلہ رحمی کی طرف، میں نے عرض کیا کہ اگر میرے پاس میرے چچا زاد بھائیوں میں سے کوئی آئے اور میں قسم کھالوں کہ اسے کچھ نہ دوں گا، پھر اسے دے دوں تو؟ نبی ﷺ نے فرمایا اپنی قسم کا کفارہ دے دو اور جو کام بہتر ہو وہ کر لو، یہ بتاؤ اگر تمہارے پاس دو غلام ہوں جن میں سے ایک تمہاری اطاعت کرتا ہو، تمہاری تکذیب اور تم سے خیانت نہ کرتا ہو اور دوسرا تم سے خیانت بھی کرتا ہو اور تمہاری تکذیب بھی کرتا ہو (تو تم کسے پسند کرو گے؟) میں نے عرض کیا اس کو جو مجھ سے خیانت نہ کرے، میری تکذیب نہ کرے اور میری بات کی تصدیق کرے، نبی ﷺ نے فرمایا تمہارا بھی تمہارے پروردگار کی نگاہوں میں یہی حال ہے۔

(۱۷۳۶۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى شِمْلَةٍ أَوْ شِمْلَتَانِ فَقَالَ لِي هَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ قُلْتُ نَعَمْ قَدْ آتَانِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ كُلِّ مَالِهِ مِنْ خَيْلِهِ وَإِبِلِهِ وَغَنَمِهِ وَرَقِيقِهِ فَقَالَ لَإِذَا آتَاكَ اللَّهُ مَالًا فَلْيَرَّ عَلَيْكَ نِعْمَتُهُ فَرُحْتُ إِلَيْهِ فِي حُلَّةٍ [راجع: ۱۵۹۸۳]۔

(۱۷۳۶۱) حضرت ابوالاحوص کے والد سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے پراگندہ حال میں دیکھا تو پوچھا کہ کیا تمہارے پاس کچھ مال و دولت ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا کس قسم کا مال ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ نے مجھے ہر قسم کا مال مثلاً بکریاں اور اونٹ وغیرہ عطاء فرما رکھے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا پھر اللہ کی نعمتوں اور عزتوں کا اثر تم پر نظر آتا چاہئے چنانچہ شام کو میں نبی ﷺ کی خدمت میں حلقہ پہن کر حاضر ہوا۔

(۱۷۳۶۲) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ غَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَمْرِوَةَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فَقَدَرْتُ إِلَيْهِ فِي حُلَّةٍ خَمْرَاءَ (۱۷۳۶۲) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۳۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ أَمْرٌ بِهِ فَلَا يُضَيِّقُنِي وَلَا يَقْرِبُنِي قِمْرٌ بِي فَأَجْزِيهِ قَالَ لَا بَلْ الْفِرُّ قَالَ فَرَأَيْتَ رَثَ الْهَيْئَةِ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ قُلْتُ قَدْ أُعْطَانِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ كُلِّ الْمَالِ مِنَ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ قَالَ فَلْيَرَّ أَثَرُ نِعْمَةٍ

اللَّهُ عَلَيْكَ [راجع: ۱۵۹۸۳].

(۱۷۳۶۳) حضرت مالک رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ اگر میں کسی شخص کے یہاں مہمان بن کر جاؤں اور وہ میرا اکرام کرے اور نہ ہی مہمان نوازی، پھر وہی شخص میرے یہاں مہمان بن کر آئے تو میں بھی اس کے ساتھ وہی سلوک کہ وہ جو اس نے میرے ساتھ کیا تھا یا میں اس کی مہمان نوازی کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا تم اس کی مہمان نوازی کرو، ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے پر اگندہ حال میں دیکھا تو پوچھا کہ کیا تمہارے پاس کچھ مال و دولت ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا کس قسم کا مال ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ نے مجھے ہر قسم کا مال مثلاً بکریاں اور اونٹ وغیرہ عطاء فرما رکھے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا پھر اللہ کی نعمتوں اور عزتوں کا اثر تم پر نظر آتا چاہئے۔

(۱۷۳۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَزْزَنٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّعْرَاءِ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِيهِ عَالِكِ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَدِ ثَلَاثَةٌ قَيْدُ اللَّهِ الْعُلْيَا وَيَدُ الْمُعْطَى أَيْ تِلْمِيهَا وَيَدُ السَّائِلِ السُّفْلَى فَأَعْطَيْنَ الْفَضْلَ وَلَا تَعْجِزْ عَنْ نَفْسِكَ [راجع: ۱۵۹۸۵].

(۱۷۳۶۳) حضرت مالک بن نجلہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاتھوں کے تین مرتبے ہیں، اللہ کا ہاتھ سب سے اوپر ہوتا ہے، اس کے نیچے دینے والے کا ہاتھ ہوتا ہے اور مانگنے والے کا ہاتھ سب سے نیچے ہوتا ہے، اس لئے تم زائد چیزوں کو دے دیا کرو، اور اپنے آپ سے عاجز نہ ہو جاؤ۔

حَدِيثُ ابْنِ مَرْبَعٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابن مربع انصاری رحمہ اللہ کی حدیث

(۱۷۳۶۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَعْنَى ابْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ أَتَانَا ابْنُ مَرْبَعٍ الْأَنْصَارِيُّ وَنَحْنُ فِي مَكَانٍ مِنَ الْمَوَاقِفِ بَعِيدٍ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ إِلَيْكُمْ يَقُولُ كُونُوا عَلَى مَشَاعِرِكُمْ فَلَيْتَكُمْ عَلَى إِرْثٍ مِنْ إِرْثِ إِبْرَاهِيمَ لِمَكَانٍ تَبَاعَدَهُ عَمْرُو [صححه ابن عزيمة (۲۸۱۸ و ۲۸۱۹)، والحاكم (۴۶۲/۱)، قال الترمذی: حسن صحیح، قال الألبانی: صحیح (ابو داود: ۱۹۱۹، ابن ماجہ: ۳۰۱۱، الترمذی: ۸۸۳، النسائی: ۲۵۵/۵)].

(۱۷۳۶۵) یزید بن شیبان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ جائے وقوف سے کچھ دور تھے کہ ہمارے پاس حضرت ابن مربع انصاری رحمہ اللہ آ گئے، اور فرمانے لگے کہ میں تمہارے پاس نبی ﷺ کا قاصد بن کر آیا ہوں، نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ اپنے ان ہی مشاعر پر رو، کیونکہ یہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کی وراثت ہے۔

حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۷۳۶۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ عَمْرًا أَمْرًا مِنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَهُوَ خَلِيفَةُ بَنِي عَامِرٍ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِيدًا بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجَزِيرَتَيْهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالِحُ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتْ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِهِ فَوَافَتْ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوا لَهُ فَكَبَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَاهُمْ فَقَالَ أَظَنُّكُمْ لَدَى سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدْ جَاءَ وَجَاءَ بِشَيْءٍ قَالُوا أَجَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَبَشِرُوا وَأَمَلُوا مَا يَسُرُّكُمْ قَوْلَ اللَّهِ مَا الْفَقْرُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنِّي أَخْشَى أَنْ تَبْسُطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بَسِطْتُ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُلْهِيكُمْ كَمَا أُلْهِتَهُمْ [صححه البخاري (۶۴۲۵)، ومسلم (۲۹۶۱)]. [انظر: ۱۷۳۶۷، ۱۹۱۲۲].

(۱۷۳۶۶) حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے ”جو کہ غزوہ بدر کے شرکاء میں سے تھے“ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بحرین کی طرف بھیجا، تاکہ وہاں سے جزیہ وصول کر کے لائیں، نبی ﷺ نے اہل بحرین سے صلح کر لی تھی اور ان پر حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو امیر بنا دیا تھا، چنانچہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین سے مال لے کر آئے، انصار کو جب ان کے آنے کا پتہ چلا تو وہ نماز فجر میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

نبی ﷺ جب نماز فجر پڑھ کر فارغ ہوئے تو وہ سامنے آئے، نبی ﷺ انہیں دیکھ کر مسکرا پڑے، اور فرمایا شاید تم نے ابو عبیدہ کی واپسی اور ان کے کچھ لے کر آنے کی خبر سنی ہے؟ انہوں نے عرض کیا جی یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے فرمایا خوش ہو جاؤ اور اس چیز کی امید رکھو جس سے تم خوش ہو جاؤ گے، بخدا مجھے تم پر فقر و فاقہ کا اندیشہ نہیں، بلکہ مجھے تو اندیشہ ہے کہ تم پر دنیا اسی طرح کشادہ کر دی جائے گی جیسے تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ کر دی گئی تھی، اور تم اس میں ان ہی کی طرح مقابلہ بازی کرنے لگو گے اور تم اسی طرح غفلت میں پڑ جاؤ گے جیسے وہ غفلت میں پڑ گئے۔

(۱۷۳۶۷) حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ عَمْرًا أَمْرًا مِنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَهُوَ خَلِيفَةُ بَنِي عَامِرٍ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِيدًا بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجَزِيرَتَيْهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالِحُ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتْ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِهِ فَوَافَتْ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوا لَهُ فَكَبَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَاهُمْ فَقَالَ أَظَنُّكُمْ لَدَى سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدْ جَاءَ وَجَاءَ بِشَيْءٍ قَالُوا أَجَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَبَشِرُوا وَأَمَلُوا مَا يَسُرُّكُمْ قَوْلَ اللَّهِ مَا الْفَقْرُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنِّي أَخْشَى أَنْ تَبْسُطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بَسِطْتُ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُلْهِيكُمْ كَمَا أُلْهِتَهُمْ [صححه البخاري (۶۴۲۵)، ومسلم (۲۹۶۱)]. [انظر: ۱۷۳۶۷، ۱۹۱۲۲].

(۱۷۳۶۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ إِيَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُزْنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ایاس بن عبدالمزنی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۷۳۶۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْيَمَانِ سَمِعَ إِيَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُزْنِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْهَوُا الْمَاءَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ لَا يَدْرِي عُمَرُو أَيُّ مَاءٍ هُوَ [راجع: ۱۵۵۲۳].

(۱۷۳۶۸) حضرت ایاس بن عبد اللہؓ سے مروی ہے کہ ضرورت سے زائد پانی مت بیچا کرو کہ میں نے نبی ﷺ کو زائد پانی بیچنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک مزنی صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۱۷۳۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْهَنْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ أَنَّهُ قَالَتْ لَهُ أُمُّهُ أَلَا تَنْطَلِقُ فَتَسْأَلِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يَسْأَلُهُ النَّاسُ فَأَنْطَلَقْتُ أَسْأَلُهُ فَوَجَدْتُهُ قَانِمًا يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ اسْتَعْفَ أَغْفَهُ اللَّهُ وَمَنْ اسْتَعْنَى أَغْنَاهُ اللَّهُ وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ عِدْلٌ خَمْسِ أَوَاقٍ فَقَدْ سَأَلَ الْخَافَا فَقُلْتُ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي لَنَاقَةٌ لَهُ هِيَ خَيْرٌ مِنْ خَمْسِ أَوَاقٍ وَلِلْغَلَامَةِ نَاقَةٌ أُخْرَى هِيَ خَيْرٌ مِنْ خَمْسِ أَوَاقٍ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَسْأَلْهُ

(۱۷۳۶۹) ایک مزنی صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے ان کی والدہ نے کہا کہ تم بھی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر دوسرے لوگوں کی طرح ”سوال“ کیوں نہیں کرتے؟ چنانچہ میں نبی ﷺ کے پاس سوال کے لئے روانہ ہوا، میں نے دیکھا کہ نبی ﷺ کھڑے خطبہ دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں جو شخص عفت طلب کرتا ہے، اللہ اسے عطاء فرما دیتا ہے اور جو غناء طلب کرتا ہے، اللہ اسے غناء عطاء فرما دیتا ہے، اور جو شخص پانچ اوقیہ چاندی کے برابر رقم ہونے کے باوجود لوگوں سے مانگتا پھرتا ہے، وہ ”الخاف“ کے ساتھ سوال کرتا ہے، میں نے اپنے دل میں اپنی اونٹنی کے متعلق سوچا کہ وہ تو پانچ اوقیہ سے بہتر ہے، اور میرے غلام کے پاس بھی ایک اونٹنی ہے اور وہ بھی پانچ اوقیہ سے بہتر ہے، چنانچہ میں واپس آ گیا اور نبی ﷺ سے کسی چیز کے متعلق سوال نہیں کیا۔

حَدِيثُ اسْعَدَ بْنِ زُرَّارَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت اسعد بن زراره رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۷۳۷) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ بْنَ حُنَيْفٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ اسْعَدَ بْنِ زُرَّارَةَ وَكَانَ أَحَدَ النُّقَبَاءِ يَوْمَ الْعَقِيبَةِ أَنَّهُ أَخَذَتْهُ الشُّرُكَةُ لِفَجَاءَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَقَالَ بَنَسَ الْمَيِّتُ لِيَهُودَ مَرَّتَيْنِ سَيَقُولُونَ لَوْلَا دَفَعَ عَنْ صَاحِبِهِ وَلَا أَمْلِكُ لَهُ صَرًّا وَلَا نَفْعًا وَلَا تَمَحَّلَنَّ لَهُ فَأَمَرَّ بِهِ وَكُوى بِخَطَطَيْنِ فَوْقَ رَأْسِهِ فَحَمَاتِ

(۱۷۳۷) حضرت اسعد بن زراره رضی اللہ عنہ "جو بیعت عقبہ کے موقع پر نقباء میں سے ایک نقیب تھے" کے حوالے سے مروی ہے کہ انہیں ایک مرتبہ بیماری نے آ لیا، نبی ﷺ ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے اور دو مرتبہ فرمایا بدترین میت یہودیوں کی ہوتی ہے، وہ کہہ سکتے ہیں کہ اس نے (نبی ﷺ) اپنے ساتھی کی بیماری کو دور کیوں نہ کر دیا، میں ان کے لئے کسی نفع نقصان کا مالک نہیں ہوں، البتہ میں ان کے لئے تدبیر ضرور کر سکتا ہوں، پھر نبی ﷺ نے حکم دیا تو ان کے سر کے اوپر دو مرتبہ داغا گیا لیکن وہ جانبر نہ ہو سکے اور فوت ہو گئے۔

حَدِيثُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت ابو عمرہ کی اپنے والد سے روایت

(۱۷۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا الْمُسْعُودِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَنَحْنُ أَرْبَعَةٌ نَفَرٌ وَمَعَنَا فَرَسٌ فَأَعْطَى كُلَّ إِنْسَانٍ مِنَّا سَهْمًا وَأَعْطَى الْفَرَسَ سَهْمَيْنِ [اسناده ضعيف. قال الألباني: صحيح (ابو داود: ۲۷۳۴)].

(۱۷۳۸) ابو عمرہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ہم لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم چار آدمی تھے، اور ہمارے ساتھ ایک گھوڑا تھا، نبی ﷺ نے ہم میں سے ہر شخص کو ایک ایک حصہ دیا اور گھوڑے کو دو حصے دیئے۔

حَدِيثُ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۱۷۳۹) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ حُزَيْمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ رَجُلًا ضَرَبَ الْبَصَرَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهُ أَنْ يُعَالِجَنِي قَالَ إِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ

لَكَ وَإِنْ شِئْتَ أَخْرْتُ ذَاكَ فَهُوَ خَيْرٌ فَقَالَ ادْعُهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ رُضْوَةً فَيُصَلِّيَ رَكَعَتَيْنِ وَيَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ فَتَقْضِ لِي اللَّهُمَّ شَفْعَهُ فِيَّ [صححه ابن خزيمة (۱۲۱۹)، والحاكم (۳۱۳/۱)، قال الترمذی:

حسن صحيح غريب. قال الألبانی: صحيح (ابن ماجة: ۱۳۸۵، الترمذی: ۳۵۷۸)]. [انظر: ۱۷۳۷۳، ۱۷۳۷۴].

(۱۷۳۷۳) حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک نابینا آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اللہ سے دعاء کر دیجئے کہ وہ مجھے عافیت عطاء فرمائے (میری آنکھوں کی بینائی لوٹا دے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم چاہو تو میں تمہارے حق میں دعاء کر دوں اور چاہو تو اسے آخرت کے لئے مؤخر کر دوں جو تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے؟ اس نے کہا کہ دعاء کر دیجئے، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ خوب اچھی طرح وضو کر کے دو رکعتیں پڑھے اور یہ دعاء مانگے اے اللہ! میں آپ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم "جو کہ نبی الرحمة ہیں" کے وسیلے سے آپ سے سوال کرتا اور آپ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کو لے کر اپنے رب کی طرف توجہ کرتا ہوں اور اپنی یہ ضرورت پیش کرتا ہوں، تاکہ آپ میری یہ ضرورت پوری کر دیں، اے اللہ! میرے حق میں ان کی سفارش کو قبول فرما اس نے ایسا ہی کیا اور اللہ نے اس کی بینائی واپس لوٹا دی۔

(۱۷۳۷۳) حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْمَدِينِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ رَجُلًا ضَرِيرًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُعَالِجَنِي فَقَالَ إِنْ شِئْتَ أَخْرْتُ ذَلِكَ فَهُوَ أَفْضَلُ لِأَخِيكَ وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ لَكَ قَالَ لَا بَلْ ادْعُ اللَّهَ لِي فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ وَأَنْ يُصَلِّيَ رَكَعَتَيْنِ وَأَنْ يَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ فَتَقْضِ وَتُشَفِّعْنِي فِيهِ وَتُشَفِّعُهُ فِيَّ قَالَ فَكَانَ يَقُولُ هَذَا مِرَارًا ثُمَّ قَالَ بَعْدُ أَحْسِبُ أَنَّ فِيهَا أَنْ تُشَفِّعَنِي فِيهِ قَالَ فَفَعَلَ الرَّجُلُ فَبَرَأَ [انظر ما بعده].

(۱۷۳۷۳) حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک نابینا آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اللہ سے دعاء کر دیجئے کہ وہ مجھے عافیت عطاء فرمائے (میری آنکھوں کی بینائی لوٹا دے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم چاہو تو میں تمہارے حق میں دعاء کر دوں اور چاہو تو اسے آخرت کے لئے مؤخر کر دوں جو تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے؟ اس نے کہا کہ دعاء کر دیجئے، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ خوب اچھی طرح وضو کر کے دو رکعتیں پڑھے اور یہ دعاء مانگے اے اللہ! میں آپ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم "جو کہ نبی الرحمة ہیں" کے وسیلے سے آپ سے سوال کرتا اور آپ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کو لے کر اپنے رب کی طرف توجہ کرتا ہوں اور اپنی یہ ضرورت پیش کرتا ہوں، تاکہ آپ میری یہ ضرورت پوری کر دیں، اے اللہ! میرے حق میں ان کی سفارش کو قبول فرما (اس نے ایسا ہی کیا اور اللہ نے اس کی بینائی واپس لوٹا دی)

(۱۷۳۷۴) حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْخَطُمِيُّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع ما قبله].

(۱۷۳۷۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۳۷۵) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ هَانِئِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الصَّدْفِيِّ حَدَّثَهُ قَالَ حَبَّجْتُ زَمَانَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَجَلَسْتُ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِذَا رَجُلٌ يُحَدِّثُهُمْ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَأَقْبَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فِي هَذَا الْعُمُودِ فَعَجَلَ قَبْلَ أَنْ يُتِمَّ صَلَاتَهُ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا لَوْ مَاتَ لَمَاتَ وَلَيْسَ مِنَ الدِّينِ عَلَى شَيْءٍ إِنَّ الرَّجُلَ لِيُخَفِّفُ صَلَاتَهُ وَيُتِمُّهَا قَالَ فَسَأَلْتُ عَنْ الرَّجُلِ مَنْ هُوَ فَقِيلَ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ

(۱۷۳۷۵) ہانی بن معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں حج کی سعادت حاصل کی، میں مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا، وہاں ایک آدمی یہ حدیث بیان کر رہا تھا کہ ایک دن ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس ستون کی آڑ میں نماز پڑھنے لگا، اس نے جلدی جلدی نماز پڑھی اور اس میں اتمام نہیں کیا اور واپس چلا گیا، نبی ﷺ نے فرمایا اگر یہ مر گیا تو اس حال میں مرے گا کہ دین پر ذرا سا بھی قائم نہیں ہوگا، آدمی اپنی نماز کو مختصر کرتا ہے تو مکمل بھی تو کرے، ہانی کہتے ہیں کہ میں نے حدیث بیان کرنے والے کے متعلق لوگوں سے پوچھا تو بتایا گیا کہ یہ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ ہیں۔

تَمَامُ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمرو بن امیہ ضمیری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷۳۷۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمَرِيُّ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ [صححه البخاری (۲۰۴)، وابن خزيمة (۱۸۱)]. [انظر: ۱۷۳۷۷، ۱۷۳۷۸،

۱۷۳۷۹، ۱۷۷۶۰، ۱۷۷۶۳، ۲۲۸۴۵، ۲۲۸۴۸، ۲۲۸۴۹، ۲۲۸۵۰، ۲۲۸۵۳].

(۱۷۳۷۶) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۱۷۳۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَبِّبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ

عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمَسِّحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْجِمَارِ [راجع: ۱۷۳۷۶].

(۱۷۳۷۷) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں اور عمامے پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔
(۱۷۳۷۸) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى وَحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ عَمْرٍو بْنَ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمَسِّحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ [راجع: ۱۷۳۷۶].

(۱۷۳۷۸) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔
(۱۷۳۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى ابْنُ مَبَارَكٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنَ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمَسِّحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ [راجع: ۱۷۳۷۶].

(۱۷۳۷۹) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔
(۱۷۳۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا فَلْيَحْ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنَ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ عُضْوًا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ [صححه البخاری (۲۰۸)، ومسلم (۳۵۵)، وابن حبان (۱۱۴۱)]. [انظر: ۱۷۳۸۱، ۱۷۳۸۲، ۱۷۷۵۷، ۱۷۷۵۸، ۱۷۷۶۲، ۲۲۸۴۶، ۲۲۸۵۱، ۲۲۸۵۲].

(۱۷۳۸۰) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عضو کا گوشت تناول فرمایا، پھر نیا وضو کیے بغیر ہی نماز پڑھ لی۔

(۱۷۳۸۱) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنَ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَيْفِ شَاةٍ فُدِعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَطَرَحَ السُّكَّيْنِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ [راجع: ۱۷۳۸۰].

(۱۷۳۸۱) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک مرتبہ دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بکری کے شانے کا گوشت نوچ کر کھا رہے ہیں، پھر نماز کے لئے بلایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھری رکھ دی اور نیا وضو نہیں کیا۔

(۱۷۳۸۲) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنَ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ يَحْتَزُّ مِنْ كَيْفِ شَاةٍ ثُمَّ دُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ [راجع: ۱۷۳۸۰].

(۱۷۳۸۲) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک مرتبہ دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بکری کے شانے کا گوشت نوچ کر کھا رہے ہیں، پھر نماز کے لئے بلایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھری رکھ دی اور نیا وضو نہیں کیا۔

(۱۷۳۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُفَرِّجِيُّ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ أَخْبَرَنِي عِيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ كُتَيْبَ بْنَ صَبِيحٍ حَدَّثَهُ أَنَّ

الزُّهْرِيَّ قَالَ حَدَّثَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمِرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَنَامَ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ لَمْ يَسْتَيْقِظُوا وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ بِأَلَمِ كَتَمَيْنِ فَرَكَعَهُمَا ثُمَّ أَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى (قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۴۴۴). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف). [انظر: ۲۲۸۴۷].

(۱۷۳۸۳) حضرت عمرو بن امیہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے، نبی ﷺ فجر کے وقت سوتے رہے اور طلوع آفتاب تک کوئی بھی بیدار نہ ہوسکا، پھر نبی ﷺ نے (اسے قضا کرتے ہوئے) پہلے دو سنتیں پڑھیں، پھر نماز کھڑی کر کے نماز فجر پڑھائی۔

(۱۷۳۸۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ بِالْكُوفَةِ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَخَذَهُ عَيْنًا إِلَى قُرَيْشٍ قَالَ جِئْتُ إِلَى خَشِيَّةٍ خُبَيْبٍ وَأَنَا أَتَخَوَّفُ الْعُيُونَ فَرَقِيتُ فِيهَا فَحَلَلْتُ خُبَيْبًا فَوَقَعَ إِلَى الْأَرْضِ فَانْتَبَذْتُ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ التَفْتُ فَلَمْ أَرَ خُبَيْبًا وَلَكَّانَمَا ابْتَلَعَتْهُ الْأَرْضُ فَلَمْ يَرِ لَخُبَيْبٍ أَلْرَّ حَتَّى السَّاعَةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا فِيهِ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَأَمَّا أَبِي فَحَدَّثَنَا عَنْهُ لَمْ يَذْكُرِ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ بِالْكُوفَةِ فَجَعَلَهُ لَنَا عَنْ الزُّهْرِيِّ [انظر: ۲۲۸۴۴].

(۱۷۳۸۳) حضرت عمرو بن امیہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے تنہا انہیں قریش کی طرف جاسوس بنا کر بھیجا (دشمنوں نے حضرت خبیبؓ کو شہید کر کے ان کی نعش کو لکڑی سے ٹانگ رکھا تھا) میں حضرت خبیبؓ کی اس لکڑی کے پاس پہنچا، مجھے قریش کے جاسوسوں کا خطرہ تھا اس لئے میں نے جلدی سے اوپر چڑھ کر حضرت خبیبؓ کو کھولا، وہ زمین پر گر پڑے، اور میں کچھ دو جاگرا، جب میں پلٹ کر حضرت خبیبؓ کے پاس آیا تو وہ نظر نہ آئے، ایسا لگتا تھا کہ زمین انہیں نگل گئی ہے، یہی وجہ ہے کہ اب تک حضرت خبیبؓ کا کوئی سراغ نہیں مل سکا۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبد اللہ بن جحشؓ کی حدیثیں

(۱۷۳۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيرٍ مَوْلَى الْكَلْبِيِّينَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا لِي إِنْ قُلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ الْجَنَّةُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ إِلَّا الَّذِينَ سَارَنِي بِهِ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَيْفَا [انظر: ۱۷۳۸۶، ۱۹۲۸۸].

(۱۷۳۸۵) حضرت عبد اللہ بن جحشؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ!

اگر میں راہ خدا میں شہید ہو جاؤں تو مجھے کیا ملے گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا جنت، جب وہ واپس جانے کے لئے مڑا تو نبی ﷺ نے فرمایا سوائے قرض کے، کہ یہ بات ابھی ابھی مجھے حضرت جبریل علیہ السلام نے بتائی ہے۔

(۱۷۳۸۶) حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي كَثِيرٍ مَوْلَى الْهَلَالِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا لِي إِنْ قَاتَلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى أَقْتَلَ قَالَ الْجَنَّةُ قَالَ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الَّذِينَ سَارَنِي بِهِ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ آتِيًا [راجع: ۱۷۳۸۵].

(۱۷۳۸۶) حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! اگر میں راہ خدا میں شہید ہو جاؤں تو مجھے کیا ملے گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا جنت، جب وہ واپس جانے کے لئے مڑا تو نبی ﷺ نے فرمایا سوائے قرض کے، کہ یہ بات ابھی ابھی مجھے حضرت جبریل علیہ السلام نے بتائی ہے۔

حَدِيثُ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۷۳۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُعْطِمُ الْغُلُولَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ذِرَاعٌ مِنَ الْأَرْضِ تَجِدُونَ الرَّجُلَيْنِ جَارَيْنِ فِي الْأَرْضِ أَوْ فِي الدَّارِ فَيَقْتَطِعُ أَحَدُهُمَا مِنْ حَظِّ صَاحِبِهِ ذِرَاعًا فَإِذَا اقْتَطَعَهُ طَوَّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ [انظر: ۱۷۹۵۲، ۲۳۰۲، ۲۳۳۰۲].

(۱۷۳۸۷) حضرت ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی مکرم، سرور دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عظیم خیانت زمین کے گز میں خیانت ہے، تم دیکھتے ہو کہ دو آدمی ایک زمین یا ایک گھر میں پڑوسی ہیں لیکن پھر بھی ان میں سے ایک اپنے ساتھی کے حصے میں سے ایک گز ظلماً لے لیتا ہے، ایسا کرنے والے کو قیامت کے دن ساتوں زمینوں سے اس حصے کا طوق بنا کر گلے میں پہنایا جائے گا۔

حَدِيثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۱۷۳۸۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ بَلَغَهُ أَنَّ رَافِعًا يُحَدِّثُ فِي ذَلِكَ بَنَاهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَاتَاهُ وَأَنَا مَعَهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ لَتَرَكَهَا ابْنُ عُمَرَ فَكَانَ لَا يَكْرِهَهَا فَكَانَ إِذَا سُئِلَ يَقُولُ زَعَمَ ابْنُ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ [راجع: ۴۵۰۴].

(۱۷۳۸۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم لوگ زمین کو بٹائی پر دے دیا کرتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے، بعد میں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے، اس لئے ہم نے اسے ترک کر دیا۔

(۱۷۳۸۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَصْبَحُوا بِالصُّبْحِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِأَجُورِكُمْ أَوْ أَعْظَمُ لِلْأَجُورِ [راجع: ۱۵۹۱۳] (۱۷۳۸۹) حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا صبح کی نماز روشنی میں پڑھا کرو کہ اس کا ثواب زیادہ ہے۔

(۱۷۳۹۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ قَالَ قُلْتُ بِالدَّهَبِ وَالْفِضَّةِ قَالَ لَا إِنَّمَا نَهَى عَنْهُ بِبَعْضِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا قَالًا بِالدَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَلَا بَأْسَ بِهِ [راجع: ۱۵۹۰۲].

(۱۷۳۹۰) حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے، میں نے پوچھا کہ اگر سونے چاندی کے عوض ہو تو فرمایا نہیں، نبی ﷺ نے زمین کی پیداوار کے عوض اسے اچھا نہیں سمجھا البتہ درہم و دینار کے عوض اسے کرائے پر دینے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۷۳۹۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ سَمِعْتُ الشَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ بْنَ أَبِي النَّعْرِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَرُّ الْكُسْبِ ثَمَرُ الْكُلْبِ وَكُسْبُ الْحَبْجَامِ وَمَهْرُ الْبَيْتِ [راجع: ۱۵۹۰۵].

(۱۷۳۹۱) حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سبکی لگانے والے کی کمائی گندی ہے، فاحشہ عورت کی کمائی گندی ہے، اور کتے کی قیمت گندی ہے۔

(۱۷۳۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ لِي ثَمَرٍ وَلَا كَفَرٍ [راجع: ۱۵۸۹۷].

(۱۷۳۹۲) حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ پھل یا ٹھوٹے چوری کرنے پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

(۱۷۳۹۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَا قُوَّةَ لِلْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مَدَى قَالَ أَعْجَلُ أَوْ أَرِنُ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنُّ وَالظُّفْرُ وَسَأُحَدِّثُكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفْرُ فَمَدَى الْحَبَشَةِ قَالَ

وَأَصَابَنَا نَهْبُ إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَتَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهَا رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَلَا تَفْعَلُوا بِهِ هَكَذَا [راجع: ۱۵۸۹۹].

(۱۷۳۹۳) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! کل ہمارا دشمن (جانوروں) سے آسا سنا ہوا ہوگا، جبکہ ہمارے پاس تو کوئی چھری نہیں ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا دانت اور ناخن کے علاوہ جو چیز جانور کا خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام بھی لیا گیا ہو، تم اسے کھا سکتے ہو، اور اس کی وجہ بھی بتا دوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن جھینوں کی چھری ہے۔

اس دوران نبی ﷺ کو مال غنیمت کے طور پر کچھ اونٹ ملے جن میں سے ایک اونٹ بدک گیا، لوگوں نے اسے قابو کرنے کی بہت کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکے، تنگ آ کر ایک آدمی نے اسے تاک کر تیر مارا اور اسے قابو میں کر لیا، نبی ﷺ نے فرمایا یہ جانور بھی بعض اوقات وحشی ہو جاتے ہیں جیسے وحشی جانور پھر جاتے ہیں، جب تم کسی جانور سے مغلوب ہو جاؤ تو اس کے ساتھ اسی طرح کیا کرو۔

(۱۷۳۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ وَسَهْلَ بْنَ أَبِي حُثَمَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ الْقَمَرِ بِالتَّمْرِ إِلَّا أَصْحَابَ الْقَرَايَا فَإِنَّهُ لَقَدْ أَذِنَ لَهُمْ [صححه البخاری (۲۳۸۴)، ومسلم (۱۵۴۰)].

(۱۷۳۹۴) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے درختوں پر لگی ہوئی کھجور کو کٹی ہوئی کھجور کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا ہے، البتہ ضرورت مندوں کو (پانچ وسق سے کم میں) اس کی اجازت دی ہے۔

(۱۷۳۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ يَهَامَةَ فَأَصَبْنَا غَنَمًا وَإِبِلًا قَالَ فَعَجَّلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِفَتْ ثُمَّ قَالَ عَدُلْ عَشْرَةَ مِنَ الْغَنَمِ بِعَزُورٍ قَالَ ثُمَّ إِنَّ بَعِيرًا نَدَّ وَلَيْسَ فِي الْقَوْمِ إِلَّا خَيْلٌ بِسِيرَةٍ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا قَالَ فَقَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ إِنَّا لَتَرْجُو وَإِنَّا لَتَخَافُ أَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مَدَى أَفْتَدِيَهُ بِالْقَصَبِ قَالَ أَغْجَلْ أَوْ أَرِنْ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذِكْرَ اسْمِ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنُّ وَالظُّفْرُ وَمَا حَدَّثَكُمْ عَنْ ذَلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفْرُ فَمَدَى الْحَبَشَةِ [راجع: ۱۵۸۹۹].

(۱۷۳۹۵) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! ہم لوگ ذوالحلیفہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، نبی ﷺ کو مال غنیمت کے طور پر کچھ بکریاں اور اونٹ ملے لوگوں نے جلدی سے ہانڈی چڑھا دیں، نبی ﷺ تشریف لائے اور ہانڈیاں الٹا دینے کا حکم دیا، پھر فرمایا ایک اونٹ کے مقابلے میں دس بکریاں بنتی ہیں، میں

سے ایک اونٹ بدک گیا، لوگوں نے اسے قابو کرنے کی بہت کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکے، ٹھک آ کر ایک آدمی نے اسے تاک کر تیر مارا اور اسے قابو میں کر لیا، نبی ﷺ نے فرمایا یہ جانور بھی بعض اوقات وحشی ہو جاتے ہیں جیسے وحشی جانور پھر جاتے ہیں، جب تم کسی جانور سے مغلوب ہو جاؤ تو اس کے ساتھ اسی طرح کیا کرو، کل ہمارا دشمن (جانوروں) سے آمنا سامنا ہوگا، جبکہ ہمارے پاس تو کوئی چھری نہیں ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا دانت اور ناخن کے علاوہ جو چیز جانور کا خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام بھی لیا گیا ہو، تم اسے کھا سکتے ہو، اور اس کی وجہ بھی بتا دوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حشیوں کی چھری ہے۔

(۱۷۳۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُسْتَأْجَرَ الْأَرْضُ بِاللَّكْرَاهِمِ الْمَنْقُودَةِ أَوْ بِالثُلُثِ وَالرُّبْعِ [قال الألبانی: صحيح]

(الترمذی: ۱۳۸۴، النسائی: ۳۵/۷) قال شعب: بعضه صحيح. وبعضه منكر وهذا اسناد ضعيف [انظر: ۱۵۹۰۴]

(۱۷۳۹۶) حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ”طل“ سے منع فرمایا ہے، راوی نے پوچھا کہ ”طل“ سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ تہائی اور چوتھائی کے عوض زمین کو بیٹائی پر دینا، یہ حدیث سن کر ابراہیم نے بھی اس کے مکروہ ہونے کا فتویٰ دے دیا اور دراہم کے عوض زمین لینے میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

(۱۷۳۹۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا الْمُسْعُودِيُّ عَنْ وَائِلِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْكُسْبِ أَطْيَبُ قَالَ عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهِ وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُورٍ

(۱۷۳۹۷) حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے افضل اور عمدہ کمائی کون سی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا انسان کے ہاتھ کی کمائی اور ہر مقبول تجارت۔

(۱۷۳۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحُمَى مِنْ قَوْرِ جَهَنَّمَ قَابِرُ دُوهَا بِالْمَاءِ [راجع: ۱۵۹۰۳]

(۱۷۳۹۸) حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بخار جہنم کی تپش کا اثر ہوتا ہے، اس لئے اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کرو۔

(۱۷۳۹۹) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنْ أَبِي النَّجَّاشِيِّ مَوْلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَأَلْتُ رَافِعًا عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قُلْتُ إِنَّ لِي أَرْضًا أُكْرِيهَا فَقَالَ رَافِعٌ لَا تُكْرِهْهَا بِشَيْءٍ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرِعْهَا فَإِنْ لَمْ يَزْرِعْهَا فَلْيَزْرِعْهَا أَخَاهُ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلْيَدْعُهَا فَقُلْتُ لَهُ أَرَأَيْتَ إِنْ تَرَكَتُهَا وَأَرْضِي فَإِنْ زَرَعَهَا ثُمَّ بَعَثَ إِلَيَّ مِنَ الثَّبَنِ قَالَ لَا تَأْخُذْ مِنْهَا شَيْئًا وَلَا يَبْنُ قُلْتُ إِنِّي لَمْ أَشَارِطْهُ إِنَّمَا أَهْدَى إِلَى شَيْئٍ قَالَ لَا تَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا [صححه مسلم (۱۵۴۸)، وابن حبان (۵۱۹۱)]

(۱۷۳۹۹) ابوالنجاشی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے زمین کو کرائے پر دینے کا مسئلہ پوچھا کہ میرے پاس کچھ زمین

ہے، میں اسے کرائے پر دے سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا کہ اسے کرائے پر نہ دو، کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص کے پاس زمین ہو، وہ خود کھیتی باڑی کرے، خود نہ کر سکے تو اپنے کسی بھائی کو اجازت دے دے، اور اگر یہ بھی نہیں کر سکتا تو پھر اسی طرح رہنے دے۔

میں نے کہا یہ بتائیے کہ اگر میں کسی کو اپنی زمین دے کر چھوڑ دوں، اور وہ کھیتی باڑی کرے، اور مجھے بھوسہ بھیج دیا کرے تو کیا حکم ہے؟ فرمایا تم اس سے کچھ بھی نہ لو حتیٰ کہ بھوسہ بھی نہ لو، میں نے کہا کہ میں اس سے اس کی شرط نہیں لگاتا، بلکہ وہ میرے پاس صرف ہدیہ بھیجتا ہے؟ فرمایا پھر بھی تم اس سے کچھ نہ لو۔

(۱۷۱۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبَّادَةَ بْنَ رِخَاعَةَ بْنَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ يُحَدِّثُ أَنَّ جَدَّهُ حِينَ مَاتَ تَرَكَ جَارِيَةً وَنَاصِحًا وَغُلَامًا حَجَّامًا وَأَرْضًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي الْجَارِيَةِ فَتَهَى عَنْ كَسْبِهَا قَالَ شُعْبَةُ مَخَافَةَ أَنْ تَبْهِيَ وَقَالَ مَا أَصَابَ الْحَجَّامُ فَاغْلِفْهُ النَّاصِحَ وَقَالَ لِي الْأَرْضُ أَزْرَعُهَا أَوْ ذَرُهَا

(۱۷۴۰۰) حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ان کے دادا کا انتقال ہوا تو وہ اپنے ترکے میں ایک باندی، ایک پانی لانے والا اونٹ، ایک حجام غلام، اور کچھ زمین چھوڑ گئے، نبی ﷺ نے باندی کے متعلق تو یہ حکم دیا کہ اس کی کمائی سے منع کر دیا، (تاکہ کہیں وہ پیشہ ور نہ بن جائے) اور فرمایا حجام جو کچھ کما کر لائے، اس کا چارہ خرید کر اونٹ کو کھلا دیا کر دے، اور زمین کے متعلق فرمایا کہ اسے خود کھیتی باڑی کے ذریعے آباد کر دیا یونہی چھوڑ دو۔

(۱۷۴۰۱) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ وَالْخَزَاعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضٍ قَوْمٍ بَغِيرَ إِذْنِهِمْ فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ وَتَرَدُّ عَلَيْهِ نَفَقَتُهُ قَالَ الْخَزَاعِيُّ مَا أَنْفَقَهُ وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ [راجع: ۱۵۹۱۵]۔

(۱۷۴۰۱) حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص مالک کی اجازت کے بغیر اس کی زمین میں فصل لگائے، اسے اس کا خرچ لے گا، فصل میں سے کچھ نہیں لے گا۔

(۱۷۴۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَنْ الْكَلْبُ خَبِثَ وَمَهْرُ الْبَيْهِيِّ خَبِثَ وَكَسَبُ الْحَجَّامِ خَبِثَ [راجع: ۱۵۹۰۵]۔

(۱۷۴۰۲) حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سیٹھی لگانے والے کی کمائی گندی ہے، فاحشہ عورت کی کمائی گندی ہے، اور کتے کی قیمت گندی ہے۔

(۱۷۴۰۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمِيْلَانَ حَدَّثَنَا رِشْدِينُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ مَكَّةَ قَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أَحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا [صححه مسلم (۱۳۶۱)]. [انظر: ۱۷۴۰۵].

(۱۷۴۰۳) حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مکہ مکرمہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسے حرم قرار دیا تھا، اور میں مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان ساری جگہ کو حرم قرار دیتا ہوں۔

(۱۷۴.۴) حَدَّثَنَا سُورِجٌ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ خَطَبَ مَرْوَانَ النَّاسَ لَمَّا ذَكَرَ مَكَّةَ وَحَرَمَهَا فَقَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ فَقَالَ إِنَّ مَكَّةَ إِنْ تَكُنْ حَرَمًا فَإِنَّ الْمَدِينَةَ حَرَمٌ حَرَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَكْتُوبٌ عِنْدَنَا فِي أَدِيمِ خَوْلَانِي إِنْ شِئْتَ أَنْ نُقَرِّنَكَهُ فَعَلْنَا فَقَادَاهُ مَرْوَانُ أَجَلَ لَمْ بَلَّغْنَا ذَلِكَ [صححه مسلم (۱۳۶۱)].

(۱۷۴۰۴) نافع بن جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مروان نے خطبہ دیتے ہوئے لوگوں کے سامنے مکہ مکرمہ اور اس کے حرم ہونے کا تذکرہ کیا، تو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے پکار کر فرمایا کہ اگر مکہ مکرمہ حرم ہے تو مدینہ منورہ بھی حرم ہے جسے نبی ﷺ نے حرم قرار دیا ہے، اور یہ بات ہمارے پاس چڑے پر لکھی ہوئی موجود ہے، اگر تم چاہو تو ہم تمہارے سامنے اس عبارت کو پڑھ کر بھی سناسکتے ہیں، مروان نے کہا ٹھیک ہے، یہ بات ہم تک بھی پہنچی ہے۔

(۱۷۴.۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عُثْمَانَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أَحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيدُ الْمَدِينَةَ [راجع: ۱۷۴۰۳].

(۱۷۴۰۵) حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مکہ مکرمہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسے حرم قرار دیا تھا، اور میں مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان ساری جگہ کو حرم قرار دیتا ہوں۔

(۱۷۴.۶) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى يَنبَى هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى الْحُمْرَةَ لَمَّا ظَهَرَتْ فَكَبَّرَهَا فَلَمَّا مَاتَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ جَعَلُوا عَلَى مَسِيرِهِ قَطِيفَةً حُمْرَاءَ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْ ذَلِكَ

(۱۷۴۰۶) حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جب سرخ رنگ کو غالب آتے ہوئے (بکثرت استعمال میں آتے ہوئے) دیکھا تو اس پر ناگواری کا اظہار فرمایا، راوی کہتے ہیں کہ جب حضرت رافع رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو لوگوں نے ان کی چارپائی پر سرخ رنگ کی چادر ڈال دی جس سے عوام کو بہت تعجب ہوا۔

(۱۷۴.۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُهِرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّجَّاشِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعَصْرِ لَمَّا نَحَرُ الْجَزُورَ فَتُصَلِّ عَشْرَ قُسَمٍ لَمْ تُطْبَخْ

فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيجًا قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ قَالَ وَكُنَّا نَصَلِّي الْمَغْرِبَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيَنْظُرُ إِلَى مَوَاقِعِ نَبِيِّهِ [صححه البخاری (۲۴۸۵)، ومسلم (۶۲۵)، وابن

حباب (۱۵۱۵)، والحاكم (۱۹۲/۱)، [انظر: ۱۷۴۲۱] [صححه البخاری (۵۵۹)، ومسلم (۶۳۷)].

(۱۷۴۰۷) حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ نماز عصر پڑھتے، پھر اونٹ ذبح کرتے، اس کے دس حصے بناتے، پھر اسے پکاتے اور سورج غروب ہونے سے پہلے پکا ہوا گوشت کھا لیتے اور نماز مغرب نبی ﷺ کے دو رہا سعادت میں ہم اس وقت پڑھتے تھے کہ جب نماز پڑھ کر واپس ہوتے تو اپنے تیر گرنے کی جگہ کو دیکھ سکتے تھے۔

(۱۷۴۰۸) حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَظْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَبِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ ابْنَا خَيْبَرَ فِي حَاجَةٍ لَهُمَا فَتَفَرَّقَا فَقَتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ وَوَجَدُوهُ قَتِيلًا قَالَ فَجَاءَ مُحَبِّصَةُ وَحُويصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ وَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ أَخُو الْقَتِيلِ وَكَانَ أَحَدُهُمَا فَاتُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمُوا قَبْدًا الَّذِي أُولَى بِالذِّمِّ وَكَانَا هَذَيْنِ أَسْنُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبُرَ الْكِبَرُ قَالَ فَتَكَلَّمَا فِي أَمْرِ صَاحِبَيْهِمَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحِقُّوا صَاحِبَكُمُ أَوْ قَتِيلَكُمُ بِإِيمَانٍ خَمْسِينَ مِنْكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْرٌ لَمْ نَشْهَدْ فَكَيْفَ نَحْلِفُ قَالَ فَجُرْنُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ إِيْمَانًا مِنْهُمْ فَقَالُوا قَوْمٌ كُفَّارٌ قَالَ فَوَدَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَبْلِهِ قَالَ فَدَخَلْتُ مِرْبَدًا لَهُمْ فَرَكَّضَتْنِي نَاقَةً مِنْ يَلُكَ الْإِبِلِ الْبَيْ وَذَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلَيْهَا رَكْضَةً [صححه البخاری (۶۱۴۲)، ومسلم (۱۶۶۹)]. [انظر بعده].

(۱۷۴۰۸) حضرت سہل بن عبد اللہ بن سہل انصاری اور محبصہ بن مسعود اپنے کسی کام کے سلسلے میں خیر آئے، وہ دونوں متفرق ہوئے تو کسی نے عبد اللہ کو قتل کر دیا اور وہ خیر کے وسط میں مقتول پائے گئے، ان کے دو چچا اور بھائی نبی ﷺ کے پاس آئے، ان کے بھائی کا نام عبد الرحمن بن سہل اور چچاؤں کے نام حویصہ اور محبصہ تھے، نبی ﷺ کے سامنے عبد الرحمن بولنے لگے تو نبی ﷺ نے فرمایا بڑوں کو بولنے دو، چنانچہ ان کے چچاؤں میں سے کسی نے ایک گفتگو شروع کی، نبی ﷺ نے فرمایا تم میں سے چچاں سے پچاس آدمی قسم کھا کر کہہ دیں کہ اسے یہودیوں نے قتل کیا ہے، وہ کہنے لگے کہ ہم نے جس چیز کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہی نہیں ہے، اس پر قسم کیسے کھا سکتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا پھر پچاس یہودی قسم کھا کر اس بات سے براءت ظاہر کر دیں اور کہہ دیں کہ ہم نے اسے قتل نہیں کیا ہے، وہ کہنے لگے یا رسول اللہ! ہم ان کی قسم پر کیسے اعتماد کر سکتے ہیں کہ وہ تو مشرک ہیں؟ اس پر نبی ﷺ نے اپنے پاس سے ان کی دیت ادا کر دی، دیت کے ان اونٹوں میں سے ایک جوان اونٹ نے مجھے ٹانگ مار دی تھی۔

(۱۷۱۰۹) حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنَمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ [راجع ما قبله].
(۱۷۱۰۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۱۱۰) حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي أَنَّهُمْ كَانُوا يَكْرُونَ الْأَرْضَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُنْبِتُ عَلَى الْأَرْبَعَاءِ وَخَبْنَا مِنَ الزَّرْعِ يَسْتَشِيرُهُ صَاحِبُ الزَّرْعِ فَتَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقُلْتُ لِرَافِعٍ كَيْفَ كَرَاؤُهَا بِالذِّينَارِ وَالذَّرْهَمِ فَقَالَ رَافِعٌ لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ بِالذِّينَارِ وَالذَّرْهَمِ [صححه البخاری (۲۳۴۶) وفيه: ((حدثني عمای))].

(۱۷۱۱۰) حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے چچا نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ وہ لوگ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں زمین کی پیداوار اور رکھیت کے کچھ حصے کے عوض ”جسے زمیندار مستثنیٰ کر لیتا تھا“ زمین کرائے پر دے دیا کرتے تھے، نبی ﷺ نے اس سے منع فرمادیا۔

میں نے حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ دینار و درہم کے بدلے زمین کرائے پر لینا دینا کیسا ہے؟ حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۷۱۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَجَلَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْفَرُوا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَكْظَمُ لِلْأَجْرِ أَوْ لِلْأَجْرِ عَاقِبَةً [راجع: ۱۵۹۱۳]
(۱۷۱۱۱) حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا صبح کی نماز روشنی میں پڑھا کرو کہ اس کا ثواب زیادہ ہے۔
(۱۷۱۱۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ قَالَ سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَخَابِرُ وَلَا نَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا حَتَّى زَعَمَ رَافِعٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ فَتَرَكَنَاهُ [راجع: ۲۰۸۷].

(۱۷۱۱۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم لوگ زمین کو بٹائی پر دے دیا کرتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے، بعد میں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے، اس لئے ہم نے اسے ترک کر دیا۔

(۱۷۱۱۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثْرٍ [راجع: ۱۵۸۹۷].

(۱۷۱۱۳) حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ پھل یا شکرے فہ چوری کرنے پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

(۱۷۱۱۴) حَدَّثَنَا الضَّعَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ نَافِعٍ الْكَلَابِيِّ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ قَالَ مَرَرْتُ بِمَسْجِدِ

بِالْمَدِينَةِ فَأَقِيَمْتُ الصَّلَاةُ فَإِذَا شَيْخٌ قَلَامٌ الْمُؤَذِّنَ وَقَالَ أَمَا عَلِمْتُ أَنَّ أَبِي أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِتَأْخِيرِ هَذِهِ الصَّلَاةِ قَالَ قُلْتُ مَنْ هَذَا الشَّيْخُ قَالُوا هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَافِعٍ بْنِ خَدِيجٍ

[راجع: ۱۵۸۹۸]

(۱۷۴۱۴) عبد الواحد بن نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ کی کسی مسجد کے قریب سے گذرا تو دیکھا کہ نماز کے لئے اقامت کی جارہی ہے اور ایک بزرگ مؤذن کو ملامت کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ تمہیں معلوم نہیں ہے کہ میرے والد نے مجھے یہ حدیث بتائی ہے کہ نبی ﷺ اس نماز کو مؤخر کرنے کا حکم دیتے تھے؟ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ بزرگ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ عبد اللہ بن رافع بن خدیج رحمہ اللہ ہیں۔

(۱۷۴۱۵) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ غَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَأَقْرَبُ الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مَدَى قَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلُّ لَيْسَ السِّنِّ وَالظُّفْرِ وَسَأَحْدَثُكَ أَمَا السِّنُّ فَعِظْمٌ وَأَمَا الظُّفْرُ فَمَدَى الْحَبَشَةِ قَالَ وَأَصَابَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهْأً فَنَدَّ مِنْهَا بِعَيْرٍ فَسَعَوْا لَهُ فَلَمْ يَسْتَطِيعُوهُ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَيْدِهِ الْإِبِلَ أَوْ قَالَ النَّعَمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ لَمَّا غَلَبَكُمْ فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا [راجع: ۱۵۸۹۹]

(۱۷۴۱۵) حضرت رافع بن خدیج رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! کل ہمارا دشمن (جانوروں) سے آنا سامنا ہوگا، جبکہ ہمارے پاس تو کوئی چھری نہیں ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا دانت اور ناخن کے علاوہ جو چیز جانور کا خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام بھی لیا گیا ہو، تم اسے کھا سکتے ہو، اور اس کی وجہ بھی بتا دوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن جھبوں کی چھری ہے۔

اس دوران نبی ﷺ کو مال غنیمت کے طور پر کچھ اونٹ ملے جن میں سے ایک اونٹ بدک گیا، لوگوں نے اسے قابو کرنے کی بہت کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکے، تنگ آ کر ایک آدمی نے اسے تاک کر تیر مارا اور اسے قابو میں کر لیا، نبی ﷺ نے فرمایا یہ جانور بھی بعض اوقات وحشی ہو جاتے ہیں جیسے وحشی جانور بھڑکتے ہیں، جب تم کسی جانور سے مغلوب ہو جاؤ تو اس کے ساتھ اسی طرح کیا کرو۔

(۱۷۴۱۶) حَدَّثَنَا قُسَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَنْظَلَةَ الزُّرْقِيِّ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَكْرُونَ الْمَزَارِعَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَذْيَنَاتِ وَمَا سَقَى الرَّبِيعُ وَشَيْءٌ مِنَ التَّنْبِ فِكْرَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِرَاءَ الْمَزَارِعِ بِهَذَا وَنَهَى عَنْهَا قَالَ رَافِعٌ وَلَا تَأْسَ بِكِرَائِهَا بِاللَّزَاهِمِ وَاللَّذَائِرِ [راجع: ۱۵۹۰۲]

(۱۷۴۱۶) حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں لوگ قابل کاشت زمین بزیوں، پانی کی نالیوں اور کچھ بھوسی کے عوض بھی کرائے پر دے دیا کرتے تھے، نبی ﷺ نے ان چیزوں کے عوض اسے اچھا نہیں سمجھا اس لئے اس سے منع فرمادیا، البتہ درہم و دینار کے عوض اسے کرائے پر دینے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۷۴۱۷) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ الْكُنَازِيُّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ الْكُنَازِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْعَامِلُ بِالْحَقِّ عَلَى الصَّدَقَةِ كَالْمَاذِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجَعَ إِلَى بَيْتِهِ [صححه ابن خزيمة (۲۳۳۴)، والحاكم (۴۰۶/۱)]. قال الترمذی: حسن. قال الألبانی: حسن صحيح (الترمذی: ۶۴۵، ابن ماجه: ۱۸۰۹).

(۱۷۴۱۷) حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ کی رضا کے لئے حق کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جو اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہو، تا آنکہ اپنے گھر واپس لوٹ آئے۔

(۱۷۴۱۸) حَدَّثَنَا اِسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ بَعْضِ اصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ لِإِنَّهُ اَعْظَمُ لِلْأَجْرِ [قال الألبانی: صحيح الاسناد (النسائی: ۲۷۲/۱)]. [انظر: ۱۷۴۱۱].

(۱۷۴۱۸) حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا صبح کی نماز روشنی میں پڑھا کرو کہ اس کا ثواب زیادہ ہے۔

(۱۷۴۱۹) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُورَيْسٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَقَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ عَمَّهُ وَكَانَا قَدْ شَهِدَا بَنَدًا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ [راجع: ۱۵۹۱۹].

(۱۷۴۱۹) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے سالم بن عبد اللہ سے زمین کو کرائے پر لینے دینے کا مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا ہے کہ انہوں نے اپنے دو چچاؤں سے ”جو شرکاء بدر میں سے تھے“ اپنے ال خانہ کو یہ حدیث سناتے ہوئے سنا ہے کہ نبی ﷺ نے زمین کو کرایہ پر لینے دینے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۷۴۲۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَيُّوبَ الْغَلَفِيُّ عَنْ بَعْضِ وَلَدِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَادَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى بَطْنِ امْرَأَتِي فَقُمْتُ وَلَمْ أَنْزِلْ فَأُخْبِرْتُ وَأَخْرَجْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّكَ دَعَوْتَنِي وَأَنَا عَلَى بَطْنِ امْرَأَتِي فَقُمْتُ وَلَمْ أَنْزِلْ فَأُخْبِرْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَلَيْكَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ قَالَ رَافِعٌ لَمْ أَمَرَنا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ بِالْفُسْلِ

(۱۷۴۲۰) حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے میرے گھر کے باہر سے آواز دی، میں اس وقت اپنی

بیوی کے ساتھ ”مشغول“ تھا، آواز سن کر میں اٹھ کھڑا ہوا، اس وقت تک ”انزال“ نہیں ہوا تھا تاہم میں نے غسل کر لیا اور نبی ﷺ کے پاس باہر نکل آیا، اور بتایا کہ جس وقت آپ نے مجھے آواز دی، اس وقت میں اپنی بیوی کے ساتھ مشغول تھا، میں اسی وقت اٹھ کھڑا ہوا، انزال نہیں ہوا تھا لیکن میں نے غسل کر لیا، نبی ﷺ نے فرمایا اس کی ضرورت نہیں تھی انزال سے غسل واجب ہوتا ہے، بعد میں نبی ﷺ نے ہمیں غسل کا حکم دے دیا تھا۔

(۱۷۴۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي النَّجَّاشِيِّ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَنَحِّرُ الْجُزُورَ فنَقْصِمُهُ عَشْرَةَ أَجْزَاءٍ ثُمَّ نَطْبُخُ فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيجًا قَبْلَ أَنْ نُصَلِّيَ الْمَغْرِبَ [راجع: ۱۷۴۰۷].

(۱۷۴۲۱) حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ نماز عصر پڑھتے، پھر اونٹ ذبح کرتے، اس کے دس حصے بناتے، پھر اسے پکاتے اور نماز مغرب سے پہلے پکا ہوا گوشت کھا لیتے۔

(۱۷۴۲۲) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ عَنْ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ أَبُو النَّجَّاشِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ لَقِيتُ عَمِّي ظَهْرَ بْنَ رَافِعٍ فَقَالَ يَا ابْنَ أُخِي قَدْ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ بِنَا رَافِقًا قَالَ فَقُلْتُ مَا هُوَ يَا عَمُّ قَالَ نَهَانَا أَنْ نَكْرِىَ مَحَاقِلَنَا يَعْنِي أَرْضَنَا الَّتِي بِبَصْرَةَ قَالَ قُلْتُ أَيْ عَمُّ طَاعَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَكْرُوهَا قَالَ بِالْجَدَاوِلِ الرَّبِّ وَبِالْأَصْوَاعِ مِنَ الشَّعِيرِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا أَرْضُوعُوهَا أَوْ أَرْضُوعُوهَا قَالَ فَبِعْنَا أَمْوَالَنَا بِبَصْرَةَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَسَأَلْتُ أَبِي عَنْ أَحَادِيثِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ مَرَّةً يَقُولُ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَرَّةً يَقُولُ عَنْ عَمِّي فَقَالَ كُلُّهَا صِحَاحٌ وَأَحَبُّهَا إِلَيَّ حَدِيثُ أَبِي بَرٍّ [صححه البخاری (۲۳۳۹)، ومسلم (۱۵۴۸)].

(۱۷۴۲۲) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میری ملاقات اپنے چچا ظہیر بن رافع رضی اللہ عنہ سے ہو گئی، انہوں نے فرمایا کہ بھتیجے! نبی ﷺ نے ہمیں ایک ایسی چیز سے منع فرمایا ہے جو ہمارے لیے نفع بخش ہو سکتی تھی، میں نے پوچھا چچا جان! وہ کیا؟ انہوں نے کہا کہ بلند جگہوں پر جو ہماری زمینیں ہیں، ان میں مزارعت سے ہمیں منع فرما دیا ہے، میں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت ہمارے لیے اس سے بھی زیادہ نفع بخش ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے تم کس چیز کے بدلے زمین کو کرائے پر دیتے ہو؟ انہوں نے کہا چھوٹی ٹالیوں کی پیداوار اور جو کے مقررہ صاع کے عوض، نبی ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کرو، جس شخص کے پاس کوئی زمین ہو، وہ خود اس میں کھیتی باڑی کرے، اگر خود نہیں کر سکتا تو اپنے کسی بھائی کو اجازت دے دے چنانچہ ہم نے وہاں پر موجود اپنی زمینیں بیچ دیں۔

حدیث عقبہ بن عامر الجہنی عن النبی ﷺ

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۱۷۴۲۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أُمَّتَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً فَسَالَ عُقْبَةُ عَنْ ذَلِكَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرُّهَا فَلْتَرْكَبْ لَظَنَ أَنَّهُ لَمْ يَفْهَمْ عَنْهُ فَلَمَّا خَلَا مَنْ كَانَ عِنْدَهُ عَادَ فَسَالَ فَقَالَ مَرُّهَا فَلْتَرْكَبْ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ تَعْلِيْبِ أَخِيكَ نَفْسَهَا لَهَيْئَةٍ [قال الألباني: ضعيف (ابو داود: ۳۲۹۳، و ۳۲۹۴، ابن ماجه: ۲۱۳۴، الترمذی: ۱۵۴۴، النسائي: ۲۰/۷). قال شعيب: صحيح اسناده ضعيف، وحسنه الترمذی]. [انظر: ۱۷۴۳۹، ۱۷۴۶۳، ۱۷۴۸۱، ۱۷۵۱۰].

(۱۷۴۲۳) عبد اللہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ نے پیدل چل کر حج کرنے کی منت مانی تھی، حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا اسے حکم دو کہ وہ سوار ہو کر جائے، عقبہ رضی اللہ عنہ سمجھے کہ شاید نبی ﷺ بات کو مکمل طور پر سمجھ نہیں سکے، اس لئے ایک مرتبہ پھر خلوت ہونے کے بعد اپنا سوال دہرایا، لیکن نبی ﷺ نے حسب سابق وہی حکم دیا اور فرمایا کہ تمہاری ہمشیرہ کے اپنے آپ کو عذاب میں مبتلا کرنے سے اللہ غنی ہے۔

(۱۷۴۲۴) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَهْدَةَ بَعْدَ أَرْبَعٍ [قال الألباني: ضعيف (ابن ماجه: ۲۲۴۵)].

(۱۷۴۲۵) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا چار دن کے بعد بائع کی ذمہ داری باقی نہیں رہتی۔
(۱۷۴۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَعَلَيْهِ قُرُوجٌ حَرِيرٌ وَهُوَ الْقَبَاءُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ نَزَعَهُ نَزْعًا عَنيفًا وَقَالَ إِنَّ هَذَا لَا يَنْبَغِي لِلْمُتَّقِينَ [صححه البخاری (۳۷۵)، ومسلم (۲۰۷۵)، وابن خزيمة (۷۷۴)]. [انظر: ۱۷۴۷۶، ۱۷۴۸۶].

(۱۷۴۲۷) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی، اس وقت آپ ﷺ نے ایک ریشمی قباء پہن رکھی تھی، نماز سے فارغ ہو کر نبی ﷺ نے اسے بے چینی سے اتارا اور فرمایا متقیوں کے لئے یہ لباس شایان شان نہیں ہے۔

(۱۷۴۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ التَّجِيبِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ

يَعْنِي الْعُشَارَ [صححه ابن خزيمة (۲۳۳۳). قال الألباني: ضعيف (ابو داود: ۲۹۳۷). قال شعيب: حسن لغیره
وهذا اسناد ضعيف]. [انظر: ۱۷۴۸۷].

(۱۷۴۲۶) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ٹیکس وصول کرنے میں ظلم کرنے والا
جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۱۷۴۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْقَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
الْزُرِّيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي رَاكِبٌ غَدًا إِلَى يَهُودَ
فَلَا تَبْدُؤُوهُمْ بِالسَّلَامِ فَإِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ [ضعف البرصیری اسنادہ. قال الألباني: صحيح (ابن
ماجة: ۳۶۹۹)]. [انظر: ۱۸۲۰۹].

(۱۷۴۲۷) حضرت ابو عبد الرحمن جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کل میں سوار ہو کر یہودیوں کے
یہاں جاؤں گا، لہذا تم انہیں ابتداء سلام نہ کرنا، اور جب وہ تمہیں سلام کریں تو تم صرف ”وعلیکم“ کہنا۔

(۱۷۴۲۸) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَبِي خَالَفَهُ عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَا عَنْ أَبِي بَصْرَةَ [انظر: ۲۷۷۷۷، ۲۷۷۷۸]
(۱۷۴۲۸) عبد الحمید بن جعفر اور ابن لہیعہ نے مذکورہ حدیث میں ابو عبد الرحمن کی بجائے ”ابو بصرہ“ کا نام لیا ہے۔

(۱۷۴۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَبُو بَصْرَةَ يَعْنِي لِي حَدِيثُ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ
إِسْحَاقَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ بْنُ عَابِسٍ وَيُقَالُ ابْنُ عَبْسٍ الْجُهَنِيُّ [انظر: ۲۷۷۷۷].

(۱۷۴۲۸) گذشتہ حدیث ابو عاصم سے بھی مروی ہے، امام احمد رحمہ اللہ کے صاحبزادے کہتے ہیں کہ مراد اس سے حضرت عقبہ
بن عامر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۱۷۴۲۹) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ عَنْ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ بَيْنَا
أَنَا أَعُوذُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَقَبٍ مِنْ تِلْكَ النَّقَابِ إِذْ قَالَ لِي يَا عُقْبُ أَلَا تَرَكِبُ قَالَ
فَاجْلَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُرَكِبَ مَرْكَبَهُ ثُمَّ قَالَ يَا عُقْبُ أَلَا تَرَكِبُ قَالَ فَاشْفَقْتُ أَنْ
تَكُونَ مَعْصِيَةً قَالَ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبْتُ هُنَا ثُمَّ رَكِبْتُ ثُمَّ قَالَ يَا عُقْبُ أَلَا
أَعْلَمُكَ سُوْرَتَيْنِ مِنْ خَيْرِ سُوْرَتَيْنِ قَرَأَ بِهِمَا النَّاسُ قَالَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَاقْرَأْنِي قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ
الْقَلْبِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ أُفِيحِمْتُ الصَّلَاةَ فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ بِهِمَا ثُمَّ مَرَّ
بِي قَالَ كَيْفَ رَأَيْتَ يَا عُقْبُ اقْرَأْ بِهِمَا كُلَّمَا نِمْتَ وَكُلَّمَا قُمْتَ [صححه ابن خزيمة (۵۳۴ و ۵۳۵). قال

الألباني: صحيح (ابو داود: ۱۴۶۲، النسائي: ۲۵۲/۸ و ۲۵۳)]. [راجع: ۱۵۵۲۷].

(۱۷۴۲۹) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں کسی راستے میں نبی ﷺ کی سواری کے آگے آگے چل رہا

تھا، اچانک نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے عقب! تم سوار کیوں نہیں ہوتے؟ لیکن مجھے نبی ﷺ کی عظمت کا خیال آیا کہ ان کی سواری پر میں سوار ہوں، تھوڑی دیر بعد نبی ﷺ نے پھر فرمایا اے عقب! تم سوار کیوں نہیں ہوتے، اس مرتبہ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ ”نافرمانی“ کے زمرے میں نہ آئے، چنانچہ جب نبی ﷺ اترے تو میں سوار ہو گیا، اور تھوڑی ہی دور چل کر اتر گیا۔

نبی ﷺ دوبارہ سوار ہوئے تو فرمایا اے عقب! کیا میں تمہیں ایسی دو سورتیں نہ سکھا دوں جو ان تمام سورتوں سے بہتر ہوں جو لوگ پڑھتے ہیں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! چنانچہ نبی ﷺ نے مجھے سورہ قلن اور سورہ ناس پڑھائیں، پھر نماز کھڑی ہوئی، نبی ﷺ آگے بڑھ گئے اور نماز میں یہی دونوں سورتیں پڑھیں، پھر میرے پاس سے گذرتے ہوئے فرمایا اے عقب! تم کیا سمجھے؟ یہ دونوں سورتیں سوتے وقت بھی پڑھا کرو اور بیدار ہو کر بھی پڑھا کرو۔

(۱۷۶۲۰) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ الْجُهَنِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَلَا أُخِيرُكَ بِالْفَضْلِ مَا تَعَوَّذَ الْمُتَعَوِّذُونَ قَالَ قُلْتُ بَلَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ هَاتَيْنِ السُّورَتَيْنِ [راجع: ۱۵۵۲۷]۔

(۱۷۶۳۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ فرمایا اے ابن عباس! کیا میں تمہیں تعوذ کے سب سے افضل کلمات کے بارے نہ بتاؤں جن سے تعوذ کرنے والے تعوذ کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں نہیں، فرمایا دو سورتیں ہیں سورہ قلن اور سورہ ناس۔

(۱۷۶۳۱) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُرْسَانَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أُنْكِلَ ثَلَاثَةَ مِنْ صَلْبِهِ فَاحْتَسَبَهُمْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ أَبُو عُرْسَانَةَ مَرَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَمْ يَقْلُهَا مَرَّةً أُخْرَى وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ

(۱۷۶۳۱) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کے تین حقیقی بچے فوت ہو جائیں اور وہ اللہ کے سامنے ان پر صبر کا مظاہرہ کرے تو اس کے لئے جنت واجب ہوگی۔

(۱۷۶۳۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَتْ عَلَى سُوْرَتَانِ فَتَعَوَّذُوا بِهِنَّ لِأَنَّهُ لَمْ يَتَعَوَّذْ بِمِثْلِهِنَّ يَعْْنِي الْمُتَعَوِّذَتَيْنِ [صححه مسلم (۱۸۱۴)]۔

[انظر: ۱۷۶۳۶، ۱۷۶۸۸، ۱۷۵۰۵، ۱۷۵۱۳]۔

(۱۷۶۳۲) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھ پر دو سورتیں نازل ہوئی ہیں، تم ان سے اللہ کی پناہ حاصل کیا کرو، کیونکہ ان جیسی کوئی سورت نہیں ہے مراد معوذتین ہے۔

(۱۷۶۳۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَامٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

الْأَزْدِيُّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُدْخِلُ الثَّلَاثَةَ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ الْجَنَّةَ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالْمِثْلَ بِهِ وَالرَّامِيَ بِهِ وَقَالَ ارْمُوا وَارْكَبُوا وَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا وَإِنْ كُلُّ شَيْءٍ يَلْهُو بِهِ الرَّجُلُ بَاطِلٌ إِلَّا رَمِيَةَ الرَّجُلِ بِقَوْسِهِ وَتَأْدِيَتَهُ قَرَسَهُ وَمَلَأَعْبَتَهُ أَمْرًا فَالْتَهُنَّ مِنَ الْحَقِّ وَمَنْ نَسِيَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلَّمَهُ فَقَدْ كَفَرَ الَّذِي عَلَّمَهُ [انظر: ۱۷۴۷۰]

(۱۷۴۳۳) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائے گا، ایک تو اسے بنانے والا جس نے اچھی نیت سے اسے بنایا ہو، دوسرا اس کا معاون اور تیسرا اسے چلانے والا، لہذا تیر اندازی بھی کیا کرو اور گھڑ سواری بھی، اور میرے نزدیک گھڑ سواری سے زیادہ تیر اندازی پسندیدہ ہے، اور ہر وہ چیز جو انسان کو غفلت میں ڈال دے، وہ باطل ہے سوائے انسان کے تیر کمان میں، گھوڑے کی دیکھ بھال میں اور اپنی بیوی کے ساتھ دل لگی میں مصروف ہونے کے، کہ یہ چیزیں برحق ہیں، اور جو شخص تیر اندازی کا فن سیکھنے کے بعد اسے بھلا دے تو اس نے اپنے سکھانے والے کی ناشکری کی۔

(۱۷۴۳۴) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَرْثَدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عُلقَمَةَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ [صححه مسلم (۱۶۴)۔ قال الترمذی: حسن صحيح غريب]۔ [انظر: ۱۷۴۵۲، ۱۷۴۵۸، ۱۷۴۷۳، ۱۷۵۵۹]

(۱۷۴۳۳) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا نذر کا کفارہ بھی وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔ (۱۷۴۳۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَقَّ الشُّرُوطِ أَنْ يُؤْفَى بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ [صححه البعاری (۲۷۲۱)، ومسلم (۱۴۱۸)]۔ [انظر: ۱۷۴۹۶، ۱۷۵۱۱]

(۱۷۴۳۵) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمام شرائط میں پورا کیے جانے کی سب سے زیادہ حق واروہ شرط ہے جس کے ذریعے تم اپنے لیے عورتوں کی شرمگاہ کو حلال کرتے ہو۔

(۱۷۴۳۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُنْزِلَتْ عَلَى آيَاتٍ لَمْ يَرِ مِثْلُهُنَّ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ [راجع: ۱۵۵۲۷]

(۱۷۴۳۶) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھ پر ایسی دو سورتیں نازل ہوئی ہیں، کہ ان جیسی کوئی سورت نہیں ہے، مراد معوذتین ہے۔

(۱۷۴۳۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ الدُّسْتَوَائِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ صَحَابًا بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَأَصَابَ عُقْبَةَ بْنُ عَامِرٍ جَذْعَةً فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ ضَعْ يَهَا [صححه البخاری (۵۵۴۷)، ومسلم (۱۹۶۵)]، وابن حزيمة (۱۹۱۶)۔ [انظر: ۱۷۵۶۰]۔

(۱۷۴۳۷) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے ساتھیوں کے درمیان قربانی کے جانور تقسیم کیے تو میرے حصے میں چھ ماہ کا ایک بچہ آیا، میں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق قربانی کا حکم پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا تم اسی کی قربانی کرلو۔

(۱۷۴۳۸) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ خَرَجْتُ فِي سَفَرٍ وَمَعَنَا عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ فَقُلْنَا لَهُ إِنَّكَ بِرَحْمَتِكَ اللَّهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا فَقَالَ لَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَمَّ النَّاسَ فَأَصَابَ الْوَقْتُ وَأَتَمَّ الصَّلَاةَ فَلَهُ وَلَهُمْ وَمَنْ انْتَقَصَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِمْ [صححه ابن حزيمة (۱۵۱۳)]، وابن حبان (۲۲۲۱)، والحاكم (۲۱۰/۱)۔ قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۵۸۰، ابن ماجه: ۹۸۳)۔ [انظر: ۱۷۵۳۶، ۱۷۵۶۱، ۱۷۹۴۸]۔

(۱۷۴۳۸) ابو علی ہمدانی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں سفر پر روانہ ہوا، ہمارے ساتھ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بھی تھے، ہم نے ان سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں آپ پر ہوں، آپ نبی ﷺ کے صحابی ہیں، لہذا آپ ہماری امامت کیجئے، انہوں نے انکار کر دیا اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص لوگوں کی امامت کرے، بروقت اور مکمل نماز پڑھائے تو اسے بھی ثواب ملے گا اور مقتدیوں کو بھی، اور جو شخص اس میں کوتاہی کرے گا تو اس کا وبال اسی پر ہوگا، مقتدیوں پر نہیں ہوگا۔

(۱۷۴۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ أُخْتَهُ نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ خَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ أُخْتِكَ شَيْئًا مَرَّهَا فَلَتُخْتَمِرَ وَلَتُرَكَّبَ وَلَتَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ [راجع: ۱۷۴۲۳]۔

(۱۷۴۳۹) عبد اللہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ نے پیدل چل کر دو پٹہ اوڑھے بغیر حج کرنے کی منت مانی تھی، حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری بہن کی سختی کا کیا کرے گا؟ اسے حکم دو کہ وہ دو پٹہ اوڑھ کر سوار ہو کر جائے، اور تین روزے رکھ لے۔

(۱۷۴۴۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ

مَثَلُ الَّذِي يَعْمَلُ السَّيِّئَاتِ ثُمَّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ كَمَثَلِ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ دِرْعٌ ضَيِّقَةٌ قَدْ خَنَقَتْهُ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَأَنفَكْتُ خَلْقَهُ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً أُخْرَى فَأَنفَكْتُ خَلْقَهُ أُخْرَى حَتَّى يَخْرُجَ إِلَى الْأَرْضِ

(۱۷۴۳۰) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص گناہ کرتا ہو، پھر نیکی کے کام کرنے لگے تو اس کی مثال اس شخص کی سی ہے، جس نے اتنی جگہ قمیص پہن رکھی ہو کہ اس کا گلا گھٹ رہا ہو، پھر وہ نیکی کا ایک عمل کرے اور اس کا ایک حلقہ کھل جائے، پھر دوسری نیکی کرے اور دوسرا حلقہ بھی کھل جائے یہاں تک کہ وہ اس سے آزاد ہو کر زمین پر نکل آئے۔

(۱۷۴۴۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ مُلَيْلٍ السَّلِيلِيُّ وَهُمْ إِلَى قُضَاعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ كُنْتُ مَعَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ جَالِسًا قَرِيبًا مِنَ الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَخَرَجَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُدَيْفَةَ فَاسْتَوَى عَلَى الْمِنْبَرِ فَخَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْهِمْ سُورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ وَكَانَ مِنْ أَهْلِ النَّاسِ قَالَ فَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيَقْرَأَنَّ الْقُرْآنَ رِجَالٌ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ

(۱۷۴۴۱) عبد الملک بن ملیل کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن میں منبر کے قریب حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، محمد بن ابی حذیفہ آئے اور منبر پر بیٹھ کر خطبہ دینے لگے، پھر قرآن کریم کی کوئی سورت پڑھی اور وہ بہترین قاری تھے، حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بہت سے ایسے لوگ قرآن پڑھیں گے جن کے حلق سے وہ آگے نہ جائے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر و شکار سے نکل جاتا ہے۔

(۱۷۴۴۲) حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْمَعَاظِرِيُّ عَمَّنْ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعِيًا فَاسْتَأْذَنَهُ أَنْ نَأْكُلَ مِنَ الصَّدَقَةِ فَأَذِنَ لَنَا [انظر: ۱۷۵۷۸]

(۱۷۴۴۲) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا، میں نے زکوٰۃ کے جانوروں میں سے کھانے کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے ہمیں اجازت دے دی۔

(۱۷۴۴۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا رَشِيدُ بْنُ يَعْنِي ابْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عَشَانَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَمْنَعُ أَهْلَ الْحِلْيَةِ وَالْحَرِيرِ وَيَقُولُ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيرَهَا فَلَا تَلْبَسُوهَا فِي الدُّنْيَا [قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۱۵۶/۸)]

(۱۷۴۴۳) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ اپنے اہل خانہ کو زیورات اور ریشم سے منع فرماتے تھے، اور فرماتے تھے

کہ اگر تمہیں جنت کے زیورات اور ریشم محبوب ہیں، تو دنیا میں انہیں مت پہننا۔

(۱۷۴۱۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا رِشْدِينَ يُعْنَى ابْنُ سَعْدٍ أَبُو الْحَجَّاجِ الْمَهْرِيُّ عَنْ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التَّجِيبِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُمَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتَ اللَّهَ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا عَلَى مَعَاصِيهِ مَا يُحِبُّ فَإِنَّمَا هُوَ اسْتِزْجَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ جَنَّتِي إِذَا قَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَعَثَةٌ فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ

(۱۷۴۳۳) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اس کی نافرمانیوں کے باوجود دنیا میں اسے وہ کچھ عطا فرما رہا ہے جو وہ چاہتا ہے تو یہ استدراج ہے، پھر نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ ”جب انہوں نے ان چیزوں کو فراموش کر دیا جن کے ذریعے انہیں نصیحت کی گئی تھی، تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیے، حتیٰ کہ جب وہ خود کو ملنے والی نعمتوں پر اترانے لگے تو ہم نے اچانک انہیں پکڑ لیا اور وہ ناامید ہو کر رہ گئے۔“

(۱۷۴۱۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ أَبِي عُسَّانَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْجَبُ رَبُّكُمْ مِنْ رَاعِي غَنَمٍ فِي شَطِئَةِ يَوْزَنٍ بِالصَّلَاةِ وَيُقِيمُ [انظر: ۱۷۵۷۹]

(۱۷۴۳۵) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارا رب اس شخص سے بہت خوش ہوتا ہے جو کسی ویرانے میں بکریاں چراتا ہے، اور نماز کا وقت آنے پر اذان دیتا اور اقامت کہتا ہے۔

(۱۷۴۱۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَنْسَابَكُمْ هَذِهِ لَيْسَتْ بِسَبَابٍ عَلَى أَحَدٍ وَإِنَّمَا أَنْتُمْ وَلَكُمُ آدَمُ طَفُّ الصَّاعِ لَمْ تَمْلِكُوهُ لَيْسَ لِأَحَدٍ فَضْلٌ إِلَّا بِالْذِّينِ أَوْ عَمَلٍ صَالِحٍ حَسْبُ الرَّجُلِ أَنْ يَكُونَ فَاحِشًا بَدِيًّا بِخِيَلًا جَبَانًا [انظر: ۱۷۵۸۳]

(۱۷۴۳۶) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارے یہ نسب نامے کسی کے لئے عیب اور طعنہ نہیں ہیں، تم سب آدم کی اولاد ہو، اور ایک دوسرے کے قریب ہو، دین یا عمل صالح کے علاوہ کسی وجہ سے کسی کو کسی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے، انسان کے فحش گونہوں کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ بیہودہ گو ہو، بخیل اور بزدل ہو۔

(۱۷۴۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ وَرَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ بُحْتٍ عَنْ اللَّيْثِ بْنِ سُلَيْمٍ الْجُهَنِيِّ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ عُقْبَةُ كُنَّا نَحْلُمُ أَنْفُسَنَا وَكُنَّا نَتَدَاوَلُ رَعِيَّةَ الْإِبِلِ بَيْنَنَا فَأَصَابَنِي رَعِيَّةُ الْإِبِلِ فَرَوَّحْتُهَا بِعَيْنِي فَأَذْرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ يُحَدِّثُ النَّاسَ فَأَذْرَكْتُ مِنْ حَدِيثِهِ وَهُوَ يَقُولُ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ لَيْسَبِغُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُومُ فَيَرْكَعُ رَكَعَتَيْنِ يُقْبِلُ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ

وَوَجَّهَهُ إِلَّا وَجَّهَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَغُفِرَ لَهُ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ مَا أَجُودَ هَذَا قَالَ فَقَالَ قَائِلٌ بَيْنَ يَدَيَّ الَّتِي كَانَتْ قَبْلَهَا يَا عُقْبَةُ أَجُودُ مِنْهَا فَتَنَظَّرْتُ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ فَقُلْتُ وَمَا هِيَ يَا أَبَا حَفْصٍ قَالَ إِنَّهُ قَالَ قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُسَبِّحُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ [صححه مسلم (۲۳۴)، وابن خزيمة (۲۲۲)، وابن حبان (۱۰۵۰)]. [انظر: ۱۷۵۲۸].

(۱۷۴۴۷) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ اپنے کام خود کرتے تھے اور آپس میں اونٹوں کو چرانے کی باری مقرر کر لیتے تھے، ایک دن جب میری باری آئی اور میں انہیں دوپہر کے وقت لے کر چلا، تو میں نے نبی ﷺ کو لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر بیان کرتے ہوئے دیکھا، میں نے اس موقع پر جو کچھ پایا، وہ یہ تھا کہ تم میں سے جو شخص وضو کرے اور خوب اچھی طرح کرے، پھر کھڑا ہو کر دو رکعتیں پڑھے جن میں وہ اپنے دل اور چہرے کے ساتھ متوجہ رہے تو اس کے لئے جنت واجب ہو گئی اور اس کے سارے گناہ معاف ہو گئے۔

میں نے کہا کہ یہ کتنی عمدہ بات ہے، اس پر مجھ سے آگے والے آدمی نے کہا کہ عقبہ! اس سے پہلے والی بات اس سے بھی عمدہ تھی، میں نے دیکھا تو وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے، میں نے پوچھا اے ابو حفص! وہ کیا بات ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ تمہارے آنے سے پہلے نبی ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ تم میں سے جو شخص وضو کرے اور خوب اچھی طرح کرے، پھر یوں کہے أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے کہ جس دروازے سے چاہے، داخل ہو جائے۔

(۱۷۶۶۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْهُوْبِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ شِفَاءٌ فَفِي شَرْطَةِ مُصْحِمٍ أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ كَيْبَةِ نَصِيبِ الْمَاءِ وَأَنَا أَكْرَهُ الْكُمَى وَلَا أُحِبُّهُ [اخرجه ابو يعلى (۱۷۶۵) قال شعيب: صحيح لغيره، وهذا سند حسن في المتابعات والشواهد].

(۱۷۴۴۸) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر کسی چیز میں شفاء ہو سکتی ہے تو وہ تین چیزیں ہیں، سینگی لگانے والے کا آلہ، شہد کا ایک گھونٹ اور زخم کو داغنا جس سے تکلیف پہنچے، لیکن مجھے داغنا پسند نہیں ہے۔

(۱۷۶۶۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمٌ إِلَّا وَهُوَ يُخْتَمُ عَلَيْهِ فَإِذَا مَرِضَ الْمُؤْمِنُ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا رَبَّنَا عَبْدُكَ فَلَانٌ قَدْ حَبَسَتْهُ فَيَقُولُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ اخْتِمُوا لَهُ عَلَى مِثْلِ عَمَلِهِ حَتَّى يَمُوتَ

(۱۷۴۳۹) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دن بھر کا کوئی عمل ایسا نہیں ہے جس پر مہر نہ لگائی جاتی ہو، چنانچہ جب مسلمان بیمار ہوتا ہے تو فرشتے بارگاہِ خداوندی میں عرض کرتے ہیں کہ پروردگار! تو نے فلاں بندے کو روک دیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کے تندرست ہونے تک جیسے اعمال وہ کرتا ہے، ان کی مہر لگاتے جاؤ، یا یہ کہ وہ فوت ہو جائے۔

(۱۷۴۵۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا كِتَابَ اللَّهِ وَتَعَاهَدُواهُ وَتَغْنُوا بِهِ قَوْلَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَقَلُّبًا مِنَ الْمَخَاضِ فِي الْعُقُلِ [صححه ابن حبان (۱۱۹)]. قال شعيب: اسنادہ صحیح. [انظر: ۱۷۴۹۵، ۱۷۵۲۹].

(۱۷۴۵۰) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کتاب اللہ کا علم حاصل کیا کرو، اسے مضبوطی سے تھامو اور ترنم کے ساتھ اسے پڑھا کرو، اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے، یہ قرآن ہاڑے میں بندھے ہوئے اونٹوں سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ کھل جاتا ہے۔

(۱۷۴۵۱) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قَبِيلٍ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْكِتَابَ وَاللَّيْنَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا بَالُ الْكِتَابِ قَالَ يَتَعَلَّمُهُ الْمُنَافِقُونَ ثُمَّ يُجَادِلُونَ بِهِ الَّذِينَ آمَنُوا فَقِيلَ وَمَا بَالُ اللَّيْنِ قَالَ أَنَاسٌ يُحِبُّونَ اللَّيْنَ فَيَخْرُجُونَ مِنَ الْجَمَاعَاتِ وَيَتَرُكُونَ الْجُمُعَاتِ [صححه الحاكم (۳۷۴/۲)]. قال شعيب: حسن. [انظر: ۱۷۵۵۰، ۱۷۵۵۷].

(۱۷۴۵۱) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے اپنی امت کے متعلق کتاب اور دودھ سے خطرہ ہے، کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! کتاب سے خطرے کا کیا مطلب؟ فرمایا کہ اسے منافقین یکھیں گے اور اہل ایمان سے جھگڑا کریں گے، پھر کسی نے پوچھا کہ دودھ سے خطرے کا کیا مطلب؟ فرمایا کہ کچھ لوگ ”دودھ“ کو پسند کرتے ہوں گے اور اس کی وجہ سے جماعت سے نکل جائیں گے اور جمعہ کی نمازیں چھوڑ دیا کریں گے۔

(۱۷۴۵۲) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ أَبِي النَّخَعِرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ [راجع: ۱۷۴۳۴].

(۱۷۴۵۲) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا نذر کا کفارہ بھی وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

(۱۷۴۵۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غَمْلَانَ حَدَّثَنَا رَشِيدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو الْمَعَالِيقِيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ زُرْعَةَ الْمَعَالِيقِيُّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُخِفُوا أَنْفُسَكُمْ بَعْدَ آمْنِهَا قَالُوا وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِينَ [اخرجه ابويعلی (۱۷۳۹)]. قال شعيب: حسن وهذا اسناد

ضعیف۔ [انظر: ۱۷۵۴۲]۔

(۱۷۴۵۳) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے آپ کو پر امن ہونے کے بعد خطرے میں مبتلا نہ کیا کرو، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کیسے؟ فرمایا قرض لے کر۔

(۱۷۴۵۴) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا سَلَامٍ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ كَانَ عُقْبَةُ يَأْتِينِي لِيَقُولُ أَخْرُجْ بِنَا نَرْمِي فَلَبَطَاتُ عَلَيْهِ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ تَقَالُتُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَدْخُلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ الْجَنَّةِ صَانِعُهُ الْمُحْتَسِبُ فِيهِ الْخَيْرُ وَالرَّامِي بِهِ وَمَنْبِلُهُ فَأَرْمُوا وَارْكَبُوا وَلَئِنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مَنْ أَنْ تَرْكَبُوا وَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا ثَلَاثُ مَلَاغِبَةَ الرَّجُلِ امْرَأَتُهُ وَتَأْدِيبُهُ فَرَسُهُ وَرَمِيَّةُ يَدَيْهِ وَمَنْ عَلَّمَهُ اللَّهُ الرَّمِيَّ فَتَرَكَهُ رَغْبَةً عَنْهُ فَنِعْمَةً كَفَّرَهَا [والحاكم (۹۵/۲)]۔ قال الترمذی: حسن صحيح۔ قال الألبانی ضعیف (ابو داود: ۲۵۱۳، النسائی: ۲۸/۶، ۲۲۲)۔ قال شعيب: حسن بمجموع طرقه وشواهدہ۔ [انظر: ۱۷۴۶۸، ۱۷۴۷۹]۔

(۱۷۴۵۳) (۱۷۴۵۴) خالد بن زید کہتے ہیں کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ میرے یہاں تشریف لاتے تھے اور فرماتے تھے کہ ہمارے ساتھ چلو، تیر اندازی کی مشق کرتے ہیں، ایک دن میری طبیعت بوجھل تھی تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائے گا، ایک تو اسے بنانے والا جس نے اچھی نیت سے اسے بنایا ہو، دوسرا اس کا معاون اور تیسرا اسے چلانے والا، لہذا تیر اندازی بھی کیا کرو اور گھڑ سواری بھی، اور میرے نزدیک گھڑ سواری سے زیادہ تیر اندازی پسندیدہ ہے، اور ہر وہ چیز جو انسان کو غفلت میں ڈال دے، وہ باطل ہے سوائے انسان کے تیر کمان میں، گھوڑے کی دیکھ بھال میں اور اپنی بیوی کے ساتھ دل لگی میں مصروف ہونے کے، کہ یہ چیزیں برحق ہیں، اور جو شخص تیر اندازی کا فن سیکھنے کے بعد اسے بھلا دے تو اس نے اپنے سکھانے والے کی ناشکری کی۔

(۱۷۴۵۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ مِشْرِجِ بْنِ هَاعَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ بِالْمَعْوَذَتَيْنِ فَإِنَّكَ لَنْ تَقْرَأَ بِمِثْلِهِمَا [انظر: ۱۷۵۰۰]۔

(۱۷۴۵۵) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا معوذتیں پڑھا کرو کیونکہ تم ان جیسی کوئی سورت نہیں پڑھو گے۔

(۱۷۴۵۶) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاةٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ جُهَيْنَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهَا سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ أُنْمَةٌ مِنْ بَعْدِي فَإِنْ صَلَّوْا الصَّلَاةَ لَوْفَتْهَا فَاتَّبِعُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَهِيَ لَكُمْ وَلَهُمْ وَإِنْ لَمْ يُصَلُّوا الصَّلَاةَ لَوْفَتْهَا وَلَمْ يُتِمُّوا رُكُوعَهَا وَلَا سُجُودَهَا فَهِيَ لَكُمْ وَعَلَيْهِمْ [انظر: ۱۷۴۳۸]۔

(۱۷۴۵۶) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے عنقریب میرے بعد تم پر کچھ حکمران آئیں گے، اگر وہ بروقت نماز پڑھیں اور رکوع و سجود مکمل کریں تو وہ تمہارے اور ان کے لئے باعث ثواب ہے، اور اگر وہ بروقت نماز نہ پڑھیں اور رکوع و سجود مکمل نہ کریں تو تمہیں اس کا ثواب مل جائے گا اور وہ ان پر وبال ہوگا۔

(۱۷۴۵۷) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَزْزِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فَإِنِّي أُعْطِيْتُهُمَا مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ [الخرجه ابو يعلى (۱۷۴۵۷)].
قال شعيب: صحيح لغيره. [انظر: (۱۷۵۸۲)].

(۱۷۴۵۷) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھا کرو، کیونکہ مجھے یہ دونوں آیتیں عرش کے نیچے سے دی گئی ہیں۔

(۱۷۴۵۸) حَدَّثَنَا عَتَّابُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي كُثَيْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ شِمَاسَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْبَيْعِ [راجع: (۱۷۴۳۴)].

(۱۷۴۵۸) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نذر کا کفارہ بھی وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

(۱۷۴۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْخِطَّابِيُّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَ أَنَّ قَبَسًا الْجُدَامِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً فَهِيَ لِحَاكُمُ مِنَ النَّارِ [الخرجه الطيالسي (۱۰۰۹) و ابو يعلى (۱۷۶۰) قال شعيب: صحيح لغيره اسنادہ ضعیف. [انظر: (۱۷۴۹۰)].

(۱۷۴۵۹) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کرتا ہے، وہ اس کے لئے جہنم سے آزادی کا ذریعہ بن جائے گا۔

(۱۷۴۶۰) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ الْمِصْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ التَّجِيبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى مَنَبَرٍ مِصْرَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِمَرِيٍّ يَبِيعُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ حَتَّى يَذَرَهُ [انظر ما بعده].

(۱۷۴۶۰) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ مصر کے منبر سے ارشاد فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی شخص کے لئے اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرنا حلال نہیں ہے، الا یہ کہ وہ چھوڑ دے۔

(۱۷۴۶۱) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

سَمَاعَةُ التَّجِيبِيُّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِمَرْءٍ مُسْلِمٍ يَخْطُبُ عَلَى خُطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَتْرُكَ وَلَا يَبِيعُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ حَتَّى يَتْرُكَ [صححه مسلم (۱۴۱۴)].

[راجع ما بعده].

(۱۷۳۶۱) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی شخص کے لئے اپنے بھائی پیغام نکاح پر اپنا پیغام نکاح بھیجنا حلال نہیں ہے تا آنکہ وہ اسے چھوڑ دے، اسی طرح اس کی بیع پر بیع کرنا حلال نہیں ہے، الا یہ کہ وہ چھوڑ دے۔

(۱۷۴۶۲) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ الْمِصْرِيُّ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَزْزِيِّ وَيَزَنُ بْنُ بَطْنٍ مِنْ حَمِيرَ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو أَيُّوبَ خَالِدُ بْنُ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْرَ غَازِيًا وَكَانَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ بْنِ عَبْسٍ الْجُهَنِيُّ أَمْرَهُ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةَ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ فَحَبَسَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ بِالْمَغْرِبِ فَلَمَّا صَلَّى قَامَ إِلَيْهِ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ لَهُ يَا عُقْبَةُ أَهَكَذَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ أَمَا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ أُمِّي بِخَيْرٍ أَوْ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤْخَرُوا الْمَغْرِبَ حَتَّى تَشْتَبِكَ النُّجُومُ قَالَ فَقَالَ بَلَى قَالَ فَمَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ شِغْلْتُ قَالَ فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ أَمَا وَاللَّهِ مَا بِي إِلَّا أَنْ يَظُنَّ النَّاسُ أَنَّكَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ هَذَا [صححه ابن خزيمة (۳۳۹)، والحاكم (۱۹۰/۱) قال الألبانی:

حسن صحيح (ابو داود: ۴۱۸)، قال شعيب: اسناده حسن]. [انظر: ۲۳۹۳۱، ۲۳۹۳۲، ۲۳۹۷۹].

(۱۷۴۶۲) مرید بن عبد اللہ یزنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے یہاں مصر میں نبی ﷺ کے صحابی حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ جہاد کے سلسلے میں تشریف لائے، اس وقت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ہمارا امیر حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا ہوا تھا، ایک دن حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کو نماز مغرب میں تاخیر ہو گئی، نماز سے فراغت کے بعد حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے اور فرمایا اے عقبہ! کیا آپ نے نبی ﷺ کو نماز مغرب اسی طرح پڑھتے ہوئے دیکھا ہے؟ کیا آپ نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ میری امت اس وقت تک خیر پر رہے گی جب تک وہ نماز مغرب کو ستاروں کے ٹکٹے تک مؤخر نہیں کرے گی؟ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کیوں نہیں، حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے پوچھا تو پھر آپ نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں مصروف تھا حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا! میرا تو کوئی مسئلہ نہیں، لیکن لوگ یہ سمجھیں گے کہ شاید آپ نے نبی ﷺ کو بھی اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۱۷۴۶۳) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا يَكْرُبُ بْنُ سَوَادَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ جُعْلِي الْقُبَّانِيِّ عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ أُخْتِ عُقْبَةَ نَذَرَتْ فِي ابْنِ لَهَا لَتُحْجَّ حَالِيَةً بِغَيْرِ حِمَارٍ قَبْلَ ذَلِكَ رَسُولَ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَحُجُّ رَاكِبَةً مُخْتِمَةً وَلَتَصُمَّ [راجع: ۱۷۴۲۳].

(۱۷۴۲۳) عبد اللہ بن مالک رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رحمہ اللہ کی ہشیرہ نے پیدل چل کر دو پٹہ اوڑھے بغیر حج کرنے کی منت مانی تھی، حضرت عقبہ رحمہ اللہ نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری بہن کی سختی کا کیا کرے گا؟ اسے حکم دو کہ وہ دو پٹہ اوڑھ کر سوار ہو کر جائے، اور تین روزے رکھ لے۔

(۱۷۴۶۷) حَدَّثَنَا حَسَنٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا كَعْبُ بْنُ عُلْقَمَةَ عَنْ كَثِيْرٍ مَوْلَى عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَتَرَ مُؤْمِنًا كَانَ كَمَنْ أَحْيَا مَوْتُوْدَةً مِنْ قَبْرِهَا [انظر بعده].

(۱۷۴۶۴) حضرت عقبہ بن عامر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے، وہ ایسے ہے جیسے اس نے کسی زندہ درگور کی ہوئی بچی کو نئی زندگی عطا کر دی ہو۔

(۱۷۴۶۵) حَدَّثَنَا حَسَنٌ بْنُ مُوسَى وَمُوسَى بْنُ دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا كَعْبُ بْنُ عُلْقَمَةَ عَنْ مَوْلَى لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ يُقَالُ لَهُ كَثِيْرٌ قَالَ لَقِيْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ لَنَا جِيرَانًا يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ قَالَ دَعَهُمْ ثُمَّ جَاءَهُمْ فَقَالَ لَا أَذْعُو عَلَيْهِمُ الشَّرْطُ فَقَالَ عُقْبَةُ وَيَبْعَكَ دَعَهُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى عَوْدَةً لَسْتَرَهَا كَانَ كَمَنْ أَحْيَا مَوْتُوْدَةً مِنْ قَبْرِهَا [راجع ما قبله].

(۱۷۴۶۵) حضرت عقبہ رحمہ اللہ کے آزاد کردہ غلام ابو کثیر کا کہنا ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت عقبہ بن عامر رحمہ اللہ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ ہمارے کچھ پڑوسی شراب پیتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو، کچھ عرصے بعد وہ دوبارہ آیا اور کہنے لگا کہ میں ان کے لئے پولیس کو نہ بلواؤں، حضرت عقبہ رحمہ اللہ نے فرمایا ارے بھئی! انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو، کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے، وہ ایسے ہے جیسے اس نے کسی زندہ درگور کی ہوئی بچی کو نئی زندگی عطا کر دی ہو۔

(۱۷۴۶۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُبَارَكٍ أَخْبَرَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ أَنَّهُ سَمِعَ يَزِيْدَ بْنَ أَبِي حَبِيْبٍ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ امْرِئٍ فِي ظِلِّ صَدَقَةٍ حَتَّى يَفْصَلَ بَيْنَ النَّاسِ أَوْ قَالَ يُحْكَمُ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ يَزِيْدُ وَكَانَ أَبُو الْخَيْرِ لَا يُحْطِئُهُ يَوْمٌ إِلَّا تَصَدَّقَ فِيهِ بِشَيْءٍ وَلَوْ كَعُكَّةً أَوْ بَصَلَةً أَوْ كَذَا

(۱۷۴۶۶) حضرت عقبہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن ہر شخص اپنے صدقے کے سائے میں ہوگا، یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان حساب کتاب اور فیصلہ شروع ہو جائے، راوی ابو الخیر کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ کوئی دن ایسا نہیں جانے دیتے تھے جس میں کوئی چیز ”خواہ میٹھی روٹی یا پیاز ہی ہو“ صدقہ نہ کرتے ہوں۔

(۱۷۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُهِمِرَةِ حَدَّثَنَا مَعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْتَدَأَنِي فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا نَجَاةُ هَذَا الْأَمْرِ قَالَ يَا عُقْبَةُ احْرُسْ لِسَانَكَ وَلَيْسَعَكَ بَيْتُكَ وَابْنُكَ عَلَى خَطِيئَتِكَ قَالَ ثُمَّ لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْتَدَأَنِي فَأَخَذَ بِيَدِي فَقَالَ يَا عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ آلا أَعْلَمُكَ خَيْرَ ثَلَاثِ سُورٍ أَنْزَلْتُ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ وَالْفُرْقَانِ الْعَظِيمِ قَالَ قُلْتُ بَلَى جَعَلَنِي اللَّهُ لِفِدَاكَ قَالَ فَأَقْرَأْنِي قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ قَالَ يَا عُقْبَةُ لَا تَنْسَاهُنَّ وَلَا تَبَيْتَ لَيْلَةً حَتَّى تَقْرَأَهُنَّ قَالَ فَمَا نَسِيْتُهُنَّ مِنْ مُنْذُ قَالَ لَا تَنْسَاهُنَّ وَمَا بَيْتَ لَيْلَةً قَطُّ حَتَّى أَقْرَأَهُنَّ قَالَ عُقْبَةُ ثُمَّ لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْتَدَأَنِي فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِفَوَاضِلِ الْأَعْمَالِ فَقَالَ يَا عُقْبَةُ صِلْ مَنْ قَطَعَكَ وَأَعْطِ مَنْ حَرَمَكَ وَأَعْرِضْ عَمَّنْ ظَلَمَكَ [حسن الترمذی، قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۲۴۰۶)]. قال شعيب: حسن اسناده ضعیف. [راجع: ۱۵۵۲۷].

(۱۷۶۷) حضرت عقبہ بن عامرؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میری ملاقات نبی ﷺ سے ہوئی تو میں نے آگے بڑھ کر نبی ﷺ کا دست مبارک تھام لیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مؤمن کی نجات کس طرح ہوگی؟ نبی ﷺ نے فرمایا اے عقبہ! اپنی زبان کی حفاظت کرو، اپنے گھر کو اپنے لیے کافی سمجھو، اور اپنے گناہوں پر آہ و بکا کرو۔

کچھ عرصہ بعد دوبارہ ملاقات ہوئی، اس مرتبہ نبی ﷺ نے آگے بڑھ کر میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا اے عقبہ بن عامر! کیا میں تمہیں تورات، زبور، انجیل اور قرآن کی تین سب سے بہتر سورتیں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ مجھے آپ پر شمار کرے، کیوں نہیں، چنانچہ نبی ﷺ نے مجھے سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ ناس پڑھائیں اور فرمایا عقبہ! انہیں مت بھلاؤ اور کوئی رات ایسی نہ گزارنا جس میں یہ سورتیں نہ پڑھو، چنانچہ میں نے اس وقت سے انہیں کبھی بھولنے نہیں دیا، اور کوئی رات انہیں پڑھے بغیر نہیں گذاری۔

کچھ عرصے بعد پھر ملاقات ہوئی تو میں نے آگے بڑھ کر نبی ﷺ کا دست مبارک تھام لیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے سب سے افضل اعمال کے بارے بتائیے؟ نبی ﷺ نے فرمایا عقبہ! رشتہ توڑنے والے سے رشتہ جوڑو، محروم رکھنے والے کو عطا کرو، اور ظالم سے درگزر اور اعراض کرو۔

(۱۷۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ وَكَانَ رَجُلًا يُحِبُّ الرُّمَى إِذَا خَرَجَ خَرَجَ بِهِ مَعَهُ فَدَعَانِي يَوْمًا فَأَبْطَأْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ تَعَالَ أَهْوُلُ لَكَ مَا قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا حَدَّثَنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ

الْجَنَّةُ صَانِعُهُ الْمُحْتَسِبُ فِي صَنْعِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهِ وَمُنْبِلُهُ وَقَالَ ارْمُوا وَارْكَبُوا وَلَئِنْ تَرُمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا وَلَيْسَ مِنَ اللَّهْوِ إِلَّا ثَلَاثُ تَأْدِيبِ الرَّجُلِ قَرَسُهُ وَمَلَاعِبَتُهُ أَمْرَاتُهُ وَرَمِيَهُ بِقَوْسِهِ وَمَنْ تَرَكَ الرُّمِيَّ بَعْدَمَا عَلَّمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ فَإِنَّهَا نِعْمَةٌ تَرَكَهَا [راجع: ۱۷۴۵۴].

(۱۷۳۶۸) خالد بن زید کہتے ہیں کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ میرے یہاں تشریف لاتے تھے اور فرماتے تھے کہ ہمارے ساتھ چلو، تیرا اندازی کی مشق کرتے ہیں، ایک دن میری طبیعت بوجھل تھی تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائے گا، ایک تو اسے بنانے والا جس نے اچھی نیت سے اسے بنایا ہو، دوسرا اس کا معاون اور تیسرا اسے چلانے والا، لہذا تیرا اندازی بھی کیا کرو اور گھڑ سواری بھی، اور میرے نزدیک گھڑ سواری سے زیادہ تیرا اندازی پسندیدہ ہے، اور ہر وہ چیز جو انسان کو غفلت میں ڈال دے، وہ باطل ہے سوائے انسان کے تیر کمان میں، گھوڑے کی دیکھ بھال میں اور اپنی بیوی کے ساتھ دل لگی میں مصروف ہونے کے، کہ یہ چیزیں برحق ہیں، اور جو شخص تیرا اندازی کافن سیکھنے کے بعد اسے بھلا دے تو اس نے اپنے سکھانے والے کی ناشکری کی۔

(۱۷۴۶۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَلَّمَ الرُّمِيَّ ثُمَّ تَرَكَهُ بَعْدَمَا عَلَّمَهُ فَهُوَ نِعْمَةٌ كَفَرَهَا [راجع: ۱۷۴۵۴].

(۱۷۳۶۹) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص تیرا اندازی کافن سیکھنے کے بعد اسے بھلا دے تو اس نے اس نعمت سکھانے والے کی ناشکری کی۔

(۱۷۴۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَزْرَقِيِّ قَالَ كَانَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ الْجُهَنِيُّ يَخْرُجُ قِرْمِي كُلَّ يَوْمٍ وَكَانَ يَسْتَبِعُهُ فِكَاتُهُ كَأَدَّ أَنْ يَمْلَ فَقَالَ لَا أَخْبِرَكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَدْخُلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ صَاحِبَهُ الَّذِي يَحْتَسِبُ فِي صَنْعِهِ الْخَيْرَ وَالَّذِي يُجَهِّزُ بِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِي يَرْمِي بِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَالَ ارْمُوا وَارْكَبُوا وَإِنْ تَرُمُوا خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا وَقَالَ كُلُّ شَيْءٍ يَلْهُو بِهِ ابْنُ آدَمَ لَهُوَ بَاطِلٌ إِلَّا ثَلَاثًا رَمِيَهُ عَنْ قَوْسِهِ وَتَأْدِيبُهُ قَرَسُهُ وَمَلَاعِبَتُهُ أَهْلُهُ فَإِنَّهُمْ مِنَ الْحَقِّ قَالَ فَتَوَلَّى عُقْبَةُ وَلَهُ بَضْعٌ وَمِئْتُونَ أَوْ بَضْعٌ وَسَبْعُونَ قَوْسًا مَعَ كُلِّ قَوْسٍ قُرْنٌ وَنَبْلٌ وَأَرْضَى بِهِنَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ [قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی، ضعيف (ابن ماجه: ۲۸۱۱، الترمذی: ۱۶۳۷). قال شعيب: حسن بطرفه وشواهد. وهذا اسناد ضعيف]. [راجع: ۱۷۴۳۳].

(۱۷۳۷۰) خالد بن زید کہتے ہیں کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ میرے یہاں تشریف لاتے تھے اور فرماتے تھے کہ ہمارے ساتھ

چلو، تیر اندازی کی مشق کرتے ہیں، ایک دن میری طبیعت بوجھل تھی تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائے گا، ایک تو اسے بنانے والا جس نے اچھی نیت سے اسے بنایا ہو، دوسرا اس کا معاون اور تیسرا اسے چلانے والا، لہذا تیر اندازی بھی کیا کرو اور گھڑ سواری بھی، اور میرے نزدیک گھڑ سواری سے زیادہ تیر اندازی پسندیدہ ہے، اور ہر وہ چیز جو انسان کو غفلت میں ڈال دے، وہ باطل ہے سوائے انسان کے تیر کمان میں، گھوڑے کی دیکھ بھال میں اور اپنی بیوی کے ساتھ دل لگی میں مصروف ہونے کے، کہ یہ چیزیں برحق ہیں، اور جو شخص تیر اندازی کا فن سیکھنے کے بعد اسے بھلا دے تو اس نے اپنے سکھانے والے کی ناشکری کی۔

(۱۷۶۷۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمَازَرِقِيِّ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ الْجَنَّةِ لَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۱۷۶۳۳]۔

(۱۷۶۷۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۶۷۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِدٍ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ قَالَ انْطَلَقَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ الْجُهَنِيُّ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى لِيُصَلِّيَ فِيهِ فَاتَّبَعَهُ نَاسٌ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكُمْ قَالُوا صُحْبَتُكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبْنَا أَنْ نَسِيرَ مَعَكَ وَنُسَلِّمَ عَلَيْكَ قَالَ انْزِلُوا فَصَلُّوا فَتَزَلُّوا فَصَلُّوا وَصَلُّوا مَعَهُ فَقَالَ حِينَ سَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ مِنْ عَبْدِ يَلْقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا لَمْ يَتَنَدَّ بِدَمٍ حَرَامٍ إِلَّا دَخَلَ مِنْ أَى أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ [قال البوصيري: اسنادہ صحیح، ان كان عبد الرحمن سمع من عقبة فقد قبل ان رواه عنه مرسله. قال الألبانی، صحیح (ابن ماجہ: ۲۶۱۸)]، [انظر: ۱۷۵۱۶]۔

(۱۷۶۷۲) عبد الرحمن بن عائد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھنے کے لئے روانہ ہوئے تو کچھ لوگ ان کے پیچھے ہوئے، حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے ان سے ساتھ چلنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ آپ نے چونکہ نبی ﷺ کی ہمنشینی کا شرف پایا ہے، اس لئے ہم آپ کے ساتھ چلنا چاہتے ہیں اور آپ کو سلام کرنے کے لئے آئے ہیں، حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہیں پر اترو اور نماز پڑھو، چنانچہ سب نے اتر کر نماز پڑھی، سلام پھیرنے کے بعد انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو بندہ بھی اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اور اپنے ہاتھوں کو کسی کے خون سے رنگین کیے ہوئے نہ ہو، اسے اجازت ہوگی کہ جنت کے جس دروازے سے چاہے، اس میں داخل ہو جائے۔

(۱۷۶۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى يَزِيدٍ هَاشِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا كَعْبُ بْنُ عُلْقَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ

الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ أَتَيْنَا أَبَا الْخَيْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا النَّذْرُ يَمِينٌ كَفَّارُهَا كَفَّارَةُ الْيَمِينِ [راجع: ۱۷۴۳۴].

(۱۷۴۳۳) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نذر کا کفارہ بھی وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

(۱۷۴۷۴) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ أَسْلَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ اتَّبَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِبٌ فَوَضَعْتُ يَدَيَّ عَلَى قَدَمَيْهِ فَقُلْتُ أَقْرَأْنِي مِنْ سُورَةِ يُوسُفَ فَقَالَ لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا أَبْلَغَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ [قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۱۵۸/۲ و ۲۵۴/۸)]. [راجع: ۱۵۵۲۷].

(۱۷۴۷۳) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے پیچھے چلا، نبی ﷺ سوار تھے، میں نے آپ ﷺ کے مبارک قدموں پر ہاتھ رکھ کر عرض کیا کہ مجھے سورہ یوسف پڑھا دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک تم سورہ فلق سے زیادہ بلیغ کوئی سورت نہ پڑھو گے۔

(۱۷۴۷۵) حَدَّثَنَا حَبِوَةُ بْنُ شَرِيحٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيعَةُ حَدَّثَنَا بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جَبْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُهْدِيَتْ لَهُ بَعْلَةٌ شَهْبَاءُ فَرَكِبَهَا فَأَخَذَ عُقْبَةُ يَقُودُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُقْبَةَ اقْرَأْ فَقَالَ وَمَا أَقْرَأُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ حَتَّى قَرَأَهَا فَعَرَفْتُ أَنِّي لَمْ أَفْرَحْ بِهَا جَدًّا فَقَالَ لَعَلَّكَ تَهَاوَنْتَ بِهَا فَمَا قُمْتُ تُصَلِّي بِشَيْءٍ مِثْلِهَا [قال الألبانی: صحيح الاسناد (النسائی: ۲۵۲/۸)]. قال شعيب: صحيح وهذا اسناد حسن في المتابعات والشواهد].

(۱۷۴۷۵) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں کہیں سے سفید رنگ کا ایک خچر ہدیہ میں آیا، نبی ﷺ اس پر سوار ہوئے اور حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ اسے ہانکنے لگے، نبی ﷺ نے ان سے فرمایا پڑھو، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا پڑھوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا سورہ علق پڑھو، چنانچہ انہوں نے نبی ﷺ کے سامنے اسے پڑھ دیا، تاہم نبی ﷺ سمجھ گئے کہ میں اس سے بہت زیادہ خوش نہیں ہوا، چنانچہ فرمایا شاید یہ تمہیں کم معلوم ہو رہی ہو؟ تم سورہ فلق سے زیادہ بلیغ کوئی سورت نماز میں نہ پڑھو گے۔

(۱۷۴۷۶) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَهَاشِمٌ قَالَا حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ أَهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُوجٌ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَتَزَعَهُ تَزَعًا عَنيفًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ ثُمَّ قَالَ لَا تَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ [راجع: ۱۷۴۲۵].

(۱۷۴۷۶) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں کہیں سے ایک ریشمی جوڑا ہدیہ میں آیا، نبی ﷺ نے اس پہن کر ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی، نماز سے فارغ ہو کر نبی ﷺ نے اسے بے چینی سے اتارا اور فرمایا متقیوں کے لئے یہ لباس شایان شان نہیں ہے۔

(۱۷۴۷۷) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطُ لَكُمْ وَإِنِّي شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ إِلَى الْحَوْضِ إِلَّا وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ إِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا [صححه البخاری (۱۳۴۴)، ومسلم (۲۲۹۶)، وابن حبان (۳۱۹۹)]. [انظر:

۱۷۵۳، ۱۷۵۲۲.]

(۱۷۴۷۷) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نکلے اور اہل احد کی قبروں پر پہنچ کر نماز جنازہ پڑھی، پھر واپس آ کر منبر پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا میں تمہارا انتظار کروں گا اور میں تمہارے لیے گواہی دوں گا، بخدا میں اس وقت بھی اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں، یاد رکھو! مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئی ہیں، بخدا! مجھے تمہارے متعلق یہ اندیشہ نہیں ہے کہ میرے پیچھے تم شرک کرنے لگو گے، بلکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ تم دنیا میں منہمک ہو کر ایک دوسرے سے مسابقت کرنے لگو گے۔

(۱۷۴۷۸) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ أَخْبَرَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ تَبْعُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَقْرُونَا فَمَا تَرَى لِي ذَلِكَ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا وَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ [صححه البخاری (۲۴۶۱)، ومسلم (۱۷۲۷)، وابن حبان (۵۲۸۸)].

(۱۷۴۷۸) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے بارگاہ نبوت میں عرض کیا کہ بعض اوقات آپ ہمیں بھیجتے ہیں، ہم ایسی قوم کے پاس پہنچتے ہیں جو ہماری مہمان نوازی نہیں کرتی تو اس سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم کسی قوم میں مہمان بن کر جاؤ اور وہ لوگ اس چیز کا حکم دے دیں جو ایک مہمان کے لئے مناسب حال ہوتی ہے تو اسے قبول کر لو، اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو تم خود ان سے مہمان کا مناسب حق وصول کر سکتے ہو۔

(۱۷۴۷۹) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا فَقَسَمَهَا عَلَى أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُودٌ مِنْهَا فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحَّ بِهِ [صححه البخاری (۲۳۰۰)، ومسلم (۱۹۶۵)، وابن حبان (۵۸۹۸)]

(۱۷۴۷۹) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے ساتھیوں کے درمیان قربانی کے جانور تقسیم کیے تو

میرے حصے میں چھ ماہ کا ایک بچہ آیا، میں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق قربانی کا حکم پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا تم اسی کی قربانی کرلو۔
(۱۷۶۸۰) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ أَخْبَرَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا كُمْ وَالْذُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ لَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْفَرَاثُ الْخَمُ قَالَ الْخَمُ الْمَوْتُ [صححه البخاری (۵۲۳۲)، ومسلم (۲۱۷۲)]. [انظر: (۱۷۵۳۱)].

(۱۷۶۸۰) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا عورتوں کے پاس جانے سے اپنے آپ کو بچاؤ، ایک انصاری نے پوچھا یا رسول اللہ! دیور کا کیا حکم ہے؟ فرمایا دیور تو موت ہے۔

(۱۷۶۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ الضَّمِرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الرَّعْنِيَّ يُعَدِّتُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُخْتَهُ نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُقْبَةُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرُّ أُنْثَى فَلْتَرْكَبْ وَلْتُخْتَمِرْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ [راجع: (۱۷۶۲۳)].

(۱۷۶۸۱) عبد اللہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ نے پیدل چل کر دو پٹہ اوڑھے بغیر چرے لڑنے کی سنت مانی تھی، حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری بہن کی سختی کا کیا کرے گا؟ اسے حکم دو کہ وہ دو پٹہ اوڑھ کر سوار ہو کر جائے، اور تین روزے رکھ لے۔

(۱۷۶۸۲) حَدَّثَنَا سُؤدَةُ بْنُ عَمْرِو الْكَلْبِيُّ وَيُونُسُ قَالَ حَدَّثَنَا آهَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْكَحَ الْوَلِيَّانِ فَهُوَ لِلنَّوَلِ مِنْهُمَا وَإِذَا بَاعَ مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلنَّوَلِ مِنْهُمَا قَالَ أَبِي وَقَالَ يُونُسُ وَإِذَا بَاعَ الرَّجُلُ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ [استرجحه الطبرانی في الكبير (۹۵۹) اسنادہ ضعیف].

(۱۷۶۸۲) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر کسی لڑکی کے دو ولی ہوں اور دونوں مختلف جگہوں پر اس کا نکاح کر دیں، تو ان میں سے جس نے پہلے نکاح کیا ہو، وہ صحیح ہوگا، اور جب کوئی شخص دو آدمیوں سے چیز خریدے تو ان میں سے پہلے بیچنے والے کی وہ چیز ملکیت تصور ہوگی۔

(۱۷۶۸۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ أَهْوُدُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَتَهُ قَالَ لَقَالَ لِي أَلَا أَعْلَمُكَ سَوْرَتَيْنِ لَمْ يَقْرَأْ بِمِثْلِهِمَا قُلْتُ بَلَى فَعَلَّمَنِي قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ فَلَمْ يَرْنِي أُعْجِبْتُ بِهِمَا فَلَمَّا نَزَلَ الصُّبْحُ فَقَرَأَ بِهِمَا ثُمَّ قَالَ لِي كَيْفَ رَأَيْتَ يَا عُقْبَةُ [راجع: (۱۷۶۲۹)].

(۱۷۶۸۳) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں کسی راستے میں نبی ﷺ کی سواری کے آگے آگے چل رہا تھا، اچانک نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی دو سورتیں نہ سکھا دوں، جن کی مثل نہ ہو؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں یا

رسول اللہ! چنانچہ نبی ﷺ نے مجھے سورۃ فلق اور سورۃ ناس پڑھائیں، پھر نماز کھڑی ہوئی، نبی ﷺ آگے بڑھ گئے اور نماز فجر میں یہی دونوں سورتیں پڑھیں، پھر میرے پاس سے گذرتے ہوئے فرمایا اے عقبہ! تم کیا سمجھے؟ (یہ دونوں سورتیں سوتے وقت بھی پڑھا کرو اور بیدار ہو کر بھی پڑھا کرو)۔

(۱۷۴۸۴) حَدَّثَنَا هَارُونُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى صَلَاةً فِي مَرَابِضِ النَّعَمِ وَلَا تُصَلُّوا فِي أُعْطَانِ الْبَابِلِ أَوْ مَبَارِكِ الْبَابِلِ [انظر بعده].
(۱۷۴۸۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیا کرو، لیکن اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھا کرو۔

(۱۷۴۸۵) وَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ [راجع ما قبله].
(۱۷۴۸۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۴۸۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ وَحَدَّثَنَا أَبِي عَنْ الضَّحَّاكِ بْنِ مَعْلَدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْهَزَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ أَهْدَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُوحَ خَرِيرٍ فَلَبِسَهُ فَصَلَّى فِيهِ بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ فَلَمَّا سَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ نَزَعَهُ نَزْعًا عَنِيْفًا ثُمَّ أَلْقَاهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ لَبِسْتَهُ وَصَلَّيْتَ فِيهِ قَالَ إِنَّ هَذَا لَا يَنْبَغِي لِلْمُتَّقِينَ [راجع: ۱۷۴۲۵].

(۱۷۴۸۶) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں کہیں سے ایک ریشمی جوڑا ہدیہ میں آیا، نبی ﷺ نے اس پہن کر ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی، نماز سے فارغ ہو کر نبی ﷺ نے اسے بے چینی سے اتارا اور فرمایا متقیوں کے لئے یہ لباس شایان شان نہیں ہے۔

(۱۷۴۸۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ صَاحِبُ مَكْسِ الْجَنَّةِ يَعْنِي الْعَشَارَ [راجع: ۱۷۴۲۶].

(۱۷۴۸۷) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ٹیکس وصول کرنے میں ظلم کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۱۷۴۸۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَبِيصِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْزَلَ عَلَيَّ آيَاتُ لَمْ أَرِ مِثْلَهُنَّ الْمُعَوَّذَتَيْنِ ثُمَّ قَرَأَهُمَا [راجع: ۱۷۴۳۲]

(۱۷۳۸۸) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھ پر دو ایسی سورتیں نازل ہوئی ہیں کہ ان جیسی کوئی سورت نہیں ہے۔ مراد معوذتین ہے۔

(۱۷۴۸۹) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهَا قَالَ أَمَرْتُكَ قَالَ لَا قَالَ فَلَا تَفْعَلْ [انظر: ۱۷۵۷۳، ۱۷۵۷۴، ۱۷۵۷۵].

(۱۷۳۸۹) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اور میں ان کی طرف سے کچھ صدقہ کرنا چاہتا ہوں؟ نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ کیا انہوں نے تمہیں اس کا حکم دیا تھا؟ اس نے جواب دیا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا تو پھر نہ کرو۔

(۱۷۴۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَيْسِ الْجَذَامِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً فَهِيَ فِدَاؤُهُ مِنَ النَّارِ [راجع: ۱۷۴۵۹].

(۱۷۳۹۰) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کرتا ہے، وہ اس کے لئے جہنم سے آزادی کا ذریعہ بن جائے گا۔

(۱۷۴۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَهْدَةُ الرَّقِيقِ أَرْبَعُ لَيَالٍ قَالَ قَتَادَةُ وَأَهْلُ الْمَدِينَةِ يَقُولُونَ ثَلَاثَ لَيَالٍ [انظر: ۱۷۵۱۹، ۱۷۵۲۰].

(۱۷۳۹۱) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا غلام کی ذمہ داری چار دن تک رہتی ہے۔

(۱۷۴۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا مِشْرَحٌ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مَيْتٍ يُخْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الْمُرَابِطَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يُجْزَى لَهُ أَجْرُ عَمَلِهِ حَتَّى يَبْعَثَ [اخرجه الدارمی (۲۴۳۰)، قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد حسن]. [انظر: ۱۷۵۷۲، ۱۷۵۷۱، ۱۷۴۹۳].

(۱۷۳۹۲) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر میت کے نامہ عمل پر مہر لگادی جاتی ہے، سوائے اس شخص کے جو راہِ خدا میں اسلامی سرحدوں کی حفاظت کرتا ہے کہ اس کے نامہ اعمال میں دوبارہ زندہ ہونے تک ثواب لکھا جاتا رہے گا۔

(۱۷۴۹۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ فِيهِ وَيُؤَمَّنُ مِنْ قَتَنِ الْقَبْرِ [راجع ما قبله].

(۱۷۳۹۳) گزشتہ حدیثِ قتیبہ سے بھی مروی ہے اور اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ اسے قبر کے امتحان سے محفوظ رکھا جائے گا۔

(۱۷۴۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَظُنُّهُ عَنْ مِشْرَحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعَمَ أَهْلُ الْبَيْتِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَأُمُّ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ اللَّهِ

(۱۷۴۹۳) حضرت عقبہ بن جراحؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بہترین اہل خانہ ابو عبد اللہ، ام عبد اللہ اور عبد اللہ (ابن مسعودؓ) ہیں۔

(۱۷۴۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا قَبَاتُ بْنُ رَزِينٍ اللَّخْمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ رَبَاحٍ اللَّخْمِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ كُنَّا جُلُوسًا فِي الْمَسْجِدِ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا عَلَيْنَا فَرَدَدْنَا عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ تَعَلَّمُوا كِتَابَ اللَّهِ وَافْتَنُوهُ قَالَ وَحَسِبْتُهُ قَالَ وَتَغَنُّوا بِهِ لَوْلَا الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَهَوَ أَشَدُّ تَفَلُّنًا مِنَ الْمَخَاضِ مِنَ الْعُقُلِ [راجع: ۱۷۴۵۰]۔

(۱۷۴۹۵) حضرت عقبہ بن جراحؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ مسجد میں بیٹھے قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے کہ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے، اور ہمیں سلام کیا، ہم نے جواب دیا، پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کتاب اللہ کا علم حاصل کیا کرو، اسے مضبوطی سے تھامو اور ترنم کے ساتھ اسے پڑھا کرو، اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد (ﷺ) جان ہے، یہ قرآن باڑے میں بندھے ہوئے اونٹوں سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ نکل جاتا ہے۔

(۱۷۴۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ وَهَاشِمٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي النَّخَعْرِ مَرْثِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْزَنَبِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَحَقَّ الشُّرُوطِ أَنْ تَوَكَّلُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ [راجع: ۱۷۴۳۵]۔

(۱۷۴۹۶) حضرت عقبہ بن جراحؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمام شرائط میں پورا کیے جانے کی سب سے زیادہ حق دار وہ شرط ہے جس کے ذریعے تم اپنے لیے عورتوں کی شرمگاہ کو حلال کرتے ہو۔

(۱۷۴۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي زُهْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ عَنْ ابْنِ عَمٍّ لَهُ أَخِي أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ رَفَعَ نَظْرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فُتِّحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ مِنَ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ [قال الألبانی: ضعیف (ابو داود: ۱۷۰)]۔ قال شعیب: صحیح دون ((ثم رفع السماء))۔

(۱۷۴۹۷) حضرت عقبہ بن جراحؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص وضو کرے اور خوب اچھی طرح کرے، پھر آسمان کی طرف دیکھ کر یوں کہے أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے کہ جس دروازے سے چاہے، داخل ہو جائے۔

(۱۷۴۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا مِشْرَحُ بْنُ هَاعَانَ أَبُو مُصْعَبٍ الْمَعَاظِرِيُّ قَالَ

سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْضَلْتُ سُورَةَ الْحَجِّ عَلَى سَائِرِ الْقُرْآنِ بِسَجْدَتَيْنِ قَالَ نَعَمْ فَمَنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَأْهُمَا [انظر: ۱۷۵۴۷].

(۱۷۴۹۸) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! کیا پورے قرآن میں سورۃ حج ہی کی یہ فضیلت ہے کہ اس میں دو سجدے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! اور جو شخص یہ دونوں سجدے نہیں کرتا گویا اس نے یہ سورت پڑھی ہی نہیں۔

(۱۷۴۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا مِشْرَحٌ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ الْقُرْآنَ جُعِلَ فِي إِهَابٍ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ مَا احْتَرَقَ [انظر: ۱۷۵۴۴، ۱۷۵۵۶].

(۱۷۴۹۹) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر قرآن کریم کو کسی چمڑے میں لپیٹ کر بھی آگ میں ڈال دیا جائے تو آگ اسے جلانے کی نہیں۔

(۱۷۵۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا مِشْرَحٌ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَإِنَّكَ لَا تَقْرَأُ بِمِثْلِهِمَا [راجع: ۱۵۵۲۷].

(۱۷۵۰۰) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا سو دو تیس پڑھا کرو کیونکہ ان جیسی کوئی سورت نہیں ہے۔

(۱۷۵۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا مِشْرَحٌ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ مَنْ لَقِيَ أُمِّي قُرَآؤُهَا [انظر: ۱۷۵۴۵، ۱۷۵۴۶].

(۱۷۵۰۱) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت کے اکثر منافقین قراء ہوں گے۔

(۱۷۵۰۲) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ [انظر: ۱۷۵۸۱، ۱۷۹۴۹].

(۱۷۵۰۲) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بلند آواز سے قرآن پڑھنے والا علانیہ صدقہ کرنے والے کی طرح ہے اور آہستہ آواز سے قرآن پڑھنے والا خفیہ طور پر صدقہ کرنے والے کی طرح ہے۔

(۱۷۵۰۳) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَبِي كَانَ حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ حَافِظًا وَكَانَ يُحَدِّثُنَا وَكَانَ يَحِيطُ كَتَبَتْ عَنْهُ أَنَا وَيَعْنِي بْنُ مَعِينٍ

(۱۷۵۰۳) امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حماد بن خالد حافظ الحدیث تھے، وہ ہمیں حدیث بھی پڑھاتے تھے اور درزی کا کام بھی کرتے تھے، میں نے اور یحییٰ بن معین نے ان سے حدیثیں لکھی ہیں۔

(۱۷۵.۴) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَمِيدِ حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يُحَدِّثُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يَمُوتُ حِينَ يَمُوتُ وَفِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبَرٍ تَحِلُّ لَهُ الْجَنَّةُ أَنْ يَرِيحَ رِيحَهَا وَلَا يَرَاهَا لَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ أَبُو رَيْحَانَةَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّ الْجَمَالَ وَأَشْتَهِيهِ حَتَّى إِنِّي لَأُجِبُّهُ فِي عِلَاقَةِ سَوَاطِي وَفِي شِرَاكِ نَعْلِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ ذَلِكَ الْكِبَرُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ وَلَكِنَّ الْكِبَرَ مَنْ مَفَى الْحَقُّ وَغَمَصَ النَّاسَ بِعَيْنِيهِ

(۱۷۵.۴) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مرتے وقت جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہو تو اس کے لئے جنت کی خوشبو طلال ہے اور نہ ہی وہ اسے دیکھ سکے گا، ایک قریشی آدمی ”جس کا نام ابو ریحانہ“ تھا، نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں خوبصورتی کو پسند کرتا ہوں اور میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میری سواری کا کوڑا اور جوتے کا تسمہ عمدہ ہو، (کیا یہ بھی تکبر ہے؟) نبی ﷺ نے فرمایا یہ تکبر نہیں ہے، اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے، تکبر یہ ہے کہ انسان حق بات کو قبول نہ کرے اور اپنی نظروں میں لوگوں کو حقیر سمجھے۔

(۱۷۵.۵) حَدَّثَنَا عُفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَتَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ الْجُهَنِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَ آيَاتِ أَنْزِلْنَ اللَّيْلَةَ لَمْ يَرَوْا أَوْ لَا يَرَوْنَ مِثْلَهُنَّ الْمُعَوَّذَتَيْنِ [راجع: ۱۵۵۲۷]۔

(۱۷۵.۵) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا آج رات مجھ پر دو سورتیں نازل ہوئی ہیں، ان جیسی کوئی سورت نہیں ہے۔ مراد معوذتین ہے۔

(۱۷۵.۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ أَبِي عُسَّانَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيُعْجَبُ مِنَ الشَّابِّ لَيْسَتْ لَهُ صَوْرَةٌ [إخرجه أبو يعلى (۱۷۴۹)]. قال شعيب: حسن لغیره۔

(۱۷۵.۶) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اس نوجوان سے خوش ہوتا ہے جس میں جوانی کی نادانی نہیں ہوتی۔

(۱۷۵.۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ أَبِي عُسَّانَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ خُصْمَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَارَانِ [إخرجه الطبرانی في الكبير (۸۵۲)]. قال شعيب: حسن۔

(۱۷۵.۷) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے ٹیٹھ ہونے والے دو فریق پڑوسی ہوں گے۔

(۱۷۵.۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ أَبِي عُسَّانَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَا تُكْرَهُوا الْبَنَاتِ فَإِنَّهُنَّ الْمُؤَنَسَاتُ الْعَالِيَاتُ [اخرجه الطبرانی فی الکبیر (۸۵۶)۔ اسنادہ ضعیف۔
واورده ابن الحوزی فی العلل المتناہیة]۔

(۱۷۵۰۸) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بیٹیوں کو برائہ سمجھا کرو، کہ وہ انتہائی گرانقدر غنوار ہوتی ہیں۔

(۱۷۵۰۹) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ ضَمْصَمِ بْنِ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عَبْدِ
الْحَضْرَمِيِّ عَنْ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ عَظْمٍ مِنَ
الْإِنْسَانِ يَتَكَلَّمُ يَوْمَ يُعْتَمَمُ عَلَى الْأَفْوَاهِ فَيُخَذُّهُ مِنَ الرَّجُلِ الشَّمَالِ [اخرجه الطبرانی فی الکبیر (۹۲۱)۔ قال
شعيب: حسن لغيره دون: ((من. الشمال))].

(۱۷۵۰۹) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جس دن منہ پر مہر لگادی جائے گی تو سب سے پہلے انسان
کے جسم کی جو ہڈی بوسے گی، وہ اس کی بائیں ران ہوگی۔

(۱۷۵۱۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَيزيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ قَالَ يَزِيدُ الرَّعِنِيُّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ
سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أُخْتٍ لَهُ نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ خَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتُخْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ [راجع: ۱۷۴۲۳]۔

(۱۷۵۱۰) عبد اللہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ نے پیدل چل کر دوپٹہ اوڑھے بغیر حج
کرنے کی منت مانی تھی، حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری بہن کی سختی کا
کیا کرے گا؟ اے حکم دو کہ وہ دوپٹہ اوڑھ کر سوار ہو کر جائے، اور تین روزے رکھ لے۔

(۱۷۵۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
الزَّيْنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَقَّ الشُّرُوطِ أَنْ يُؤْكَلَ بِهِ
مَا اسْتَحَلَّكُمْ بِهِ الْفُرُوجُ [راجع: ۱۷۴۳۵]۔

(۱۷۵۱۱) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمام شرائط میں پورا کیے جانے کی سب سے
زیادہ حق دار وہ شرط ہے جس کے ذریعے تم اپنے لیے عورتوں کی شرمگاہ کو حلال کرتے ہو۔

(۱۷۵۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ ثَلَاثُ مَسَاعِدٍ كَانَ
يُنْهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ أَنْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَارِغَةً
حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظُّهَيْرَةِ حَتَّى تَمِيلَ الشَّمْسُ وَحِينَ تَضَيِّفُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ [صححه

(۱۷۵۱۲) حضرت عقبہؓ سے مروی ہے کہ تین اوقات ہیں جن میں نماز پڑھنے یا مردوں کو قبر میں دفن کرنے سے نبی ﷺ ہمیں منع فرمایا کرتے تھے، ① سورج طلوع ہوتے وقت، یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے ② زوال کے وقت، یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے ③ غروب آفتاب کے وقت، یہاں تک کہ وہ غروب ہو جائے۔

(۱۷۵۱۳) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْزَلْتُ عَلَى آيَاتٍ لَمْ يَوْمِئْهُنَّ أَوْ لَمْ يَرَوْهُنَّ يَعْنِي الْمُعَوَّذَتَيْنِ [راجع: ۱۵۵۲۷]۔

(۱۷۵۱۳) حضرت عقبہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا آج رات مجھ پر دو سورتیں نازل ہوئی ہیں، ان جیسی کوئی سورت نہیں ہے۔ مراد معوذتین ہے۔

(۱۷۵۱۴) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ وَيَوْمَ النَّحْرِ وَأَيَّامَ التَّشْرِيقِ عِيدُنَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَهُنَّ أَيَّامٌ أَكَلٍ وَشُرْبٍ [صححه ابن خزيمة (۲۱۰۰)، وابن حبان (۳۶۰۳)، والحاكم (۴۳۴/۱)]۔ قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۲۴۱۹، الترمذی: ۷۷۳، النسائی: ۲۵۲/۵)۔ [انظر: ۱۷۵۱۸]۔

(۱۷۵۱۴) حضرت عقبہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا یوم عرفہ، دس ذی الحجہ (قربانی کا دن) اور ایام تشریق ہم مسلمانوں کی عید کے دن ہیں، اور کھانے پینے کے دن ہیں۔

(۱۷۵۱۵) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْجَدْعِ فَقَالَ ضَعْ يَدَكَ لَا تَأْسَ بِهِ [صححه ابن حبان (۵۹۰۴)]۔ قال شعيب: اسناده حسن۔

(۱۷۵۱۵) حضرت عقبہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ سے چھ ماہ کے بچے کے متعلق قربانی کا حکم پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا تم اس کی قربانی کر لو کوئی حرج نہیں۔

(۱۷۵۱۶) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَهِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا لَمْ يَتَنَدَّ بِدَمٍ حَرَامٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ [راجع: ۱۷۴۷۲]۔

(۱۷۵۱۶) حضرت عقبہ بن عامرؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو بندہ بھی اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اور اپنے ہاتھوں کو کسی کے خون سے رنگین کیے ہوئے نہ ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۱۷۵۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ عَلِيٍّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ

وَأَنْ نَقْبُرَ فِيهِمْ مَوَاقِنًا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بِازِغَةٍ حَتَّى تَرْتَفِعَ وَعِنْدَ قَائِمِ الظُّهْرِ حَتَّى تَمِيلَ الشَّمْسُ وَحِينَ تَضَيِّفُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ [راجع: ۱۷۵۱۲].

(۱۷۵۱۷) حضرت عقبہؓ سے مروی ہے کہ تین اوقات ہیں جن میں نماز پڑھنے یا مردوں کو قبر میں دفن کرنے سے نبی ﷺ ہمیں منع فرمایا کرتے تھے، ① سورج طلوع ہوتے وقت، یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے ② زوال کے وقت، یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے ③ غروب آفتاب کے وقت، یہاں تک کہ وہ غروب ہو جائے۔

(۱۷۵۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ يَوْمَ النُّعْرِ وَيَوْمَ عَرَفَةَ وَأَيَّامَ التَّشْرِيقِ هُنَّ عِيدُنَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَهُنَّ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ [راجع: ۱۷۵۱۴].

(۱۷۵۱۸) حضرت عقبہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا یومِ عرفہ، دس ذی الحجہ (قربانی کا دن) اور ایامِ تشریق ہم مسلمانوں کی عید کے دن ہیں، اور کھانے پینے کے دن ہیں۔

(۱۷۵۱۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَهْدَةُ الرَّقِيقِ ثَلَاثٌ [راجع: ۱۷۴۹۱].

(۱۷۵۱۹) حضرت عقبہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا غلام کی ذمہ داری تین دن تک رہتی ہے۔

(۱۷۵۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَهْدَةُ الرَّقِيقِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ [راجع: ۱۷۴۹۱].

(۱۷۵۲۰) حضرت عقبہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا غلام کی ذمہ داری تین دن تک رہتی ہے۔

(۱۷۵۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبْنُ بَكْرِ قَالَا أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أُخْيِي نَذَرْتُ أَنْ تَمْشِيَ إِلَيَّ بَيْتَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَمَرَنِي أَنْ أَسْتَفِيئَ لَهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَتَمْشِ وَلَتَرْكَبَ قَالَ وَكَانَ أَبُو الْخَيْرِ لَا يَفَارِقُ عُقْبَةَ [صححه البخاری (۱۸۶۶) ومسلم (۱۶۴۴)]. [انظر: ۱۷۵۲۲].

(۱۷۵۲۱) ابوالخیرؓ سے مروی ہے کہ حضرت عقبہ بن عامرؓ کی ہمشیرہ نے پیدل چل کر حج کرنے کی منت مانی تھی، حضرت عقبہؓ نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا اسے حکم دو کہ وہ سوار ہو کر جائے۔

(۱۷۵۲۲) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ قَدْ كَرَّ الْحَدِيثُ [راجع ما قبله].

(۱۷۵۲۲) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۵۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُهَنِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ طَلَعَ رَاكِبَانِ فَلَمَّا رَأَاهُمَا قَالَ كُنْدِيَانِ مَذْحِجِيَانِ حَتَّى أَتَيَاهُ فَإِذَا رَجَالٌ مِنْ مَذْحِجٍ قَالَ قَدْنَا إِلَيْهِ أَحَدُهُمَا لِيُبَايِعَهُ قَالَ فَلَمَّا أَخَذَ بِيَدِهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مَنْ رَأَى لَكَ لَأَمِنْ بِكَ وَصَدَّقَكَ وَاتَّبَعَكَ مَاذَا لَهُ قَالَ طُوبَى لَهُ قَالَ فَمَسَحَ عَلَى يَدِهِ فَانْصَرَفَ ثُمَّ أَقْبَلَ الْآخَرَ حَتَّى أَخَذَ بِيَدِهِ لِيُبَايِعَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مَنْ أَمِنْ بِكَ وَصَدَّقَكَ وَاتَّبَعَكَ وَلَمْ يَرْكَ قَالَ طُوبَى لَهُ ثُمَّ طُوبَى لَهُ ثُمَّ طُوبَى لَهُ قَالَ فَمَسَحَ عَلَى يَدِهِ فَانْصَرَفَ

(۱۷۵۲۳) حضرت ابو عبد الرحمن جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ دوسرا آتے ہوئے دکھائی دیئے، نبی ﷺ نے انہیں دیکھ کر فرمایا کہ ان کا تعلق قبیلہ کندہ کے بطن مذحج سے ہے، جب وہ قریب پہنچے تو واقعی وہ مذحجی تھے، ان میں سے ایک شخص نبی ﷺ سے بیعت کے لئے آگے بڑھا، اور نبی ﷺ کا دست مبارک ہاتھوں میں تھام کر کہنے لگا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ جس شخص نے آپ کی زیارت کی، آپ پر ایمان لایا، آپ کی تصدیق کی اور آپ کی پیروی کی، تو اسے کیا ملے گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس کے لئے خوشخبری ہے، اس نے نبی ﷺ کے دست مبارک پر ہاتھ پھیرا اور واپس چلا گیا، پھر دوسرے نے آگے بڑھ کر نبی ﷺ کا دست مبارک بیعت کے لئے تھاما تو کہنے لگا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ اگر کوئی شخص آپ پر ایمان لائے، آپ کی تصدیق اور پیروی کرے لیکن آپ کی زیارت نہ کر سکے تو اسے کیا ملے گا؟ نبی ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا اس کے لئے خوشخبری ہے، اس نے نبی ﷺ کے دست مبارک پر ہاتھ پھیرا اور واپس چلا گیا۔

(۱۷۵۲۴) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ الْجُهَنِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ لَا أُخْبِرُكَ بِأَفْضَلِ مَا تَعَوَّذُ بِهِ الْمُتَعَوِّذُونَ قَالَ قُلْتُ بَلَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَأَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَاقِ هَاتَيْنِ السُّورَتَيْنِ [قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۲۵۱/۸)]. [انظر: ۱۵۵۲۷].

(۱۷۵۲۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ فرمایا اے ابن عباس! کیا میں تمہیں تعوذ کے سب سے افضل کلمات کے بارے نہ بتاؤں جن سے تعوذ کرنے والے تعوذ کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں نہیں، فرمایا دو سورتیں ہیں سورہ فلق اور سورہ ناس۔

(۱۷۵۲۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَعِيمِ بْنِ هَمَّارٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ اكْفِنِي أَوَّلَ النَّهَارِ بِأَرْبَعِ رَكَعَاتٍ أَكْفِكَ بَيْنَ آخِرِ يَوْمِكَ [إخراجه أبو يعلى (۱۷۵۷)]. قال شعيب: إسناده صحيح. [انظر: ۱۷۹۴۷].

(۱۷۵۲۵) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! دن کے پہلے مجھے میں تو چار رکعت پڑھ کر میری کفایت کر، میں ان کی برکت سے دن کے آخر تک تیری کفایت کروں گا۔

(۱۷۵۲۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعْدٍ الْأَعْمَى يُحَدِّثُ عَطَاءً قَالَ رَحَلَ أَبُو أَيُّوبَ إِلَى عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ فَاتَى مُسْلِمَةَ بْنَ مَخْلَدٍ فَخَرَجَ إِلَيْهِ قَالَ دُلُونِي فَاتَى عُقْبَةَ فَقَالَ حَدَّثَنَا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَبْقَ أَحَدٌ سَمِعَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَتَرَ عَلَى مُؤْمِنٍ فِي الدُّنْيَا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاتَى رَاحِلَتَهُ فَرَكِبَ وَرَجَعَ [اخرجه الحميدى (۳۸۴)]. قال شعيب: المرفوع منه صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف.]

(۱۷۵۲۶) عطاء کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سفر کر کے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، لیکن وہ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے، حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ مجھے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کا پتہ بتا دو، چنانچہ وہ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے کہ ہمیں وہ حدیث سنائیے جو آپ نے نبی ﷺ سے خود سنی ہے اور اب کوئی شخص اس کی سماعت کرنے والا باقی نہیں رہا؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص دنیا میں اپنے بھائی کے کسی عیب کو چھپالے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیوب پر پردہ ڈال دے گا؟ یہ حدیث سن کر وہ اپنی سواری کے پاس آئے، اس پر سوار ہوئے اور واپس چلے گئے۔

(۱۷۵۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَعَاوِيَةَ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى مُعَاوِيَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ أَهْوُدُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاحِلَتَهُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ يَا عُقْبَةُ لَا أَعْلَمُكَ خَيْرَ سُورَتَيْنِ قُرِئَتَا قُلْتُ بَلَى قَالَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَلَمَّا نَزَلَ صَلَّى بِهِمَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ قَالَ كَيْفَ تَرَى يَا عُقْبَةُ [راجع: ۱۰۵۲۷].

(۱۷۵۲۷) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں کسی راستے میں نبی ﷺ کی سواری کے آگے آگے چل رہا تھا، اچانک نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی دو سورتیں نہ سکھا دوں، جن کی مثل نہ ہو؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! چنانچہ نبی ﷺ نے مجھے سورہ فلق اور سورہ ناس پڑھائیں، پھر نماز کھڑی ہوئی، نبی ﷺ آگے بڑھ گئے اور نماز فجر میں یہی دونوں سورتیں پڑھیں، پھر میرے پاس سے گزرتے ہوئے فرمایا اے عقبہ! تم کیا سمجھے؟ (یہ دونوں سورتیں سوتے وقت بھی پڑھا کرو اور بیدار ہو کر بھی پڑھا کرو)۔

(۱۷۵۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَعَاوِيَةَ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ وَحَدَّثَهُ أَبُو عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كَانَتْ عَلَيْنَا رِعَايَةُ الْإِبِلِ فَجَاءَتْ نَوَاسِي فَرَوَّحْتُهَا بِعَشِيٍّ فَأَذْرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَانِمًا يُحَدِّثُ النَّاسَ فَأَذْرَكْتُ مِنْ قَوْلِهِ

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ مُقْبِلًا عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ إِلَّا وَجَّهَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَقُلْتُ مَا أَجُودَ هَذِهِ فَإِذَا قَائِلٌ بَيْنَ يَدَيَّ يَقُولُ الَّتِي قَبْلَهَا أَجُودُ مِنْهَا فَتَنَظَّرْتُ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُكَ جَنَّتَ آيِنًا قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُصْبِغُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ [راجع: ۱۷۴۴۷].

(۱۷۵۲۸) حضرت عقبہؓ سے مروی ہے کہ ہم لوگ اپنے کام خود کرتے تھے اور آپس میں اونٹوں کو چراگاہ کی باری مقرر کر لیتے تھے، ایک دن جب میری باری آئی اور میں انہیں دوپہر کے وقت لے کر چلا، تو میں نے نبی ﷺ کو لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر بیان کرتے ہوئے دیکھا، میں نے اس موقع پر جو کچھ پایا، وہ یہ تھا کہ تم میں سے جو شخص وضو کرے اور خوب اچھی طرح کرے، پھر کھڑا ہو کر دو رکعتیں پڑھے جن میں وہ اپنے دل اور چہرے کے ساتھ متوجہ رہے تو اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ میں نے کہا کہ یہ کتنی عمدہ بات ہے، اس پر مجھ سے آگے والے آدمی نے کہا کہ عقبہ! اس سے پہلے والی بات اس سے بھی عمدہ تھی، میں نے دیکھا تو وہ حضرت عمر فاروقؓ تھے، میں نے پوچھا اے ابو حفص! وہ کیا بات ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ تمہارے آنے سے پہلے نبی ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ تم میں سے جو شخص وضو کرے اور خوب اچھی طرح کرے، پھر یوں کہے اَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے کہ جس دروازے سے چاہے، داخل ہو جائے۔

(۱۷۵۲۹) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا قَبَاثُ بْنُ رَزِينٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِجَاحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُبَنِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَدَارَسُ الْقُرْآنَ قَالَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَاتَّقُوا اللَّهَ قَالَ قَبَاثٌ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ وَتَقَرَّبُوا بِهِ فَإِنَّهُ أَشَدُّ تَقَرُّبًا مِنَ الْمُخَاضِ فِي عَقْلِهَا [راجع: ۱۷۴۵۰].

(۱۷۵۲۹) حضرت عقبہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ مسجد میں بیٹھے قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے کہ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے، اور ہمیں سلام کیا، ہم نے جواب دیا، پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کتاب اللہ کا علم حاصل کیا کرو، اسے مضبوطی سے تھامو اور ترجم کے ساتھ اسے پڑھا کرو، اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد (ﷺ) جان ہے، یہ قرآن باڑے میں بندھے ہوئے اونٹوں سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ نکل جاتا ہے۔

(۱۷۵۳۰) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَسِيطٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ كُثَيْبِ بْنِ عُلْقَمَةَ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ دُخَيْنِ كَاتِبِ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ لِعُقْبَةَ إِنَّ لَنَا جِيرَانًا يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ وَأَنَا دَاعٍ لَهُمُ الشَّرْطَ فَيَأْخُذُوهُمْ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ وَلَكِنْ عِظْهُمْ وَنَهْذِهِمْ قَالَ فَفَعَلَ فَلَمْ يَنْتَهُوا قَالَ فَجَاءَهُ دُخَيْنٌ فَقَالَ إِنِّي نَهَيْتُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا وَأَنَا دَاعٍ لَهُمُ الشَّرْطَ فَقَالَ عُقْبَةُ وَيَحْكَ لَا تَفْعَلْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ مُؤْمِنٍ لَكَأَنَّمَا اسْتَحْيَا مَوْدَّةً مِنْ قَبْرِهَا [قد ذكر ابو سعيد بن يونس انه حديث معلون. قال الألباني:

ضعیف (ابو داؤد: ۴۸۹۲)۔

(۱۷۵۳۰) دُخِنَ "جو حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کا کاتب تھا" سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ہمارے پڑوسی شراب پیتے ہیں، میں پولیس کو بلانے جا رہا ہوں تاکہ وہ آ کر انہیں پکڑ لے، حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسا نہ کرو، بلکہ انہیں سمجھاؤ اور ڈراؤ۔

کاتب نے ایسا ہی کیا لیکن وہ باز نہ آئے، چنانچہ دُخِنَ دوبارہ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں نے انہیں منع کیا لیکن وہ باز نہ آئے، اور اب تو میں پولیس کو بلا کر رہوں گا، حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا افسوس! ایسا مت کرو، کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کے عیوب پر پردہ ڈالتا ہے، گویا وہ کسی زندہ درگور کی ہوئی بچی کو بچا لیتا ہے۔

(۱۷۵۳۱) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي النَعْبْرِ مَرْثِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَزَنِيُّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا كُفُّمُ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ الْحَمُوَ قَالَ الْحَمُوُ الْمَوْتُ [راجع: ۱۷۴۸۰]۔

(۱۷۵۳۱) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا عورتوں کے پاس جانے سے اپنے آپ کو بچاؤ، ایک انصاری نے پوچھا یا رسول اللہ! دیور کا کیا حکم ہے؟ فرمایا دیور تو موت ہے۔

(۱۷۵۳۲) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي النَعْبْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطُ لَكُمْ وَأَنَا فَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي لَقَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا [راجع: ۱۷۴۷۷]۔

(۱۷۵۳۲) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نکلے اور اہل احد کی قبروں پر پہنچ کر نماز جنازہ پڑھی، پھر واپس آ کر منبر پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا میں تمہارا انتظار کروں گا اور میں تمہارے لیے گواہی دوں گا، بخدا میں اس وقت بھی اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں، یاد رکھو! مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئی ہیں، بخدا! مجھے تمہارے متعلق یہ اندیشہ نہیں ہے کہ میرے پیچھے تم شرک کرنے لگو گے، بلکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ تم دنیا میں منہمک ہو کر ایک دوسرے سے مسابقت کرنے لگو گے۔

(۱۷۵۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَزْدِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَتَانِ إِحْدَاهُمَا يُحِبُّهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالْأُخْرَى يَبْغِضُهَا اللَّهُ وَمَحَبَّتَانِ إِحْدَاهُمَا يُحِبُّهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالْأُخْرَى يَبْغِضُهَا اللَّهُ الْغَيْرَةُ فِي الرِّمِيَةِ يُحِبُّهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِهِ يَبْغِضُهَا اللَّهُ وَالْمَحَبَّةُ إِذَا تَصَدَّقَ الرَّجُلُ بِحُبِّهَا اللَّهُ

وَالْمَخِيلَةُ فِي الْكِبَرِ يَبْغِضُهَا اللَّهُ [صححه ابن خزيمة (۲۴۷۸)۔ قال شعيب: حسن لغيره وهذا اسناد ضعيف]۔
(۱۷۵۳۳) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا غیرت کی دو قسمیں ہیں جن میں سے ایک اللہ تعالیٰ کو پسند اور دوسری ناپسند ہے، اور فخر کی بھی دو قسمیں ہیں جن میں سے ایک اللہ تعالیٰ کو پسند اور دوسری ناپسند ہے، شک کے موقع پر غیرت اللہ کو پسند ہے، غیر اللہ کے معاملے میں غیرت اللہ کو ناپسند ہے، صدقہ کرنے والے آدمی کا فخر اللہ کو پسند ہے، اور تکبر کا فخر اللہ کو ناپسند ہے۔

(۱۷۵۳۴) وَقَالَ ثَلَاثُ مُسْتَجَابَاتٍ لَهُمْ دَعْوَتُهُمُ الْمُسَافِرُ وَالْوَالِدُ وَالْمَظْلُومُ

(۱۷۵۳۴) اور فرمایا تین قسم کے لوگ مستجاب الدعوات ہوتے ہیں، مسافر، والد اور مظلوم۔

(۱۷۵۳۵) وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ الْجَنَّةَ ثَلَاثَةَ صَانِعَةٍ وَالْمِمْدَةِ بِهِ وَالرَّامِي بِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

(۱۷۵۳۵) اور فرمایا اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائے گا، ایک تو اسے بنانے والا دوسرا اس کا معاون اور تیسرا اسے چلانے والا۔

(۱۷۵۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْفَرَجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ الْأَسْلَمِيُّ عَنْ أَبِي عَالِيٍّ الْمِصْرِيِّ قَالَ سَأَلْنَا

مَعَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ فَحَضَرَتْنَا الصَّلَاةُ فَأَرَدْنَا أَنْ نَتَقَدَّمَ قَالَ قُلْنَا أَنْتَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَتَقَدَّمْنَا قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَمَّ قَوْمًا فَإِنْ أَمَّ

قَلَّ التَّمَامُ وَلَهُمُ التَّمَامُ وَإِنْ لَمْ يَتَمَّ فَلَهُمُ التَّمَامُ وَعَلَيْهِ الْإِثْمُ [راجع: ۱۷۴۳۸]۔

(۱۷۵۳۶) ابو علی ہمدانی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں سفر پر روانہ ہوا، ہمارے ساتھ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بھی تھے، ہم

نے ان سے عرض کیا کہ آپ ہماری امامت کیجئے، کہ آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، انہوں نے (انکار کر دیا اور) فرمایا کہ میں نے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص لوگوں کی امامت کرے، بروقت اور مکمل نماز پڑھائے تو اسے بھی ثواب ملے گا اور

مقتدیوں کو بھی، اور جو شخص اس میں کوتاہی کرے گا تو اس کا وبال اسی پر ہوگا، مقتدیوں پر نہیں ہوگا۔

(۱۷۵۳۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَبَارَكٍ عَنْ حَيَّوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ

عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِينَ كَالْمُودِّعِ

لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ إِنِّي فَرَطُكُمْ وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيدٌ وَإِنْ مَوَّعِدُكُمْ الْحَوْضُ وَإِنِّي لَأَنْظُرُ

إِلَيْهِ وَلَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا أَوْ قَالَ تَكْفُرُوا وَلَكِنَّ الدُّنْيَا أَنْ تَنَاقَسُوا فِيهَا [راجع: ۱۷۴۷۷]۔

(۱۷۵۳۷) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور اہل احد کی قبروں پر پہنچ کر آٹھ سال کے بعد نماز جنازہ

پڑھی، ایسا لگتا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندوں اور مردوں سب کو رخصت کر رہے ہیں، پھر واپس آ کر منبر پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا

میں تمہارا انتظار کروں گا اور میں تمہارے لیے گواہی دوں گا، بخدا میں اس وقت بھی اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں، یاد رکھو! مجھے

زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئی ہیں، بخدا! مجھے تمہارے متعلق یہ اندیشہ ہے کہ میرے پیچھے تم شرک کرنے لگو گے، بلکہ مجھے یہ اندیشہ نہیں ہے کہ تم دنیا میں منہمک ہو کر ایک دوسرے سے مسابقت کرنے لگو گے۔

(١٧٥٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقَرِّيُّ حَدَّثَنَا حُرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنِي أَبُو عُسْثَانَةَ الْمَعَاوِرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَتْ مِنْهُ مَرَّةٌ مِنْ كَانَتْ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ فَأَطَعَمَهُنَّ وَسَقَاهُنَّ وَكَسَاهُنَّ مِنْ جِدَّتِهِ كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ [صحيح البوصيري إسناده. قال الألباني: صحيح (ابن ماجه: ٣٦٦٩).]

(۱۷۵۳۸) حضرت عقبہؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جس شخص کی تین بچیاں ہوں، اور وہ ثابت قدمی کے ساتھ انہیں محنت کر کے کھلائے، پلائے اور پہنائے تو وہ اس کے لئے جہنم کی آگ سے رکاوٹ بن جائیں گی۔

(١٧٥٣٩) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا حَيَّوَةُ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ مِشْرَحَ بْنَ هَاشِمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَعَلَّقَ تَمِيمَةً فَلَا أَمَّ لِلَّهِ لَهُ وَمَنْ تَعَلَّقَ وَدَعَا فَلَا وَدَعَ اللَّهُ لَهُ [صححه ابن حبان (٦٠٨٦)، والحاكم (٢١٦/٤)]. قال شعيب: حسن وهذا اسناد ضعيف.

(۱۷۵۳۹) حضرت عقبہؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص ”تمیمہ“ (تعویذ) لٹکائے، اللہ اس کے ارادے کو تام (مکمل) نہ فرمائے اور جو ”ودعہ“ (سمندر پار سے لائی جانے والی سفید چیز جو نظر بد کے اندیشے سے بچوں کے گلے میں لٹکائی جاتی ہے) لٹکائے، اللہ اسے سکون عطاء نہ فرمائے۔

(١٧٥٤.) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّ مِشْرَحَ بْنَ هَاشِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ كَانَ مِنْ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ [صححه الحاكم (٨٥/٣). قال الألباني: حسن (الترمذي: ٣٦٨٦)].

(۱۷۵۴۰) حضرت عقبہؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطابؓ ہوتے۔

(۱۷۵۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ أَخْبَرَنَا بِكْرُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّ مِشْرَحَ بْنَ هَاعَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ غَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَهْلُ الْيَمَنِ أَرْقَى قُلُوبًا وَالْبَيْنُ الْفَيْدَةُ وَأَنْجَعُ طَاعَةٌ (۱۷۵۴۱) حضرت عقبہؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اہل یمن رقیق القلب، نرم دل اور خوب اطاعت گزار ہوتے ہیں۔

(۱۷۵۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَبِوَةُ أَخْبَرَنِي بِكَرْبُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّ شُعَيْبَ بْنَ زُرْعَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ الْجُهَنِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ لَا تُخَيَّفُوا أَنْفُسَكُمْ أَوْ قَالَ الْأَنْفُسَ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا تُخَيِّفُ أَنْفُسَنَا قَالَ الَّذِينَ [راجع: ۱۷۴۵۳].

(۱۷۵۴۲) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے آپ کو پر امن ہونے کے بعد خطرے میں مبتلا نہ کیا کرو، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کیسے؟ فرمایا قرض لے کر۔

(۱۷۵۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ إِلَى بَطْحَانَ أَوْ الْعَقِيقِ لِيَأْتِيَ كُلَّ يَوْمٍ بِنَاقَتَيْنِ كَوَمَاوَيْنِ زَهْرَاوَيْنِ فَيَأْخُذَهُمَا فِي غَيْرِ إِيْمٍ وَلَا قَطْعٍ رَجِمَ قَالَ قُلْنَا كُلُّنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ يُحِبُّ ذَلِكَ قَالَ فَلَا تَغْدُوا أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَتَعَلَّمَ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلَاثَ خَيْرٌ مِنْ ثَلَاثٍ وَأَرْبَعَ خَيْرٌ مِنْ أَرْبَعٍ وَمَنْ أَعْدَدِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ [صححه مسلم (۸۰۳)].

(۱۷۵۴۳) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ ”صفہ“ پر بیٹھے ہوئے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے آئے اور فرمایا کہ تم میں سے کون شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ مقام بطحان یا عقیق جائے اور روزانہ دو بڑے کوبانوں اور روشن پیشانیوں والی اونٹیاں بغیر کسی گناہ اور قطع رحمی کے اپنے ساتھ لے آئے؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر شخص اسے پسند کرتا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو شخص مسجد میں آ کر کتاب اللہ کی دو آیتیں سیکھ لے، وہ اس کے لئے مذکورہ دو اونٹیوں سے بہتر ہے، تین آیتوں کا سیکھنا تین اونٹیوں سے اور چار آیات کا سیکھنا چار اونٹیوں سے بہتر ہے، اسی طرح درجہ بدرجہ آیات اور اونٹیوں کی تعداد بڑھاتے جاؤ۔

(۱۷۵۴۴) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنِي مِشْرَحُ بْنُ هَاعَانَ أَبُو الْمُصْغَبِ الْمَعْلَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ الْقُرْآنَ فِي إِهَابٍ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ مَا احْتَرَقَ [راجع: ۱۷۴۹۹].

(۱۷۵۴۴) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر قرآن کریم کو کسی چمڑے میں لپیٹ کر بھی آگ میں ڈال دیا جائے تو آگ اسے جلانے کی نہیں۔

(۱۷۵۴۵) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنِي أَبُو الْمُصْغَبِ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَكْثَرُ مَنَافِقِي هَذِهِ الْأُمَّةِ قُرَاؤُهَا [راجع: ۱۷۵۰۱].

(۱۷۵۴۵) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کے اکثر منافقین قراء ہوں گے۔

(۱۷۵۴۶) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ الْمُهَيَّرَةِ حَدَّثَنَا مِشْرَحُ بْنُ هَاعَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِنَّ أَكْثَرَ مُنَافِقِي هَذِهِ الْأُمَّةِ لَقُرَآؤُهَا [راجع: ۱۷۵۰۱].

(۱۷۵۴۶) حضرت عقبہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت کے اکثر منافقین قراء ہوں گے۔

(۱۷۵۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْضَلُ سُورَةِ الْحَجِّ عَلَى الْقُرْآنِ بِأَنْ جُعِلَ فِيهَا سَجْدَتَانِ فَقَالَ نَعَمْ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يقرأَهُمَا [راجع: ۱۷۴۹۸].

(۱۷۵۴۷) حضرت عقبہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! کیا پورے قرآن میں سورۃ حج ہی کی یہ فضیلت ہے کہ اس میں دو سجدے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! اور جو شخص یہ دونوں سجدے نہیں کرتا گویا اس نے یہ سورت پڑھی ہی نہیں۔

(۱۷۵۴۸) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنِي مِشْرَحُ بْنُ هَاعَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَسْلَمَ النَّاسُ وَآمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِي (۱۷۵۴۸) حضرت عقبہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے اور عمرو بن عاصؓ ایمان لائے ہیں۔

(۱۷۵۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ يَعْنَى ابْنُ أَيُّوبَ الْغَالِقِيُّ حَدَّثَنِي عَمِّي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوهَا فِي رُكُوعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ اجْعَلُوهَا فِي سُجُودِكُمْ [صححه ابن خزيمة (۶۰۰، ۶۰۱، ۶۷۰)، وابن حبان (۱۸۹۸)، والحاكم (۲۲۵/۱)]. قال شعيب: اسناده محتمل التحسين.

(۱۷۵۴۹) حضرت عقبہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت مبارکہ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ نازل ہوئی تو نبی ﷺ نے فرمایا اے تم اپنے رکوع میں شامل کرلو (اسی وجہ سے رکوع میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ" کہا جاتا ہے) اور جب سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى نازل ہوئی تو فرمایا اے اپنے سجدہ میں شامل کرلو۔ (اسی وجہ سے سجدہ میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى" کہا جاتا ہے)

(۱۷۵۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ أَبِي قَبِيلٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثَ [راجع: ۱۷۴۵۱].

(۱۷۵۵۰) ابوقبیل سے سند امرونی ہے کہ میں نے حضرت عقبہ بن عمروؓ سے صرف ذیل کی حدیث سنی ہے۔

(۱۷۵۵۱) قَالَ ابْنُ لَهِيْعَةَ وَحَدَّثَنِيهِ يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ قَالَ سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَلَاكَ أُمَّتِي فِي الْكِتَابِ وَاللَّيْلِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْكِتَابُ وَاللَّيْلُ قَالَ يَتَعَلَّمُونَ الْقُرْآنَ فَيَتَاَوَّلُونَهُ عَلَى غَيْرِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيُحِبُّونَ اللَّيْلَ فَيَدْعُونَ الْجَمَاعَاتِ وَالْجَمْعَ وَيَتَدُونَ

(۱۷۵۵۱) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مجھے اپنی امت کے متعلق کتاب اور دودھ سے خطرہ ہے، کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! کتاب اور دودھ سے خطرے کا کیا مطلب؟ فرمایا کہ اسے منافقین دیکھیں گے اور اہل ایمان سے جھگڑا کریں گے، اور ”دودھ“ کو پسند کرتے ہوں گے اور اس کی وجہ سے جماعت سے نکل جائیں گے اور جمعہ کی نمازیں چھوڑ دیا کریں گے۔

(۱۷۵۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْخَيْرِ يَقُولُ رَأَيْتُ أَبَا تَمِيمٍ الْجُشَانِيَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَالِكٍ يَرْكَعُ رَكَعَتَيْنِ حِينَ يَسْمَعُ أَذَانَ الْمَغْرِبِ قَالَ فَاتَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ فَقُلْتُ لَهُ أَلَا أُعْجَبُكَ مِنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجُشَانِيَّ يَرْكَعُ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُغِيصَهُ قَالَ عُقْبَةُ أَمَا إِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا يَمْنَعُكَ الْآنَ قَالَ الشُّغْلُ [صححه البخاری (۱۱۸۴)]۔

(۱۷۵۵۲) ابوالخیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے ابوتیم جیشانی رضی اللہ عنہ کو نماز مغرب کی اذان سننے کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا، تو حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ ابوتیم کی اس حرکت سے آپ کو تعجب نہیں ہوتا کہ وہ نماز مغرب سے قبل دو رکعتیں پڑھتے ہیں، میرا مقصد ابوتیم کو حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کی نظروں میں گرا تا تھا، لیکن حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ یہ کام تو ہم بھی نبی ﷺ کے دور باسعادت میں کرتے تھے، میں نے پوچھا کہ پھر اب کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا مصروفیت کی وجہ سے۔

(۱۷۵۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الرَّعْنِي وَأَبُو مَرْحُومٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوَّذَاتِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ [صححه ابن خزيمة (۷۵۵)]۔ قال الترمذی: حسن صحيح۔ قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۱۵۲۳، الترمذی: ۲۹۰۳، النسائی: ۶۸/۳)۔ [انظر: ۱۷۹۴۵]۔

(۱۷۵۵۳) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا ہے کہ ہر نماز کے بعد ”معوذات“ (جن سورتوں میں ”قل اعوذ“ کا لفظ آتا ہے) پڑھا کروں۔

(۱۷۵۵۴) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ تَنَا حَيَوَةً وَابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَا سَمِعْنَا يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍاءُ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ تَعَلَّقْتُ بِقَدَمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرِنِي سُورَةَ هُودٍ وَسُورَةَ يُوسُفَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُقْبَةُ بْنَ عَامِرٍ إِنَّكَ لَمْ تَقْرَأْ سُورَةَ

أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا أَتْلَعُ عَنْهُ مِنْ قُلِّ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ قَالَ يَزِيدُ لَمْ يَكُنْ أَبُو عِمْرَانَ يَدْعُهَا وَكَانَ لَا يَزَالُ يَقْرُؤُهَا فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ [راجع: ۱۵۵۲۷].

(۱۷۵۵۴) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے پیچھے چلا، نبی ﷺ سوار تھے، میں نے آپ ﷺ کے مبارک قدموں پر ہاتھ رکھ کر عرض کیا کہ مجھے سورہ ہود اور سورہ یوسف پڑھا دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا اے عقبہ بن عامر! اللہ کے نزدیک تم سورہ فلق سے زیادہ بلند کوئی سورت نہ پڑھو گے۔

(۱۷۵۵۵) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا خَيْرَ لِمَنْ لَا يُصِيفُ

(۱۷۵۵۶) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ مِشْرِجِ بْنِ هَاعَانَ الْمُعَاوِرِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ كَانَ الْقُرْآنُ فِي إِهَابٍ مَا مَسَّتْهُ النَّارُ [راجع: ۱۷۴۹۹].

(۱۷۵۵۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي أَبُو السَّمْحِ حَدَّثَنِي أَبُو قَبِيلٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي اثْنَتَيْنِ الْقُرْآنَ وَاللَّيْنَ أَمَّا اللَّيْنُ فَيَتَّخِذُونَ الرِّيفَ وَيَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ وَيَتْرُكُونَ الصَّلَاةَ وَأَمَّا الْقُرْآنُ فَيَتَعَلَّمُهُ الْمُنَافِقُونَ فَيَجَادِلُونَ بِهِ الْمُؤْمِنِينَ [راجع: ۱۷۴۵۱].

(۱۷۵۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَنصُورٍ عَنْ دُخَيْنِ الْحَجَرِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ إِلَيْهِ وَهَطَ فَبَايَعَ تِسْعَةً وَأَمْسَكَ عَنْ وَاحِدٍ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايَعْتَ تِسْعَةً وَتَرَكْتَ هَذَا قَالَ إِنَّ عَلَيْهِ تَمِيمَةً فَأَدْخَلَ يَدَهُ فَقَطَعَهَا فَبَايَعَهُ وَقَالَ مَنْ عَلَّقَ تَمِيمَةً فَقَدْ أَشْرَكَ [صححه الحاكم (۲/۴۱۹)]. قال شعيب: اسناده قوى.

(۱۷۵۵۹) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں (دس آدمیوں کا) ایک وفد حاضر ہوا، نبی ﷺ نے ان میں سے نو آدمیوں کو بیعت کر لیا اور ایک سے ہاتھ روک لیا، انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ نے نو کو بیعت کر لیا اور

اس شخص کو چھوڑ دیا؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس نے تعویذ پہن رکھا ہے، یہ سن کر اس نے گریبان میں ہاتھ ڈال کر اس تعویذ کو کٹ کرے کٹ کرے کر دیا، اور نبی ﷺ نے اس سے بھی بیعت لے لی، اور فرمایا جو شخص تعویذ لٹکاتا ہے وہ شرک کرتا ہے۔

(۱۷۵۵۹) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا النَّذْرُ كَفَّارَةٌ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ [راجع: ۱۷۴۳۴]۔

(۱۷۵۵۹) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا نذر کا کفارہ بھی وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔
(۱۷۵۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ بَعْجَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحَابِيَا بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَصَارَ لِعُقْبَةَ جَذْعَةٌ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي صَارْتُ لِي جَذْعَةٌ قَالَ صَحَّ بِهَا [راجع: ۱۷۴۳۷]۔

(۱۷۵۶۰) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے ساتھیوں کے درمیان قربانی کے جانور تقسیم کیے تو میرے حصے میں چھ ماہ کا ایک بچہ آیا، میں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق قربانی کا حکم پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا تم اسی کی قربانی کر لو۔
(۱۷۵۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي الْأَسْلَمِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ فِي مَخْرَجٍ خَرَجْنَا فَحَانَتْ صَلَاةٌ فَسَأَلْنَاهُ أَنْ يُؤَمِّنَا فَأَمَّنَا عَلَيْنَا وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَوْمُ عَبْدٌ قَوْمًا إِلَّا تَوَلَّى مَا كَانَ عَلَيْهِمْ فِي صَلَاتِهِمْ إِنْ أَحْسَنَ فَلَهُ وَإِنْ أَسَاءَ فَلَعَلَّهِ [راجع: ۱۷۴۳۸]۔

(۱۷۵۶۱) ابو علی ہمدانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں سفر پر روانہ ہوا، ہمارے ساتھ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بھی تھے، ہم نے ان سے عرض کیا کہ آپ ہماری امامت کیجئے، کہ آپ نبی ﷺ کے صحابی ہیں، انہوں نے (انکار کر دیا اور) فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص لوگوں کی امامت کرے، بروقت اور مکمل نماز پڑھائے تو اسے بھی ثواب ملے گا اور مقتدیوں کو بھی، اور جو شخص اس میں کوتاہی کرے گا تو اس کا وبال اسی پر ہوگا، مقتدیوں پر نہیں ہوگا۔

(۱۷۵۶۲) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْكُمِّ وَكَانَ يَكْرَهُ شُرْبَ الْحَمِيمِ وَكَانَ إِذَا اكْتَحَلَ اكْتَحَلَ وَثَرًا وَإِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ وَثَرًا [أخرجه الطبرانی في الكبير (۹۳۲)۔ قال شعيب: حسن صحيح]۔ [انظر: ۱۷۵۶۳، ۱۷۵۶۴]۔

(۱۷۵۶۲) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے داغنے سے منع فرمایا ہے، اور آپ ﷺ گرم پانی پینے کو ناپسند فرماتے تھے، جب سرمہ لگاتے تو طاق عدد میں اور جب دھونی دیتے تو وہ بھی طاق عدد میں دیتے تھے۔

(۱۷۵۶۲) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُبَيْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ وَتَرًا وَإِذَا ائْتَحَلَ فَلْيُكْتَحِلْ وَتَرًا [راجع: ۱۷۵۶۲].

(۱۷۵۶۳) حضرت عقبہ بن عامرؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی دھوئی دے تو طاق عدد میں اور سرمہ لگائے تو وہ بھی طاق عدد میں لگائے۔

(۱۷۵۶۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا ائْتَحَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيُكْتَحِلْ وَتَرًا وَإِذَا اسْتَجْمَرَ فَلْيَسْتَجْمِرْ وَتَرًا [راجع: ۱۷۵۶۲].

(۱۷۵۶۴) حضرت عقبہ بن عامرؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی دھوئی دے تو طاق عدد میں اور سرمہ لگائے تو وہ بھی طاق عدد میں لگائے۔

(۱۷۵۶۵) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ هَارُونَ مِثْلَهُ سَوَاءً قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ حَدَّثَهُ أَنَّ مَوْلَى لِسُرْحَبِيلِ ابْنِ حَسَنَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ وَحَدِيقَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ [انظر: ۱۷۵۶۶، ۲۳۶۸۲، ۲۳۶۸۳].

(۱۷۵۶۵) حضرت عقبہ بن عامرؓ اور حدیفہ بن یمانؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارا تیر جس چیز کو شکار کر کے تمہارے پاس لے آئے، اسے کھالو۔

(۱۷۵۶۶) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ مَوْلَى سُرْحَبِيلِ ابْنِ حَسَنَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ وَحَدِيقَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ

(۱۷۵۶۶) حضرت عقبہ بن عامرؓ اور حدیفہ بن یمانؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارا تیر جس چیز کو شکار کر کے تمہارے پاس لے آئے، اسے کھالو۔

(۱۷۵۶۷) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَأُظُنُّ أَنِّي سَمِعْتُهُ مِنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ بْنُ أَبِي رَزِيْنَةَ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ مُسْلِمَةَ بْنَ مَخْلَدٍ وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَمَا لَكُمْ فِي الْعَصَبِ وَالْكُتَّانِ مَا يَكْفِيكُمْ عَنْ الْحَرِيرِ وَهَذَا رَجُلٌ لِيَكُمُ يُخْبِرُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ يَا عُقْبَةُ فَقَامَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ وَأَنَا أَسْمَعُ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا حَرِمَهُ أَنْ يَلْبَسَهُ فِي الْآخِرَةِ

(۱۷۵۶۷) ہشام بن ابی رقیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت مسلمہ بن خالد رحمہ اللہ منبر پر بیٹھے خطبہ دے رہے تھے اور میں بھی سن رہا تھا، انہوں نے فرمایا لوگو! کیا ریشم سے عصب اور کتان تمہاری کفایت نہیں کرتے؟ یہ ایک صحابی رحمہ اللہ تم میں موجود ہیں جو تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بتائیں گے، عقبہ! کھڑے ہو جائیے، چنانچہ حضرت عقبہ رحمہ اللہ کھڑے ہوئے اور میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص میری طرف جھوٹی نسبت کر کے کوئی بات بیان کرے، وہ اپنے لیے جہنم میں ٹھکانہ بنا لے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا ہے کہ جو شخص دنیا میں ریشم پہنتا ہے، وہ آخرت میں اسے پہننے سے محروم رہے گا۔

(۱۷۵۶۸) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَسُرَيْجٌ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سُرَيْجٌ عَنْ عَمْرِو قَالَ هَارُونُ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عِلْيَ ثُمَامَةَ بْنِ شَفِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمَنْبَرِ وَاعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ [صححه مسلم (۱۹۱۸)].

(۱۷۵۶۸) حضرت عقبہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو برسر منبر اس آیت "واعدوا لهم ما استطعتم من قوة" کی تلاوت کر کے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یاد رکھو! قوت سے مراد تیر اندازی ہے، یہ جملہ تین مرتبہ فرمایا۔

(۱۷۵۶۹) حَدَّثَنَا هَارُونُ وَسُرَيْجٌ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عِلْيَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ لِرِضْوَانِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا يُعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يُلْهُوَ بِأَسْهُمِهِ قَالَ سُرَيْجٌ ثُمَامَةَ بْنِ شَفِيٍّ [صححه مسلم (۱۹۱۸)].

(۱۷۵۶۹) حضرت عقبہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب تمہارے سامنے بہت سی سر زمینیں مفتوح ہو جائیں گی، اور اللہ تعالیٰ تمہاری کفایت فرمائے گا، لہذا کسی شخص کو اپنے تیروں میں مشغول ہونے سے عاجز نہیں آنا چاہئے۔

(۱۷۵۷۰) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ [أخرجه الطبرانی في الكبير (۸۸۱)].

قال شعيب: حسن لغيره اسنادہ ضعیف۔

(۱۷۵۷۰) حضرت عقبہ بن عامر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ذات الجنب" نامی بیماری میں مرنے والا شخص شہید ہے۔

(۱۷۵۷۱) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا مِشْرَحُ بْنُ هَاعَانَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یَقُولُ مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا فِی سَبِیلِ اللہِ عَزَّ وَجَلَّ أُجِرَی عَلَیْہِ أَجْرُہُ [راجع: ۱۷۴۹۲]۔

(۱۷۵۷۱) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص راہِ خدا میں اسلامی سرحدوں کی حفاظت کرتا ہے، اس کے نامہ اعمال میں مسلسل ثواب لکھا جاتا رہے گا۔

(۱۷۵۷۲) حَدَّثَنَا حَسَنٌ وَأَبُو سَعِيدٍ وَیَحْیٰی بْنُ إِسْحَاقَ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ لَہِیْعَةَ حَدَّثَنَا مِشْرَحُ بْنُ هَاعَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ یَحْیٰی بْنُ إِسْحَاقَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یَقُولُ کُلُّ مِیْتٍ یُخْتَمُ عَلَیْہِ إِلَّا الْمُرَابِطَ قَالَ یَحْیٰی فِی سَبِیلِ اللہِ لِإِنَّہُ یُجَرِّی عَلَیْہِ أَجْرُ عَمَلِہِ حَتَّى یَبْعَثَہُ اللہُ عَزَّ وَجَلَّ

(۱۷۵۷۳) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر میت کے نامہ عمل پر مہر لگا دی جاتی ہے، سوائے اس شخص کے جو راہِ خدا میں اسلامی سرحدوں کی حفاظت کرتا ہے کہ اس کے نامہ اعمال میں دوبارہ زندہ ہونے تک ثواب لکھا جاتا رہے گا۔

(۱۷۵۷۴) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِیْسٰی وَمُوسٰی بْنُ دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ لَہِیْعَةَ عَنْ یَزِیدَ بْنِ أَبِي حَبِیْبٍ عَنْ أَبِي الْخَبَرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ غُلَامًا أَتٰ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وَقَالَ مُوسٰی فِی حَدِیثِہِ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَقَالَ يَا رَسُولَ اللہِ إِنِّ أُمِّی مَاتَتْ وَتَرَکْتُ حُلًّا أَتَصَدَّقُ بِہِ عَنْہَا قَالَ أَمَّا أَمْرُکَ بِذَٰلِکَ قَالَ لَا قَالَ فَأَمْسِکْ عَلَیْکَ حُلِّیَّ أَمَّا

(۱۷۵۷۵) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اور انہوں نے کچھ زیورات چھوڑے ہیں، کیا میں انہیں صدقہ کر دوں؟ نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ کیا انہوں نے تمہیں اس کا حکم دیا تھا؟ اس نے جواب دیا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا تو پھر اپنی والدہ کے زیورات سنبھال کر رکھو۔

(۱۷۵۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ یَعْنِی الْمُقْرِئُ

(۱۷۵۸۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۵۸۶) حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ غِیْلَانَ حَدَّثَنَا رَشِیدُ بْنُ خَدَّیجٍ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَالْحَسَنُ بْنُ قُوتَبَانَ عَنْ یَزِیدَ بْنِ أَبِي حَبِیْبٍ عَنْ أَبِي الْخَبَرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم أَنْ یَتَصَدَّقَ بِحُلِّیِّ کَانَ لِأُمِّہِ عَنْ أُمِّہِ بَعْدَ مَوْتِہَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم أَمْرُکَ بِذَٰلِکَ قَالَ لَا قَالَ فَلَا [راجع ما قبلہ]۔

(۱۷۵۸۷) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اور انہوں نے کچھ زیورات چھوڑے ہیں، کیا میں انہیں صدقہ کر دوں؟ نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ کیا انہوں نے تمہیں اس کا حکم دیا تھا؟ اس نے جواب دیا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا تو پھر اپنی والدہ کے زیورات سنبھال کر رکھو۔

(۱۷۵۷۶) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عُرْشَانَ حَتَّىٰ بَنُ يُوْرَمِنَ الْمَعَاوِرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَذْنُو الشَّمْسُ مِنَ الْأَرْضِ فَيَغْرَقُ النَّاسُ فَمِنْ النَّاسِ مَنْ يَبْلُغُ عَرْقَهُ عَقْبِيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ إِلَىٰ نِصْفِ السَّاقِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ إِلَىٰ رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ الْعَجْزَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ الْخَاصِرَةَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ مَنْكِبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ عُنُقَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ وَسْطَ فِيْهِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ قَالَجَمْعُهَا فَاهُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُ هَكَذَا وَمِنْهُمْ مَنْ يَفْطِيْهِ عَرْقُهُ وَضَرَبَ بِيَدِهِ إِيْشَارَةً [اخرجه الطبرانی فی الکبیر (۸۴۴). قال شعب: صحيح اسناده ضعيف].

(۱۷۵۷۷) حضرت عقبہؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے قیامت کے دن سورج زمین کے انتہائی قریب آجائے گا جس کی بناء پر لوگ پسینہ پسینہ ہو جائیں گے چنانچہ کسی کا پسینہ اس کی ایڑیوں تک ہوگا، کسی کا نصف پنڈلی تک، کسی کا گھٹنوں تک، کسی کا سرین تک، کسی کو کھ تک، کسی کا کندھوں تک، کسی کا گردن تک اور کسی کا پسینہ منہ کے درمیان تک ہوگا اور لگام کی طرح اس کے منہ میں ہوگا، میں نے نبی ﷺ کو اشارہ کر کے بتاتے ہوئے دیکھا، اور کوئی اپنے پسینے میں مکمل ڈوبا ہوا ہوگا۔

(۱۷۵۷۷) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عُرْشَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا تَطَهَّرَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ يَرْغَى الصَّلَاةَ كَتَبَ لَهُ كَاتِبَاهُ أَوْ كَاتِبُهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا إِلَى الْمَسْجِدِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَالْقَاعِدُ يَرْغَى الصَّلَاةَ كَالْقَانِتِ وَيُكْتَبُ مِنَ الْمُصَلِّينَ مِنْ حِينَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِ [صححه ابن خزيمة (۱۴۹۲). قال شعب: كسافه]. [انظر: ۱۷۵۹۸، ۱۷۵۹۹، ۱۷۶۰۰].

(۱۷۵۷۷) حضرت عقبہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب انسان وضو کر کے نماز کے خیال سے مسجد آتا ہے تو ہر وہ قدم جو وہ مسجد کی طرف اٹھاتا ہے، فرشتہ اس کے لئے ہر قدم کے عوض دس نیکیاں لکھتا جاتا ہے، اور بیٹھ کر نماز کا انتظار کرنے والا نماز پڑھنے والے کی طرح ہوتا ہے، اور اسے نماز یوں میں لکھا جاتا ہے جب سے وہ گھر سے نکلا اور جب تک گھر واپس آئے گا۔

(۱۷۵۷۸) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْمَعَاوِرِيُّ عَنْ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعِيًا لِمَا تَدْنُوهُ أَنْ أَكُلَ مِنَ الصَّدَقَةِ فَأَذِنَ لِي [راجع: ۱۷۴۴۲].

(۱۷۵۷۸) حضرت عقبہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا، میں نے زکوٰۃ کے جانوروں میں سے کھانے کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے مجھے اجازت دے دی۔

(۱۷۵۷۹) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عُرْشَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَعْجَبُ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رَاعِي غَنَمٍ فِي رَأْسِ الشَّيْطَانِ لِلْجَبَلِ يُؤْذَنُ بِالصَّلَاةِ وَيُصَلِّي

فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي هَذَا يُوَدُّنُ وَيَقِيمُ يَخَافُ حَبْنًا قَدْ غَفَرْتُ لَهُ وَأَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ [قال

الألبانی: صحيح (ابو داود: ۱۲۰۳، النسائی: ۲/۲۰)، [راجع: ۱۷۴۴۵].

(۱۷۵۷۹) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہارا رب اس شخص سے بہت خوش ہوتا ہے جو کسی دیرانے میں بکریاں چراتا ہے، اور نماز کا وقت آنے پر اذان دیتا نماز پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس بندے کو دیکھو جو اذان دیتا اور اقامت کہتا ہے، اسے صرف میرا خوف ہے، میں نے اسے بخش دیا اور جنت میں داخل کر دیا۔

(۱۷۵۸۰) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا عُسَّانَةَ الْمَعَاوِرِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَعْجَبُ رَبُّكَ لَذِكْرٍ مَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ يَخَافُ مِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُ فَأَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ [راجع: ۱۷۴۴۵].

(۱۷۵۸۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۵۸۱) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ [راجع: ۱۷۵۰۲].

(۱۷۵۸۱) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلند آواز سے قرآن پڑھنے والا علانیہ صدقہ کرنے والے کی طرح ہے اور آہستہ آواز سے قرآن پڑھنے والا خفیہ طور پر صدقہ کرنے والے کی طرح ہے۔

(۱۷۵۸۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمُنْبِرِ اقْرَؤُوا هَاتَيْنِ اللَّيْتَيْنِ مِنَ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَعْطَاهُنَّ أَوْ أَعْطَانِيَهُنَّ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ [راجع: ۱۷۴۵۷].

(۱۷۵۸۲) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھا کرو، کیونکہ مجھے یہ دونوں آیتیں عرش کے نیچے سے دی گئی ہیں۔

(۱۷۵۸۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَنْسَابَكُمْ هَذِهِ لَيْسَتْ بِمَسْبُوعَةٍ عَلَى أَحَدٍ كَلَّكُمْ بَنُو آدَمَ طَفَّ الصَّاعِ لَمْ تَمْلُئُوهُ لَيْسَ لِأَحَدٍ عَلَى أَحَدٍ فَضْلٌ إِلَّا بِدِينٍ أَوْ تَقْوَى وَكَفَى بِالرَّجُلِ أَنْ يَكُونَ بَدِيًّا بِخِيَلًا فَاحِشًا [راجع: ۱۷۴۶۶].

(۱۷۵۸۳) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے یہ نسب نامے کسی کے لئے عیب اور طعنہ نہیں

ہیں، تم سب آدم کی اولاد ہو، اور ایک دوسرے کے قریب ہو، دین یا عمل صالح کے علاوہ کسی وجہ سے کسی کو کسی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے، انسان کے نفس کو ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ بیہودہ گو ہو، بخیل اور بزدل ہو۔

(۱۷۵۸۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُلْقَمَةَ حَدَّثَنِي مَوْلَى لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ إِنَّ لَنَا جِيرَانًا يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ قَالَ اسْتُرْ عَلَيْهِمْ قَالَ مَا اسْتُرْ عَلَيْهِمْ أُرِيدُ أَنْ أَذْهَبَ أَجْبَى بِالْشَّرِطِ عَلَيْهِمْ قَالَ فَقَالَ لَهُ عُقْبَةُ وَيُحَاكُ مَهْلًا عَلَيْهِمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى عَوْرَةً فَاسْتَرَهَا كَانَ كَمَنْ اسْتَحْيَا مَوْدَّةً مِنْ قَبْرِهَا [انظر: ۱۷۵۸۳]۔

(۱۷۵۸۳) دُحَیْن "جو حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کا کاتب تھا" سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ہمارے پڑوسی شراب پیتے ہیں، میں پولیس کو بلانے جا رہا ہوں تاکہ وہ آ کر انہیں پکڑ لے، حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسا نہ کرو، بلکہ انہیں سمجھاؤ اور ڈراؤ۔

کاتب نے ایسا ہی کیا لیکن وہ باز نہ آئے، چنانچہ دُحَیْن دوبارہ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں نے انہیں منع کیا لیکن وہ باز نہ آئے، اور اب تو میں پولیس کو بلا کر رہوں گا، حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا افسوس! ایسا مت کرو، کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کے عیوب پر پردہ ڈالتا ہے، گویا وہ کسی زندہ درگور کی ہوئی ہڈی کو بچا لیتا ہے۔

(۱۷۵۸۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى غَيْرَ سَاهٍ وَلَا لَاهٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَقَالَ يَحْيَى مَرَّةً غُفِرَ مَا كَانَ قَبْلَهَا مِنْ سَيِّئَةٍ [إخرجه الطبرانی في الكبير (۹۰۲)]۔ قال شعيب: صحيح لغيره [انظر بعده]۔

(۱۷۵۸۵) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح کرے، پھر اس طرح نماز پڑھے کہ اس میں بھولے اور نہ ہی غفلت برتے تو اس کے گزشتہ سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

(۱۷۵۸۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ سَوَادَةَ أَنَّ رَجُلًا حَدَّثَهُ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ قَيْسٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى صَلَاةً غَيْرَ سَاهٍ وَلَا لَاهٍ كُفِّرَ عَنْهُ مَا كَانَ قَبْلَهَا مِنْ شَيْءٍ [راجع ما قبله]۔

(۱۷۵۸۶) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح کرے، پھر اس طرح نماز پڑھے کہ اس میں بھولے اور نہ ہی غفلت برتے تو اس کے گزشتہ سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

(۱۷۵۸۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ السَّيْلَحِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ رُزَيْقِ الثَّقَفِيِّ وَقُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

لِهَيْعَةَ عَنْ رُزَيْقِ الثَّقَفِيِّ عَنْ ابْنِ شِمَاسَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَقْبَلْ رُخْصَةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الذُّلُوبِ مِثْلُ جِبَالِ عَرَفَةَ

(۱۷۵۸۷) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی رخصت کو قبول نہیں کرتا، اسے عرفات کے پہاڑوں کے برابر گناہ ہوتا ہے۔

(۱۷۵۸۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ شِمَاسَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَحِلُّ لِمَرِيءٍ مُسْلِمٍ أَنْ يُقَيِّبَ مَا يَسْلَعُهُ عَنْ أَخِيهِ إِنْ عَلِمَ بِهَا تَرَكَهَا [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۲۲۴۶) قال شعب: حسن اسنادہ ضعیف۔]

(۱۷۵۸۸) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ اپنے بھائی سے سامان میں کوئی ایسا عیب چھپائے کہ اگر اسے وہ عیب معلوم ہو جائے تو وہ اسے چھوڑ دے۔

(۱۷۵۸۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي سَيْدٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ فَرُوةَ بْنِ مُجَاهِدٍ اللَّخْمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَا عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ صَلِّ مَنْ قَطَعَكَ وَأَعْطِ مَنْ حَرَمَكَ وَاعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ

(۱۷۵۸۹) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میری ملاقات نبی ﷺ سے ہوئی تو نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا عقبہ! رشتہ توڑنے والے سے رشتہ جوڑو، محروم رکھنے والے کو عطاء کرو، اور ظالم سے درگزر اور اعراض کرو۔

(۱۷۵۹۰) قَالَ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَا عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ أَمْلِكْ لِسَانَكَ وَاهْلِكْ عَلَى خَطِيئَتِكَ وَلْيَسَعَكَ بَيْتُكَ

(۱۷۵۹۰) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ پھر میری ملاقات نبی ﷺ سے ہوئی تو نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے عقبہ! اپنی زبان کی حفاظت کرو، اپنے گھر کو اپنے لیے کافی سمجھو، اور اپنے گناہوں پر آہ و بکا کرو۔

(۱۷۵۹۱) قَالَ ثُمَّ لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَا عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ أَلَا أَعْلَمُكَ سُورًا مَا أَنْزَلَتْ فِي التَّوْرَةِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلَهُنَّ لَا يَأْتِيَنَّ عَلَيْكَ لَيْلَةٌ إِلَّا قَرَأْتَهُنَّ فِيهَا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ قَالَ عُقْبَةُ فَمَا آتَتْ عَلَى لَيْلَةٍ إِلَّا قَرَأْتَهُنَّ فِيهَا وَحَقٌّ لِي أَنْ لَا أَدْعَهُنَّ وَقَدْ أَمَرَنِي بِهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ فَرُوةَ بْنُ مُجَاهِدٍ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ يَقُولُ أَلَا قَرُبَ مَنْ لَا يَمْلِكُ لِسَانَهُ أَوْ لَا يَبْكِي عَلَى خَطِيئَتِهِ وَلَا يَسَعُهُ بَيْتُهُ [راجع: ۱۵۵۲۷]۔

(۱۷۵۹۱) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ پھر میری ملاقات نبی ﷺ سے ہوئی تو نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے عقبہ بن عامر! کیا میں تمہیں ایسی سورتیں نہ بتاؤں جن کی مثال تورات، زبور، انجیل اور قرآن میں بھی نہیں ہے، پھر نبی ﷺ نے مجھے

سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ ناس پڑھائیں اور فرمایا عقبہ! انہیں مت بھلاتا اور کوئی رات ایسی نہ گذارنا جس میں یہ سورتیں نہ پڑھو، چنانچہ میں نے اس وقت سے انہیں کبھی بھولنے نہیں دیا، اور کوئی رات انہیں پڑھے بغیر نہیں گذاری۔

(۱۷۵۹۲) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ رِبَاعٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ يُقَالُ لَهُ ذُو الْبَجَادَيْنِ إِنَّهُ أَوَّاهٌ وَذَلِكَ أَنَّهُ كَانَ تَكْثِيرَ الذِّكْرِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ فِي الدُّعَاءِ

(۱۷۵۹۲) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ”ذوالبجادیں“ نامی ایک آدمی کے متعلق فرمایا وہ بڑا آواز بکارتا کرنے والا ہے، وہ شخص قرآن کی تلاوت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرتا تھا، اور بلند آواز سے دعاء کرتا تھا۔

(۱۷۵۹۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَرَكِبَ أَبُو أَيُّوبَ إِلَى عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ إِلَى مِصْرَ فَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ أَمْرِ لَمْ يَبْقَ مَعَهُ خَصْرُهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنَا وَأَنْتَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي سِتْرِ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَتَرَ مُؤْمِنًا فِي الدُّنْيَا عَلَى عَوْرَةِ سِتْرِهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَرَّبَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ لِمَا حَلَّ رَحْلَهُ يُحَدِّثُ هَذَا الْحَدِيثُ [انظر: ۱۷۵۲۶]۔

(۱۷۵۹۳) عطاء کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سفر کر کے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، لیکن وہ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ مجھے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کا پتہ بتا دو، چنانچہ وہ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے کہ ہمیں وہ حدیث سنائیے جو آپ نے نبی ﷺ سے خود سنی ہے اور اب کوئی شخص اس کی سماعت کرنے والا باقی نہیں رہا؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص دنیا میں اپنے بھائی کے کسی عیب کو چھپالے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیوب پر پردہ ڈال دے گا؟ یہ حدیث سن کر وہ اپنی سواری کے پاس آئے، اس پر سوار ہوئے اور واپس چلے گئے۔

(۱۷۵۹۴) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ ثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ أَبِي حَبِيْبٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ اتَّبَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِبٌ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى قَدَمِهِ فَقُلْتُ أَقْرَبَنِي سُورَةُ هُودٍ أَوْ سُورَةُ يُوسُفَ فَقَالَ لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا أَبْلَغَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ [راجع: ۱۵۵۲۷]۔

(۱۷۵۹۴) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے پیچھے چلا، نبی ﷺ سوار تھے، میں نے آپ ﷺ کے مبارک قدموں پر ہاتھ رکھ کر عرض کیا کہ مجھے سورۃ ہود اور سورۃ یوسف پڑھادیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک تم سورۃ فلق سے زیادہ بلند کوئی سورت نہ پڑھو گے۔

(۱۷۵۹۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ شَيْخٍ مِنْ مَعَاظِرَ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ

يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ فَاتَى الْمَسْجِدَ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ فَإِذَا صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ قَعَدَ فِيهِ كَانَ كَالصَّائِمِ الْقَائِمِ حَتَّى يَرْجِعَ [انظر: ۱۷۵۷۷].

(۱۷۵۹۵) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب انسان وضو کر کے نماز کے خیال سے مسجد آتا ہے تو ہر وہ قدم جو وہ مسجد کی طرف اٹھاتا ہے، فرشتہ اس کے لئے ہر قدم کے عوض دس نیکیاں لکھتا جاتا ہے، اور بیٹھ کر نماز کا انتظار کرنے والا نماز پڑھنے والے کی طرح ہوتا ہے، یہاں تک کہ وہ واپس چلا جائے۔

(۱۷۵۹۶) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عُسَّانَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ لَا أَقُولُ الْيَوْمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَالَ عَلَى مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَّبِعُوا بَيْتًا مِنْ جَهَنَّمَ

(۱۷۵۹۶) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کر کے کوئی ایسی بات نہیں کہوں گا جو انہوں نے نہ کہی ہو، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص میری طرف جھوٹی نسبت کر کے کوئی بات بیان کرے، وہ اپنے لیے جہنم میں ٹھکانہ بنا لے۔

(۱۷۵۹۷) وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَجُلَانِ مِنْ أُمَّيِي يَقُومُ أَحَدُهُمَا مِنَ اللَّيْلِ فَيَعَالِجُ نَفْسَهُ إِلَى الظُّهُورِ وَعَلَيْهِ عُقْدَةٌ فَيَتَوَضَّأُ فَإِذَا وَضَّأَ يَدَيْهِ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ وَإِذَا مَسَحَ رَأْسَهُ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ وَإِذَا وَضَّأَ وَجْهَهُ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ وَإِذَا مَسَحَ رَأْسَهُ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ وَإِذَا وَضَّأَ رِجْلَيْهِ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَيَقُولُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ لِلَّذِينَ وَرَاءَ الْحِجَابِ انْظُرُوا إِلَيَّ عَبْدِي هَذَا يَعَالِجُ نَفْسَهُ مَا سَأَلَنِي عَبْدِي هَذَا فَهُوَ لَهُ [أخرجه

الطبرانی في الكبير (۸۴۳). قال شعب: صحيح]. [انظر: ۱۷۹۴۳، ۱۷۹۴۴].

(۱۷۵۹۷) اور میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کے دو آدمی ہیں، جن میں سے ایک شخص رات کے وقت بیدار ہو کر اپنے آپ کو وضو کے لئے تیار کرتا ہے، اس وقت اس پر کچھ گرہیں لگی ہوتی ہیں، چنانچہ وہ وضو کرتا ہے، جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، چہرہ دھوتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے، سر کا مسح کرتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے، اور جب پاؤں دھوتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے فرماتا ہے جو نظر نہیں آتے کہ میرے اس بندے کو دیکھو جس نے اپنے نفس کے ساتھ مقابلہ کیا، میرا یہ بندہ مجھ سے جو مانگے گا، وہ اسے ملے گا۔

(۱۷۵۹۸) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو قَبِيلٍ عَنْ أَبِي عُسَّانَةَ الْمَعَارِئِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَالْقَاعِدُ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ كَالْقَائِمِ وَيُكْتَبُ مِنَ الْمُصَلِّينَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ [راجع: ۱۷۵۷۷].

(۱۷۵۹۸) حضرت عقبہ بن نضلؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب انسان وضو کر کے نماز کے خیال سے مسجد آتا ہے تو ہر وہ قدم جو وہ مسجد کی طرف اٹھاتا ہے، فرشتہ اس کے لئے ہر قدم کے عوض دس نیکیاں لکھتا جاتا ہے، اور بیٹھ کر نماز کا انتظار کرنے والا نماز پڑھنے والے کی طرح ہوتا ہے، اور اسے نمازیوں میں لکھا جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ واپس چلا جائے۔

(۱۷۵۹۹) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ فَلَمْ يَكْرِ مِثْلَهُ [راجع: ۱۷۵۷۷]۔

(۱۷۵۹۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۶۰۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ ابْنِ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنِي أَبُو قَبِيلٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ فَلَمْ يَكْرِ الْحَدِيثُ [راجع: ۱۷۵۷۷]۔

(۱۷۶۰۰) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

ثالث مسند الشاميين

حَدِيثُ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت حبیب بن مسلمہ فہریؓ کی مرویات

(۱۷۶۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَاءَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ التَّمِيمِيُّ يَعْنِي زِيَادَ بْنَ جَارِيَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقَلَ الثَّلَاثَ بَعْدَ الْخُمْسِ [صححه ابن حبان (۴۸۳۵)، والحاكم (۱۳۳/۲)]۔ قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: صحيح (ابو داود: ۲۷۴۸، و ۲۷۴۹، و ۲۷۵۰، ابن ماجه: ۲۸۵۱)۔ [النظر: ۱۷۶۰۲، ۱۷۶۰۳]۔

(۱۷۶۰۳، ۱۷۶۰۴، ۱۷۶۰۵، ۱۷۶۰۶، ۱۷۶۰۷، ۱۷۶۰۸)۔

(۱۷۶۰۱) حضرت حبیب بن مسلمہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے خمس کے بعد تہائی میں سے انعام بھی عطا فرمایا۔

(۱۷۶۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقَلَ الثَّلَاثَ

(۱۷۶۰۲) حضرت حبیب بن مسلمہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے میرے سامنے خمس کے بعد تہائی میں سے انعام بھی عطا فرمایا۔

(۱۷۶۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي زِيَادُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ التَّمِيمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

(۱۷۰۳) حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے میرے سامنے ٹھس کے بعد تہائی میں سے انعام بھی عطا فرمایا۔

(۱۷۶۰۴) حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداء میں خمس کے بعد چوتھائی حصہ انعام میں دیا، اور واپسی پر خمس کے بعد تہائی میں سے انعام عطاء فرمایا۔

(۱۷۶۰۵) حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے خمس کے بعد تہائی میں سے انعام بھی عطا فرمایا۔

(۱۷۶۶) حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سامنے خمس کے بعد تہائی میں سے انعام بھی عطا فرمایا۔

(۱۷۶۰) حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس کے بعد تہائی میں سے انعام بھی عطا فرمایا۔

عَبْدُ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ لَيْسَ فِي الشَّامِ رَجُلٌ أَصَحُّ حَدِيثًا مِنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يُعْنِي التَّوْحِيَّ (۱۷۶۰۸) حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداء میں خمس کے بعد چوتھائی حصہ انعام میں دیا، اور واپسی پر خمس کے بعد تہائی میں سے انعام عطاء فرمایا۔

حَدِيثُ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(١٧٦.٩) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُعَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَفْتَحُ عَلَيْكُمُ الشَّامُ فَإِذَا خَبَرْتُمُ الْمَنَازِلَ فِيهَا فَعَلَيْكُمْ بِمَدِينَةِ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ فَإِنَّهَا مَعْقِلُ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْمَلَاحِمِ وَفُسْطَاطُهَا مِنْهَا بِأَرْضِي يُقَالُ لَهَا الْغُوَطَةُ [انظر: ۲۲۶۷۹].

(۱۷۶۰۹) متحد صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا غریب تمہارے ہاتھوں شام فتح ہو جائے گا، جب تمہیں وہاں کسی مقام پر ٹھہرنے کا اختیار دیا جائے تو ”دمشق“ نامی شہر کا انتخاب کرنا، کیونکہ وہ جنگوں کے زمانے میں مسلمانوں کی پناہ گاہ ہوگا اور اس کا خیمہ (مرکز) ”غوطہ“ نامی علاقے میں ہوگا۔

حَدِيثُ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷۶۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً وَإِنَّ فِتْنَةَ أُمَّتِي الْمَالُ [صححه ابن حبان (۳۲۲۳)]. قال الترمذی: حسن صحيح غريب. قال الألابنی: صحيح (الترمذی: ۲۲۳۶).

(۱۷۶۱۰) حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ہر امت کے لئے ایک آزمائش رہی ہے اور میری امت کی آزمائش مال ہے۔

(۱۷۶۱۱) حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ كَثِيرٍ الشَّامِيُّ مِنْ أَهْلِ فَلَسْطِينَ عَنْ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهَا فُسَيْلَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمِنَ الْعَصِيَّةُ أَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهُ قَالَ لَا وَلَكِنْ مِنَ الْعَصِيَّةِ أَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهُ عَلَى الظُّلْمِ [راجع: ۱۷۶۱۴].

(۱۷۶۱۱) فسیلہ نامی خاتون اپنے والد سے قتل کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! کیا یہ بات بھی عصیت میں شامل ہے کہ انسان اپنی قوم سے محبت کرے؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، عصیت یہ ہے کہ انسان ظلم کے کام پر اپنی قوم کی مدد کرے۔

حَدِيثُ زِيَادِ بْنِ لَبِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۷۶۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ زِيَادِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَالَ وَذَلِكَ عِنْدَ أَوَانٍ ذَهَابِ الْعِلْمِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَأُ

الْقُرْآنَ وَنَقَرْنَاهُ أَبْنَانًا وَيُقَرَّنُهُ أَبْنَانُونا أَبْنَانُهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ لِكَلِّكَ أَمْلَكَ يَا ابْنَ أُمِّ لَبِيدٍ إِنْ كُنْتُ لَأَرَاكَ مِنْ أَلْفِهِ رَجُلٍ بِالْمَدِينَةِ أَوْلَيْسَ هَذِهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى يَقْرَأُونَ التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ لَا يَنْتَفِعُونَ مِمَّا فِيهِمَا بِشَيْءٍ [قال البوصيري: هذا اسناد رجاله ثقات الا انه منقطع. قال الألباني، صحيح (ابن ماجه: ۴۸، ۴۰)، [انظر: ۱۸۰۸۲، ۱۸۰۸۳].

(۱۷۶۱۲) حضرت زید بن ابیہرؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے کسی چیز کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ یہ علم ضائع ہونے کے وقت ہوگا، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم خود بھی قرآن پڑھتے ہیں اور اپنے بچوں کو بھی پڑھاتے ہیں، پھر وہ اپنے بچوں کو پڑھاتے ہیں اور یہ سلسلہ یونہی قیامت تک چلا رہے گا تو علم کیسے ضائع ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا اے ابن ام لبید! حیرت مآں تجھے گرم کر کے روئے، میں تو سمجھتا تھا کہ تم مدینہ کے بہت سمجھدار آدمی ہو، کیا یہ یہود و نصاریٰ تورات اور انجیل نہیں پڑھتے؟ دراصل یہ لوگ اس میں موجود تعلیمات سے معمولی سا فائدہ بھی نہیں اٹھاتے۔

حَدِيثُ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ الْعَامِرِيِّ مِمَّنْ نَزَلَ الشَّامَ

حضرت یزید بن اسود عامریؓ کی حدیثیں

(۱۷۶۱۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَطَاءٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ الْعَامِرِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهُ قَالَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلَاةَ الْفَجْرِ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ إِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِي آخِرِ الْمَسْجِدِ لَمْ يُصَلِّا مَعَهُ فَقَالَ عَلَيَّ بِهِمَا فَأَتَيْتُ بِهِمَا تَرَعْدُ فَرَأَيْتُهُمَا قَالَ مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا قَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ كُنَّا صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلَّيَا مَعَهُمْ فَإِنَّهَا لَكُمْ نَافِلَةٌ قَالَ أَبِي وَرُبَّمَا قِيلَ لِهُشَيْمٍ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ تَحَرَّفَ لِيَقُولُ تَحَرَّفَ عَنْ مَكَانِهِ [صححه ابن خزيمة: (۱۲۷۹ و ۱۶۳۸ و ۱۷۱۳) وقال الترمذي: حسن صحيح. قال الألباني: صحيح (ابو داود: ۵۵ و ۵۷۶ و ۶۱۴، الترمذي: ۲۱۹، النسائي: ۱۱۲/۲ و ۶۷/۳)، [انظر: ۱۷۶۱۴، ۱۷۶۱۵، ۱۷۶۱۶، ۱۷۶۱۷، ۱۷۶۱۹].

(۱۷۶۱۳) حضرت یزید بن اسودؓ سے مروی ہے کہ میں حجۃ الوداع کے موقع پر نبی ﷺ کے ساتھ شریک ہوا تھا، میں نے فجر کی نماز نبی ﷺ کے ہمراہ مسجد خیف میں پڑھی، نبی ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے تو دیکھا کہ مسجد کے آخر میں دو آدمی بیٹھے ہیں اور نماز میں ان کے ساتھ شریک نہیں ہوئے، نبی ﷺ نے فرمایا ان دونوں کو میرے پاس بلا کر لاؤ، جب انہیں لایا گیا تو وہ خوف کے مارے کانپ رہے تھے، نبی ﷺ نے پوچھا کہ تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اپنے خیموں میں نماز پڑھ چکے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو، اگر تم اپنے خیموں میں نماز پڑھ چکے ہو، پھر مسجد میں جماعت

کے وقت پہنچو تو نماز میں شریک ہو جایا کرو کہ یہ نماز نفل ہوگی۔

(۱۷۶۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ يَمْنَى فَأُتِيَ بِرَجُلَيْنِ وَرَأَى النَّاسَ قَدْ عَايَاهُمَا فَبَيَّاهُمَا تَرَعَدُ فَرَأَيْتُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَ النَّاسِ فَقَالَا قَدْ كُنَّا صَلَّيْنَا فِي الرَّحَالِ قَالَ فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فِي رَحْلِهِ ثُمَّ أَذْرَكَ الصَّلَاةَ مَعَ الْإِمَامِ فَلْيُصَلِّهَا مَعَهُ فَإِنَّهَا لَهُ نَافِلَةٌ

(۱۷۶۱۳) حضرت یزید بن اسود رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں حجۃ الوداع کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوا تھا، میں نے فجر کی نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مسجد خیف میں پڑھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوئے تو دیکھا کہ مسجد کے آخر میں دو آدمی بیٹھے ہیں اور نماز میں ان کے ساتھ شریک نہیں ہوئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں کو میرے پاس بلا کر لاؤ، جب انہیں لایا گیا تو وہ خوف کے مارے کانپ رہے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اپنے خیموں میں نماز پڑھ چکے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو، اگر تم اپنے خیموں میں نماز پڑھ چکے ہو، پھر مسجد میں جماعت کے وقت پہنچو تو نماز میں شریک ہو جایا کرو کہ یہ نماز نفل ہوگی۔

(۱۷۶۱۵) حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَجَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَ فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ أَوْ الْفَجْرِ قَالَ ثُمَّ انْحَرَفَ جَالِسًا أَوْ اسْتَقْبَلَ النَّاسَ بِوَجْهِهِ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ مِنْ رِجَالِ النَّاسِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَ النَّاسِ فَقَالَ اتَّوْنِي بِهِمَا الرَّجُلَيْنِ قَالَ فَأَتَيْتُ بِهِمَا تَرَعَدُ فَرَأَيْتُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَ النَّاسِ قَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَدْ كُنَّا صَلَّيْنَا فِي الرَّحَالِ قَالَ فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فِي رَحْلِهِ ثُمَّ أَذْرَكَ الصَّلَاةَ مَعَ الْإِمَامِ فَلْيُصَلِّهَا مَعَهُ فَإِنَّهَا لَهُ نَافِلَةٌ قَالَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا اسْتَغْفِرُ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاسْتَغْفَرَ لَهُ قَالَ وَنَهَضَ النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَهَضْتُ مَعَهُمْ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ أَشْبُ الرَّجَالِ وَأَجْلَدُهُ قَالَ فَمَا زِلْتُ أَرْحَمُ النَّاسَ حَتَّى وَصَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَوَضَعْتُهَا إِمَّا عَلَى وَجْهِهِ أَوْ صَدْرِي قَالَ فَمَا وَجَدْتُ شَيْئًا أَطِيبَ وَلَا أَهْوَدَ مِنْ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ

(۱۷۶۱۵) حضرت یزید بن اسود رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں حجۃ الوداع کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوا تھا، میں نے فجر کی نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مسجد خیف میں پڑھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوئے تو دیکھا کہ مسجد کے آخر میں دو آدمی بیٹھے ہیں اور نماز میں ان کے ساتھ شریک نہیں ہوئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں کو میرے پاس بلا کر لاؤ، جب انہیں لایا گیا تو وہ خوف کے مارے کانپ رہے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم

اپنے خیموں میں نماز پڑھ چکے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو، اگر تم اپنے خیموں میں نماز پڑھ چکے ہو، پھر مسجد میں جماعت کے وقت پہنچو تو نماز میں شریک ہو جایا کرو کہ یہ نماز نقلی ہوگی پھر ان میں سے ایک نے کہا یا رسول اللہ! میرے لیے بخشش کی دعاء کر دیجئے، چنانچہ نبی ﷺ نے اس کے لئے دعاء کر دی، پھر لوگ اٹھ اٹھ کر نبی ﷺ کی طرف جانے لگے، میں بھی ان کے ساتھ اٹھ گیا، میں اس وقت بڑا مضبوط نوجوان تھا، میں ریش میں اپنی جگہ بناتا ہوا نبی ﷺ کے پاس پہنچ گیا اور نبی ﷺ کا دست مبارک پکڑ کر اسے اپنے چہرے یا سینے پر ملنے لگا، میں نے نبی ﷺ کے دست مبارک سے زیادہ مہک اور ٹھنڈک رکھنے والا کوئی ہاتھ نہیں دیکھا، اس وقت نبی ﷺ مسجد خیف میں تھے۔

(۱۷۶۱۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ وَشُعْبَةُ وَشَرِيكَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ قَالَ شَرِيكَ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ (۱۷۶۱۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۶۱۷) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ وَأَبُو النَّضْرِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَبُو النَّضْرِ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ وَقَالَ اسْوَدُ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ يَزِيدَ بْنَ الْأَسْوَدِ السَّوَائِيَّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ قَارَ النَّاسُ يَأْخُذُونَ بِيَدِهِ يَمْسَحُونَ بِهَا وَجُوهَهُمْ قَالَ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَمَسَحْتُ بِهَا وَجْهِي فَوَجَدْتُهَا أَهْرَدَ مِنَ التَّلَجِّ وَأَطْيَبَ رِيحًا مِنَ الْمِسْكِ

(۱۷۶۱۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔ پھر ان میں سے ایک نے کہا یا رسول اللہ! میرے لیے بخشش کی دعاء کر دیجئے، چنانچہ نبی ﷺ نے اس کے لئے دعاء کر دی، پھر لوگ اٹھ اٹھ کر نبی ﷺ کی طرف جانے لگے، میں بھی ان کے ساتھ اٹھ گیا، میں اس وقت بڑا مضبوط نوجوان تھا، میں ریش میں اپنی جگہ بناتا ہوا نبی ﷺ کے پاس پہنچ گیا اور نبی ﷺ کا دست مبارک پکڑ کر اسے اپنے چہرے یا سینے پر ملنے لگا، میں نے نبی ﷺ کے دست مبارک سے زیادہ مہک اور ٹھنڈک رکھنے والا کوئی ہاتھ نہیں دیکھا، اس وقت نبی ﷺ مسجد خیف میں تھے۔

(۱۷۶۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بَيْنِي وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ لَمْ يُصَلِّيَا فَدَعَا بِهِمَا فَبِجِئَ بِهِمَا تَرَعَدُ قَرَائِصُهُمَا فَقَالَ لَهُمَا مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا قَالَا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّيْتُمْ فِي رِحَالِكُمْ ثُمَّ أَدْرَكْتُمُ الْإِمَامَ لَمْ يُصَلِّ فَصَلَّيَا مَعَهُ فَبِهِمَا لَكُمْ نَافِلَةٌ

(۱۷۶۱۸) حضرت یزید بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حجۃ الوداع کے موقع پر نبی ﷺ کے ساتھ شریک ہوا تھا، میں نے فجر

کی نماز نبی ﷺ کے ہمراہ مسجد خیف میں پڑھی، نبی ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے تو دیکھا کہ مسجد کے آخر میں دو آدمی بیٹھے ہیں اور نماز میں ان کے ساتھ شریک نہیں ہوئے، نبی ﷺ نے فرمایا ان دونوں کو میرے پاس بلا کر لاؤ، جب انہیں لایا گیا تو وہ خوف کے مارے کانپ رہے تھے، نبی ﷺ نے پوچھا کہ تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اپنے خیموں میں نماز پڑھ چکے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو، اگر تم اپنے خیموں میں نماز پڑھ چکے ہو، پھر مسجد میں جماعت کے وقت پہنچو تو نماز میں شریک ہو چاہا کرو کہ یہ نماز نقلی ہوگی۔

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

حَدِيثُ عِيَّاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(١٧٦٢.) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ أَبِيهِ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ لُقْطَةً فَلْيُشْهِدْ ذَوْيَ عَدْلٍ وَلْيُحْفَظْ عِفَاصُهَا وَوِكَالَتُهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَلَا يَكْتُمُ وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا وَإِنْ لَمْ يَجِءْ صَاحِبُهَا فَإِنَّهُ مَالُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قُلْتُ لِأَبِي إِنْ قَوْمًا يَقُولُونَ عِفَاصُهَا وَيَقُولُونَ عِفَاصُهَا قَالَ عِفَاصُهَا بِالْفَاءِ [قال الألباني: صحيح (ابو داود: ١٧٠٩، ابن ماجه: ٢٥٠٥)].

دیتا ہے۔

(۱۷۶۲۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ وَكَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْرِفَةٌ قَبْلَ أَنْ يَهْتَفَ فَلَمَّا بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَى لَهُ هَدِيَّةً قَالَ أَحْسَبُهَا إِبِلًا قَالَتُ أَنْ يَقْبَلَهَا وَقَالَ إِنَّا لَا نَقْبَلُ زَبْدَ الْمُشْرِكِينَ قَالَ قُلْتُ وَمَا زَبْدُ الْمُشْرِكِينَ قَالَ رَفْدُهُمْ هَدِيَّتُهُمْ

(۱۷۶۲۱) حضرت عیاض رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے ساتھ ان کی باہمی شناسائی بعثت سے قبل ہی ہو چکی تھی، جب نبی ﷺ مبعوث ہو چکے تو انہوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں ایک ہدیہ ”عالباً اونٹ“ پیش کیا، نبی ﷺ نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور فرمایا ہم مشرکوں کے ”زبد“ قبول نہیں کرتے، راوی نے ”زبد“ کا معنی پوچھا تو بتایا کہ اس کا معنی ہدیہ اور تحفہ ہے۔

(۱۷۶۲۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِي يَشْتُمُنِي وَهُوَ دُونِي عَلَى بَأْسٍ أَنْ أَتَصِرَ مِنْهُ قَالَ الْمُسْتَبَانِ شَيْطَانَانِ يَتَهَاتَرَانِ وَيَتَكَاذِبَانِ

[صححه ابن حبان (۵۷۲۶)، قال شعيب: اسناده صحيح]. [انظر: ۱۷۶۲۸].

(۱۷۶۲۲) حضرت عیاض رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! میری قوم کا کوئی آدمی مجھے گالی دیتا ہے اور مجھ سے فروتر بھی ہے، اگر میں اس سے بدلہ لیتا ہوں تو کیا اس میں گناہ ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا وہ دو شخص جو ایک دوسرے کو گالیاں دیتے ہیں، وہ دونوں شیطان ہوتے ہیں جو کہ یکو اس اور جھوٹ بولتے ہیں۔

(۱۷۶۲۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ حِمَارٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ إِنَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِي أَنْ أَعْلَمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِي فِي يَوْمِي هَذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عِبَادِي حَلَالٌ وَإِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي خُنَفَاءَ كُلُّهُمْ وَإِنَّهُمْ أَتَتْهُمْ الشَّيَاطِينُ فَأَخْلَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ وَحَرَمَتْ عَلَيْهِمْ مَا أَخْلَلَتْ لَهُمْ وَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُشْرِكُوا بِي مَا لَمْ أَنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَمَقَّتَهُمْ عَجَمِيَّتُهُمْ وَعَرَبِيَّتُهُمْ إِلَّا بَقَايَا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِأَتْلِكَ وَأَتَلِي بِكَ وَأَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَفْرُوهُ نَائِمًا وَيَقْطَنَانَا ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِي أَنْ أُحَرِّقَ قُرَيْشًا فَقُلْتُ يَا رَبِّ إِذْنٌ يَشْلُغُوا رَأْسِي فَبَدَعُوهُ خُبْرَةً فَقَالَ اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اسْتَخَرَجُوكَ فَأَغْرَهُمْ نُفْرَكَ وَأَنْفِقْ عَلَيْهِمْ فَسَنَفِقَ عَلَيْكَ وَابْعَثْ جُنْدًا نَبْعَثْ خَمْسَةَ مِثْلَهُ وَقَاتِلْ بِمَنْ أَطَاعَكَ مِنْ عَصَاكَ وَأَهْلُ النِّجْنَةِ ثَلَاثَةٌ ذُو سُلْطَانٍ مُفْسِدٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَاحِمٌ رَافِقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى وَمُسْلِمٌ وَرَجُلٌ قَهِيرٌ غَفِيفٌ مُتَصَدِّقٌ وَأَهْلُ النَّارِ خَمْسَةَ الضَّعِيفِ الَّذِي لَا زَبْرَ لَهُ الدِّينَ هُمْ لِيَكُمُ تَبَعًا أَوْ تَبَعَاءَ شَكَّ يَحْيَى لَا يَتَّبِعُونَ أَهْلًا وَلَا مَالًا وَالْخَائِنُ الَّذِي لَا يَخْفَى عَلَيْهِ طَمَعٌ وَإِنْ دَقَّ إِلَّا خَانَهُ وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِي إِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْبُحْلَ وَالْكَذِبَ وَالشُّنْظِيرَ الْفَاجِشَ [صححه مسلم (۲۸۶۵)].

[انظر: ۱۷۶۲۴، ۱۷۶۲۹، ۱۸۵۲۸، ۱۸۵۲۹، ۱۸۵۳۰]

(۱۷۶۲۳) حضرت عیاض رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ اس نے آج جو باتیں مجھے سکھائی ہیں، اور تم ان سے ناواقف ہو، میں تمہیں وہ باتیں سکھاؤں، (چنانچہ میرے رب نے فرمایا ہے کہ) ہر وہ مال جو میں نے اپنے بندوں کو ہبہ کر دیا ہے، وہ حلال ہے، اور میں نے اپنے تمام بندوں کو ”حنیف“ (سب سے یکسو ہو کر اللہ کی طرف متوجہ ہونے والا) بنایا ہے، لیکن پھر شیاطین ان کے پاس آ کر انہیں ان کے دین سے بہکا دیتے ہیں، اور میں نے جو چیزیں ان کے لئے حلال کی ہیں انہوں نے وہ چیزیں ان پر حرام کی ہیں اور انہوں نے انہیں یہ حکم دیا ہے کہ میرے ساتھ ایسی چیزوں کو شریک ٹھہرائیں جس کی میں نے کوئی دلیل نہیں اتاری۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اہل زمین پر نظر فرمائی تو سوائے اہل کتاب کے چند باقی ماندہ لوگوں کے وہ سب ہی عرب و عجم سے ناراض ہوا، اور فرمایا (اے محمد! ﷺ) میں نے آپ کو بھیجا تا کہ آپ کو آ زماؤں اور آپ کے ذریعے دوسروں کو آ زماؤں اور میں نے آپ پر ایک ایسی کتاب نازل فرمائی جسے پانی نہیں دھو سکتا اور جسے آپ خواب اور بیداری دونوں میں تلاوت کریں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ قریش کو جلادوں، میں نے عرض کیا کہ پروردگار! وہ تو میرے سر کو کھائی ہوئی روٹی بنا دیں گے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم انہیں میدان میں آنے کی دعوت دینا جیسے وہ تمہیں دعوت دیں گے، پھر تم ان سے جہاد کرنا، ہم تمہارے ساتھ ہوں گے، تم اپنے مجاہدین پر خرچ کرنا، تم پر خرچ کیا جائے گا اور اپنا لشکر روانہ کرنا، ہم اس کے ساتھ پانچ گنا لشکر مزید روانہ کر دیں گے، اور اپنے مطیعین کو لے کر تافرانوں سے قتال کرنا۔

اور اہل جنت تین طرح کے ہوں گے، ایک وہ منصف بادشاہ جو صدقہ و خیرات کرتا ہو اور نیکی کے کاموں کی توفیق اسے ملی ہوئی ہو، دوسرا وہ مہربان آدمی جو ہر قریبی رشتہ دار اور مسلمان کے لئے نرم دل ہو، اور تیسرا وہ فقیر جو سوال کرنے سے بچے اور خود صدقہ کرے، اور اہل جہنم پانچ طرح کے لوگ ہوں گے، وہ کزور آدمی جس کے پاس مال و دولت نہ ہو اور وہ تم میں تابع شمار ہوتا ہو، جو اہل خانہ اور مال کے حصول کے لئے محنت بھی نہ کرتا ہو، وہ خائن جس کی خیانت کسی سے ڈھکی چھپی نہ ہو، اور وہ معمولی چیزوں میں بھی خیانت کرے، وہ آدمی جو صبح و شام صرف تمہیں تمہارے اہل خانہ اور مال کے متعلق دھوکہ دیتا رہتا ہو، نیز نبی ﷺ نے بخل، کذب اور یہودہ گوئی کا بھی تذکرہ فرمایا۔

(۱۷۶۲۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَ قَالَ عَفَّانُ فِي حَدِيثِ هَمَّامٍ وَالشُّنْظِيرُ الْفَاحِشُ قَالَ وَ ذَكَرَ الْكَذِبَ أَوْ الْبُخْلَ

(۱۷۶۲۳) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۶۲۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ حِمَارٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمُ الْمُسْتَبِينَ مَا قَالَا عَلَى الْبَادِيءِ حَتَّى يَغْتَدِيَ الْمَظْلُومُ أَوْ إِلَّا أَنْ يَغْتَدِيَ

الْمَظْلُومُ شَكَ يَزِيدُ [اخرجه الطبرانی فی الکبیر (۱۰۰۲)۔ قال شعبہ: اسنادہ صحیح] [انظر: ۱۸۵۲۷، ۱۸۵۳۲] (۱۷۶۲۵) حضرت عیاض رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب دو آدمی گالی گلوچ کرتے ہیں تو اس کا گناہ آغا کرنے والے پر ہوتا ہے، الا یہ کہ مظلوم بھی حد سے آگے بڑھ جائے۔

(۱۷۶۲۶) حَدَّثَنَا بَهْزُ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَبَانِ شَيْطَانَانِ يَتَكَاذِبَانِ وَيَتَهْتَرَانِ [اخرجه الطبرانی فی الکبیر (۱۰۰۲) والبخاری فی الأدب المفرد (۴۲۷)۔ قال شعبہ: اسنادہ صحیح] [انظر: ۱۸۵۲۷، ۱۸۵۳۲]۔

(۱۷۶۲۶) حضرت عیاض رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دو شخص جو ایک دوسرے کو گالیاں دیتے ہیں، وہ دونوں شیطان ہوتے ہیں جو کہ بکواس اور جھوٹ بولتے ہیں۔

(۱۷۶۲۷) حَدَّثَنَا بَهْزُ وَعَقَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَامٌ قَالَ عَقَّانُ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ يَزِيدَ أَخْبَى مُطَرِّفٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الْمُسْتَبِينَ مَا قَالَا لَعَلَى الْبَادِيءِ مَا لَمْ يَعْتَدِ قَالَ عَقَّانُ أَوْ حَتَّى يَعْتَدِيَ الْمَظْلُومُ [راجع: ۱۷۶۲۵]۔

(۱۷۶۲۷) حضرت عیاض رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب دو آدمی گالی گلوچ کرتے ہیں تو اس کا گناہ آغا کرنے والے پر ہوتا ہے، الا یہ کہ مظلوم بھی حد سے آگے بڑھ جائے۔

(۱۷۶۲۸) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ وَحَدَّثَ مُطَرِّفٌ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَشْتُمُنِي وَهُوَ أَنْقَضُ مِنِّي نَسَبًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَبَانِ شَيْطَانَانِ يَتَكَاذِبَانِ وَيَتَهْتَرَانِ [راجع: ۱۷۶۲۲]۔

(۱۷۶۲۸) حضرت عیاض رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! میری قوم کا کوئی آدمی مجھے گالی دیتا ہے اور مجھ سے فروتر بھی ہے، اگر میں اس سے بدلہ لیتا ہوں تو کیا اس میں گناہ ہوگا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دو شخص جو ایک دوسرے کو گالیاں دیتے ہیں، وہ دونوں شیطان ہوتے ہیں جو کہ بکواس اور جھوٹ بولتے ہیں۔

(۱۷۶۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِي أَنْ أُعَلِّمَكُمْ قَدْ كَرَّ الْحَدِيثُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ الَّذِينَ هُمْ لَكُمْ تَبَعًا لَا يَبْعُونَ أَهْلًا وَذَكَرَ الْكُذِبَ وَالْبُهْلَ قَالَ سَعِيدٌ قَالَ مُطَرِّفٌ عَنْ قَتَادَةَ الشَّنْظِيرُ الْقَاحِشُ [راجع: ۱۷۶۲۳]۔

(۱۷۶۲۹) حدیث نمبر (۱۷۶۲۳) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ أَبِي رَمْثَةَ التَّمِيمِيِّ وَيُقَالُ التَّمِيمِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو رمثہ تمیمی رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۱۷۶۳۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ إِبَادِ بْنِ لَقِيطٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو رَمْثَةَ التَّمِيمِيُّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ ابْنٌ لِي فَقَالَ هَذَا ابْنُكَ قُلْتُ نَعَمْ أَشْهَدُ بِهِ قَالَ لَا يَجْنِي عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِي عَلَيْهِ قَالَ وَرَأَيْتُ الشَّيْبَ أَحْمَرَ [راجع: ۷۱۰۹].

(۱۷۶۳۰) حضرت رمثہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو نبی ﷺ نے پوچھا کیا یہ تمہارا بیٹا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! میں اس کی گواہی دیتا ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا اس کے کسی جرم کا ذمہ دار تمہیں یا تمہارے کسی جرم کا ذمہ دار اسے نہیں بتایا جائے گا، راوی کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے سرخ و سفید بال دیکھے۔

(۱۷۶۳۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ إِبَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ أَبِي رَمْثَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي لَرَأَى إِلَيَّ بَطْنَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أُعَالِجُهَا لَكَ فَإِنِّي طَبِيبٌ قَالَ أَنْتَ رَفِيقٌ وَاللَّهُ الطَّبِيبُ قَالَ مَنْ هَذَا مَعَكَ قُلْتُ ابْنِي قَالَ أَشْهَدُ بِهِ قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَا تَجْنِي عَلَيْهِ وَلَا يَجْنِي عَلَيْكَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَبِي اسْمُ أَبِي رَمْثَةَ رِفَاعَةُ بْنُ يَثْرِبِي [راجع: ۷۱۰۹].

(۱۷۶۳۱) حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، نبی ﷺ کی مبارک پشت پر انہوں نے جب مہربوت دیکھی تو کہنے لگے یا رسول اللہ! کیا میں آپ کا علاج نہ کروں؟ کہ میں طیب ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا تم تو رفیق ہو، طیب اللہ ہے، پھر فرمایا یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے بتایا کہ میرا بیٹا ہے اور میں اس پر گواہ ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا یاد رکھو! یہ تمہارے کسی جرم کا اور تم اس کے کسی جرم کے ذمہ دار نہیں ہو۔

(۱۷۶۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبَادِ بْنِ لَقِيطٍ السَّدُوسِيِّ عَنْ أَبِي رَمْثَةَ التَّمِيمِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ أَبِي حَتَّى أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ بَرَأْسَهُ رَذَعًا جَنَاءً وَرَأَيْتُ عَلَى كَتِفِهِ مِثْلَ التَّفَاحَةِ قَالَ أَبِي إِنِّي طَبِيبٌ لَا أَبْطُلُهَا لَكَ قَالَ طَبِيبُهَا الَّذِي خَلَقَهَا قَالَ وَقَالَ لِأَبِي هَذَا ابْنُكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَا يَجْنِي عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِي عَلَيْهِ

(۱۷۶۳۲) حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے نبی ﷺ کے سر پر مہندی کا اثر دیکھا، اور کندھے پر کبوتری کے انڈے کے برابر مہربوت دیکھی تو میرے والد کہنے لگے یا رسول اللہ! کیا میں آپ کا علاج نہ کروں؟ کہ میں طیب ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا اس کا طیب اللہ ہے، جس نے اسے بتایا ہے پھر فرمایا یہ تمہارے ساتھ تمہارا بیٹا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا یاد رکھو! یہ تمہارے کسی جرم کا اور تم اس کے کسی جرم کے

ذمہ دار نہیں ہو۔

(۱۷۶۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ إِدَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ أَبِي رِمَّةَ التَّمِيمِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي قَاتِبٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْنَاهُ جَالِسًا فِي ظِلِّ الْكُحْبَةِ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ [راجع: ۷۱۰۹] (۱۷۶۳۳) حضرت ابورمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے والد کے ساتھ حاضر ہوا، ہم نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتہ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سبز چادریں زیب تن فرما رکھی ہیں۔

(۱۷۶۳۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْمُسَوْدِيُّ عَنْ إِدَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ أَبِي رِمَّةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ وَيَقُولُ بِدِ الْمُعْطَى الْعُلَيَّا أُمُّكَ وَأَبَاكَ وَأُخْتُكَ وَأَخَاكَ وَأَذْنَاكَ فَأَذْنَاكَ قَالَ فَدَخَلَ نَفَرٌ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَؤُلَاءِ النِّفَرُ الْيَرْبُوعِيُّونَ الَّذِينَ قَتَلُوا فَلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا لَا تَجْنِبِي نَفْسٌ عَلَى أُخْرَى مَرَّتَيْنِ [راجع: ۷۱۰۵]۔

(۱۷۶۳۴) حضرت ابورمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دیتے ہوئے فرما رہے تھے کہ دینے والے کا ہاتھ اوپر ہوتا ہے، اپنی والدہ، والد، بہن بھائی اور درجہ بدرجہ قریبی رشتہ داروں کو دیتے رہا کرو، اسی اثناء میں بنو ثعلبہ بن یربوع کے کچھ لوگ آ گئے، جنہیں دیکھ کر ایک انصاری کہنے لگا یا رسول اللہ! یہ وہی یربوعی لوگ ہیں جنہوں نے فلاں آدمی کو قتل کیا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا یاد رکھو! کسی شخص کے جرم کا ذمہ دار کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا۔

(۱۷۶۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ هُوَ ابْنُ الرَّيَّانِ حَدَّثَنَا قَبِيصُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَسَدِيُّ عَنْ إِدَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ أَبِي رِمَّةَ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي وَأَنَا غُلَامٌ فَاتَيْنَا رَجُلًا فِي الْهَاجِرَةِ جَالِسًا فِي ظِلِّ بَيْتٍ عَلَيْهِ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ وَشَعْرُهُ وَفَرَّةٌ وَبِرَاسِهِ رَذْعٌ مِنْ حِنَاءٍ قَالَ فَقَالَ لِي أَبِي أَلْتَدْرِي مَنْ هَذَا فَقُلْتُ لَا قَالَ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَدَغَرَهُ [راجع: ۷۱۰۹]۔

(۱۷۶۳۵) حضرت ابورمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے والد کے ساتھ حاضر ہوا، ہم نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتہ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سبز چادریں زیب تن فرما رکھی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال گھنے اور سر پر مہندی کا اثر تھا، میرے والد نے پوچھا کیا تم انہیں جانتے ہو؟ میں نے کہا نہیں، انہوں نے بتایا کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

(۱۷۶۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرَّمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ الْحُمْصِيُّ سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ حَمْزَةَ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَامِعٍ عَنْ إِدَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ أَبِي رِمَّةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْضِبُ بِالْحِنَاءِ وَالْكُحْمِ وَكَانَ شَعْرُهُ يَبْلُغُ كَيْفِيهِ أَوْ مَنَكِبِهِ [انظر: ۱۷۶۳۷، ۱۷۶۳۹]۔

(۱۷۶۳۶) حضرت ابورمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مہندی اور سرمہ سے خضاب لگاتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال

مبارک کندھوں تک آتے تھے۔

(۱۷۶۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِجَرَ عَنْ إِبَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ أَبِي رِمَّةَ التَّمِيمِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي وَلَهُ لِمَّةٌ بِهَا رَدْعٌ مِنْ جَنَاءٍ وَذَكَرَهُ

(۱۷۶۲۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۶۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الدُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ إِبَادِ بْنِ لَقِيطٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو رِمَّةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ابْنٌ لَهُ فَقَالَ ابْنُكَ هَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَا يَجْنِي عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِي عَلَيْهِ [راجع: ۷۱۰۹]

(۱۷۶۲۸) حضرت رمثہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو نبی ﷺ نے پوچھا کیا یہ تمہارا بیٹا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں (میں اس کی گواہی دیتا ہوں)، نبی ﷺ نے فرمایا اس کے کسی جرم کا ذمہ دار تمہیں یا تمہارے کسی جرم کا ذمہ دار اسے نہیں بنایا جائے گا۔

(۱۷۶۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْكَزُرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ الْحِمَيرِيُّ حَدَّثَنَا الضَّعَّافُ بْنُ حَمْزَةَ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَامِعٍ عَنْ إِبَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ أَبِي رِمَّةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْضِبُ بِالْحِنَاءِ وَالْكُحْمِ وَكَانَ شَعْرُهُ يَبْلُغُ كَيْفَهُ أَوْ مَنَكِبَيْهِ شَكَّ أَبُو سُفْيَانَ مُعَاذَ [راجع: ۱۷۶۳۲]

(۱۷۶۲۹) حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ مہندی اور سرمہ سے خضاب لگاتے تھے اور آپ ﷺ کے بال مبارک کندھوں تک آتے تھے۔

حَدِيثُ أَبِي عَامِرٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷۶۳۰) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَلَاذٍ عَنْ نُمَيْرِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَسْرُوحٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعَمَ الْخَيْيَ الْأَسَدُ وَالْأَشْعَرِيُّونَ لَا يَقْرُونَ لِي الْقِتَالِ وَلَا يَغْلُونَ هُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ قَالَ عَامِرٌ فَحَدَّثْتُ بِهِ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَيْسَ هَكَذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَالَ هُمْ مِنِّي وَإِلَى فَقُلْتُ لَيْسَ هَكَذَا حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّهُ قَالَ هُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ قَالَ فَانْتَ إِذَا أَعْلَمَ بِحَدِيثِ أَبِيكَ

[راجع: ۱۷۶۲۹۸]

(۱۷۶۳۰) حضرت ابو عامر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بنو اسد اور اشعریین بہترین قبیلے ہیں، جو میدان جنگ سے بھاگتے ہیں اور نہ ہی خیانت کرتے ہیں، وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

حضرت ابو عامر رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے عامر کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہُم مِنی کے بعدو اَنَا مِنْهُمْ نہیں فرمایا تھا بلکہ ”والی“ فرمایا تھا، عامر نے کہا کہ میرے والد صاحب نے اس طرح بیان نہیں کیا بلکہ یہی فرمایا اَنَا مِنْهُمْ تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اپنے والد کی حدیث تم زیادہ بہتر جانتے ہو گے۔

(۱۷۶۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ غَامِرٍ أَوْ أَبِي غَامِرٍ أَوْ أَبِي مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَصْحَابُهُ جَاءَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي غَيْرِ صُورِيهِ يَحْسِبُهُ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ وَضَعَ جِبْرِيلُ يَدَهُ عَلَى رُكْبَتِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ أَنْ تُسَلِّمَ وَجْهَكَ لِلَّهِ وَتَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ قَالَ فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ أَسْلَمْتَ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ مَا الْإِيمَانُ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَالْمَوْتِ وَالْحَيَاةِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْحِسَابِ وَالْمِيزَانَ وَالْقَدَرِ كُلِّهِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ آمَنْتُ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ مَا الْإِحْسَانُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنَّكَ إِنْ كُنْتَ لَا تَرَاهُ فَهُوَ يَرَاكَ قَالَ فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ أَحْسَنْتُ قَالَ نَعَمْ وَيَسْمَعُ رَجْعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ وَلَا يَرَى الَّذِي يَكَلِّمُهُ وَلَا يَسْمَعُ كَلَامَهُ قَالَ فَمَتَى السَّاعَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ خَمْسٌ مِنَ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيَنْزِلُ الْغَيْثُ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَآذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ قَالَ السَّائِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ شِئْتَ حَدِّثْكَ بِعَلَامَتَيْنِ تَكُونَانِ قَبْلَهَا فَقَالَ حَدِّثْنِي فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَ الْمَمَّةَ تِلْدُ رَبَّهَا وَيَطْلُو أَهْلُ الْبُنْيَانِ بِالْبُنْيَانِ وَكَانَ الْعَالَةُ الْجُفَاءُ رُئُوسَ النَّاسِ قَالَ وَمَنْ أَوْلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْعَرِيبُ قَالَ ثُمَّ وَلَّى فَلَمْ يَرَ طَرِيقَهُ بَعْدُ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ ثَلَاثًا جَاءَ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ دِينَهُمْ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا جَاءَ لِي قَطُّ إِلَّا وَأَنَا أَعْرِفُهُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ هَذِهِ الْمَرَّةُ [راجع: ۱۷۲۹۹]۔

(۱۷۶۴۱) حضرت ابو عامر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ کسی مجلس میں تشریف فرما تھے، کہ حضرت جبریل علیہ السلام اپنی شکل و صورت بدل کر آ گئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ سمجھے کہ یہ کوئی مسلمان آدمی ہے، انہوں نے سلام کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا، پھر انہوں نے اپنے ہاتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں پر رکھ دیئے اور پوچھا یا رسول اللہ! ”اسلام“ سے کیا مراد ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اپنے آپ کو اللہ کے سامنے جھکا دو، لا الہ الا اللہ کی گواہی دو اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو، انہوں نے پوچھا کہ جب میں یہ کام کر لوں گا تو مسلمان کہلاؤں گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں!

پھر انہوں نے پوچھا کہ ”ایمان“ سے کیا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ پر، یوم آخرت، ملائکہ، کتابوں، نبیوں، موت اور حیات بعد الموت، جنت و جہنم، حساب و میزان اور ہر اچھی بری تقدیر اللہ کی طرف سے ہونے کا یقین رکھو، انہوں نے پوچھا کہ جب میں یہ کام کر لوں گا تو مؤمن بن جاؤں گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں!

پھر انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! احسان سے کیا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کی عبادت اس طرح کرنا کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو، اگر یہ تصور نہیں کر سکتے تو پھر یہی تصور کر لو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے، انہوں نے پوچھا کہ اگر میں ایسا کر لوں تو میں نے ”احسان“ کا درجہ حاصل کر لیا؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں، راوی کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے جوابات تو سن رہے تھے لیکن وہ شخص نظر نہیں آ رہا تھا جس سے نبی ﷺ گفتگو فرما رہے تھے اور نہ ہی اس کی بات سنائی دے رہی تھی۔

پھر سائل نے پوچھا یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ نبی ﷺ نے فرمایا سبحان اللہ! غیب کی پانچ چیزیں ایسی ہیں جنہیں اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا، (پھر یہ آیت تلاوت فرمائی) بیشک قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے، وہی بارش برساتا ہے، وہی جانتا ہے کہ رحم مادر میں کیا ہے؟ کوئی نفس نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کمائے گا؟ اور کوئی نفس نہیں جانتا کہ وہ کس سرزمین میں مرے گا، بیشک اللہ بڑا جاننے والا باخبر ہے۔

پھر سائل نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو دو علامتیں بتا سکتا ہوں جو قیامت سے پہلے رونما ہوں گی؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں، اس نے کہا جب آپ دیکھیں کہ باندی اپنی مالکین کو جہنم دے رہی ہے اور عمارتوں والے عمارتوں میں ایک دوسرے پر فخر کر رہے ہیں اور نیچے افراد لوگوں کے سردار بن گئے ہیں (تو قیامت قریب آ جائے گی) راوی نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہوں گے؟ فرمایا دیہاتی لوگ۔

پھر وہ سائل چلا گیا اور ہمیں بعد میں اس کا راستہ نظر نہیں آیا، پھر نبی ﷺ نے تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ کر فرمایا یہ جبریل تھے جو لوگوں کو ان کے دین کی تعلیم دینے کے لئے آئے تھے، اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، جبریل میرے پاس ”اس مرتبہ کے علاوہ“ جب بھی آئے، میں نے انہیں پہچان لیا لیکن اس مرتبہ نہیں پہچان سکا۔

(۱۷۶۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ حَدَّثَنِي شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَصْنَافِ النِّسَاءِ فَلَمْ تَكِرَّ الْحَدِيثُ [راجع: ۱۷۲۰۰]۔

(۱۷۶۴۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مختلف عورتوں سے ابتداء نکاح کرنے سے منع کر دیا تھا۔
فائدہ: حدیث کی کھل وضاحت کے لئے حدیث نمبر ۲۹۴۴ ملاحظہ کیجئے۔

(۱۷۶۶۳) مُلْصِقًا بِهِ قَالَ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجْلِسًا فَاتَى جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَلَسَ بَيْنَ

يَدَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ لِيهِ إِنَّ شَيْئًا حَدَّثْتُكَ بِمَعَالِمَ لَهَا دُونَ ذَلِكَ قَالَ أَجَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَحَدَّثَنِي وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتَ الْكَاثِمَةَ وَلَدَتْ رَبَّتَهَا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۱۷۲۰۱].

(۱۷۲۳۳) حدیث نمبر (۱۷۲۹۹) ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت ابوسعید بن زید رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۷۶۴۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ جِنَازَةٌ فَقَامَ [انظر: ۱۹۲۴۹].

(۱۷۶۴۳) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابوسعید بن زید رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے قریب سے کوئی جنازہ گذرا تو آپ ﷺ کھڑے ہو گئے۔

حَدِيثُ حُبَيْشِ بْنِ جُنَادَةَ السَّلُولِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت حبشی بن جنادہ سلولی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷۶۴۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ وَابْنُ أَبِي بَكْرِ كَثِيرٌ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حُبَيْشِ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ يَحْيَى بْنُ آدَمَ السَّلُولِيُّ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ يَوْمَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ مِنْي وَأَنَا مِنْهُ وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ وَقَالَ ابْنُ أَبِي بَكْرِ كَثِيرٍ لَا يَقْضِي عَنِّي ذَنْبِي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [قال البخاري: في اسناده نظر وقال الترمذي: حسن صحيح غريب وقال الألباني: حسن (ابن ماجه: ۱۱۹)].

(۱۷۶۴۵) حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ (جو شراکاء حجۃ الوداع میں سے ہیں) سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، اور میرے حوالے سے یہ پیغام (جو مشرکین کے نام تھا) میں خود پہنچا سکتا ہوں یا پھر علی پہنچا سکتے ہیں۔

(۱۷۶۴۶) حَدَّثَنَا الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ مِثْلَهُ

(۱۷۶۴۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۶۴۷) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَبْرِئٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حُبَيْشِ بْنِ جُنَادَةَ مِثْلَهُ قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي

إِسْحَاقُ إِنِّي سَمِعْتُ مِنْهُ قَالَ وَقَفَ عَلَيْنَا عَلَى فَرَسٍ لَهُ فِي مَجْلِسِنَا فِي جَبَانَةِ السَّبْعِ

(۱۷۶۳۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۶۴۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ وَيَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حُبَيْشِ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ

يَحْيَى وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُخْلِفينَ قَالُوا

يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالْمُقْصِرِينَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُخْلِفينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالْمُقْصِرِينَ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ وَالْمُقْصِرِينَ

(۱۷۶۳۸) حضرت حبشی بن جنادہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے دعاء کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ! خلق کرانے والوں کو معاف فرما،

صحابہ جلیلہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! قصر کرانے والوں کے لئے بھی دعاء فرمائیے، نبی ﷺ نے پھر خلق کرانے والوں کے لئے

دعاء فرمائی اور تیسری مرتبہ قصر کرنے والوں کے لئے دعاء فرمائی۔

(۱۷۶۴۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ وَيَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حُبَيْشِ بْنِ جُنَادَةَ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ مِنْ غَيْرِ فَقَرَّ فَكَانَ يَأْكُلُ الْجَمْرَ

(۱۷۶۳۹) حضرت حبشی بن جنادہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص فقر و فاقہ کے بغیر سوال کرتا ہے، وہ جہنم کے انگار کھاتا ہے۔

(۱۷۶۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حُبَيْشِ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَأَلَ مِنْ غَيْرِ فَقَرَّ لَكَ مِثْلُهُ

(۱۷۶۵۰) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۶۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسْدُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حُبَيْشِ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَيَّ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَلَا يُؤْذِي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلَيَّ [راجع: ۱۷۶۴۵]۔

(۱۷۶۵۱) حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ (جو شرکاء و حجۃ الوداع میں سے ہیں) سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو

بہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، اور میرے حوالے سے یہ پیغام (جو مشرکین کے نام تھا)

میں خود پہنچا سکتا ہوں یا پھر علی پہنچا سکتے ہیں۔

(۱۷۶۵۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حُبَيْشِ بْنِ جُنَادَةَ السَّلُولِيُّ قَالَ سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَيَّ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَلَا يُؤْذِي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلَيَّ قَالَ شَرِيكٌ قُلْتُ

لِأَبِي إِسْحَاقَ أَنْتَ آتَيْنَ سَمِعْتَهُ مِنْهُ قَالَ مَوْضِعَ كَذَا وَكَذَا لَا أَحْفَظُهُ

(۱۷۶۵۲) حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ (جو شرکاء و حجۃ الوداع میں سے ہیں) سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو

یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، اور میرے حوالے سے یہ پیغام (جو مشرکین کے نام تھا)

میں خود پہنچا سکتا ہوں یا پھر علی پہنچا سکتے ہیں۔

(۱۷۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حُبَيْشِ بْنِ جُنَادَةَ السَّلُولِيِّ وَكَانَ لَهُ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ (۱۷۵۳) حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ (جو شرکاء حجۃ الوداع میں سے ہیں) سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، اور میرے حوالے سے یہ پیغام (جو شرکین کے نام تھا) میں خود پہنچا سکتا ہوں یا پھر علی پہنچا سکتے ہیں۔

حَدِيثُ أَبِي عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُنْهَالِ رضی اللہ عنہ

حضرت ابو عبد الملك بن منہال رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۷۵۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُنْهَالِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَيَّامِ الْبَيْضِ فَهُوَ صَوْمُ الشَّهْرِ [صححه ابن حبان (۳۶۵۱)]. قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: ضَعِيفٌ (ابن ماجه: ۱۷۰۷، النسائي: ۲۲۴۴). قَالَ شُعَيْبٌ: حَسَنٌ لَغِيْرُهُ وَهَذَا اسناد ضعيف. [انظر: ۲۰۵۸۷، ۲۰۵۸۵].

(۱۷۵۳) حضرت منہال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایام بیض کے روزے "جو کہ ثواب میں پورے مہینے کے برابر ہیں" رکھنے کا حکم دیا ہے۔

(۱۷۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ قُتَادَةَ بْنِ مِلْحَانَ الْعَبْسِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمْرٍ بِصِيَامٍ لَمْ تَكُنْ لَهُ [قال الألباني: ضعيف (ابو داود: ۲۴۴۹، ابن ماجه: ۱۷۰۷، النسائي: ۲۲۴/۴)]. قَالَ شُعَيْبٌ: كَسَابِقُهُ. [انظر: ۲۰۵۸۶].

(۱۷۵۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضی اللہ عنہ

حضرت عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷۵۶) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ دَخَلَ الْعَبَّاسُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَخْرُجُ فَنَرَى قُرَيْشًا تَحَدَّثُ فَإِذَا رَأَوْنَا سَكَنُوا فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَرَّ عِرْقٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ امْرِئٍ بِإِيمَانٍ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِقَرَانِي [انظر بعده].

(۱۷۶۵۶) حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم لوگ اپنے گھر سے نکلتے ہیں تو قریش کو باتیں کرتے ہوئے دیکھتے ہیں لیکن جب وہ ہمیں قریب آتے ہوئے دیکھتے ہیں تو خاموش ہو جاتے ہیں؟ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت غصہ آیا اور دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی پر موجود رگ پھولنے لگی اور فرمایا اللہ کی قسم! کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ اللہ کی رضا کے لئے اور میری قرابت داری کی وجہ سے تم سے محبت نہیں کرتا۔

(۱۷۶۵۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عُبَيْهِ ابْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نُفْلٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ دَخَلَ الْعَبَّاسُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا فَقَالَ لَهُ مَا يُغْضِبُكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ إِذَا تَلَاَقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاَقَوْا بِوُجُوهِ مُبْشِرَةٍ وَإِذَا لَقُونَا لَقُونَا بِغَيْرِ ذَلِكَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْهُهُ وَحَتَّى اسْتَدْرَجَ عِرْقُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَكَانَ إِذَا غَضِبَ اسْتَدْرَجَ فَلَمَّا سُرِّي عَنْهُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَوْ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُولِهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ آذَى الْعَبَّاسَ فَقَدْ آذَانِي إِنَّمَا عَمَّ الرَّجُلُ صِنُو أَبِيهِ [قال الترمذی: حسن صحيح وقال الألبانی: ضعيف دون آخره (الترمذی: ۳۷۵۸)]. [راجع: ۱۷۷۲، ۱۷۷۷، ۱۷۶۵۶].

(۱۷۶۵۷) حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ غصے کی حالت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم لوگ اپنے گھر سے نکلتے ہیں تو قریش کو باتیں کرتے ہوئے دیکھتے ہیں لیکن جب وہ ہمیں قریب آتے ہوئے دیکھتے ہیں تو خاموش ہو جاتے ہیں؟ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت غصہ آیا اور دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی پر موجود رگ پھولنے لگی اور فرمایا اللہ کی قسم! کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ اللہ کی رضا کے لئے اور میری قرابت داری کی وجہ سے تم سے محبت نہیں کرتا پھر فرمایا لوگو! جس نے عباس کو ایذا پہنچائی اس نے مجھے ایذا پہنچائی، کیونکہ انسان کا چچا اس کا باپ کے قاصد مقام ہوتا ہے۔

(۱۷۶۵۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عُبَيْهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نُفْلٍ عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ أَتَى نَاسٌ مِنَ الْأَنْصَارِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّا نَسْمَعُ مِنْ قَوْمِكَ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ مِنْهُمْ إِنَّمَا مِثْلُ مُحَمَّدٍ مِثْلُ نَحْلَةٍ نَبَتْ فِي كِبَاءٍ قَالَ حُسَيْنُ الْكِبَاءُ الْكُنَاسَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ آفَا قَالُوا أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ فَمَا سَمِعْنَاهُ قَطُّ يُسَمَّى قَبْلَهَا إِلَّا إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ خَلْقَهُ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ خَلْقِهِ ثُمَّ فَرَّقَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ الْفِرْقَتَيْنِ ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ

فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِهِمْ قَبِيلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بَيُوتًا فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَأَنَا خَيْرُكُمْ بَيْتًا وَخَيْرُكُمْ نَفْسًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱۷۶۵۸) حضرت عبدالمطلب بن ربيعة رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کچھ انصاری لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم آپ کی قوم سے بہت سی باتیں سنتے ہیں، وہ یہاں تک کہتے ہیں کہ محمد ﷺ کی مثال تو اس درخت کی سی ہے جو کوڑا کرکٹ میں اگ آیا ہو، نبی ﷺ نے فرمایا لوگو! میں کون ہوں؟ انہوں نے کہا کہ آپ اللہ کے پیغمبر ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا یہی طور پر میں محمد بن عبد اللہ بن عبدالمطلب ہوں، ”ہم نے نبی ﷺ کو اس سے قبل اس طرح نسبت کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا“ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو جب پیدا کیا تو مجھے سب سے بہترین مخلوق میں رکھا، پھر اسے دو حصوں میں تقسیم کیا اور مجھے ان میں سے بہترین حصے میں رکھا، پھر انہیں قبیلوں میں تقسیم کیا اور مجھے سب سے بہترین قبیلے میں رکھا، پھر انہیں خانوادوں میں تقسیم کیا اور مجھے سب سے بہترین گھرانے میں رکھا، اور میں گھرانے اور ذات کے اعتبار سے تم سب سے بہتر ہوں۔ ﷺ

(۱۷۶۵۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ هُوَ وَالْفَضْلُ ابْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبُزْجَهُمَا وَيَسْتَعْمِلُهُمَا عَلَى الصَّدَقَةِ قَبِيصَيَانِ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذِهِ الصَّدَقَةُ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُعَمِّدٍ وَلَا لِأَبِي مُعَمِّدٍ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمُعَمِّمَةِ الزُّبَيْدِيِّ زَوْجُ الْفَضْلِ وَقَالَ لِنَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ زَوْجُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ وَقَالَ لِمُعَمِّمَةِ بْنِ جَزْءِ الزُّبَيْدِيِّ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعْمِلُهُ عَلَى الْأَخْمَاسِ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدِيقٍ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمْسِ شَيْئًا لَمْ يُسَمِّهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ وَفِي أَوَّلِ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ عَلِيًّا لَقِيَهُمَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَعْمِلُكُمَا فَقَالَا هَذَا حَسَدُكَ فَقَالَ أَنَا أَبُو حَسَنِ الْقَوْمِ لَا أَبْرَحُ حَتَّى أَنْظُرَ مَا يَرُدُّ عَلَيْكُمَا فَلَمَّا كَلَّمَاهُ سَكَتَ فَجَعَلْتُ زَيْنَبُ تَلَوُّهُ بِشَوْبِهَا أَنَّهُ فِي حَاجَتِكُمَا [صححه مسلم (۱۰۷۲)، وابن عزيمة: (۲۳۴۲ و ۲۳۴۳)] - [انظر بعده]۔

(۱۷۶۵۹) حضرت عبدالمطلب بن ربيعة رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ اور فضل نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ نبی ﷺ ان کی شادی بھی کروادیں اور انہیں زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے مقرر کر دیں تاکہ انہیں بھی کچھ مل جائے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ صدقات لوگوں کے مال کا میل کچیل ہوتے ہیں اس لئے محمد (ﷺ) اور آل محمد (ﷺ) کے لئے حلال نہیں ہے۔

پھر نبی ﷺ نے حمیہ زبیدی سے فرمایا کہ اپنی بیٹی کا نکاح فضل سے کر دو، اور نوفل بن حارث سے فرمایا کہ تم اپنی بیٹی کا نکاح عبدالمطلب بن ربيعة سے کر دو، پھر حمیہ ”جنہیں نبی ﷺ نے خمس پر مقرر فرما رکھا تھا“ سے فرمایا کہ انہیں خمس میں سے اتنے پیسے دے دو کہ یہ مہر ادا کر سکیں، اور اس حدیث کے آغاز میں یہ تفصیل بھی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ان دونوں سے ملاقات ہوئی

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ تمہیں کبھی بھی زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے مقرر نہیں فرمائیں گے، وہ کہنے لگے کہ یہ تمہارا حسد ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں ابو حسن ہوں، میری رائے مقدم ہوتی ہے، میں اس وقت تک واپس نہیں جاؤں گا جب تک یہ نہ دیکھ لوں کہ نبی ﷺ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں؟ چنانچہ جب ان دونوں نے نبی ﷺ سے بات کی تو نبی ﷺ خاموش ہو گئے اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا اپنے کپڑے کو ہلا کر اشارہ کرنے لگیں کہ نبی ﷺ تمہارا کام کر دیں گے۔

(۱۷۶۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَالِحٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيعَةَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ اجْتَمَعَ رَبِيعَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَا وَاللَّهِ لَوْ بَعَثْنَا هَذَيْنِ الْعُلَامَيْنِ لَقَالَ لِي وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمَا عَلَى هَذِهِ الصَّدَقَاتِ فَأَذَيَا مَا يُؤْذِي النَّاسَ وَأَصَابَا مَا يُصِيبُ النَّاسَ مِنَ الْمَنْفَعَةِ فَبَيْنَمَا هُمَا فِي ذَلِكَ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَاذَا تُرِيدَانِ فَأَخْبَرَاهُ بِالَّذِي أَرَادَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا قَوْلَ اللَّهِ مَا هُوَ بِفَاعِلٍ فَقَالَ لِمَ تَصْنَعُ هَذَا فَمَا هَذَا مِنْكَ إِلَّا نَفَاسَةٌ عَلَيْنَا لَقَدْ صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِلْتُ صِهْرَهُ فَمَا نَفْسًا ذَلِكَ عَلَيْكَ قَالَ فَقَالَ أَنَا أَبُو حَسَنِ أَرْسَلُوهُمَا ثُمَّ اضْطَجَعَ قَالَ فَلَمَّا صَلَّى الظُّهْرُ سَبَقْنَاهُ إِلَى الْحُجْرَةِ فَقُمْنَا عِنْدَهَا حَتَّى مَرَّ بِنَا فَأَخَذَ بِيَدَيْنَا ثُمَّ قَالَ أَخْرِجَا مَا تُصَرَّرَانِ وَدَخَلَ فَدَخَلْنَا مَعَهُ وَهُوَ حِينِيذٍ لِي بَيْتِ رَبِّتِ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَ فَكَلَّمْنَاهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْنَاكَ لِنُؤْمِرَكَ عَلَى هَذِهِ الصَّدَقَاتِ فَصِيبَ مَا يُصِيبُ النَّاسَ مِنَ الْمَنْفَعَةِ وَنُؤْذِي إِلَيْكَ مَا يُؤْذِي النَّاسَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى سَقْفِ الْبَيْتِ حَتَّى أَرَدْنَا أَنْ نَكَلِّمَهُ قَالَ فَأَشَارَتْ إِلَيْنَا زَيْنَبُ مِنْ وَرَاءِ حِجَابِهَا كَأَنَّهَا تَنْهَانَا عَنْ كَلَامِهِ وَالْقَبْلَ فَقَالَ إِلَّا إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَنْبِيهِ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لَالٍ مُحَمَّدٍ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاحُ النَّاسِ ادْعُوا إِلَى مَحَبَّةِ بْنِ جَزْوٍ وَكَانَ عَلَى الْعُسْرِ وَأَبَا سُفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ فَاتَيْنَا فَقَالَ لِمَحَبَّةٍ أَصْدِيقُ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ

(۱۷۶۷) حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا محمہ ”جنہیں نبی ﷺ نے خمس پر مقرر فرما رکھا تھا“ اور ابوسفیان بن حارث کو بلا کر ان سے فرمایا کہ انہیں خمس میں سے اتنے پیسے دے دو کہ یہ مہر ادا کر سکیں۔

ایک مرتبہ ربیعہ بن حارث اور عباس بن عبدالمطلب جمع ہوئے اور کہنے لگے کہ ان دونوں لڑکوں کو نبی ﷺ کے پاس بھیجنا چاہئے، چنانچہ انہوں نے مجھے اور فضل کو بلا کر کہا کہ نبی ﷺ کے پاس چلے جاؤ، وہ تمہیں زکوٰۃ کی وصولی پر مقرر کر دیں گے، تم لوگوں کی طرح ذمہ داری ادا کرو، اور لوگوں کی طرح منفعت حاصل کرو، اسی دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ آ گئے، انہوں نے پوچھا کہ تمہارا کیا ارادہ ہے؟ انہوں نے اپنا ارادہ بتایا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسا نہ کرو۔

نبی ﷺ تمہیں کبھی بھی زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے مقرر نہیں فرمائیں گے، وہ کہنے لگے کہ یہ تمہارا حسد ہے، انہوں نے

فرمایا کہ میں ابو حسن ہوں، میری رائے مقدم ہوتی ہے، میں اس وقت تک واپس نہیں جاؤں گا جب تک یہ نہ دیکھ لوں کہ نبی ﷺ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں؟ چنانچہ جب ان دونوں نے نبی ﷺ سے بات کی تو نبی ﷺ خاموش ہو گئے اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا اپنے کپڑے کو ہلا کر اشارہ کرنے لگیں کہ نبی ﷺ تمہارا کام کر دیں گے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ صدقات لوگوں کے مال کا میل پکیل ہوتے ہیں اس لئے محمد (ﷺ) اور آل محمد (ﷺ) کے لئے حلال نہیں ہے۔

(۱۷۶۶۱) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ اجْتَمَعَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَابْنُ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ فِي الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ (۱۷۶۶۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ عَبَّادِ بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت عباد بن شرحبیل رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۷۶۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبَّادَ بْنَ شُرَحْبِيلَ وَكَانَ مِنَّا مِنْ بَنِي عُبَيْرٍ قَالَ أَصَابَتْنَا سَنَةٌ فَاتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ حَائِطًا مِنْ حَيْطَانِهَا فَاخَذْتُ سُبُلًا فَفَرَكْتُهَ وَأَكَلْتُ مِنْهُ وَحَمَلْتُ فِي ثَوْبِي فَجَاءَ صَاحِبُ الْحَائِطِ فَضَرَبَنِي وَأَخَذَ ثَوْبِي فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَلِمْتَهُ إِذْ كَانَ جَاهِلًا وَلَا أَطَعْتَهُ إِذْ كَانَ مَسَاجِبًا أَوْ جَانِعًا فَرَدَّ عَلَيَّ الثَّوبَ وَأَمَرَ لِي بِنُصْفِ وَسْقٍ أَوْ وَسْقٍ (۱۷۶۶۲) حضرت عباد بن شرحبیل رضی اللہ عنہ ”جن کا تعلق بنو عمر سے تھا“ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم قحط سالی میں جتلا ہو گئے، اسی دوران میں مدینہ منورہ آیا، وہاں کسی باغ میں داخل ہوا، ایک خوشہ پکڑا اور اسے چھیل چھیل کر کھانے لگا، پھر تھوڑا سا اپنے کپڑوں میں بھی باندھ لیا، اتفاقاً باغ کا مالک بھی آ گیا، اس نے مجھے دیکھ کر مارنا شروع کر دیا اور میرے کپڑے بھی چھین لیے، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، نبی ﷺ نے فرمایا جب وہ ناواقف تھا تو تم نے اسے بتایا نہیں اور جب وہ بھوکا تھا تو تم نے اسے کھلایا نہیں، پھر نبی ﷺ نے مجھے میرے کپڑے واپس دلا دیے اور میرے لیے نصف وسق یا پورے وسق کا حکم دیا۔

حَدِيثُ خَرَشَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت خرشہ بن حارث رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۷۶۶۳) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَشْهَدَنَّ أَحَدُكُمْ قِيْلًا لَعَلَّهُ أَنْ

يَكُونُ قَدْ قُتِلَ ظُلْمًا فَيُصِيبُهُ السَّخَطُ

(۱۷۶۶۳) حضرت خرشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص کسی مقتول کے پاس (اسے قتل کرتے وقت) موجود نہ رہا کرے، کیونکہ ممکن ہے وہ مظلوم ہونے کی حالت میں مارا گیا ہو اور وہاں حاضر ہونے والوں کو بھی اللہ کی ناراضگی مل جائے۔

حَدِيثُ الْمُطْلِبِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت مطلب رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷۶۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ ابْنِ الْعَمِيَاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ الْمُطْلِبِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَاةُ مَثْنَى مَثْنَى وَتَشْهَدُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَبَاسُ وَتَمْسُكُنْ وَتَقْنَعُ بِدُكِّكَ وَتَقُولُ اللَّهُمَّ اللَّهُمَّ فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَهِيَ خِدَاجٌ وَقَالَ خِدَاجٌ وَتَقْنَعُ بِدُكِّكَ

(۱۷۶۶۴) حضرت مطلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا (نقلی) نماز کی دو دو رکعتیں ہوتی ہیں، ہر دو رکعتوں پر تشہد پڑھو، اپنی ضرورت اور عاجزی ظاہر کرو اور اپنے ہاتھوں کو پھیلاؤ، اور ”اے اللہ! اے اللہ!“ کہہ کر دعاء مانگو، جو شخص ایسا نہ کرے، اس کی نماز نا کمل ہے۔

(۱۷۶۶۵) حَدَّثَنَا خِجَّاجٌ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ ابْنِ الْعَمِيَاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ الْمُطْلِبِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الصَّلَاةُ مَثْنَى مَثْنَى لَذَكَرَ مِثْلَهُ

(۱۷۶۶۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۶۶۶) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَاةُ مَثْنَى مَثْنَى تَشْهَدُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَضَرَّعُ وَتَخْشَعُ وَتَسَاكُنُ لَمْ تَقْنَعُ بِدُكِّكَ يَقُولُ تَرَفَّعَهُمَا إِلَى رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ مُسْتَقْبِلًا بِيْطُونَهُمَا وَجْهَكَ وَتَقُولُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ ثَلَاثًا فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَهِيَ خِدَاجٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا هُوَ عِنْدِي الصَّوَابُ [راجع: ۱۷۹۹]

(۱۷۶۶۶) حضرت مطلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا (نقلی) نماز کی دو دو رکعتیں ہوتی ہیں، ہر دو رکعتوں پر تشہد پڑھو، اپنی ضرورت اور عاجزی ظاہر کرو اور اپنے ہاتھوں کو پھیلاؤ، اور ”اے اللہ! اے اللہ!“ کہہ کر دعاء مانگو، جو شخص ایسا

نہ کرے، اس کی نماز نا کمل ہے۔

(۱۷۶۶۷) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ عُمَرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِي الْعَمِيَاءِ عَنْ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَتَشَهَّدْ لِي كُلَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُحِفِّ فِي الْمَسْأَلَةِ ثُمَّ إِذَا دَعَا فَلْيَتَسَاكُنْ وَلْيَتَسَبَّسْ وَلْيَتَضَعَّفْ لِمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَذَلِكَ الْخِدَاجُ أَوْ كَالْخِدَاجِ [النظر: ۱۷۶۶۴].

(۱۷۶۶۷) حضرت مطلب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (نقلی) نماز کی دو رکعتیں ہوتی ہیں، ہر دو رکعتوں پر تشہد پڑھو، اپنی ضرورت اور عاجزی ظاہر کرو اور اپنے ہاتھوں کو پھیلاؤ، اور ”اے اللہ! اے اللہ!“ کہہ کر دعاء مانگو، جو شخص ایسا نہ کرے، اس کی نماز نا کمل ہے۔

(۱۷۶۶۸) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنِي شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ مَطَرٍ آلا صَلُّوا فِي الرَّحَالِ [قال الألبانی: صحيح الاسناد (النسائی: ۱۴/۲)]. [النظر: ۱۹۲۵۰، ۲۳۵۲۸، ۲۳۵۵۴].

(۱۷۶۶۸) ایک شخص کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن نے بتایا کہ ایک دن بارش ہو رہی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے ندا لگائی کہ لوگو! اپنے خیموں میں نماز پڑھ لو۔

(۱۷۶۶۹) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ الْمُطَّلِبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَاةُ مَثْنَى مَثْنَى وَتَشَهُدٌ وَتَسْلَمٌ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَسْكُنُ وَتَمْسُكُنْ وَتَقْنَعُ بِدُنُوكَ وَتَقُولُ اللَّهُمَّ اللَّهُمَّ لِمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَهِيَ خِدَاجٌ [راجع: ۱۷۶۶۴].

(۱۷۶۶۹) حضرت مطلب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (نقلی) نماز کی دو رکعتیں ہوتی ہیں، ہر دو رکعتوں پر تشہد پڑھو، اپنی ضرورت اور عاجزی ظاہر کرو اور اپنے ہاتھوں کو پھیلاؤ، اور ”اے اللہ! اے اللہ!“ کہہ کر دعاء مانگو، جو شخص ایسا نہ کرے، اس کی نماز نا کمل ہے۔

(۱۷۶۷۰) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ ابْنِ الْعَمِيَاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ الْمُطَّلِبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَاةُ مَثْنَى مَثْنَى تَشَهُدٌ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَسْكُنُ وَتَمْسُكُنْ وَتَقْنَعُ بِدُنُوكَ وَتَقُولُ اللَّهُمَّ اللَّهُمَّ لِمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَهِيَ خِدَاجٌ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ صَلَاتُهُ خِدَاجٌ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ لَهُ مَا الْإِفْتَاخُ فَبَسَطَ يَدَيْهِ كَأَنَّهُ يَدْعُو

(۱۷۶۷۰) حضرت مطلب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (نقلی) نماز کی دو رکعتیں ہوتی ہیں، ہر دو رکعتوں پر

تشہد پڑھو، اپنی ضرورت اور عاجزی ظاہر کرو اور اپنے ہاتھوں کو پھیلاؤ، اور ”اے اللہ! اے اللہ!“ کہہ کر دعاء مانگو، جو شخص ایسا نہ کرے، اس کی نماز نامکمل ہے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ ثِقَفٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک ثقفی صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۱۷۶۷۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مَفْضَلُ بْنُ مَهْلَهٍ عَنْ مُهَيَّرَةَ عَنْ شَبَّاحٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثِقَفٍ قَالَ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فَلَمْ يُرَخِّصْ لَنَا فَقُلْنَا إِنَّ أَرْضَنَا أَرْضٌ بَارِدَةٌ فَسَأَلْنَاهُ أَنْ يُرَخِّصَ لَنَا فِي الظُّهْرِ فَلَمْ يُرَخِّصْ لَنَا وَسَأَلْنَاهُ أَنْ يُرَخِّصَ لَنَا فِي الدُّبَاءِ فَلَمْ يُرَخِّصْ لَنَا فِيهِ سَاعَةً وَسَأَلْنَاهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْنَا أَبَا بَكْرَةَ فَابَى وَقَالَ هُوَ طَلِيقُ اللَّهِ وَطَلِيقُ رَسُولِهِ وَكَانَ أَبُو بَكْرَةَ خَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَاصَرَ الطَّائِفَ فَأَسْلَمَ [انظر: ۱۷۶۷۲، ۱۸۹۸۴].

(۱۷۶۷۱) ایک ثقفی صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے نبی ﷺ سے تین چیزوں کی درخواست کی تھی لیکن نبی ﷺ نے ہمیں رخصت نہیں دی، ہم نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ ہمارا علاقہ بہت ٹھنڈا ہے، ہمیں نماز سے قبل وضو نہ کرنے کی رخصت دے دیں، لیکن نبی ﷺ نے اس کی اجازت نہیں دی، پھر ہم نے کدو کے برتن کی اجازت مانگی تو اس وقت اس کی بھی اجازت نہیں دی، پھر ہم نے درخواست کی کہ ابو بکرہ کو ہمارے حوالے کر دیں؟ لیکن نبی ﷺ نے انکار کر دیا اور فرمایا وہ اللہ اور اس کے رسول کا آزاد کردہ ہے، دراصل نبی ﷺ نے جس وقت طائف کا محاصرہ کیا تھا تو حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے وہاں سے نکل کر اسلام قبول کر لیا تھا۔

(۱۷۶۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْوَرَّكَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مُهَيَّرَةَ عَنْ شَبَّاحٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثِقَفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ [راجع: ۱۷۶۷۱].

(۱۷۶۷۲) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ أَبِي إِسْرَائِيلَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت ابو اسرائیل رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۷۶۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَمَحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْرَائِيلَ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَأَبُو إِسْرَائِيلَ يُصَلِّي فَقِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ ذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا يَقْعُدُ وَلَا يَكْلُمُ النَّاسَ وَلَا يَسْتَظِلُّ وَهُوَ يُرِيدُ الصِّيَامَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَقْعُدُ وَلِيَكْلُمُ النَّاسَ وَلِيَسْتَظِلَّ وَلِيَصُومَ

(۱۷۶۷۳) حضرت ابواسرائیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے، کسی شخص نے نبی ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ ہے وہ آدمی ہے جو بیٹھتا ہے اور نہ ہی لوگوں سے بات کرتا ہے یا سائے میں بیٹھتا ہے اور روزے رکھنا چاہتا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا اسے چاہئے کہ بیٹھا کرے، لوگوں سے بات چیت کیا کرے، سایہ لیا کرے، اور روزہ بھی رکھا کرے۔

حَدِيثُ فُلَانٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۱۷۶۷۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ وَنَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عِنْدَهُ فَأَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصَى لِيُحْصِيَهُ ثُمَّ قَالَ عِكْرِمَةُ حَدَّثَنِي فُلَانٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ تَمِيمًا ذَكَرُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ أَبْطَا هَذَا الْخَيْلُ مِنْ تَمِيمٍ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مُزَيْنَةَ فَقَالَ مَا أَبْطَا قَوْمٌ هَؤُلَاءِ مِنْهُمْ وَقَالَ رَجُلٌ يَوْمًا أَبْطَا هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ مِنْ تَمِيمٍ بِصَدَقَاتِهِمْ قَالَ فَأَقْبَلْتُ نَعَمَ حُمْرٌ وَسُودٌ لِيَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ نَعَمٌ قَوْمِي وَنَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ لَا تَقُلْ لِيَنِي تَمِيمٍ إِلَّا خَيْرًا فَإِنَّهُمْ أَطْوَلُ النَّاسِ رِمَاحًا عَلَى الدَّجَالِ

(۱۷۶۷۴) ایک مرتبہ عکرمہ بن خالد رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں کسی شخص نے بنو تمیم کے ایک آدمی کی بے عزتی کی تو عکرمہ نے اسے مارنے کے لئے مٹھی میں بھر کر کنکریاں اٹھالیں، پھر کہنے لگے کہ مجھ سے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے سامنے بنو تمیم کا ذکر ہونے لگا، تو ایک آدمی کہنے لگا کہ بنو تمیم کے اس قبیلے نے ایمان قبول کرنے میں بڑی سستی کی، نبی ﷺ نے قبیلہ مزینہ کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ ان کی نسبت تو ان سے زیادہ کسی قوم نے تاخیر نہیں کی، اسی طرح ایک مرتبہ ایک شخص کہنے لگا کہ بنو تمیم کے اس قبیلے نے زکوٰۃ کی ادائیگی میں بڑی تاخیر کر دی ہے، کچھ ہی عرصے بعد بنو تمیم کے سرخ و سیاہ جانور آ گئے، اور نبی ﷺ نے فرمایا یہ میری قوم کے جانور ہیں، اس طرح ایک مرتبہ کسی شخص نے نبی ﷺ کی موجودگی میں بنو تمیم کے حوالے سے نامناسب جملے کہے تو نبی ﷺ نے فرمایا بنو تمیم کا ہمیشہ اچھے انداز میں ہی تذکرہ کیا کرو، کیونکہ دجال کے خلاف سب سے زیادہ لمبے نیزے ان ہی کے ہوں گے۔

حَدِيثُ الْأَسْوَدِ بْنِ خَلْفٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت اسود بن خلف رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۷۶۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حُثَيْمٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ

خَلَفَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ الْأَسْوَدَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبَايِعُ النَّاسَ يَوْمَ الْقُصْحِ قَالَ جَلَسَ عِنْدَ قُرْبِ مَصْقَلَةٍ فَبَايَعَ النَّاسَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالشَّهَادَةِ قُلْتُ وَمَا الشَّهَادَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْأَسْوَدِ يَعْنِي ابْنَ خَلَفٍ أَنَّهُ بَايَعَهُمْ عَلَى الْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۵۵۰۹].

(۱۷۶۷۵) حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فتح مکہ کے دن لوگوں سے بیعت لیتے ہوئے دیکھا، نبی ﷺ اس وقت مصلیٰ کی چوٹی پر تشریف فرما تھے، اور لوگوں سے اسلام اور شہادت پر بیعت لے رہے تھے، راوی نے پوچھا کہ ”شہادت“ سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے محمد بن اسود بن خلف نے بتایا ہے کہ نبی ﷺ لوگوں سے اللہ پر ایمان اور اس بات کی شہادت پر بیعت لے رہے تھے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

حَدِيثُ سُفْيَانَ بْنِ وَهْبٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت سفیان بن وہب خولانی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۷۶۷۶) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنِي أَبُو عُرْسَةَ أَنَّ سُفْيَانَ بْنَ وَهْبٍ الْخَوْلَانِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ تَحْتَ ظِلِّ رَاحِلَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَوْ أَنَّ رَجُلًا حَدَّثَهُ ذَلِكَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ بَلَّغْتُ فَقُلْنَا أَنَّهُ يُرِيدُنَا فَقُلْنَا نَعَمْ ثُمَّ أَعَادَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَقَالَ فِيمَا يَقُولُ رَوْحَةَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَرَامٌ عِرْضُهُ وَمَالُهُ وَنَفْسُهُ حَرَمَةٌ كَمَا حَرَّمَ هَذَا الْيَوْمَ [أخرجه الطبرانی في الكبير (۶۴۰۴). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف].

(۱۷۶۷۶) حضرت سفیان بن وہب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر وہ نبی ﷺ کی سواری کے سائے تلے تھے، نبی ﷺ ایک بلند جگہ سے خطاب فرما رہے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ ہم سمجھ گئے کہ نبی ﷺ ہم سے جواب مانگ رہے ہیں چنانچہ ہم نے کہہ دیا ”جی ہاں“ نبی ﷺ نے تین مرتبہ اس جملے کو دہرایا، اس موقع پر نبی ﷺ نے جو باتیں فرمائی تھیں، ان میں سے ایک بات یہ بھی تھی کہ اللہ کے راستے میں ایک شام کے لئے نکلنا دنیا و ما علیہا سے بہتر ہے اور ایک صبح کے لئے اللہ کے راستے میں نکلنا دنیا و ما علیہا سے بہتر ہے اور ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کی عزت و آبرو، مال و دولت اور جان کا احترام اسی طرح ضروری ہے جیسے آج کے دن کی حرمت ہے۔

حَدِيثُ حَبَّانَ بْنِ بُعِّ الصَّدَائِي عَنْ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت حبان بن بّع صدائی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۷۶۷۷) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَوَادَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ نَعِيمٍ عَنْ حَبَّانَ بْنِ بُعِّ الصَّدَائِي صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ قَوْمِي كَفَرُوا فَأُخْبِرْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهَّزَ إِلَيْهِمْ جَيْشًا فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّ قَوْمِي عَلَى الْإِسْلَامِ فَقَالَ أَكْذَلِكَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاتَّبَعْتُهُ لَيْلَتِي إِلَى الصَّبَاحِ فَأَذْنْتُ بِالصَّلَاةِ لَمَّا أَصْبَحْتُ وَأَعْطَانِي إِثَاءً تَوَضَّأْتُ مِنْهُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ فِي الْإِثَاءِ فَانْفَجَرَ عُبُونًا فَقَالَ مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَلْيَتَوَضَّأْ تَوَضَّأْتُ وَصَلَّيْتُ وَأَمَرَنِي عَلَيْهِمْ وَأَعْطَانِي صَدَقَتَهُمْ فَقَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فُلَانٌ ظَلَمَنِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا خَيْرَ فِي الْإِمْرَةِ لِمُسْلِمٍ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ صَدَقَةً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّدَقَةَ صَدَاقٌ فِي الرَّأْسِ وَخَرِيقٌ فِي الْبَطْنِ أَوْ دَاءٌ فَأَعْطَيْتُهُ صَحِيفَتِي أَوْ صَحِيفَةَ إِمْرَتِي وَصَدَقْتَنِي فَقَالَ مَا شَأْنُكَ فَقُلْتُ كُتِبَ أَقْبَلُهَا وَقَدْ سَمِعْتُ مِنْكَ مَا سَمِعْتُ فَقَالَ هُوَ مَا سَمِعْتُ

(۱۷۶۷۷) حضرت حبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میری قوم کے لوگ کافر تھے، مجھے پتہ چلا کہ نبی ﷺ ان کی طرف ایک لشکر بھیجنے کی تیاری کر رہے ہیں، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری قوم اسلام پر قائم ہے، نبی ﷺ نے فرمایا کیا واقعی حقیقت یہی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! پھر صبح تک وہ رات میں نے وہیں گزاری، صبح ہوئی تو میں نے اذان دی، نبی ﷺ نے مجھے ایک برتن دیا جس سے میں نے وضو کیا، پھر نبی ﷺ نے اپنی انگلیاں اس برتن میں ڈال دیں اور اس سے چشمے ابل پڑے، نبی ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو شخص وضو کرنا چاہتا ہے وہ وضو کر لے، چنانچہ میں نے بھی وضو کیا اور نماز پڑھی۔

نبی ﷺ نے مجھے ان کا امیر مقرر کر دیا اور ان کا صدقہ مجھے دے دیا، اسی دوران ایک آدمی کھڑا ہوا اور نبی ﷺ سے کہنے لگا کہ فلاں نے مجھ پر ظلم کیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کے لئے امیر مقرر ہونے میں کوئی فائدہ اور خیر نہیں ہے، پھر ایک آدمی صدقہ کا سوال کرتے ہوئے آیا تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا کہ صدقہ تو سر میں درد اور پیٹ میں جلن پیدا کر دیتا ہے، یہ سن کر میں نے اپنی امارت اور صدقہ واپس کر دیا، نبی ﷺ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے آپ سے جو باتیں سنی ہیں، ان کی موجودگی میں انہیں کیسے قبول کر سکتا ہوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا حقیقت وہی ہے جو تم نے سنی ہے۔

حَدِيثُ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصَّدَائِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷۶۷۸) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ نَعِيمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ

الصَّدَائِيَّ أَنَّهُ أَذَّنَ فَأَرَادَ بِلَالٌ أَنْ يُقِيمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَخَا صَدَاءِ إِنَّ الَّذِي أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ

[قال الألبانی: ضعيف (ابو داود: ۵۱۴، ابن ماجه: ۷۱۷، الترمذی: ۱۹۹)].

(۱۷۶۷۸) حضرت زیاد بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے اذان دی، اقامت کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہنا چاہی تو نبی ﷺ نے فرمایا اے صدائی بھائی! جو شخص اذان دیتا ہے، وہی اقامت بھی کہتا ہے۔

(۱۷۶۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ الْإِفْرِيقِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ نَعِيمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصَّدَائِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَّنَ يَا أَخَا صَدَاءِ قَالَ فَأَذَنْتُ وَذَلِكَ حِينَ أَضَاءَ الْفَجْرُ قَالَ فَلَمَّا تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَرَادَ بِلَالٌ أَنْ يُقِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخُو صَدَاءِ فَإِنَّ مَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ

(۱۷۶۷۹) حضرت زیاد بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ طلوع فجر کے وقت نبی ﷺ نے انہیں اذان دینے کا حکم دیا، چنانچہ میں نے اذان دی، جب نبی ﷺ وضو کر کے نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو اقامت کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہنا چاہی، نبی ﷺ نے فرمایا صدائی بھائی اقامت کہے کیونکہ جو شخص اذان دیتا ہے، وہی اقامت بھی کہتا ہے۔

حَدِيثُ بَعْضِ عُمُوْمَةِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَهُوَ ظَهِيْرٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے ایک چچا (ظہیر رضی اللہ عنہ) کی روایت

(۱۷۶۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نَحَاقِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الثَّلْثِ وَالرُّبْعِ أَوْ حَقَامٍ مُسَمًّى قَالَ فَاتَانَا بَعْضُ عُمُوْمَتِي فَقَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَهَوَاعِيَّةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْفَعُ لَنَا وَانْفَعُ قَالَ قُلْنَا وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزْرِعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا أَخَاهُ وَلَا يَكَاْرِبَهَا بِثَلْثٍ وَلَا رُبْعٍ وَلَا بِطَعَامٍ مُسَمًّى قَالَ قَتَادَةُ وَهُوَ ظَهِيْرٌ [راج: ۱۵۹۱۷].

(۱۷۶۸۰) حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں زمین کو بٹائی پر ایک تھائی، چوتھائی یا طے شدہ غلے پر کرایہ کی صورت میں دے دیا کرتے تھے لیکن ایک دن میرے ایک چچا میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ نبی ﷺ نے ہمیں ایک ایسے کام سے منع کر دیا ہے کہ جو ہمارے لیے نفع بخش تھا، لیکن اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت زیادہ نفع بخش ہے، نبی ﷺ نے ہمیں بٹائی پر زمین دینے سے اور ایک تھائی، چوتھائی یا طے شدہ غلے کے عوض کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے، اور زمین کے مالک کو حکم دیا ہے کہ خود کاشت کاری کرے یا دوسرے کو اجازت دے دے، لیکن کرایہ اور اس کے علاوہ دوسری

صورتوں کو آپ ﷺ نے ناپسند کیا ہے، قتادہ کہتے ہیں کہ ان کے چچا حضرت ظمیر رضی اللہ عنہ تھے۔

حَدِيثُ أَبِي جَهْمٍ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصُّمَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو جہم بن حارث بن صمہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷۶۸۱) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جَهْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلَّى مَاذَا عَلَيْهِ قَالَ أَبُو الْجُهَيْنِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلَّى مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا أَذْرى أَقَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ سَنَةً [صححه البخاری (۵۱۰)، ومسلم (۵۰۷)، وابن حبان (۲۳۶۶)]. [انظر: ۲۴۲۷۵، ۲۴۲۷۶].

(۱۷۶۸۱) بسر بن سعید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو جہم رضی اللہ عنہ کے پاس وہ حدیث پوچھنے کے لئے بھیجا جو انہوں نے نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کے متعلق سن رکھی تھی، انہوں نے فرمایا میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ انسان کے لئے نمازی کے آگے سے گزرنے کی نسبت زیادہ بہتر ہے کہ وہ چالیس..... تک کھڑا رہے، یہ مجھے یاد نہیں رہا کہ نبی ﷺ نے دن فرمایا، مہینے یا سال فرمایا؟

(۱۷۶۸۲) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي جَهْمٍ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصُّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ أَبُو جَهْمٍ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بَنِي جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه البخاری (۳۳۷)، وابن حبان (۸۰۵)، وابن عزيمة: (۲۷۴)]. [انظر: ۲۴۲۷۵، ۲۴۲۷۶].

(۱۷۶۸۲) عمیرؓ جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں، کہتے ہیں کہ میں اور عبداللہ بن یسارؓ جو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام تھے، حضرت ابو جہم بن حارث رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو وہ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ، بنی جمل کی طرف سے آرہے تھے کہ راستے میں ایک آدمی سے ملاقات ہوگئی، اس نے سلام کیا لیکن نبی ﷺ نے جواب نہیں دیا، بلکہ ایک دیوار کی طرف متوجہ ہوئے اور چہرے اور ہاتھوں پر اس سے تیمم کیا اور پھر اسے سلام کا جواب دیا۔

(۱۷۶۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ أَخْبَرَنِي بُسْرُ بْنُ سَعِيدٍ

قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جُهَيْمٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِي آيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَقَالَ هَذَا تَلَقَّيْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْآخَرُ تَلَقَّيْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْقُرْآنُ يُقْرَأُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَافٍ فَلَا يُمَارَوُا فِي الْقُرْآنِ فَإِنْ مَرَّاهُ فِي الْقُرْآنِ كُفِّرُوا

(۱۷۶۸۳) حضرت ابو جہیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ قرآن کریم کی ایک آیت کے حوالے سے دو آدمیوں کے درمیان اختلاف ہو گیا، ایک کی رائے یہ تھی کہ میں نے نبی ﷺ سے اسی طرح پڑھا ہے اور دوسرے کا بھی یہی کہنا تھا کہ میں نے اسے نبی ﷺ سے اسی طرح حاصل کیا ہے، بالآخر انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا قرآن کریم کو سات حرفوں پر پڑھا جاسکتا ہے اس لئے تم قرآن کریم میں مت جھگڑا کرو کیونکہ قرآن میں جھگڑنا کفر ہے۔

حَدِيثُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ

حضرت ابو ابراہیم انصاری رضی اللہ عنہ کی اپنے والد سے روایت

(۱۷۶۸۴) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبَانُ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ الْعَطَّارَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ شَيْخٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَمِّتِنَا وَكَبِيرِنَا وَصَغِيرِنَا وَذَكْرِنَا وَأُنثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا [قال الترمذی: حسن صحيح وقال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۱۰۲۴) قال شعب: صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف] [انظر: ۱۷۶۸۵، ۱۷۶۸۶، ۲۲۸۹۱].

(۱۷۶۸۳) حضرت ابو ابراہیم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب نماز جنازہ پڑھتے تو یہ دعا فرماتے تھے کہ اے اللہ! ہمارے زندہ اور فوت شدہ بڑوں اور بچوں، مردوں اور عورتوں اور موجود و غائب سب کی بخشش فرما۔

(۱۷۶۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَمِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَذَكْرِنَا وَأُنثَانَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا

(۱۷۶۸۵) حضرت ابو ابراہیم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب نماز جنازہ پڑھتے تو یہ دعا فرماتے تھے کہ اے اللہ! ہمارے زندہ اور فوت شدہ بڑوں اور بچوں، مردوں اور عورتوں اور موجود و غائب سب کی بخشش فرما۔

(۱۷۶۸۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا شَيْخٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَقَالُ لَهُ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى عَلَى الْمَيِّتِ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَمِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَذَكْرِنَا وَأُنثَانَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا

(۱۷۶۸۶) حضرت ابو ابراہیم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب نماز جنازہ پڑھتے تو یہ دعا فرماتے تھے کہ اے

اللہ! ہمارے زندہ اور فوت شدہ بڑوں اور بچوں، مردوں اور عورتوں اور موجود و غائب سب کی بخشش فرما۔

(۱۷۱۸۷) قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ

فِيهِ اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَلَّيْتَهُ فَتَوَلَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ

(۱۷۱۸۷) گزشتہ حدیث میں ایک دوسری سند سے یہ اضافہ بھی منقول ہے کہ اے اللہ! ہم میں سے جسے زندگی عطا فرما،

اسلام پر عطا فرما اور جسے موت عطا فرما اسے ایمان پر عطا فرما۔

(۱۷۱۸۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى مَيِّتٍ فَسَمِعَهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَيْنَا وَمَيِّتَنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا

وَصَغِيرَنَا وَكَبِيرَنَا وَذَكَرَنَا وَأَنْفَانَا قَالَ وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بِهِؤُلَاءِ الثَّمَانِ الْكَلِمَاتِ وَزَادَ كَلِمَتَيْنِ مِنْ أَحْيَيْتَهُ

مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَلَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَلَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ [أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي عَمَلِ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ (۱۰۸۶)].

قال شعيب: اسناد الموصول رجاله ثقات. [انظر: ۲۹۲۱، ۲۹۹۴].

(۱۷۱۸۸) حضرت ابو ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز جنازہ پڑھتے تو یہ دعا فرماتے تھے کہ

اے اللہ! ہمارے زندہ اور فوت شدہ بڑوں اور بچوں، مردوں اور عورتوں اور موجود و غائب سب کی بخشش فرما۔

گزشتہ حدیث میں ایک دوسری سند سے یہ اضافہ بھی منقول ہے کہ اے اللہ! ہم میں سے جسے زندگی عطا فرما، اسلام پر

عطا فرما اور جسے موت عطا فرما اسے ایمان پر عطا فرما۔

(۱۷۱۸۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَهَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْحَوِرُ

[راجع: ۱۷۶۸۶].

(۱۷۱۸۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت يعلى بن مره ثقفی رحمۃ اللہ علیہ کی حدیثیں

(۱۷۱۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ يَعْلَى بْنِ

مُرَّةَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا مَا رَأَاهَا أَحَدٌ قَبْلِي وَلَا يَرَاهَا أَحَدٌ بَعْدِي لَقَدْ

خَرَجْتُ مَعَهُ فِي سَفَرٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ مَرَرْنَا بِامْرَأَةٍ جَالِسَةٍ مَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ

هَذَا صَبِيٌّ أَصَابَهُ بَلَاءٌ وَأَصَابَنَا مِنْهُ بَلَاءٌ يُؤْخَذُ فِي الْيَوْمِ مَا أَدْرِي كَمْ مَرَّةً قَالَ نَاوِلِينِيهِ فَرَفَعْتُهُ إِلَيْهِ فَبَعَلْتُهُ

بَيْنَهُ وَبَيْنَ وَاسِطَةِ الرَّحْلِ ثُمَّ لَفَرْنَا فَاهُ فَنَفَقَ فِيهِ ثَلَاثًا وَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَحْسَا عَدُوَّ اللَّهِ ثُمَّ نَاوَلَهَا

إِيَّاهُ فَقَالَ الْقَيْنَا فِي الرَّجْعَةِ فِي هَذَا الْمَكَانِ فَأَخْبِرِينَا مَا فَعَلَ قَالَ فَذَهَبْنَا وَرَجَعْنَا فَوَجَدْنَاهَا فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ مَعَهَا شِيَاهُ ثَلَاثُ فَقَالَ مَا فَعَلَ صَبِيكَ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا حَسَسْنَا مِنْهُ شَيْئًا حَتَّى السَّاعَةِ فَاجْتَرَرُ هَذِهِ الْغَنَمَ قَالَ انْزِلْ فَخُذْ مِنْهَا وَاحِدَةً وَرُدَّ الْبَقِيَّةَ قَالَ وَخَرَجْتُ ذَاتَ يَوْمٍ إِلَى الْجَبَانَةِ حَتَّى إِذَا بَرَزْنَا قَالَ انْظُرْ وَيُحْكُ هَلْ تَرَى مِنْ شَيْءٍ يُوَارِيَنِي قُلْتُ مَا أَرَى شَيْئًا يُوَارِيكَ إِلَّا شَجَرَةً مَا أَرَاهَا تُوَارِيكَ قَالَ فَمَا بِقُرْبِهَا قُلْتُ شَجَرَةٌ مِثْلُهَا أَوْ قَرِيبٌ مِنْهَا قَالَ فَادْهَبْ إِلَيْهِمَا فَقُلْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكُمَا أَنْ تَجْتَمِعَا بِأَذْنِ اللَّهِ قَالَ فَاجْتَمَعَا فَبَرَزَ لِحَاجَّتِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ ادْهَبْ إِلَيْهِمَا فَقُلْ لَهُمَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكُمَا أَنْ تَرْجِعَ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا إِلَى مَكَانِهَا فَرَجَعْتُ قَالَ وَكُنْتُ عِنْدَهُ جَالِسًا ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ جَاءَهُ جَمَلٌ يُحَبِّبُ حَتَّى صَوَّبَ بِجَرَانِهِ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ ذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ وَيُحْكُ انْظُرْ لِمَنْ هَذَا الْجَمَلُ إِنَّ لَهُ لَشَأْنًا قَالَ فَخَرَجْتُ اتِّمِسُّ صَاحِبَهُ فَوَجَدْتُهُ لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَعَوْتُهُ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا شَأْنُ جَمَلِكَ هَذَا فَقَالَ وَمَا شَأْنُهُ قَالَ لَا أَدْرِي وَاللَّهِ مَا شَأْنُهُ عَمِلْنَا عَلَيْهِ وَنَضَعْنَا عَلَيْهِ حَتَّى عَجَزَ عَنِ السَّقَايَةِ فَاتَمَرْنَا الْبَارِحَةَ أَنْ نُنَحِرَهُ وَنَقْشِمَ لَحْمَهُ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ هَبْ لِي أَوْ بَعْنِيهِ فَقَالَ بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَوَسَّمَهُ بِسِمَةِ الصَّدَقَةِ ثُمَّ بَعَثَ بِهِ

(۱۷۶۹۰) حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تین ایسے معجزے دیکھے ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نے دیکھے اور نہ بعد میں کوئی دیکھ سکے گا، چنانچہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر پر نکلا، دوران سفر ہمارا گزرا ایک عورت کے پاس سے ہوا جس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا، وہ کہنے لگی یا رسول اللہ! اس بچے کو کوئی تکلیف ہے جس کی وجہ سے ہم پریشان ہوتے رہتے ہیں، دن میں نجانے کتنی مرتبہ اس پر اثر ہوتا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے مجھے پکڑا دو، اس نے پکڑا دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کو اپنے اور کجاوے کے درمیان بٹھالیا، پھر اس کا منہ کھول کر اس میں تین مرتبہ اپنا لعاب دہن ڈالا اور فرمایا ”بسم اللہ، میں اللہ کا بندہ ہوں، اسے دشمن خدا! دور ہو“ یہ کہہ کر وہ بچہ اس کی ماں کے حوالے کیا اور فرمایا جب ہم اس جگہ سے واپس گذریں تو ہمارے پاس اسے دوبارہ لانا اور بتانا کہ اب اس کی حالت کیسے رہی؟

پھر ہم آگے چل پڑے، واپسی پر جب ہم دوبارہ وہاں پہنچے تو ہمیں اس جگہ پر اس عورت کے ساتھ تین بکریاں بھی نظر آئیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تمہارا بچہ کیسا رہا؟ اس نے جواب دیا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، اب تک ہمیں اس کی بیماری محسوس نہیں ہوئی ہے (اور یہ صحیح ہے) یہ بکریاں آپ لے جائیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیچے اتر کر اس میں سے صرف ایک بکری لے لو اور باقی اسے واپس لوٹا دو۔

اس طرح ایک دن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحراء کی طرف نکلا، وہاں پہنچ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ارے بھئی! دیکھو، جمہیں کوئی ایسی چیز دکھائی دے رہی ہے جو مجھے چھپا سکے؟ (اور آڑ بن جائے) میں نے عرض کیا کہ مجھے تو اس درخت کے علاوہ کوئی ایسی

جگہ نہیں دکھائی دے رہی اور بظاہر یہ درخت بھی آڑ نہیں بن سکتا، نبی ﷺ نے پوچھا اس کے قریب کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اسی جیسا یا اس کے قریب قریب ہی ایک اور درخت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا تم ان دونوں درختوں کے پاس جاؤ اور ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ اللہ کے اذن سے اکٹھے ہو جاؤ، چنانچہ وہ دونوں اکٹھے ہو گئے اور نبی ﷺ نے قضاء حاجت فرمائی، پھر واپس آ کر فرمایا ان سے جا کر کہہ دو کہ نبی ﷺ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ اپنی اپنی جگہ چلے جاؤ، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

اسی طرح ایک دن میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک اونٹ دوڑتا ہوا آیا اور نبی ﷺ کے سامنے آ کر اپنی گردن ڈال دی اور پھر اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، نبی ﷺ نے فرمایا ارے بھئی! دیکھو، یہ اونٹ کس کا ہے؟ اس کا معاملہ عجیب محسوس ہوتا ہے، چنانچہ میں اس کے مالک کی تلاش میں نکلا، مجھے معلوم ہوا کہ وہ ایک انصاری آدمی ہے، میں نے اسے بلایا اور نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچا، نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ اس اونٹ کا کیا معاملہ ہے؟ اس نے کہا کہ بخدا! مجھے اور تو کچھ معلوم نہیں، البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ ہم اس پر کام کرتے تھے اور اس پر پانی لا کر لاتے تھے، لیکن اب یہ پانی لانے سے عاجز آ گیا تھا، اس لئے ہم نے آج رات یہ مشورہ کیا کہ اسے ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کر دیتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا ایسا مت کرو، یہ ہدیہ مجھے دے دو، یا قیمہ دے دو، اس نے کہا یا رسول اللہ! یہ آپ کا ہوا، نبی ﷺ نے اس پر صدقہ کی علامت لگائی اور اسے ان کے ساتھ بھیج دیا۔

(۱۷۶۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَكَيعٌ مُرَّةَ بَعِي الثَّقَفِيِّ وَلَمْ يَقُلْ مُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا بِهِ لَمَمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْرُجْ عَدُوَّ اللَّهِ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ قَبْرًا قَالَ فَأَهْدَتْ إِلَيْهِ كَبْشَيْنِ وَشَيْئًا مِنْ سَمْنٍ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِ الْأَقِطَ وَالسَّمْنَ وَاحِدَ الْكَبْشَيْنِ وَرُدَّ عَلَيْهَا الْآخَرَ [انظر: ۱۷۷۰۶].

(۱۷۶۹۱) حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک عورت نبی ﷺ کے پاس اپنا ایک بچہ لے کر آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! اس بچے کو کوئی تکلیف ہے جس کی وجہ سے ہم پریشان ہوتے رہتے ہیں، نبی ﷺ نے اس کا منہ کھول کر اس میں تین مرتبہ اپنا لعاب دہن ڈالا اور فرمایا ”بسم اللہ، میں اللہ کا بندہ ہوں، اے دشمن خدا! دور ہو“ وہ بچہ اسی وقت ٹھیک ہو گیا، اس کی ماں نے دو مینڈھے، کچھ پنیر اور کچھ گھی نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا، نبی ﷺ نے فرمایا پنیر، گھی اور ایک مینڈھا لے لو اور دوسرا واپس کر دو۔

(۱۷۶۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَعْلَى الثَّقَفِيِّ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ مَسَحَ وَجْهَهُ أَصْحَابِهِ قَبْلَ أَنْ يَكْبِرَ فَأَصْبَتْ شَيْئًا مِنْ خُلُقٍ لَمْ يَسَحِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجْهَهُ أَصْحَابِهِ وَتَرَكَنِي قَالَ فَرَجَعْتُ وَغَسَلْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ إِلَى الصَّلَاةِ الْآخَرَى لَمْ يَسَحِ

وَجُهِى وَقَالَ عَادَ بِخَيْرٍ دِينِهِ الْعَلَاتَابَ وَاسْتَهْلَتْ السَّمَاءُ

(۱۷۶۹۲) حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر سے پہلے اپنے ساتھیوں کے چہروں پر ہاتھ پھیرتے تھے، میں نے ”خلق“ نامی خوشبو لگا رکھی تھی لہذا نبی ﷺ نے دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کے چہروں پر تو ہاتھ پھیرا لیکن مجھے چھوڑ دیا، میں نے واپس جا کر اسے دھویا اور دوسری نماز کے وقت حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے میرے چہرے پر ہاتھ پھیر کر فرمایا اچھے دین کے ساتھ واپس آئے، علا (یعنی) نے توبہ کر لی اور ان کی آواز آسمان تک پہنچی۔

(۱۷۶۹۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْمُسَوْدِيُّ عَنْ ابْنِ يَعْلَى بْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ وَجُوهَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيُبَارِكُ عَلَيْنَا قَالَ فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَمَسَحَ وَجُوهَ الَّذِينَ عَنْ يَمِينِي وَعَنْ يَسَارِي وَتَرَكَنِي وَذَلِكَ أَنِّي كُنْتُ دَخَلْتُ عَلَى أُخْتٍ لِي فَمَسَحَتْ وَجْهِي بِشَيْءٍ مِنْ صُفْرَةٍ فَقِيلَ لِي إِنَّمَا تَرَكَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَأَى بِوَجْهِكَ فَأَنْطَلَقْتُ إِلَى بَشْرٍ فَدَخَلْتُ فِيهَا فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ إِنِّي حَضَرْتُ صَلَاةَ أُخْرَى فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ وَجْهِي وَبَرَكَ عَلَيَّ وَقَالَ عَادَ بِخَيْرٍ دِينِهِ الْعَلَاتَابَ وَاسْتَهْلَتْ السَّمَاءُ

(۱۷۶۹۳) حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر سے پہلے اپنے ساتھیوں کے چہروں پر ہاتھ پھیرتے تھے، میں نے ”خلق“ نامی خوشبو لگا رکھی تھی لہذا نبی ﷺ نے دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کے چہروں پر تو ہاتھ پھیرا لیکن مجھے چھوڑ دیا، میں نے واپس جا کر اسے دھویا اور دوسری نماز کے وقت حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے میرے چہرے پر ہاتھ پھیر کر فرمایا اچھے دین کے ساتھ واپس آئے، علا (یعنی) نے توبہ کر لی اور ان کی آواز آسمان تک پہنچی۔

(۱۷۶۹۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو بْنِ حَفْصِ بْنِ حَفْصِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ يَعْلَى بْنِ مَرْثَةَ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خُلُوفٍ فَقَالَ أَلَا أَمْرَأَةٌ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَادْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَسَنٌ وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ: ضَعِيفُ الْإِسْنَادِ (التِّرْمِذِيُّ: ۲۸۱۶،

النسائی: ۱۵۲/۸). [انظر: ۱۷۷۱۵].

(۱۷۶۹۴) حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ پر ”خلق“ نامی خوشبو لگی ہوئی دیکھی تو پوچھا کہ کیا تمہاری شادی ہوئی ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں، فرمایا تو جا کر اسے دھو اور دوبارہ مت لگانا۔

(۱۷۶۹۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَرْثَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِي رَدْعٌ مِنْ زَعْفَرَانٍ قَالَ اغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ قَالَ فَفَعَلْتُ ثُمَّ لَمْ أَعُدْ [أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ (۶۸۵). إسناده ضعيف]. [انظر بعده].

(۱۷۶۹۵) حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ پر زعفران کے نشان دیکھے تو فرمایا جا کر اسے تین مرتبہ

دھواوردو بارہ مت لگانا چنانچہ میں نے اسے دھولیا اور دو بارہ نہیں لگایا۔

(۱۷۶۹۶) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَرْثَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى صُفْرَةٍ مِنْ زَعْفَرَانٍ فَقَالَ اغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدَّ قَالَ فَغَسَلْتُهُ ثُمَّ لَمْ أَعُدْ

(۱۷۶۹۶) حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ پر زعفران کے نشان دیکھے تو فرمایا جا کر اس تین مرتبہ دھواوردو بارہ مت لگانا چنانچہ میں نے اسے دھولیا اور دو بارہ نہیں لگایا۔

(۱۷۶۹۷) حَدَّثَنَا

(۱۷۶۹۷) ہمارے پاس دستیاب نسخے میں یہاں صرف لفظ ”حدثنا“ لکھا ہوا ہے۔

(۱۷۶۹۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَعْلَى بْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ يَعْلَى بْنِ مَرْثَةَ قَالَ اخْتَسَلْتُ وَتَخَلَّفْتُ بِخَلْقٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ وَجُوهَنَا فَلَمَّا دَنَا مِنِّي جَعَلَ يُجَالِي يَدَهُ عَنِ الْخَلْقِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ يَا يَعْلَى مَا حَمَلَكَ عَلَى الْخَلْقِ اتَزَوَّجْتَ قُلْتُ لَا قَالَ لِي اذْهَبْ لَأَغْسِلَهُ قَالَ فَمَرَرْتُ عَلَى رَكْبَةٍ فَجَعَلْتُ أَلْعُ لَهَا ثُمَّ جَعَلْتُ أَتَدَلَّكَ بِالتَّرَابِ حَتَّى ذَهَبَ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ إِلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَادَ بِخَيْرٍ دِينِهِ الْعَلَا تَابَ وَاسْتَهَلَّتْ السَّمَاءُ [صححه ابن خزيمة: (۲۶۷۵) - اسنادہ ضعیف]۔

(۱۷۶۹۸) حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر سے پہلے اپنے ساتھیوں کے چہروں پر ہاتھ پھیرتے تھے، میں نے ”خلوق“ نامی خوشبو لگا رکھی تھی لہذا نبی ﷺ نے دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کے چہروں پر تو ہاتھ پھیرا لیکن مجھے چھوڑ دیا، میں نے واپس جا کر اسے دھویا اور دوسری نماز کے وقت حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے میرے چہرے پر ہاتھ پھیر کر فرمایا اچھے دین کے ساتھ واپس آئے، علا (یعنی) نے توبہ کر لی اور ان کی آواز آسمان تک پہنچی۔

(۱۷۶۹۹) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْكَثِيبِ حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُمَرُو بْنِ يَعْلَى بْنِ مَرْثَةَ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ عَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنَ الذَّهَبِ عَظِيمٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْزَحِي هَذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا زَكَاةُ هَذَا فَلَمَّا أَذْهَرَ الرَّجُلُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمْرَةٌ عَظِيمَةٌ عَلَيْهِ [المعرجہ البیہقی فی الکبری (۱۴۵/۴) - اسنادہ ضعیف جداً]۔

(۱۷۶۹۹) حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا جس نے سونے کی ایک بہت بڑی (بھاری) انگلی پہن رکھی تھی، نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ کیا تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتے ہو؟ اس نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کی زکوٰۃ کیا ہے؟ جب وہ واپس چلا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا یہ اس کے لئے ایک بہت بڑی چنگاری ہے۔

(۱۷۷۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ زِيَادِ جَالِسًا فَأَتَى بِرَجُلٍ شَهِدَ قَبْرَ شَهَادَتِهِ فَقَالَ لَا أَقْطَعَنَّ لِسَانَكَ فَقَالَ لَهُ يَعْلَى إِلَّا أَحَدْتُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُمَقِّلُوا بَعَادِي قَالَ فَتَرَكَهُ (۱۷۷۰۰) حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ ”زیاد“ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، زیاد کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا جس نے کوئی شہادت دی، زیاد نے اس کی گواہی کو بدل دیا اور کہنے لگا کہ میں حیری زبان کاٹ ڈالوں گا، حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا کیا میں تمہیں نبی ﷺ سے سنی ہوئی ایک حدیث نہ سناؤں؟ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندوں کا مثلہ مت کرو، اس پر زیاد نے اسے چھوڑ دیا۔

(۱۷۷۰۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهُوَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ الْمُعَقَّبُ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ أَبِي الْفَزَارِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى عَنْ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ مُرَّةَ الْكُفَيْيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ أَرْضًا بِغَيْرِ حَقِّهَا كُفِّرَ أَنْ يَحْمِلَ ثَوْبَهَا إِلَى الْمَحْشَرِ [اخرجه ابن ابی شیبہ ۵۶۵/۶، و عبد بن حمید (۴۰۶)]. قال شعيب: اسنادہ حسن. [انظر: ۱۷۷۱۲].

(۱۷۷۰۱) حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص ناحق زمین کا کوئی حصہ لیتا ہے، اس شخص کو قیامت کے دن اس بات پر مجبور کیا جائے گا کہ وہ اس کی مٹی اٹھا کر میدانِ حشر میں لے کر آئے۔

(۱۷۷۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ يَهْدَلَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي جَبْرَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ سَيَابَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَأَرَادَ أَنْ يَقْضِيَ حَاجَةً فَأَمَرَ وَذَيْتَيْنِ فَأَنْصَمْتُ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرَى ثُمَّ أَمَرَهُمَا فَرَجَعَتَا إِلَى مَنَاتَيْهِمَا وَجَاءَ بَعِيرٌ فَضَرَبَ بِجِوَارِيهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ جَرَّ جَرَّ حَتَّى ابْتَلَّ مَا حَوْلَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرُونَ مَا يَقُولُ الْبَعِيرُ إِنَّهُ يَزْعُمُ أَنَّ صَاحِبَهُ يُرِيدُ نَحْرَهُ فَبَعَثَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَوَاهِبُهُ أَنْتَ لِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي مَا لِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ قَالَ اسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوفًا فَقَالَ لَا جَرَمَ لَا أَكْرِمُ مَا لَا لِي كَرَامَتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَآتَى عَلَى قَبْرِ يَعْذَبُ صَاحِبُهُ فَقَالَ إِنَّهُ يُعَذَّبُ فِي غَيْرِ كَبِيرٍ فَأَمَرَ بِجَوِيدَةٍ فَوَضَعَتْ عَلَى قَبْرِهِ فَقَالَ عَسَى أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُ مَا ذَامَتْ رَطْبَةُ [اخرجه عبد بن حمید (۴۰۴)، اسنادہ ضعیف].

(۱۷۷۰۲) حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر پر نکلا، نبی ﷺ نے قضاء حاجت کا ارادہ کیا تو دو درختوں کو حکم دیا، وہ مل گئے، پھر حکم دیا تو اپنی اپنی جگہ پر واپس چلے گئے،

اسی طرح ایک دن میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک اونٹ دوڑتا ہوا آیا اور نبی ﷺ کے سامنے آ کر اپنی گردن

ڈال دی اور پھر اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ اونٹ کیا کہہ رہا ہے؟ یہ کہہ رہا ہے کہ اس کا مالک اسے ذبح کرنا چاہتا ہے، نبی ﷺ نے اس کے مالک کو بلایا اور فرمایا کیا تم اسے مجھے ہبہ کرتے ہو؟ اس نے کہا یا رسول اللہ! یہ مجھے بہت محبوب ہے، نبی ﷺ نے فرمایا پھر اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، اس نے کہا یا رسول اللہ! اب میں اپنے کسی مال کا اتنا خیال نہیں رکھوں گا جتنا اس کا رکھوں گا، پھر نبی ﷺ کا گزرا ایک قبر پر ہوا جس میں مردے کو عذاب ہو رہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اسے کسی بڑی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا، پھر نبی ﷺ نے اس کی قبر پر ایک ٹہنی گاڑنے کا حکم دے دیا اور فرمایا ہو سکتا ہے کہ جب تک یہ مر رہے، اس کے عذاب میں تخفیف رہے۔

(۱۷۷.۳) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي جُبَيْرَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ سَيَّابَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرِ فَقَالَ إِنَّ صَاحِبَ هَذَا الْقَبْرِ يُعَذَّبُ لِي غَيْرِ كَيْفٍ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ فَوَضَعَهَا عَلَى قَبْرِهِ فَقَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُ مَا دَامَتْ رَطْبَةٌ

(۱۷۷.۳) حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ اس قبر والے کو عذاب ہو رہا ہے، لیکن وہ کسی بڑی وجہ سے نہیں ہے، پھر نبی ﷺ نے ایک ٹہنی منگوائی اور اسے اس قبر پر رکھ دیا اور فرمایا جب تک یہ تر رہے گی، ممکن ہے کہ اس کے عذاب میں اس وقت تک تخفیف رہے۔

(۱۷۷.۴) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا وَهَبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ عَنْ يَعْلَى الْغَامِرِيِّ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى طَعَامٍ دُعُوا لَهُ قَالَ فَاسْتَمَثَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَفَّانُ قَالَ وَهَبٌ فَاسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَامَ الْقَوْمِ وَحُسَيْنٌ مَعَ غِلْمَانٍ يَلْعَبُ فَارَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَهُ قَالَ لَطِيفُ الصَّبِيِّ هَاهُنَا مَرْءٌ وَهَاهُنَا مَرْءٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَاحِكُهُ حَتَّى أَخَذَهُ قَالَ فَوَضَعَ إِحْدَى يَدَيْهِ تَحْتَ قَفَاهُ وَالْأُخْرَى تَحْتَ ذَقْنِهِ فَوَضَعَ فَاهُ عَلَى لَبِّهِ فَقَبَّلَهُ وَقَالَ حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ أَحَبَّ اللَّهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سَبْطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ [حسنه الترمذی وقال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۱۴۴، الترمذی: ۳۷۷۵)

[اسنادہ ضعیف]

(۱۷۷.۴) حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کسی دعوت میں کھانے پر تشریف لے گئے، نبی ﷺ جب ان لوگوں کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں، نبی ﷺ انہیں پکڑنے کے لئے آگے بڑھے تو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کبھی ادھر بھاگ جاتے اور کبھی ادھر، نبی ﷺ انہیں ہنسانے لگے، یہاں تک کہ انہیں پکڑ لیا، پھر ایک ہاتھ ان کی گدی کے نیچے رکھا اور دوسرا ٹھوڑی کے نیچے، اور ان کے منہ پر اپنا مبارک منہ رکھا اور فرمایا حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں، اللہ اس شخص سے محبت کرے جو حسین سے محبت کرتا ہے، حسین ایک پورا گروہ اور قبیلہ ہے۔

(۱۷۷.۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ عَنْ يَعْلَى الْعَامِرِيِّ أَنَّهُ جَاءَ حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَسْتَبِقَانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهُمَا إِلَيْهِ وَقَالَ إِنَّ الْوَلَدَ مَبْعُودَةٌ مَجْبُونَةٌ وَإِنْ آخِرَ وَطْأَةٍ وَطْنَهَا الرَّحْمَنُ غَزَا وَجَلَّ بَوُجُ [صححه الحاكم (۱/۱۶۴) وقال الألبانی: صحيح مختصراً (ابن ماجه: ۳۶۶۶). اسنادہ ضعیف].

(۱۷۷.۵) حضرت یعلیٰ بن عمارؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرات حسینؓ کے پاس دوڑتے ہوئے آئے، نبی ﷺ نے انہیں سینے سے لگالیا اور فرمایا اولاد بخل اور بزدلی کا سبب بن جاتی ہے، اور وہ آخری پکڑ جو رحمان نے کفار کی فرمائی، وہ ”مقام بوج“ میں تھی۔

فائدہ: ”بوج“ طائف کے ایک علاقے کا نام تھا جس کے بعد نبی ﷺ نے کوئی غزوہ نہیں فرمایا۔

(۱۷۷.۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ بِابْنٍ لَهَا قَدْ أَصَابَهُ لَمَمٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْرُجْ عَدُوَّ اللَّهِ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ فَبَرَأَ فَأَهْدَتْ لَهُ كَبْشَيْنِ وَشَيْئًا مِنْ أَطِيطٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَعْلَى خُذِ الْأَطِيطَ وَالسَّمْنَ وَخُذْ أَحَدَ الْكَبْشَيْنِ وَرُدَّ عَلَيْهَا الْآخَرَ وَقَالَ وَكِيعٌ مَرَّةً عَنْ أَبِيهِ وَلَمْ يَقُلْ يَا يَعْلَى [راجع: ۱۷۶۹۱].

(۱۷۷.۶) حضرت یعلیٰ بن مرہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک عورت نبی ﷺ کے پاس اپنا ایک بچہ لے کر آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! اس بچے کو کوئی تکلیف ہے جس کی وجہ سے ہم پریشان ہوتے رہتے ہیں، نبی ﷺ نے اس کا منہ کھول کر اس میں تین مرتبہ اپنا لعاب دہن ڈالا اور فرمایا ”بسم اللہ، میں اللہ کا بندہ ہوں، اے دشمن خدا! دور ہو“ وہ بچہ اسی وقت ٹھیک ہو گیا، اس کی ماں نے دو مینڈھے، کچھ خیر اور کچھ گھی نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا، نبی ﷺ نے فرمایا اے یعلیٰ! خیر، گھی اور ایک مینڈھا لے لو اور دوسرا واپس کر دو۔

(۱۷۷.۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَنَزَلَ مَنْزِلًا فَقَالَ لِي أَنْتَ تِلْكَ الْأَشَانَتَيْنِ فَقُلْتُ لَهُمَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكُمَا أَنْ تَجْتَمِعَا فَاتَّبَعْتُهُمَا فَقُلْتُ لَهُمَا ذَلِكَ فَوَكَّبْتُ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرَى فَاجْتَمَعَا فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَرَبَّ بِهِمَا فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ وَكَّبْتُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا إِلَى مَكَانِهَا [ضعف]

البوصیری اسنادہ وقال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۳۳۹) اسنادہ ضعیف].

(۱۷۷.۷) حضرت یعلیٰ بن مرہؓ سے مروی ہے کہ ایک دن میں نبی ﷺ کے ساتھ صحراء کی طرف نکلا، ایک مقام پر پہنچ کر نبی ﷺ نے فرمایا تم ان دونوں درختوں کے پاس جاؤ اور ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ اللہ کے اذن سے

اکٹھے ہو جاؤ، چنانچہ وہ دونوں اکٹھے ہو گئے اور نبی ﷺ نے قضاء حاجت فرمائی، پھر واپس آ کر فرمایا ان سے جا کر کہہ دو کہ نبی ﷺ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ اپنی اپنی جگہ چلے جاؤ، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(۱۷۷.۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَرْوَةَ النَّخَعِيِّ قَالَ ثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ رَأَيْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَهُ إِذْ مَرَرْنَا بِبَيْعِ بَيْعِ بْنِ يَسْنَى عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَاهُ الْبَيْعِيُّ جَرَّ جَرَّ وَوَضَعَ جِرَانَهُ لَوَلَفَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ صَاحِبُ هَذَا الْبَيْعِ فَبَجَاءَ فَقَالَ بِعِيهِ فَقَالَ لَا بَلْ أَهْبُ لَكَ فَقَالَ لَا بِعِيهِ قَالَ لَا بَلْ أَهْبُ لَكَ وَإِنَّهُ لِأَهْلٍ بَيْتٍ مَا لَهُمْ مَعِيشَةٌ غَيْرُهُ قَالَ أَمَا إِذْ ذَكَرْتُ هَذَا مِنْ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ شَكَا كَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقِلَّةَ الْعَلْفِ فَاحْسِنُوا إِلَيْهِ قَالَ ثُمَّ سِرْنَا فَتَزَلْنَا مَنْزِلًا فَتَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشُقُّ الْأَرْضَ حَتَّى غَشِيَتْهُ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَكَانِهَا فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ ذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ هِيَ شَجَرَةٌ اسْتَأْذَنْتُ رَبَّهَا عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادْنِ لَهَا قَالَ ثُمَّ سِرْنَا فَمَرَرْنَا بِمَاءٍ فَاتَتْهُ امْرَأَةٌ بِابْنٍ لَهَا بِهِ جِنَّةٌ فَآخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْعِقِهِ فَقَالَ اخْرُجْ إِنِّي مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ سِرْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ سَفَرِنَا مَرَرْنَا بِذَلِكَ الْمَاءِ فَاتَتْهُ الْمَرْأَةُ بِجُزُورٍ وَلَبَنٍ فَامْرَأَتُهَا أَنْ تَرُدَّ الْجُزُورَ وَأَمْرَ أَصْحَابَهُ فَشَرِبَ مِنَ اللَّبَنِ فَسَأَلَهَا عَنْ الصَّبِيِّ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَأَيْتَا مِنْهُ رَبِّيًا بَعْدَكَ [اخرجه عبد بن حميد (۴۰۵). اسنادہ ضعیف].

(۱۷۷.۸) حضرت یحییٰ بن مرہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے تین ایسے معجزے دیکھے ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نے دیکھے اور نہ بعد میں کوئی دیکھ سکے گا، ایک دن میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک اونٹ دوڑتا ہوا آیا اور نبی ﷺ کے سامنے آ کر اپنی گردن ڈال دی اور پھر اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، نبی ﷺ نے فرمایا ارے بھئی! دیکھو، یہ اونٹ کس کا ہے؟ اس کا معاملہ عجیب محسوس ہوتا ہے، چنانچہ میں اس کے مالک کی تلاش میں نکلا، مجھے معلوم ہوا کہ وہ ایک انصاری آدمی ہے، میں نے اسے بلایا اور نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچا، نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ اس اونٹ کا کیا معاملہ ہے؟ اس نے کہا کہ بخدا! مجھے اور تو کچھ معلوم نہیں، البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ ہم اس پر کام کرتے تھے اور اس پر پانی لا کر لاتے تھے، لیکن اب یہ پانی لانے سے عاجز آ گیا تھا، اس لئے ہم نے آج رات یہ مشورہ کیا کہ اسے ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کر دیتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا ایسا مت کرو، یہ ہدیہ مجھے دے دو، یا قیمہ دے دو، اس نے کہا یا رسول اللہ! یہ آپ کا ہوا، نبی ﷺ نے اس پر صدقہ کی علامت لگائی اور اسے ان کے ساتھ بھیج دیا۔

پھر ہم روانہ ہوئے، ایک مقام پر نبی ﷺ نے پڑاؤ کیا، اور نبی ﷺ سو گئے، ایک درخت زمین کو چیرتا ہوا نکلا اور نبی ﷺ پر سایہ کر لیا، تھوڑی دیر بعد واپس چلا گیا، جب نبی ﷺ بیدار ہوئے تو میں نے اس کا تذکرہ کیا، نبی ﷺ نے فرمایا اس درخت نے اپنے رب سے مجھے سلام کرنے کی اجازت مانگی تھی جو اللہ نے اسے دے دی۔

دوران سفر ہمارا گزرا ایک عورت کے پاس سے ہوا جس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا، وہ کہنے لگی یا رسول اللہ! اس بچے کو کوئی تکلیف ہے جس کی وجہ سے ہم پریشان ہوتے رہتے ہیں، دن میں نجانے کتنی مرتبہ اس پر اثر ہوتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اسے مجھے پکڑا دو، اس نے پکڑا دیا، نبی ﷺ نے اس بچے کو اپنے اور کجاوے کے درمیان بٹھالیا، پھر اس کا منہ کھول کر اس میں تین مرتبہ اپنا لعاب دین ڈالا اور فرمایا ”بسم اللہ، میں اللہ کا بندہ ہوں، اے دشمن خدا! دور ہو“ یہ کہہ کر وہ بچہ اس کی ماں کے حوالے کیا اور فرمایا جب ہم اس جگہ سے واپس گذریں تو ہمارے پاس اسے دوبارہ لانا اور بتانا کہ اب اس کی حالت کیسے رہی؟

پھر ہم آگے چل پڑے، واپسی پر جب ہم دوبارہ وہاں پہنچے تو ہمیں اس جگہ پر اس عورت کے ساتھ تین بکریاں بھی نظر آئیں، نبی ﷺ نے پوچھا کہ تمہارا بچہ کیسا رہا؟ اس نے جواب دیا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، اب تک ہمیں اس کی بیماری محسوس نہیں ہوئی ہے (اور یہ صحیح ہے)۔

(۱۷۷.۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَعْلَى عَنْ جَدِّهِ حَكِيمَةَ عَنْ أَبِيهَا يَعْلَى قَالَ يَزِيدُ فِيمَا يَرَوِي يَعْلَى بْنُ مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ التَّقَطَ لِقِطَّةٍ يَسِيرَةً دِرْهَمًا أَوْ حَبْلًا أَوْ شِبَّةَ ذَلِكَ فَلْيَعْرِفْهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ كَانَ فَوْقَ ذَلِكَ فَلْيَعْرِفْهُ سِتَّةَ أَيَّامٍ [اخرجه الطبرانی فی الکبیر (۷۰۰) اسنادہ ضعیف]۔

(۱۷۷.۱۰) حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کوئی گری پڑی چیز جو مقدار میں تھوڑی ہو مثلاً درہم یا رسی وغیرہ پائے تو تین دن تک اس کا اعلان کرے، اس سے مزید اضافہ کرنا چاہے تو چھ دن تک اعلان کرے۔

(۱۷۸.۰) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ يَعْلَى قَالَ مَا أَظُنُّ أَنَّ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ رَأَى مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا دُونَ مَا رَأَيْتُ فَلَذَكَرَ أَمْرَ الصَّبِيِّ وَالنَّخْلَتَيْنِ وَأَمَرَ الْبَعِيرِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مَا لِبَعِيرِكَ يَشْكُوكَ زَعَمَ أَنَّكَ سَابِهَهُ حَتَّى إِذَا كَبُرَ تُرِيدُ أَنْ تَنْحَرَهُ قَالَ صَدَقْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا قَدْ أَرَدْتُ ذَلِكَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَفْعَلُ [اخرجه الطبرانی فی الکبیر (۶۸۰) اسنادہ ضعیف]۔

(۱۷۸.۱۰) حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نہیں سمجھتا کہ کسی شخص نے نبی ﷺ کے ایسے معجزات دیکھے ہوں گے جو میں نے دیکھے ہیں، پھر انہوں نے بچے، درختوں اور اونٹ کے واقعات بیان کیے، البتہ اس میں یہ بھی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کیا بات ہے تمہارا اونٹ تمہاری شکایت کر رہا ہے، کیہ تم پہلے اس پر پانی لا کر لاتے تھے، جب یہ بوڑھا ہو گیا تو اب تم اسے ذبح کر دینا چاہتے ہو؟ اس نے کہا کہ آپ صحیح فرما رہے ہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے، میرا بچہ ارادہ تھا، لیکن اب میں ایسا نہیں کروں گا۔

(۱۷۸.۱۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُمَثِّلُوا بِعِبَادِي [اخرجه الطبرانی في الكبير (۶۹۷). اسنادہ ضعیف]. [راجع: ۱۷۷۰۰].

(۱۷۷۱۱) حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندوں کا مثلہ مت کرو۔

(۱۷۷۱۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو يَغْفُورٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ جَدِّي حَدَّثَنَا أَبُو ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ مَرْةٍ الثَّقَفِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ أَرْضًا بِغَيْرِ حَقِّهَا كُفِّ أَنْ يَحْمِلَ تَرَابَهَا إِلَى الْمَحْشَرِ [راجع: ۱۷۷۰۱].

(۱۷۷۱۳) حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص ناحق زمین کا کوئی حصہ لیتا ہے، اس شخص کو قیامت کے دن اس بات پر مجبور کیا جائے گا کہ وہ اس کی مٹی اٹھا کر میدانِ حشر میں لے کر آئے۔

(۱۷۷۱۴) حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَرْةٍ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُتَخَلِّقٌ بِخَلْقٍ فَقَالَ لِي يَا يَعْلَى مَا هَذَا الْخَلْقُ أَلَاكَ امْرَأَةٌ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَادْهَبْ فَاغْسِلْهُ عَنْكَ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ وَلَا تَعُدْ [اخرجه الحميدي (۸۲۲). اسنادہ ضعیف].

(۱۷۷۱۵) حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر ”خلوق“ نامی خوشبو لگی ہوئی دیکھی تو پوچھا کہ کیا تمہاری شادی ہوئی ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں، فرمایا تو جا کر اسے تین مرتبہ دھو اور دوبارہ مت لگانا۔

(۱۷۷۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَيَمَنْ بْنِ نَابِلٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَرْةٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ كَلَفَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَحْفِرَهُ حَتَّى يَبْلُغَ آخِرَ سَبْعِ أَرْضِينَ ثُمَّ يَطْوِيَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَقْضَى بَيْنَ النَّاسِ [صححه ابن حبان (۵۱۶۴). اسنادہ ضعیف].

(۱۷۷۱۷) حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص ناحق زمین کا کوئی حصہ بالمش برابر بھی لیتا ہے، اس شخص کو قیامت کے دن اس بات پر مجبور کیا جائے گا کہ وہ اسے ساتویں زمین تک کھودے، پھر وہ اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے۔

(۱۷۷۱۸) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَفْصٍ بْنَ عَمْرٍو أَوْ أَبَا عَمْرٍو بْنَ حَفْصٍ الثَّقَفِيَّ قَالَ سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ مَرْةٍ الثَّقَفِيَّ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخَلَّقًا فَقَالَ أَلَاكَ امْرَأَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ اغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ وَلَا تَعُدْ [راجع: ۱۷۶۹۴].

(۱۷۷۱۵) حضرت یحییٰ بن یحییٰ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ پر ”خلوق“ نامی خوشبو لگی ہوئی دیکھی تو پوچھا کہ کیا تمہاری شادی ہوئی ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں، فرمایا تو جا کر اسے تین مرتبہ دھو اور دوبارہ مست لگاتا۔

(۱۷۷۱۶) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مَيْمُونٍ بْنُ الرَّقَّاحِ عَنْ أَبِي سَهْلٍ كَثِيرٍ ابْنِ زَيْدٍ الْبَصْرِيِّ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ عُثْمَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَهَى إِلَى مَضِيقٍ هُوَ وَأَصْحَابُهُ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَالسَّمَاءُ مِنْ قَوْلِهِمْ وَالْبُلَّةُ مِنْ أَسْفَلٍ مِنْهُمْ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَذَّنَ وَأَقَامَ ثُمَّ تَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَصَلَّى بِهِمْ يَوْمَئِذٍ إِيمَاءً يَجْعَلُ السُّجُودَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوعِ أَوْ يَجْعَلُ سُجُودَهُ أَخْفَضَ مِنْ رُكُوعِهِ

(۱۷۷۱۷) حضرت یحییٰ بن یحییٰ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ اپنے صحابہ کرام کے ساتھ ایک جگہ میں تھے، نبی ﷺ سواری پر سوار تھے، اوپر سے آسمان برس رہا تھا اور نیچے سے ساری زمین گیلی تھی، نماز کا وقت آ گیا، نبی ﷺ نے مؤذن کو حکم دیا، اس نے اذان دی اور اقامت کہی، نبی ﷺ نے اپنی سواری کو آگے کر لیا اور اسی حال میں اشارے کے ساتھ نماز پڑھا دی، اور سجدے کو رکوع کی نسبت زیادہ جھکتا ہوا کیا۔

حَدِيثُ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت عتبہ بن غزوآن رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷۷۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَمِيرٍ رَجُلٍ مِنْهُمْ قَالَ سَمِعْتُ عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الْحَبَّةِ حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا [انظر: ۱۷۷۱۸، ۲۰۸۸۵، ۲۰۸۸۶].

(۱۷۷۱۸) حضرت عتبہ بن غزوآن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے وہ وقت بھی دیکھا ہے جب میں نبی ﷺ کے ساتھ اسلام قبول کرنے والوں میں سات افراد کا ساتواں تھا، اس وقت ہمارے پاس سوائے بول کے پتوں کے کھانے کے لئے کچھ نہیں ہوتا تھا جس کی وجہ سے ہمارے جڑے چل گئے تھے۔

(۱۷۷۱۸) حَدَّثَنَا يَهُزُّ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُخَيْرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَمِيرٍ قَالَ خَطَبَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ قَالَ يَهُزُّ وَقَالَ قَبْلَ هَذِهِ الْمَرَّةِ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَتَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنْتْ بِصَرْمٍ وَوَلَّتْ خَذَاءً وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا حُصَابَةٌ كُصَابَةٌ الْإِنَاءِ يَتَصَابُهَا صَاحِبُهَا وَإِنَّكُمْ مُنْتَقِلُونَ مِنْهَا إِلَى دَارٍ لَا زَوَالَ لَهَا فَانْتَقِلُوا بِخَيْرٍ مَا بِحَضْرَتِكُمْ لِإِنَّهُ قَدْ ذَكَرَ لَنَا أَنَّ الْحَجَرَ يُلْقَى مِنْ شَفِيرِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِي لِيَهَا سَبْعِينَ عَامًا مَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَاللَّهُ لَتَمْلُؤَنَّهُ الْعَجِيبُ وَاللَّهُ

لَقَدْ ذَكَرْنَا أَنْ مَا بَيْنَ مَصَارِعِ الْجَنَّةِ مَسِيرَةَ أَرْبَعِينَ عَامًا وَلِكَيْلَ يَنْ عَلِيهِ يَوْمَ كَطِيطُ الزَّحَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتَنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتَّى فَرَحْتُ أَشْدَقْنَا وَإِنِّي التَّقَطْتُ بَرْدَةً فَشَقَّقْتُهَا بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدٍ فَاتَّزَرَ بِنِصْفِهَا وَاتَّزَرْتُ بِنِصْفِهَا فَمَا أَصْبَحَ مِنَّا أَحَدٌ الْيَوْمَ إِلَّا أَصْبَحَ أَمِيرَ مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ وَإِنِّي أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ فِي نَفْسِي عَظِيمًا وَعِنْدَ اللَّهِ صَغِيرًا وَإِنَّهَا لَمْ تَكُنْ بُؤَةً فَطُ إِلَّا تَنَاسَخْتُ حَتَّى يَكُونَ عَاقِبَتُهَا مُلْكًا وَسَتْلُونُ أَوْ سَتَجُبُّونَ الْأَمْرَاءَ بَعْدَنَا [صححه مسلم

(۲۹۶۷)، وابن حبان (۷۱۲۱)]. [راجع: ۱۷۷۱۷].

(۱۷۷۱۸) ایک مرتبہ حضرت عقبہ بن لیثؓ نے خطبہ دیتے ہوئے شروع میں اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور انا بعد کہہ کر فرمایا کہ دنیا اس بات کی خبر دے رہی ہے کہ وہ ختم ہونے والی ہے اور وہ پیٹھ پھیر کر جانے والی ہے اور اس کی بقاء اتنی ہی رہ گئی ہے جتنی کسی برتن کی تری ہوتی ہے جو پینے والا چھوڑ دیتا ہے، اور تم ایک ایسے گھر کی طرف منتقل ہونے والے ہو جسے کبھی زوال نہیں آئے گا، لہذا بہترین اعمال کے ساتھ اس گھر کی طرف منتقل ہو جاؤ، کیونکہ ہمیں یہ بات بتائی گئی ہے کہ ایک پتھر جہنم کے دہانے سے لڑھکایا جائے گا تو وہ ستر سال تک گرتا جائے گا لیکن اسکی تہہ تک نہیں پہنچ سکے گا، بخدا!! اسے ضرور بھرا جائے گا، کیا تمہیں اس بات سے تعجب ہوتا ہے؟

اور ہمیں یہ بات بھی بتائی گئی ہے کہ جنت کے دونوں کناروں کے درمیان چالیس سال کی مسافت واقع ہے، اور اس پر بھی ایک دن ایسا ضرور آئے گا کہ وہ رش کی وجہ سے بھری ہوئی ہوگی، اور میں نے وہ وقت بھی دیکھا ہے جب میں نبی ﷺ کے ساتھ اسلام قبول کرنے والوں میں سے ساتواں فرد تھا، اس وقت ہمارے پاس سوائے درختوں کے پتوں کے کھانے کے لئے کچھ نہیں ہوتا تھا، جس کی وجہ سے ہمارے جڑے چھل گئے تھے۔

ایک دن مجھے ایک چادر ملی، میں نے اسے اپنے اور سعد کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر لیا، چنانچہ وہ نصف چادر انہوں نے تہبند کے طور پر باندھ لی اور نصف میں نے باندھ لی، اور اب ہم میں سے ہر ایک کسی نہ کسی شہر کا گورنر ہے، میں اس بات سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں کہ میں اپنی نظروں میں خود کو بڑا عظیم سمجھوں جبکہ میں اللہ کے نزدیک حقیر ہوں، اور نبوت کا جو سلسلہ تھا، وہ اب ختم ہو گیا ہے اور اس کا انجام بادشاہت پر ہوگا اور عنقریب تم ہمارے بعد کے حکمرانوں کو آزمائے گے۔

حَدِيثُ دُكَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْخُثْعِمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت دکین بن سعید خثعمیؓ کی حدیثیں

(۱۷۷۱۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ دُكَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْخُثْعِمِيِّ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ أَرْبَعُونَ وَأَرْبَعُ مِائَةٍ نَسْأَلُهُ الطَّعَامَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ قُمْ فَأَعْطِهِمْ قَالَ

يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عِنْدِي إِلَّا مَا يَقْبِضُنِي وَالصَّبِيَّةُ قَالَتْ وَكَيْفَ الْقَبْضُ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ قَالَتْ قُمْ فَأَعْطِيهِمْ قَالَتْ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمْعًا وَطَاعَةً قَالَتْ لَقَامَ عُمَرُ وَقُمْنَا مَعَهُ فَصَعِدَ بِنَا إِلَى غُرْفَةٍ لَهُ فَأَخْرَجَ الْمِفْتَاحَ مِنْ حُجْزَتِهِ فَفَتَحَ الْبَابَ قَالَتْ دُكِّنَ لَإِذَا فِي الْغُرْفَةِ مِنَ التَّمْرِ شِبْهُ الْفَصِيلِ الرَّابِضِ قَالَتْ شَأْنُكُمْ قَالَتْ فَأَخَذَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا حَاجَتَهُ مَا شَاءَ قَالَتْ ثُمَّ التَّفْتُ وَإِنِّي لَمِنْ آخِرِهِمْ وَكَأَنَّا لَمْ نَرُزْ مِنْهُ تَمْرَةً [صححه

ابن حبان (۶۵۲۸) وقال البغوي: لا أعلم لركنين غير هذا الحديث وقال الألباني: صحيح الاسناد (ابو داود:

[۵۲۳۸] - [انظر: ۱۷۷۲۰، ۱۷۷۲۱، ۱۷۷۲۲، ۱۷۷۲۳].

(۱۷۷۱۹) حضرت دُکینؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم لوگوں کی کل تعداد چار سو چالیس افراد تھی، ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس غلہ کی درخواست لے کر آئے تھے، نبی ﷺ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ اٹھو اور انہیں غلہ دو، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس صرف اتنا غلہ ہے جو مجھے اور بچوں کو صرف چار مہینے کے لئے کافی ہو سکتا ہے، نبی ﷺ نے اپنا حکم دوبارہ دہرایا، حضرت عمرؓ کہنے لگے یا رسول اللہ! جو آپ کا حکم، میں ابھی پورا کرتا ہوں، چنانچہ حضرت عمرؓ کھڑے ہو گئے، ہم بھی ان کے ساتھ چل پڑے، وہ ہمیں لے کر اپنے ایک کمرے میں پہنچے، چابی نکالی، اور دروازہ کھول دیا، دیکھا کہ کمرے میں بکری کے بچے کی طرح کھجور کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں، حضرت عمرؓ نے فرمایا جتنا لینا چاہو، لے لو، چنانچہ ہم میں سے ہر شخص نے اپنی اپنی ضرورت کے مطابق کھجوریں لے لیں، میں سب سے آخر میں تھا، میں نے جو غور کیا تو ایسا محسوس ہوا کہ ہم سب نے مل کر بھی اس میں سے ایک کھجور تک کم نہیں کی۔

(۱۷۷۲۰) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ دُكَيْنٍ بْنِ سَعِيدٍ الْمُرِّيِّ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ رَاكِبًا وَأَرْبَعَ مَائَةِ نَسَالَهُ الطَّعَامَ فَقَالَ لِعُمَرَ أَذْهَبُ فَأَعْطِيهِمْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا بَقِيَ إِلَّا أَصْعٌ مِنْ تَمْرٍ مَا أَرَى أَنْ يَقْبِضُنِي قَالَتْ أَذْهَبُ فَأَعْطِيهِمْ قَالَتْ سَمْعًا وَطَاعَةً قَالَتْ فَأَخْرَجَ عُمَرُ الْمِفْتَاحَ مِنْ حُجْزَتِهِ فَفَتَحَ الْبَابَ لَإِذَا شِبْهُ الْفَصِيلِ الرَّابِضِ مِنْ تَمْرٍ فَقَالَ لِنَأْخُذُوا فَأَخَذَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا مَا أَحَبَّ ثُمَّ التَّفْتُ وَكُنْتُ مِنْ آخِرِ الْقَوْمِ وَكَأَنَّا لَمْ نَرُزْ تَمْرَةً

(۱۷۷۲۰) حضرت دُکینؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم لوگوں کی کل تعداد چار سو چالیس افراد تھی، ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس غلہ کی درخواست لے کر آئے تھے، نبی ﷺ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ اٹھو اور انہیں غلہ دو، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس صرف اتنا غلہ ہے جو مجھے اور بچوں کو صرف چار مہینے کے لئے کافی ہو سکتا ہے، نبی ﷺ نے اپنا حکم دوبارہ دہرایا، حضرت عمرؓ کہنے لگے یا رسول اللہ! جو آپ کا حکم، میں ابھی پورا کرتا ہوں، چنانچہ حضرت عمرؓ کھڑے ہو گئے، ہم بھی ان کے ساتھ چل پڑے، وہ ہمیں لے کر اپنے ایک کمرے میں پہنچے، چابی نکالی، اور دروازہ کھول دیا، دیکھا کہ کمرے میں بکری کے بچے کی طرح کھجور کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں، حضرت عمرؓ نے فرمایا جتنا لینا

چاہو، لے لو، چنانچہ ہم میں سے ہر شخص نے اپنی اپنی ضرورت کے مطابق کھجوریں لے لیں، میں سب سے آخر میں تھا، میں نے جو غور کیا تو ایسا محسوس ہوا کہ ہم سب نے مل کر بھی اس میں سے ایک کھجور تک کم نہیں کی۔

(۱۷۷۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ دُكَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْخَثْعَمِيِّ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ أَرْبَعُونَ وَأَرْبَعُ مِائَةٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ (۱۷۷۲۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۷۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ دُكَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ (۱۷۷۲۲) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۷۲۳) حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ وَمُحَمَّدُ ابْنَا عَبِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ دُكَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْمُرَزِيِّ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ (۱۷۷۲۳) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشَمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷۷۲۴) حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشَمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ سُرَاقَةَ بْنِ جُعْشَمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الصَّائِلَةِ مِنَ الْوَيْلِ تَفْشَى حِيَاضِي هَلْ لِي مِنْ أَجْرِ أَشَقِيهَا قَالَ نَعَمْ مِنْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ حَرَاءٍ أَجْرٌ [صححه ابن حبان (۵۴۲)، والحاكم (۶۱۹/۳). وقال البوصيري: وهذا اسناد ضعيف وقال الألباني: صحيح (ابن ماجة: ۳۶۸۶). قال شعيب: صحيح اسنادہ حسن]. [انظر: ۱۷۷۲۷، ۱۷۷۳۰].

(۱۷۷۲۳) حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے ان بھٹکے ہوئے اوتوں کا مسئلہ پوچھا جو میرے حوض پر آئیں تو کیا مجھے ان کو پانی پلانے پر اجر و ثواب ملے گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! ہر خرچہ کر کے والے میں اجر و ثواب ہے۔

(۱۷۷۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مُسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشَمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فِي الْوَادِي فَقَالَ لَا إِنَّ الْعُمْرَةَ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ [صححه الحاكم (۶۱۹/۳). وقال البوصيري هذا اسناد صحيح رجاله ثقات ان سلم من الانقطاع و اشار

المزى الى ارساله. قال الألباني: صحيح (ابن ماجة: ۲۹۷۷). قال شعيب: صحيح لغيره].

(۱۷۷۲۵) حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وادی میں خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا یاد رکھو! قیامت تک کے لئے عمرہ، حج میں داخل ہو گیا ہے۔

(۱۷۷۲۶) حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ الزَّرَّادَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ صَاحِبَ عَلِيٍّ يَقُولُ سَمِعْتُ سُرَّاقَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ دَخَلْتُ الْعُمْرَةَ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ وَقَرَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ (۱۷۷۲۶) حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت تک کے لئے عمرہ، حج میں داخل ہو گیا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں حج قرآن فرمایا تھا۔

(۱۷۷۲۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ سُرَّاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الضَّالَّةِ مِنَ الْبَابِ تَغْشَى حَبَاضِي قَدْ لَطَنَهَا لِابِلَى هَلْ لِي مِنْ أَجْرٍ فِي شَأْنِ مَا أَسْفِيهَا قَالَ نَعَمْ فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ حَرَاءٍ أَجْرٌ [راجع: ۱۷۷۲۴].

(۱۷۷۲۷) حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان سے کہے ہوئے اونٹوں کا مسئلہ پوچھا جو میرے حوض پر آئیں تو کیا مجھے ان کو پانی پلانے پر اجر و ثواب ملے گا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! ہرگز جگر رکھنے والے میں اجر و ثواب ہے۔

(۱۷۷۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقَرِّي حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ بَلَغَنِي عَنْ سُرَّاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ الْمُدَلِّجِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا سُرَّاقَةُ أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَمَّا أَهْلُ النَّارِ فَكُلُّ جَعْفَرِيٍّ جَوَاطِ مُسْتَكْبِرٍ وَأَمَّا أَهْلُ الْجَنَّةِ الضُّعَفَاءُ الْمَغْلُوبُونَ

(۱۷۷۲۸) حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا سراقہ! کیا میں تمہیں اہل جنت اور اہل جہنم کے بارے نہ بتاؤں؟ عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنمی تو ہر وہ شخص ہوگا جو سخت دل، تند خواہر متکبر ہو اور جنتی وہ لوگ ہوں گے جو کمزور اور مغلوب ہوں۔

(۱۷۷۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ بَلَغَنِي عَنْ سُرَّاقَةَ بْنِ مَالِكِ يَقُولُ أَنَّهُ حَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا سُرَّاقَةُ أَلَا أَدْلُكَ عَلَى أَكْثَرِ الصَّدَقَةِ أَوْ مِنْ أَكْثَرِ الصَّدَقَةِ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ابْتِئْكَ مَرْدُودَةً إِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَأْسِبٌ خَيْرُكَ [صححه الحاكم (۱۷۶/۴)]. ووثق البوصيري رجاله واهل الى احتمال ارساله. قال الألباني: ضعيف (ابن ماجه: ۳۶۶۷). قال

شعيب: رجاله ثقات].

(۱۷۷۲۹) حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا سراقہ! کیا میں تمہیں سب سے عظیم صدقہ نہ بتاؤں؟ عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے فرمایا تمہاری وہ بیٹی جو ”اپنے شوہر کی وفات یا طلاق کی وجہ سے“ تمہارے پاس واپس جائے اور تمہارے علاوہ اسکا کوئی کمانے والا نہ ہو۔

(۱۷۷۳۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَحَدَّثَ ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ سُرَاقَةَ بْنَ جُعْشَمٍ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْعِهِ الَّذِي تَوَلَّى فِيهِ قَالَ فَطَفِئْتُ أَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَا أَذْكُرُ مَا أَسْأَلُهُ عَنْهُ فَقَالَ أَذْكُرُهُ قَالَ وَكَانَ مِمَّا سَأَلْتُهُ عَنْهُ أَنْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةُ تَغْشَى حِيَاضِي وَقَدْ مَلَأْتُهَا مَاءً لِأَبْلِي فَهَلْ لِي مِنْ أَجْرِ أَنْ أَسْقِيَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ لِي سَقِي كُلَّ كَبِدٍ حَرَاءٍ أَجْرٌ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [انظر: ۱۷۷۲۴].

(۱۷۷۳۰) حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی ﷺ کے مرض الوقات میں حاضر خدمت ہوا، میں نے نبی ﷺ سے سوالات پوچھنا شروع کر دیا، حتیٰ کہ میرے پاس سوالات ختم ہو گئے تو نبی ﷺ نے فرمایا کچھ اور یاد کر لو، ان سوالات میں سے ایک سوال میں نے یہ بھی پوچھا تھا کہ یا رسول اللہ! وہ بھٹکے ہوئے اونٹ جو میرے حوض پر آئیں تو کیا مجھے ان کو پانی پلانے پر اجر و ثواب ملے گا؟ جبکہ میں نے وہ پانی اپنے اونٹوں کے لئے بھرا ہوا، نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! ہر خرچہ کر رکھنے والے میں اجر و ثواب ہے۔

(۱۷۷۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْعِهِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ الصَّلَاةُ تَرِدُ عَلَى حَوْضٍ إِبْلِي هَلْ لِي أَجْرٌ أَنْ أَسْقِيَهَا فَقَالَ نَعَمْ لِي الْكَبِدُ الْحَرَاءُ أَجْرٌ [أخرجه عبد الرزاق (۱۹۶۹۲)]. قال شعيب: اسناده صحيح.

(۱۷۷۳۱) حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی ﷺ کے مرض الوقات میں حاضر خدمت ہوا، میں نے نبی ﷺ سے سوالات پوچھنا شروع کر دیا، حتیٰ کہ میرے پاس سوالات ختم ہو گئے تو نبی ﷺ نے فرمایا کچھ اور یاد کر لو، ان سوالات میں سے ایک سوال میں نے یہ بھی پوچھا تھا کہ یا رسول اللہ! وہ بھٹکے ہوئے اونٹ جو میرے حوض پر آئیں تو کیا مجھے ان کو پانی پلانے پر اجر و ثواب ملے گا؟ جبکہ میں نے وہ پانی اپنے اونٹوں کے لئے بھرا ہوا، نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! ہر خرچہ کر رکھنے والے میں اجر و ثواب ہے۔

(۱۷۷۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ بْنِ جُعْشَمٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ عُمَرَتَنَا هَذِهِ الْعَامِنَا هَذَا أَمْ لِلْأَبْدِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ لِلْأَبْدِ [قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۱۷۸/۵)]. قال عثیب: صحیح لغیرہ رجالہ ثقات الا ان فیہ انقطاعاً، [یتکرر بعدہ].

(۱۷۷۳۲) حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! یہ بتائیے! کیا سفر حج میں عمرہ کا یہ حکم صرف ہمارے لیے ہے یا ہمیشہ کے لئے ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہمیشہ کے لئے ہے۔

(۱۷۷۳۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنْ سُرَّاقَةَ بِنِ جُعْشُمِ الْكِنَانِيِّ وَلَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ كَذَا فِي الْحَدِيثِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عُمَرَوْنَا هَذِهِ لِعَامِنَا هَذَا أَوْ لِلْأَبِيدِ قَالَ لِلْأَبِيدِ [راجع: ۱۷۷۳۲].

(۱۷۷۳۳) حضرت سراقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! یہ بتائیے! کیا سفر حج میں عمرہ کا یہ حکم صرف ہمارے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہمیشہ کے لیے ہے۔

(۱۷۷۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَالِكٍ الْمُدَلِجِيُّ وَهُوَ ابْنُ أَخِي سُرَّاقَةَ بِنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُرَّاقَةَ يَقُولُ جَاءَنَا رَسُولُ كُفَّارٍ قُرَيْشٍ يَجْعَلُونَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دِيَّةً كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِمَنْ قَتَلَهُمَا أَوْ أَسْرَهُمَا فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ قُرَيْشٍ بَنِي مُدَلِجٍ أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ حَتَّى قَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ يَا سُرَّاقَةَ إِنِّي رَأَيْتُ آيَةً أَسْوَدَةً بِالسَّاحِلِ إِنِّي أَرَاهَا مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ قَالَ سُرَّاقَةُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُمْ هُمْ فَقُلْتُ إِنَّهُمْ لَيَسُوا بِهِمْ وَلَكِنْ رَأَيْتُ فَلَانًا وَفَلَانًا انْطَلَقَ آيَةً قَالَ ثُمَّ لَبِثْتُ فِي الْمَجْلِسِ سَاعَةً حَتَّى قُمْتُ فَدَخَلْتُ بَيْتِي فَأَمَرْتُ جَارِيَتِي أَنْ تَخْرِجَ لِي قَرِيسِي وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ أَكْمَةٍ فَتَحَبَّسَهَا عَلَيَّ وَآخَذْتُ رُمْحِي فَخَرَجْتُ بِهِ مِنْ ظَهْرِ الْبَيْتِ فَخَطَطْتُ بِرُمْحِي الْأَرْضَ وَخَفَضْتُ عَالِيَةَ الرُّمَحِ حَتَّى أَتَيْتُ قَرِيسِي فَرَكِبْتُهَا فَرَفَعْتُهَا تَقَرُّبُ بِي حَتَّى رَأَيْتُ أَسْوَدَتَهُمَا فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنْهُمْ حَيْثُ يُسْمِعُهُمُ الصَّوْتُ عَثَرْتُ بِي قَرِيسِي فَخَرَرْتُ عَنْهَا فَقُمْتُ فَأَهْوَيْتُ بِيَدَيَّ إِلَى كِنَانَتِي فَاسْتَخَرَجْتُ مِنْهَا الْأَزْلَامَ فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا أَضُرُّهُمْ أَمْ لَا فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ أَنْ لَا أَضُرَّهُمْ فَرَكِبْتُ قَرِيسِي وَعَصَيْتُ الْأَزْلَامَ فَرَفَعْتُهَا تَقَرُّبُ بِي حَتَّى إِذَا دَنَوْتُ مِنْهُمْ عَثَرْتُ بِي قَرِيسِي فَخَرَرْتُ عَنْهَا فَقُمْتُ فَأَهْوَيْتُ بِيَدَيَّ إِلَى كِنَانَتِي فَاسْتَخَرَجْتُ الْأَزْلَامَ فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ أَنْ لَا أَضُرَّهُمْ فَعَصَيْتُ الْأَزْلَامَ وَرَكِبْتُ قَرِيسِي فَرَفَعْتُهَا تَقَرُّبُ بِي حَتَّى إِذَا سَمِعْتُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لَا يَلْتَفِتُ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَكْثُرُ الْإِلْتِفَاتِ سَاحَتْ يَدَا قَرِيسِي فِي الْأَرْضِ حَتَّى بَلَغَتْ الرُّكْبَتَيْنِ فَخَرَرْتُ عَنْهَا فَزَجَرْتُهَا وَنَهَضْتُ فَلَمْ تَكُذْ تَخْرِجُ يَدَيْهَا فَلَمَّا اسْتَوَتْ قَائِمَةً إِذْ لَا أَتَرُ بِهَا عُثَانَ سَاطِعٌ فِي السَّمَاءِ مِثْلُ الدُّخَانِ قَالَ مَعْمَرٌ قُلْتُ لِأَبِي عُمَرَوْنِ بْنِ الْعَلَاءِ مَا الْعُثَانُ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ هُوَ الدُّخَانُ مِنْ غَيْرِ نَارٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ فَاسْتَقْسَمْتُ بِالْأَزْلَامِ فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ أَنْ لَا أَضُرَّهُمْ فَتَنَادَيْتُهُمَا بِالْأَمَانِ لَوْ قَفُوا فَرَكِبْتُ قَرِيسِي حَتَّى جِئْتُهُمْ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي حِينَ لَقِيتُ مَا لَقِيتُ مِنَ الْحَبْسِ عَنْهُمْ أَنَّهُ سَيُظْهِرُ أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ جَعَلُوا لِيكَ الدِّيَّةَ وَأَخْبَرْتُهُمْ مِنْ أَخْبَارِ سَفَرِهِمْ وَمَا يُرِيدُ النَّاسُ بِهِمْ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الزَّادَ وَالْمَتَاعَ فَلَمْ يَرَوْا نِي

شَيْئًا وَلَمْ يَسْأَلْنِي إِلَّا أَنْ أَخْبِرَ عَنَّا فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَكْتُبَ لِي كِتَابَ مَوَادَّعِي آمَنُ بِهِ فَأَمَرَ عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ فَكَتَبَ لِي فِي رُقْعَةٍ مِنْ أَدِيمٍ ثُمَّ مَضَى [صححه البعاری (۳۹۰۶)، وابن حبان (۵۶۲۸۰)، والحاكم (۶۷/۳)].

(۱۷۷۳۳) حضرت سراقہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ (میرے قبول اسلام سے پہلے ہجرت کے موقع پر) کفار قریش کے کچھ قاصد ہمارے پاس آئے اور بتایا کہ قریش نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو شہید یا قید کرنے والے کے لئے پوری پوری دیت (سوسو اونٹوں) کا اعلان کیا ہے، ابھی میں اپنی قوم بنو مدلج کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی آیا اور ہمارے پاس کھڑے ہو کر کہنے لگا اے سراقہ! میں نے ابھی ساحل کی طرف کچھ لوگوں کو جاتے ہوئے دیکھا ہے، میرا خیال ہے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھی ہیں، سراقہ کہتے ہیں کہ میں سمجھ گیا یہ وہی لوگ ہیں لیکن میں نے ان سے کہہ دیا کہ یہ وہ لوگ نہیں ہیں، تم نے فلاں فلاں شخص کو دیکھا ہوگا جو ابھی ابھی یہاں سے گذر کر گئے ہیں۔

پھر میں تھوڑی دیر تک اس مجلس میں بیٹھا رہا، اس کے بعد میں کھڑا ہوا اور گھر چلا گیا اور اپنی باندی کو حکم دیا کہ ٹیلے کے پیچھے میرا گھوڑا لے جائے اور میرا انتظار کرے، پھر میں نے اپنا نیزہ سنبھالا اور گھر سے نکل پڑا، میں اپنے نیزے سے زمین پر لکیر کھینچتا چلا جا رہا تھا یہاں تک کہ اپنے گھوڑے کے پاس پہنچ گیا، میں اس پر سوار ہوا اور اسے سرپٹ دوڑا دیا، میں ان کے اتنا قریب پہنچ گیا کہ ان کا جسم مجھے نظر آنے لگا۔

جب میں ان دونوں کے اتنا قریب ہوا کہ ان کی آواز سنی جاسکتی تھی تو میرا گھوڑا ٹھوکر کھا کر گر پڑا اور میں بھی اس سے نیچے آ پڑا، میں زمین سے اٹھا اور اپنے ترکش سے تیر نکالے اور قال نکالنے لگا کہ انہیں نقصان پہنچاؤں یا نہیں؟ قال میں وہ تیر نکل آیا جو مجھے ناپسند تھا یعنی انہیں نقصان نہ پہنچاؤں، لیکن میں نے تیر کی بات کو ہوا میں اڑا دیا اور دوبارہ گھوڑے پر سوار ہو گیا، لیکن دوسری مرتبہ پھر اسی طرح ہوا، تیسری مرتبہ جب میں قریب پہنچا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کی آواز سنائی دینے لگی، ”نبی صلی اللہ علیہ وسلم دائیں بائیں نہیں دیکھ رہے تھے لیکن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بار بار ادھر ادھر دیکھتے تھے“ تو میرے گھوڑے کے اگلے دونوں پاؤں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئے، اور میں پھر گر پڑا۔

میں نے ڈانٹ کر اپنے گھوڑے کو اٹھایا، وہ اٹھ تو گیا لیکن اس کے پاؤں باہر نہیں نکل سکے، اور جب وہ سیدھا کھڑا ہوا تو وہاں سے دھوئیں کا ایک بادل آسمان تک چھا گیا، میں نے ایک مرتبہ پھر تیروں سے قال نکالی تو حسب سابق وہی تیر نکلا جو مجھے ناپسند تھا یعنی انہیں نقصان نہ پہنچاؤں، چنانچہ میں نے ان دونوں کو آواز دے کر اپنی طرف سے اطمینان دلایا، اور وہ رک گئے، میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے پاس پہنچ گیا۔

جب میرے ساتھ یہ معاملہ پیش آیا تو اسی وقت میرے دل میں یہ بات جاگزیں ہو گئی تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دین غالب آ کر رہے گا، چنانچہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ کی قوم نے آپ کے لئے دیت کا اعلان کر دیا ہے، اور میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے سفر پر نکل پڑنے اور لوگوں کی جاسوسی کے متعلق سب کچھ بتا دیا، پھر میں نے انہیں زاوراہ اور سامان سفر کی پیش

کی، لیکن انہوں نے مجھ سے کچھ نہیں لیا اور مجھ سے یہی مطالبہ کیا کہ میں ان کے متعلق ان تمام حالات کو مخفی رکھوں، میں نے نبی ﷺ سے درخواست کی کہ میرے لیے پروانہ امن لکھ دیں، نبی ﷺ نے حضرت عامر بن فہرہ کو حکم دیا اور انہوں نے چڑے کے ایک رقبے میں میرے لیے پروانہ امن لکھ دیا اور پھر نبی ﷺ آگے روانہ ہو گئے۔

حَدِيثُ ابْنِ مَسْعَدَةَ صَاحِبِ الْجُوشِ رَحِمَهُمُ اللَّهُ

حضرت ابن مسعدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۷۷۲۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ ابْنِ مَسْعَدَةَ صَاحِبِ الْجَيْشِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي قَدْ بَدَأْتُ لِمَنْ قَاتَهُ رُكُوعِي أَدْرَاكُهُ فِي بَطْنِ قِيَامِي وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي بَطْنِ قِيَامِي

(۱۷۷۳۵) حضرت ابن مسعدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اب میرا جسم بھاری ہو گیا ہے، اس لئے جس شخص سے میرا رکوع فوت ہو جائے، وہ اسے میرے قیام کے درمیانی وقفے میں پالے گا۔

حَدِيثُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷۷۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ أَنَّهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ دَخَلَ عَلَيْهِ أَصْحَابُهُ يَعُودُونَهُ وَهُوَ يَبْكِي فَقَالُوا لَهُ مَا يَبْكِيكَ أَلَمْ يَقُلْ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ مِنْ شَارِبِكَ ثُمَّ اقْرَأْهُ حَتَّى تَلْقَانِي قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبَضَ بِيَمِينِهِ قَبْضَةً وَأُخْرَى بِالْيَدِ الْأُخْرَى وَقَالَ هَذِهِ لِهَذِهِ وَهَذِهِ لِهَذِهِ وَلَا أَبَالِي فَلَا أَدْرِي فِي أَيِّ الْقَبْضَتَيْنِ أَنَا [انظر: ۱۷۷۳۷، ۲۰۹۴۴]

(۱۷۷۳۶) ابونضرہ کہتے ہیں کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ ”جن کا نام ابو عبد اللہ لیا جاتا تھا“ کے پاس ان کے کچھ ساتھی عیادت کے لئے آئے تو دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں، انہوں نے رونے کی وجہ پوچھی اور کہنے لگے کہ کیا نبی ﷺ نے آپ سے یہ نہیں فرمایا تھا کہ مونچھیں تراشو، پھر مستقل ایسا کرتے رہو یہاں تک کہ مجھ سے آلو؟ انہوں نے کہا کہ کیوں نہیں، لیکن میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دائیں ہاتھ سے ایک مٹھی بھر کر مٹی اٹھائی اور دوسرے ہاتھ سے دوسری مٹھی بھری، اور فرمایا یہ (مٹھی) ان (جنتیوں) کی ہے اور یہ (مٹھی) ان (جہنمیوں) کی ہے اور مجھے کوئی پروا نہیں، اب مجھے معلوم نہیں کہ میں کس مٹھی میں تھا۔

(۱۷۷۳۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ مَرَضَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَصْحَابُهُ يُعَوِّدُونَهُ فَبَكَى فَقِيلَ لَهُ مَا يَبْكُكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَلَمْ يَقُلْ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْذُ مِنْ شَارِبِكَ ثُمَّ أَقْرَهُ حَتَّى تَلْقَانِي قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبَضَ قَبْضَةً بِمِصْرِهِ وَقَالَ هَذِهِ لِهَذِهِ وَلَا أَبَالِي وَقَبَضَ قَبْضَةً أُخْرَى بِيَدِهِ الْأُخْرَى جَلَّ وَعَلَا فَقَالَ هَذِهِ لِهَذِهِ وَلَا أَبَالِي فَلَا أُدْرِي فِي أَيِّ الْقَبْضَتَيْنِ أَنَا [راجع: ۱۷۷۳۶].

(۱۷۷۳۷) ابونضرہ کہتے ہیں کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ "جن کا نام ابو عبد اللہ لیا جاتا تھا" کے پاس ان کے کچھ ساتھی عیادت کے لئے آئے تو دیکھا کہ وہ رورہے ہیں، انہوں نے رونے کی وجہ پوچھی اور کہنے لگے کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے یہ نہیں فرمایا تھا کہ مونچھیں تراشو، پھر مستقل ایسا کرتے رہو یہاں تک کہ مجھ سے آلو؟ انہوں نے کہا کہ کیوں نہیں، لیکن میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دائیں ہاتھ سے ایک مٹھی بھر کر مٹی اٹھائی اور دوسرے ہاتھ سے دوسری مٹھی بھری، اور فرمایا یہ (مٹھی) ان (جنتیوں) کی ہے اور یہ (مٹھی) ان (جہنمیوں) کی ہے اور مجھے کوئی پروا نہیں، اب مجھے معلوم نہیں کہ میں کس مٹھی میں تھا۔

حَدِيثُ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ عَمِّهِ عَنْ جَدِّهِ

جد عکرمہ بن خالد کی حدیث

(۱۷۷۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ عَمِّهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا كَانَ الطَّاعُونَ بِأَرْضِي وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا عَنْهَا وَإِذَا كَانَ بِأَرْضِي وَلَسْتُمْ بِهَا فَلَا تَقْرُبُوهَا [راجع: ۱۵۵۱۴].

(۱۷۷۳۸) عکرمہ بن خالد رضی اللہ عنہ کے دادا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے موقع پر ارشاد فرمایا جب کسی علاقے میں طاعون کی وبا پھیل پڑے اور تم وہاں پہلے سے موجود ہو تو اب وہاں سے نہ نکلو اور اگر تمہاری غیر موجودگی میں یہ وبا پھیلے تو تم اس علاقے میں مت جاؤ۔

حَدِيثُ رَبِيعَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ربیعہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۷۷۳۹) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَسَّانَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ

وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا حَسَنَ الْفَهْمِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
الْعُلُوَّاءُ بَيَاتُ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ [صححه الحاكم (۱/۱۹۸)، قال شعيب: اسناده صحيح].

(۱۷۷۳۹) حضرت ربیعہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے ”ہا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ“ کے ساتھ چمٹے رہو۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۷۷۴۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ يَعْنِي ابْنَ الْبَرِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ جَابِرٍ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَهْرَاقُ الْمَاءَ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَاِنْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي وَأَنَا خَلْفُهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى رَحِيلِهِ وَدَخَلْتُ أَنَا الْمَسْجِدَ فَجَلَسْتُ كَنِيًّا حَزِينًا فَخَرَجَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَطَهَّرَ فَقَالَ عَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ آلا أُخْبِرُكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ جَابِرٍ بِغَيْرِ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اقْرَأِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ حَتَّى تَخْتِمَهَا

(۱۷۷۴۰) حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، نبی ﷺ اس وقت قضاء حاجت کر کے آئے تھے، میں نے السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ کہا لیکن نبی ﷺ نے مجھے کوئی جواب نہ دیا، تین مرتبہ اسی طرح ہوا، پھر نبی ﷺ چل پڑے، میں بھی پیچھے پیچھے تھا، حتیٰ کہ نبی ﷺ اپنے خیمے میں داخل ہو گئے اور میں مسجد میں جا کر ٹمکیں اور مغموم ہو کر بیٹھ گیا، کچھ ہی دیر بعد نبی ﷺ وضو کر کے تشریف لے آئے اور تین مرتبہ عَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فرمایا، پھر فرمایا اے عبداللہ بن جابر! کیا میں تمہیں قرآن کریم کی سب سے بہترین سورت کے متعلق نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے فرمایا الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ آخر تک پڑھا کرو۔

حَدِيثُ مَالِكِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۷۷۴۱) حَدَّثَنَا سُورِجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنِي أَوْسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو مُقَابِلٍ السُّلَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي بُرَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِيهِ مَالِكِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُخَلَّقِينَ اللَّهُمَّ

اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالَ يَقُولُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَالْمُقَصِّرِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ وَالْمُقَصِّرِينَ ثُمَّ قَالَ وَأَنَا يُومِدُ مَخْلُوقُ الرَّأْسِ فَمَا يَسُرُّنِي بِحَلْقِي رَأْسِي حُمْرَ النِّعَمِ أَوْ خَطَرًا عَظِيمًا [انظر: ۱۷۸۱۱].

(۱۷۷۴۱) حضرت مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے دعاء کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ! حلق کرانے والوں کو معاف فرما، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! قصر کرانے والوں کے لئے بھی دعاء فرمائیے، نبی ﷺ نے پھر حلق کرانے والوں کے لئے دعاء فرمائی اور تیسری یا چوتھی مرتبہ قصر کرنے والوں کے لئے دعاء فرمائی، میں نے اس دن حلق کروایا ہوا تھا اس لئے مجھے اس کے بدلے میں سرخ اونٹ یا بہت زیادہ مال و دولت کا حاصل ہونا بھی پسند نہیں تھا۔

حَدِيثُ وَهْبِ بْنِ خَنْبَشٍ الطَّائِنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت وہب بن خنبش رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷۷۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ الزَّعَاظِرِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ خَنْبَشٍ الطَّائِنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً [اعرجه الحميدى (۹۳۲)]. قال شعيب، صحيح وهذا اسناد ضعیف. [انظر بعده].

(۱۷۷۴۳) حضرت ابن حنشل طائی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا رمضان میں عمرہ کرنا، حج کے برابر ہے۔

(۱۷۷۴۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ الْأَوْدِيُّ عَنْ عَامِرٍ عَنْ هَرِمِ بْنِ خَنْبَشٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي أَيِّ الشُّهُورِ أَغْتَمِرُ قَالَ اغْتَمِرِي فِي رَمَضَانَ فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً [قال البوصيري: وهذا اسناد ضعيف. قال الألباني: صحيح (ابن ماجة: ۲۹۹۲)]. قال شعيب: كسابقه.

(۱۷۷۴۵) حضرت ابن حنشل طائی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک خاتون آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! میں کس مہینے میں عمرہ کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا رمضان کے مہینے میں عمرہ کرو، کیونکہ رمضان میں عمرہ کرنا، حج کے برابر ہے۔

(۱۷۷۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي وَبَعْضُ ابْنِ مَعِينٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَقَالَ مَرَّةً وَكِيعٌ وَقَالَ سُفْيَانُ عَنْ يَتَانَ وَجَاهِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَهْبِ بْنِ خَنْبَشٍ الطَّائِنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً [قال البوصيري: هذا اسناد صحيح. قال الألباني: صحيح (ابن ماجة: ۲۹۹۱)].

[انظر: ۱۷۸۱۱].

(۱۷۷۴۳) حضرت ابن حوش طائی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا رمضان میں عمرہ کرنا، حج کے برابر ہے۔

حَدِيثُ قَيْسِ بْنِ عَالِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت قیس بن عائد رحمہ اللہ کی حدیثیں

(۱۷۷۴۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَالِدٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُطُبُ النَّاسَ عَلَى نَاقَةٍ وَحَبَشِيٍّ مُمِيسِكَ بِخَطَامِهَا [راجع: ۱۶۸۳۵].

(۱۷۷۴۵) حضرت قیس بن عائد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو ایک ایسی اونٹنی پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا جس کا کان چمدا ہوا تھا، اور ایک حبشی نے اس کی لگام تھام رکھی تھی۔

(۱۷۷۴۶) حَدَّثَنَا مُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ بْنِ كَثَابَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ الْمُؤَدَّبُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَالِدٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُطُبُ عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ وَعَبْدٌ حَبَشِيٍّ مُمِيسِكَ بِخَطَامِهَا [راجع: ۱۶۸۳۶].

(۱۷۷۴۶) حضرت قیس بن عائد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو ایک ایسی اونٹنی پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا جس کا کان چمدا ہوا تھا، اور ایک حبشی غلام نے اس کی لگام تھام رکھی تھی۔

حَدِيثُ أَيْمَنَ بْنِ خُرَيْمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت ایمن بن خرم رحمہ اللہ کی حدیث

(۱۷۷۴۷) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ أَبَانَا سُفْيَانُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ قَاتِلِ بْنِ قِصَالَةَ عَنْ أَيْمَنَ بْنِ خُرَيْمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطِيبًا فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَدَلْتُ شَهَادَةَ الزُّورِ إِشْرَاكًَا بِاللَّهِ قَلَامًا ثُمَّ قَرَأَ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ [قال الترمذی: غریب، قال الألبانی: ضعیف (الترمذی: ۲۲۹۹)].

[الحج: ۳۰]. [انظر: ۱۸۲۰۸، ۱۹۱۰۹].

(۱۷۷۴۷) حضرت ایمن بن خرم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور تین مرتبہ فرمایا لوگو! جھوٹی گواہی اللہ کے ساتھ شرک کے برابر ہے، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی کہ ”جوئی کی گندگی سے بچو اور جھوٹی بات کہنے سے بچو۔“

حَدِيثُ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ

حضرت خيثمه بن عبد الرحمن کی اپنے والد سے منقول حدیثیں

(۱۷۷۴۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ اسْمُ أَبِي أَبِي الْجَاهِلِيَّةِ عَزِيزًا فَسَمَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ (۱۷۷۴۸) خيثمه اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں میرے والد کا نام عزیز تھا، جسے بدل کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ”عبد الرحمن“ کر دیا۔

(۱۷۷۴۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ خَيْرِ أَسْمَائِكُمْ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ (۱۷۷۴۹) حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے سب ناموں میں سے بہترین نام عبد اللہ، عبد الرحمن اور حارث ہیں۔

(۱۷۷۵۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو وَكِيعٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ أَنَّ أَبَاهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ذَهَبَ مَعَ جَدِّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اسْمُ ابْنِكَ قَالَ عَزِيزٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْمِهِ عَزِيزًا وَلَكِنْ سَمِّهِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مِنْ خَيْرِ الْأَسْمَاءِ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَالْحَارِثُ (۱۷۷۵۰) خيثمه سے مروی ہے کہ ان کے والد عبد الرحمن ان کے دادا کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دادا سے پوچھا کہ تمہارے بیٹے کا کیا نام ہے؟ انہوں نے بتایا عزیز! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا نام عزیز نہ رکھو، بلکہ عبد الرحمن رکھو، پھر فرمایا کہ سب سے بہترین نام عبد اللہ، عبد الرحمن اور حارث ہے۔

(۱۷۷۵۱) حَدَّثَنَا سُورِجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا زَيْدٌ أَوْ عُبَادٌ عَنْ الْعَجَّاجِ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَبْرَةَ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا وَلَدَكَ قَالَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَعَبْدُ الْعَزْزِيِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ إِنَّ أَحَقَّ أَسْمَائِكُمْ أَوْ مِنْ خَيْرِ أَسْمَائِكُمْ إِنَّ سَمِيَّتُمْ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَالْحَارِثُ (۱۷۷۵۱) خيثمه سے مروی ہے کہ ان کے والد عبد الرحمن ان کے دادا کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دادا سے پوچھا کہ تمہارے بیٹے کا کیا نام ہے؟ انہوں نے بتایا فلاں، فلاں اور عبد العززی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ عبد الرحمن ہے پھر فرمایا کہ سب سے بہترین نام عبد اللہ، عبد الرحمن اور حارث ہے۔

(۱۷۷۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ وَلَدَ جَدِّي غُلَامًا لَسَمَاهُ عَزِيزًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَلَدَ لِي غُلَامٌ قَالَ فَمَا سَمَيْتَهُ قَالَ قُلْتُ عَزِيزًا قَالَ لَا بَلْ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ فَهُوَ أَبِي

(۱۷۷۵۲) ضمیمہ سے مروی ہے کہ میرے دادا کے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا، انہوں نے اس کا نام عزیز رکھا، پھر وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور عرض کیا کہ میرے یہاں بیٹا پیدا ہوا ہے، نبی ﷺ نے میرے دادا سے پوچھا کہ تم نے اس کا کیا نام رکھا؟ انہوں نے بتایا عزیز! نبی ﷺ نے فرمایا اس کا نام عبدالرحمن رکھو، وہی میرے والد تھے۔

حَدِيثُ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ الْأَسَدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت حنظلہ کاتب اسدی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷۷۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ حَنْظَلَةَ التَّمِيمِيِّ الْأَسَدِيِّ الْكَاتِبِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ حَتَّى كُنَّا رَأَى عَيْنٍ فَأَتَيْتُ أَهْلِي وَوَلَدِي لَضِحِكُكُمْ وَلَعِبُكُمْ وَذَكَرْتُ إِلَيْكُمْ كُنَّا فِيهِ فَنَخَرَجْتُ فَلَقَيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ نَافَقْتُ نَافَقْتُ فَقَالَ إِنَّا لَنَفَعَلُهُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا حَنْظَلَةُ لَوْ كُنْتُمْ تَكُونُونَ كَمَا تَكُونُونَ عِنْدِي لَصَافَحْتُكُمْ الْمَلَائِكَةَ عَلَى فُرُشِكُمْ أَوْ فِي طُرُقِكُمْ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَ هَذَا هَكَذَا قَالَ هُوَ يَعْنِي سُفْيَانُ يَا حَنْظَلَةَ سَاعَةً وَمَسَاعَةً [صححه مسلم (۲۷۵۰)]، [انظر: (۱۹۲۵۴)] .

(۱۷۷۵۳) حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، وہاں ہم جنت اور جہنم کا تذکرہ کرنے لگے اور ایسا محسوس ہوا کہ ہم انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں، پھر جب میں اپنے اہل خانہ اور بچوں کے پاس آیا تو ہنسنے اور دل لگی کرنے لگا، اچانک مجھے یاد آیا کہ ابھی ہم کیا تذکرہ کر رہے تھے؟ چنانچہ میں گھر سے نکل آیا، راستے میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو میں کہنے لگا کہ میں تو منافق ہو گیا ہوں، (اور ساری بات بتائی) انہوں نے فرمایا کہ یہ تو ہم بھی کرتے ہیں، پھر میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی کیفیت ذکر کی، نبی ﷺ نے فرمایا حنظلہ! اگر تم ہمیشہ اسی کیفیت میں رہنے لگو جس کیفیت میں تم میرے پاس ہوتے ہو تو تمہارے بستر و راستوں میں فرشتے تم سے مصافحہ کرنے لگیں، حنظلہ! وقت وقت کی بات ہوتی ہے۔

(۱۷۷۵۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْمُعَرِّفِ بْنِ صَفِيٍّ عَنْ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ قَالَ عَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَرَرْنَا عَلَى امْرَأَةٍ مَقْتُولَةٍ وَكَانَ اجْتَمَعَ عَلَيْهَا النَّاسُ قَالَ فَأَفْرَجُوا لَهُ فَقَالَ مَا كَانَتْ هَذِهِ تَقَاتِلُ ثُمَّ قَالَ لِرَجُلٍ انْطَلِقْ إِلَى عَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَقُلْ لَهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَأْمُرُكَ أَنْ لَا تَقْتُلَ ذُرِّيَّةً وَلَا عَسِيفًا يَقَالُ الْبُوصَيْرِيُّ: هَذَا اسناد صحيح. قال الألباني: حسن صحيح (ابن ماجه):

(۲۸۴۲، ابن ماجه: ۴۷۹۱). قال شعيب: صحيح لغيره].

(۱۷۷۵۳) حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ کسی غزوے کے لئے روانہ ہوئے، ہمارا گزر مقدمۃ الحیش کے ہاتھوں مرنے والی ایک عورت پر ہوا، لوگ وہاں جمع تھے، لوگوں نے نبی ﷺ کے لئے راستہ چھوڑ دیا، نبی ﷺ اس کی لاش کے پاس پہنچ کر رک گئے اور فرمایا یہ تو لڑائی میں شریک نہیں ہوگی، پھر ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ خالد کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ نبی ﷺ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ بچوں اور مزدوروں کو قتل نہ کریں۔

(۱۷۷۵۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنِي الْمُرْقَعُ بْنُ صَفِيِّ بْنِ رِبَاحٍ أَخِي حَنْظَلَةَ الْكَلَابِ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَدَّكَرَ الْحَدِيثُ [راجع: ۱۶۰۸۸] (۱۷۷۵۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۷۵۶) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ قَالَ أَخْبَرَنِي الْمُرْقَعُ بْنُ صَفِيِّ بْنِ رِبَاحٍ أَنَّ جَدَّهُ رِبَاحَ بْنَ رِبَاحٍ أَخْبَرَهُ فَلَدَّكَرَ الْحَدِيثُ (۱۷۷۵۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمرو بن امیہ ضمیری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷۷۵۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ فُلَانٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ لَحْمًا أَوْ عَرَفًا فَلَمْ يَمْضِضْ وَلَمْ يَمْسَ مَاءً فَصَلَّى [راجع: ۱۷۲۸۰] (۱۷۷۵۷) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے شانے کا گوشت دانتوں سے نوح کرتا دیا، پھر نماز کے لئے بلایا گیا تو نیا وضو کیے بغیر ہی نماز پڑھ لی۔

(۱۷۷۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْ كَيْفٍ يَحْتَزُّ مِنْهَا ثُمَّ دَعَى إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَقَوْضَ (۱۷۷۵۸) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے شانے کا گوشت دانتوں سے نوح کرتا دیا، پھر نماز کے لئے بلایا گیا تو نیا وضو کیے بغیر ہی نماز پڑھ لی۔

(۱۷۷۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمَرِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ [انظر ما بعده].

(۱۷۷۵۹) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر سح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۱۷۷۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ الْهَمَامِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو

بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمَرِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمَسِّحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ [راجع: ۱۷۳۷۶]

(۱۷۷۶۰) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں اور عمامے پر سح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۱۷۷۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ بْنُ هَمَّامٍ أَخُو عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَمَّدَ بْنَ أَبِي حُمَيْدٍ الْمَدَنِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَعْطَى الرَّجُلُ

امْرَأَتَهُ فَهُوَ صَدَقَةٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ هَمَّامٍ أَخُو عَبْدِ الرَّزَّاقِ [اخرجه الطيالسي (۱۳۶۴)].

قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف.

(۱۷۷۶۱) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے انسان اپنی بیوی کو جو کچھ دیتا ہے وہ

صدقہ ہوتا ہے۔

(۱۷۷۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمَرِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَرَزَ مِنْ كَيْفٍ فَكَلَّ فَاتَاهُ الْمُؤَدَّنُ فَالْقَى السَّكِينِ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

[راجع: ۱۷۳۸۰].

(۱۷۷۶۲) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شانے کا گوشت دانتوں سے

نوح کرتا دل فرمایا، پھر نماز کے لئے بلایا گیا تو نیا وضو کیے بغیر ہی نماز پڑھ لی۔

(۱۷۷۶۳) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ

جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ أَبْصَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمَسِّحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ

[راجع: ۱۷۳۷۶].

(۱۷۷۶۳) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر سح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حَدِيثُ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ

حضرت حکم بن سفیان رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷۷۶۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيذٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَزَائِدَةُ

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ أَوْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَدِيثِهِ رَأَيْتُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ وَتَوَضَّأَ وَنَضَحَ فَرَجَهُ بِالْمَاءِ قَالَ يَحْيَى بْنُ حَدِيثِهِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالٍ وَنَضَحَ [راجع: ۱۵۴۵۹].

(۱۷۷۶۳) حضرت ابوالحکم یا حکم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے پیشاب کیا، پھر وضو کر کے اپنی شرمگاہ پر پانی کے کچھ چھینے مار لئے۔

(۱۷۷۶۵) حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ قَالَ سَأَلْتُ أَهْلَ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ فَذَكَرُوا أَنَّهُ لَمْ يَذَرِكِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۵۴۶۰].

(۱۷۷۶۵) شریک رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حکم بن سفیان کے اہل خانہ سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے نبی ﷺ کو نہیں پایا تھا۔

(۱۷۷۶۶) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَوَهَبٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ غَيْرُهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱۷۷۶۶) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷۷۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو أَبُو عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ بِشْرِ التَّغْلِبِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي وَكَانَ جَلِيسًا لِأَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كَانَ بِدِمَشْقَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ وَكَانَ رَجُلًا مُتَوَحِّدًا فَلَمَّا يُجَالِسُ النَّاسَ إِنَّمَا هُوَ فِي صَلَاةٍ فَإِذَا فَرَغَ فَإِنَّمَا يُسَبِّحُ وَيُكَبِّرُ حَتَّى يَأْتِيَ أَهْلَهُ فَمَرَّ بِنَا يَوْمًا وَنَحْنُ عِنْدَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَقَدِمَتْ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَجَلَسَ فِي الْمَجْلِسِ الَّذِي فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ إِلَى جَنْبِهِ لَوْ رَأَيْتَنَا حِينَ التَّقَيْنَا نَحْنُ وَالْعَدُوُّ فَحَمَلَ فَلَانٌ لَطْعَنَ فَقَالَ خُذْهَا وَأَنَا الْعَلَامُ الْغَفَارِيُّ كَيْفَ تَرَى فِي قَوْلِهِ قَالَ مَا أَرَاهُ إِلَّا قَدْ أَبْطَلَ أَجْرَهُ فَسَمِعَ ذَلِكَ آخَرُ فَقَالَ مَا أَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا فَتَنَازَعَا حَتَّى سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ لَا بَأْسَ أَنْ يُحَمَّدَ وَيُؤْجَرَ قَالَ فَرَأَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ سُرَّ بِذَلِكَ وَجَعَلَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَيْهِ وَيَقُولُ أَنْتَ سَمِعْتَ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَمَا زَالَ يُعِيدُ عَلَيْهِ حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ لَيْسَ كُنَّ عَلَى رُكْبَتَيْهِ [انظر:

(۱۷۷۶۷) بشر تعلی ”جو حضرت ابو دراء رضی اللہ عنہ کے ہم جلس تھے“ کہتے ہیں کہ دمشق میں نبی ﷺ کے ایک صحابی رہتے تھے جنہیں ”ابن حنظلہ“ کہا جاتا تھا، وہ گوشہ نشین طبیعت کے آدمی تھے اور لوگوں سے بہت کم میل جول رکھتے تھے، ان کی عادت تھی کہ وہ نماز پڑھتے رہتے، اس سے فارغ ہوتے تو تسبیح و تکبیر میں مصروف ہو جاتے، اس کے بعد اپنے گھر چلے جاتے۔

ایک دن ہم لوگ حضرت ابو دراء رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ وہ ہمارے پاس سے گزرے، تو حضرت ابو دراء رضی اللہ عنہ نے ان سے عرض کیا کہ ہمیں کوئی ایسی بات بتائیے جس سے ہمیں فائدہ پہنچے اور آپ کو نقصان نہ پہنچے؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا، جب وہ لشکر واپس آیا تو ان میں سے ایک آدمی آ کر نبی ﷺ کی مجلس میں بیٹھ گیا اور اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے ایک آدمی سے کہنے لگا کہ کاش! تم نے وہ منظر دیکھا ہوتا جب ہمارا دشمن سے آنا سامنا ہوا تھا، اس موقع پر فلاں شخص نے اپنا نیزہ اٹھا کر کسی کافر کو مارتے ہوئے کہا یہ لو، میں غفاری نو جوان ہوں، اس کے اس جملے سے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میرے خیال میں تو اس نے اپنا ثواب ضائع کر دیا، دوسرے آدمی کے کانوں میں یہ آواز پڑی تو وہ کہنے لگا کہ مجھے تو اس میں کوئی حرج نظر نہیں آتا، اس پر دونوں میں جھگڑا ہو گیا، حتیٰ کہ نبی ﷺ نے بھی یہ بات سنی تو فرمایا سبحان اللہ! اس میں تو کوئی حرج نہیں کہ اس کی تعریف کی جائے اور اسے اجر بھی ملے۔

میں نے دیکھا کہ حضرت ابو دراء رضی اللہ عنہ یہ حدیث سن کر بہت خوش ہوئے اور ان کی طرف سراٹھا کر کہنے لگے کیا آپ نے خود نبی ﷺ سے یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا، حضرت ابو دراء رضی اللہ عنہ نے یہ بات اتنی مرتبہ دہرائی کہ میں سوچنے لگا یہ انہیں گھٹنوں کے بل بٹھا کر ہی چھوڑیں گے۔

(۱۷۷۶۸) قَالَ ثُمَّ مَرَّ بِنَا يَوْمًا آخَرَ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ النِّفْقَةَ عَلَى الْخَيْلِ لَبِ سَبِيلِ اللَّهِ تَكْبِيسُ يَدِهِ بِالْصَّدَقَةِ لَا يَقْبِضُهَا

(۱۷۷۶۸) اس کے بعد وہ ایک مرتبہ پھر ہمارے پاس سے گزرے اور حضرت ابو دراء رضی اللہ عنہ نے حسب سابق انہی الفاظ میں کسی حدیث کی فرمائش کی، انہوں نے جواب دیا کہ نبی ﷺ نے ہم سے فرمایا ہے راو خدا میں گھوڑے پر خرچ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس نے صدقہ کے لئے اپنے ہاتھوں کو کھول رکھا ہو، کبھی بند نہ کرتا ہو۔

(۱۷۷۶۹) قَالَ ثُمَّ مَرَّ بِنَا يَوْمًا آخَرَ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْفَعُ الرَّجُلُ خُرَيْمَ الْأَسَدِيِّ لَوْلَا طَوْلُ جُمْتِهِ وَإِسْبَالُ إِزَارِهِ قَبْلَ ذَلِكَ خُرَيْمًا فَجَعَلَ يَأْخُذُ شَفْرَةً يَقْطَعُ بِهَا شَعْرَهُ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ وَرَفَعَ إِزَارَهُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ قَالَ فَأَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ دَخَلْتُ بَعْدَ ذَلِكَ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَإِذَا عِنْدَهُ شَيْخٌ جُمْتُهُ فَوْقَ أُذُنَيْهِ وَرِدَاؤُهُ إِلَى سَاقَيْهِ فَسَأَلْتُ عَنْهُ فَقَالُوا هَذَا خُرَيْمُ الْأَسَدِيُّ

(۱۷۷۶۹) اس کے بعد وہ ایک مرتبہ پھر ہمارے پاس سے گزرے اور حضرت ابو دراء رضی اللہ عنہ نے حسب سابق انہی الفاظ میں کسی حدیث کی فرمائش کی، انہوں نے جواب دیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا خرم اسدی بہترین آدمی ہے،

اگر اس کے بال اتنے لمبے نہ ہوتے اور وہ شلواری ٹخنوں سے نیچے نہ لٹکاتا، خریم کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے ایک چھری لے کر نصف کانوں تک اپنے بال کاٹ لیے اور اپنا تہبند نصف پنڈلی تک اٹھالیا، میرے والد بتاتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے یہاں گیا تو وہاں ایک بزرگ نظر آئے جن کے بال کانوں سے اوپر اور تہبند پنڈلی تک تھی، میں نے لوگوں سے ان کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ خریم اسدی رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۱۷۷۷) قَالَ لَمْ مَرَّ بِنَا يَوْمًا آخَرَ وَنَحْنُ عِنْدَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّكُمْ قَادِمُونَ عَلَى إِخْوَانِكُمْ فَأَصْلِحُوا رِخَالَكُمْ وَأَصْلِحُوا لِبَاسَكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَلَا الْفَحْشَ

(۱۷۷۷) اس کے بعد ایک مرتبہ پھر وہ ہمارے پاس سے گزرے اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے حسب سابق ان سے فرمائش کی تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم لوگ اپنے بھائیوں کے پاس پہنچنے والے ہو لہذا اپنی سواریاں اور اپنے لباس درست کرلو، کیونکہ اللہ تعالیٰ یہودہ کو اور فحش گوئی کو پسند نہیں فرماتا۔

(۱۷۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ صَالِحٍ عَنْ سُلَيْمَانَ أَبِي الرَّبِيعِ قَالَ أَبِي هُوَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَدِيِّ رَوَى عَنْهُ شُعْبَةُ وَكَثِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى مُعَاوِيَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقَ فَرَأَيْتُ أُنَاسًا مُجْتَمِعِينَ وَشَيْخًا يُحَدِّثُهُمْ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا سَهْلُ بْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَكَلَ لَحْمًا فَلْيَتَوَضَّأْ [انظر: ۲۲۸۵۸]

(۱۷۷۸) قاسم "جو کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں" کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مسجد دمشق میں داخل ہوا، وہاں میں نے کچھ لوگوں کا مجمع دیکھا جنہیں ایک بزرگ حدیث سنا رہے تھے، میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ حضرت سہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ ہیں، میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص گوشت کھائے، اسے چاہئے کہ نیا وضو کرے۔

(۱۷۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ بِشْرِ التَّغْلِبِيُّ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ جَلِيسًا لِأَبِي الدَّرْدَاءِ بِدِمَشْقَ قَالَ كَانَ بِدِمَشْقَ رَجُلٌ يَقَالُ لَهُ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ مُتَوَحِّدًا لَا يَكَادُ يَكَلِّمُ أَحَدًا إِنَّمَا هُوَ فِي صَلَاةٍ فَإِذَا قَرَعَ يَسْبَحُ وَيَكْبُرُ وَيَهْلُلُ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ قَالَ فَمَرَّ عَلَيْنَا ذَاتَ يَوْمٍ وَنَحْنُ عِنْدَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَلِمَةً مِنْكَ تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَلَمَّا أَنْ قَدِمْنَا جَلَسَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَا فَلَانُ لَوْ رَأَيْتَ الْمَلَأْنَا طَعَنَ لَمْ قَالَ خُلِعْنَا وَأَنَا الْفَلَامُ الْفَقَارِيُّ فَمَا تَرَى قَالَ مَا أَرَاهُ إِلَّا قَدْ حَبِطَ أَجْرُهُ قَالَ فَتَكَلَّمُوا فِي ذَلِكَ حَتَّى سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْوَاتَهُمْ فَقَالَ بَلْ يُحَمَّدُ وَيُوجَرُ قَالَ فَسُرَّ بِذَلِكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ حَتَّى هَمَّ أَنْ

يَجُثُو عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِرَّارًا قَالَ نَعَمْ [راجع: ۱۷۷۶۷].

(۱۷۷۶۲) بشر تغلی "جو حضرت ابودراء رضی اللہ عنہ کے ہم جلس تھے" کہتے ہیں کہ دمشق میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی رہتے تھے جنہیں "ابن حنظلہ" کہا جاتا تھا، وہ گوشہ نشین طبیعت کے آدمی تھے اور لوگوں سے بہت کم میل جول رکھتے تھے، ان کی عادت تھی کہ وہ نماز پڑھتے رہتے، اس سے فارغ ہوتے تو تسبیح و تکبیر میں مصروف ہو جاتے، اس کے بعد اپنے گھر چلے جاتے۔

ایک دن ہم لوگ حضرت ابودراء رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ وہ ہمارے پاس سے گزرے، تو حضرت ابودراء رضی اللہ عنہ نے ان سے عرض کیا کہ ہمیں کوئی ایسی بات بتائیے جس سے ہمیں فائدہ پہنچے اور آپ کو نقصان نہ پہنچے؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا، جب وہ لشکر واپس آیا تو ان میں سے ایک آدمی آ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھ گیا اور اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے ایک آدمی سے کہنے لگا کہ کاش! تم نے وہ منظر دیکھا ہوتا جب ہمارا دشمن سے آمنا سامنا ہوا تھا، اس موقع پر فلاں شخص نے اپنا نیزہ اٹھا کر کسی کافر کو مارتے ہوئے کہا یہ لو، میں غفاری نو جوان ہوں، اس کے اس جملے سے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میرے خیال میں تو اس نے اپنا ثواب ضائع کر دیا، دوسرے آدمی کے کانوں میں یہ آواز پڑی تو وہ کہنے لگا کہ مجھے تو اس میں کوئی حرج نظر نہیں آتا، اس پر دونوں میں جھگڑا ہو گیا، حتیٰ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ بات سنی تو فرمایا سبحان اللہ! اس میں تو کوئی حرج نہیں کہ اس کی تعریف کی جائے اور اسے اجر بھی ملے۔

میں نے دیکھا کہ حضرت ابودراء رضی اللہ عنہ یہ حدیث سن کر بہت خوش ہوئے اور ان کی طرف سراٹھا کر کہنے لگے کیا آپ نے خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا، حضرت ابودراء رضی اللہ عنہ نے یہ بات اتنی مرتبہ دہرائی کہ میں سوچنے لگا یہ انہیں گھٹنوں کے بل بٹھا کر ہی چھوڑیں گے۔

(۱۷۷۷۲) ثُمَّ مَرَّ عَلَيْنَا يَوْمًا آخَرَ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَعَمْ الرَّجُلُ خُرِيمٌ الْأَسَدِيُّ لَوْ قَصَّ مِنْ شَعْرِهِ وَقَصَّرَ إِزَارَهُ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ ذَلِكَ خُرِيمًا فَعَجَّلَ فَاخَذَ الشُّفْرَةَ فَقَصَّرَ مِنْ جُمَّتِهِ وَرَفَعَ إِزَارَهُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ قَالَ أَبِي فَدَخَلْتُ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مَعَهُ عَلَى السَّرِيرِ شَعْرُهُ فَوْقَ أُذُنَيْهِ مُؤْتِرًا إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا خُرِيمٌ الْأَسَدِيُّ [راجع: ۱۷۷۶۹].

(۱۷۷۶۳) اس کے بعد وہ ایک مرتبہ پھر ہمارے پاس سے گزرے اور حضرت ابودراء رضی اللہ عنہ نے حسب سابق انہی الفاظ میں کسی حدیث کی فرمائش کی، انہوں نے جواب دیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا خريم اسدی بہترین آدمی ہے، اگر اس کے بال اتنے لمبے نہ ہوتے اور وہ شلوار ٹخنوں سے نیچے نہ لٹکاتا، خريم کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے ایک چھری لے کر نصف کانوں تک اپنے بال کاٹ لیے اور اپنا تہبند نصف پنڈلی تک اٹھالیا، خیرے والد بتاتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے یہاں گیا تو وہاں ایک بزرگ نظر آئے جن کے بال کانوں سے اوپر اور تہبند پنڈلی تک تھی، میں نے لوگوں سے ان کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ خريم اسدی رضی اللہ عنہ ہیں۔

(١٧٧٤) قَالَ ثُمَّ مَرَّ عَلَيْنَا يَوْمًا آخَرَ فَقَالَ أَبُو الدُّرْدَاءِ كَلِمَةً مِنْكَ تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا إِنْكُمْ قَادِمُونَ عَلَى إِخْوَانِكُمْ فَأَصْلِحُوا رِجَالَكُمْ وَلِبَاسَكُمْ حَتَّى تَكُونُوا إِلَى النَّاسِ كَأَنَّكُمْ شَامَةٌ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَلَا التَّفَحُّشَ [راجع: ١٧٧٧].

(۳۷۷۷) اس کے بعد ایک مرتبہ پھر وہ ہمارے پاس سے گزرے اور حضرت ابوذر داء جھنڈا نے حسب سابق ان سے فرمائش کی تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم لوگ اپنے بھائیوں کے پاس پہنچنے والے ہو لہذا اپنی سواریاں اور اپنے لباس درست کر لو، کیونکہ اللہ تعالیٰ یہودہ گوا اور فحش گوئی کو پسند نہیں فرماتا۔

(١٧٧٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِی الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِی عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِی رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِی أَبُو كَبْشَةَ السُّلُوكِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ ابْنَ الْحَنْظَلِيَّةِ الْأَنْصَارِيَّ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عُمَيَّةَ وَالْأَفْرَعَ سَآلَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَأَمَرَ مُعَاوِيَةَ أَنْ يَكْتُبَ بِهِ لَهُمَا فَفَعَلَ وَخَتَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِدَفْعِهِ إِلَيْهِمَا فَأَمَّا عُمَيَّةُ فَقَالَ مَا فِيهِ قَالَ فِيهِ الْإِذَى أَمَرْتُ بِهِ فَقَبْلَهُ وَعَقْدَهُ فِي عِمَامَتِهِ وَكَانَ أَحْكَمَ الرَّجُلَيْنِ وَأَمَّا الْأَفْرَعُ فَقَالَ أَحْمِلْ صَحِيفَةً لَا أَذْرى مَا فِيهَا كَصَحِيفَةِ الْمُتَكَلِّمِ فَأَخْبَرَ مُعَاوِيَةَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِمَا وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَمَرَّ بِبَيْعِرٍ مَنَاخٍ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ ثُمَّ مَرَّ بِهِ آخِرَ النَّهَارِ وَهُوَ عَلَى حَالِهِ فَقَالَ آيَنَ صَاحِبُ هَذَا الْبَيْعِرِ فَأَبْتُغِي فَلَمْ يَوْجَدْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ ثُمَّ ارْكَبُوهَا صَحَاحًا وَارْكَبُوهَا سِمَانًا كَالْمُتَسَخِّطِ إِنَّمَا إِنَّهُ مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَهُ مَا يُغْنِيهِ فَإِنَّمَا يُسْتَكْبَرُ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُغْنِيهِ قَالَ مَا يُغْنِيهِ أَوْ يَعْشِيهِ (وصححه ابن عزيمة: (٢٣٩١ و ٢٥٤٥)، وابن حبان (٣٣٩٤) وقال الألباني: صحيح (ابن داود):

(۱۷۷۷) حضرت سہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عیینہ اور اقرع نے کچھ مانگا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ ان کے لئے وہ چیز لکھ دیں، انہوں نے لکھ دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر مہر لگائی اور وہ خط ان کے حوالے کر دینے کا حکم دیا، عیینہ نے کہا کہ اس میں کیا لکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ تم نے جس کی خواہش کی تھی، عیینہ نے اسے چوما اور لپیٹ کر اپنے عمائے میں رکھ لیا، عیینہ ان دونوں میں سے زیادہ عقلمند تھا، جبکہ اقرع نے کہا کہ میں محلمس کی طرح صحیفہ اٹھا کر پھرتا پھروں، جس کے متعلق مجھے معلوم نہیں کہ اس میں کیا لکھا ہے؟

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو ان دونوں کی باتیں بتائیں، نبی ﷺ اپنے کسی کام سے نکلے تو دن کے پہلے صبحے میں مسجد کے دروازے پر بیٹھے ہوئے ایک اونٹ کے پاس سے گزرے، جب دن کے آخری پہر میں وہاں سے گزرے تو وہ اونٹ

اسی طرح بندھا ہوا تھا، نبی ﷺ نے پوچھا اس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ تلاش کے باوجود اس کا مالک نہیں ملا، نبی ﷺ نے فرمایا ان جانوروں کے بارے اللہ سے ڈرتے رہا کرو، ان پر اس وقت سوار ہوا کرو جب یہ تندرست اور صحت مند ہوں، پھر فرمایا جو شخص سوال کرے اور اس کے پاس اتنا موجود ہو کہ جو اس کی ضرورت پوری کر دے ”جیسے ابھی ایک ناراضگی ظاہر کرنے والے نے کیا“ تو وہ جہنم کے انکاروں میں اضافہ کرتا ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! ضرورت سے کیا مراد ہے؟ فرمایا کھانا۔

حدیث بسر بن ارطاة رضی اللہ عنہ

حضرت بسر بن ارطاة رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷۷۷۶) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ شَيْمٍ بْنِ بَيْتَانَ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ عَلِيُّ الْمُنْبَرِ يَرُودُ مَنْ حِينَ جَلَدَ الرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ سَرَقَا غَنَائِمَ النَّاسِ فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي مِنْ قَطْعِهِمَا إِلَّا أَنَّ بُسْرَ بْنَ أَرْطَاةٍ وَجَدَ رَجُلًا سَرَقَ فِي الْغَزْوِ يُقَالُ لَهُ مَصْدَرٌ فَجَلَدَهُ وَلَمْ يَقْطَعْ يَدَهُ وَقَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْقَطْعِ فِي الْغَزْوِ

(۱۷۷۷۶) حضرت جنادہ بن ابی امیہ رضی اللہ عنہ نے روڈس نامی جزیرے میں مال غنیمت چوری کرنے والے دو آدمیوں کو کوڑے مارنے کے بعد برسر منبر کہا کہ مجھے ان کے ہاتھ کاٹنے میں کوئی رکاوٹ نہ تھی، البتہ ایک مرتبہ حضرت بسر بن ارطاة رضی اللہ عنہ نے کسی غزوے میں ایک آدمی کو جس کا نام ”مصدر“ تھا، چوری کرتے ہوئے پایا تو اسے کوڑے مارے، ہاتھ نہیں کاٹے اور فرمایا کہ نبی ﷺ نے ہمیں جہاد کے دوران ہاتھ کاٹنے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۷۷۷۷) حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ شَيْمٍ بْنِ بَيْتَانَ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ بُسْرِ بْنِ أَرْطَاةٍ فَأَتَانِي بِمَصْدَرٍ قَدْ سَرَقَ بُخَيْيَةً فَقَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْ الْقَطْعِ فِي الْغَزْوِ لَقَطَعْتُكَ فَجَلَدَ ثُمَّ خَلَّى سَبِيلَهُ (۱۷۷۷۷) حضرت جنادہ بن ابی امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت بسر بن ارطاة رضی اللہ عنہ نے کسی غزوے میں ایک آدمی کو جس کا نام ”مصدر“ تھا، چوری کرتے ہوئے پایا تو اسے کوڑے مارے، ہاتھ نہیں کاٹے اور فرمایا کہ نبی ﷺ نے ہمیں جہاد کے دوران ہاتھ کاٹنے سے منع فرمایا ہے، اگر میں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث نہ سنی ہوتی تو میں تمہارا ہاتھ کاٹ دیتا، پھر اس کا راستہ چھوڑ دیا۔

(۱۷۷۷۸) حَدَّثَنَا هَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ خَلَسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ بُسْرِ بْنِ أَرْطَاةٍ الْقُرَشِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو اللَّهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا وَاجْرِنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ هَيْثَمٍ بِصَحِيحِهِ ابْنِ حَبَّانَ

(۹۴۹)، والحاكم (۵۹۱/۳). قال شعيب: رجاله موثقون.

(۱۷۷۷۹) حضرت بسر بن علیؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ دعاء کرتے ہوئے سنا ہے اے اللہ! تمام محاملات میں ہمارا انجام بخیر فرما، اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے محفوظ فرما۔

حَدِيثُ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت نواس بن سمعان کلابیؓ کی مرویات

(۱۷۷۷۹) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَبُو الْعَبَّاسِ الدَّمَشْقِيُّ بِمَكَّةَ إِمْلَاءً قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ الطَّائِيُّ قَاضِي حِمَصَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ بْنُ نَفْسٍ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّوَاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَضَ فِيهِ وَرَفَعَ حَتَّى ظَنَّنَاهُ فِي طَائِفَةِ النَّحْلِ فَلَمَّا رُحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذَلِكَ لِي وَجُوهَنَا فَسَأَلَنَاهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَكَرْتَ الدَّجَالَ الْغَدَاةَ فَخَفَضْتَ فِيهِ وَرَفَعْتَ حَتَّى ظَنَّنَاهُ فِي طَائِفَةِ النَّحْلِ قَالَ غَيْرُ الدَّجَالَ أَخَوْفِي عَلَيْكُمْ فَإِنْ يَخْرُجُ وَأَنَا فِيكُمْ فَلَا حَاجِبَ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجُ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَأَمُرُّ حَاجِبٍ لِنَفْسِي وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابَّ جَعْدًا فَكُطِّ عَيْنُهُ طَائِفَةً وَإِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ بَحْلَةٍ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَشِمَالًا يَا عِبَادَ اللَّهِ ابْتَرُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لُبُّهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا يَوْمَ كَسَنَةِ وَيَوْمَ كَشْهَرِ وَيَوْمَ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرِ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي هُوَ كَسَنَةُ أَبْكَفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالَ لَا أَقْدُرُوا لَهُ قُدْرَةَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْفَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ قَالَ فَيَمُرُّ بِالْحَيِّ فَيَدْعُوهُمْ فَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتَنْبُتُ وَتَكْرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ وَهِيَ أَطْوَلُ مَا كَانَتْ ذُرَى وَأَمْدُهُ خَوَاصِرَ وَأَسْبَغُهُ ضُرُوعًا وَيَمُرُّ بِالْحَيِّ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّوا عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَتَبْعُهُ أَمْوَالُهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُمَجِلِينَ لَيْسَ لَهُمْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ شَيْءٌ وَيَمُرُّ بِالْخَرِيبَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزِي فَتَبْعُهُ كُنُوزُهَا كَيْفَ سَبَبِ النَّحْلِ قَالَ وَيَأْمُرُ بِرَجُلٍ فَيَقْتُلُ فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جِزْلَتَيْنِ رَمِيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيَقْبَلُ إِلَيْهِ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ قَالَ فَبَيْنَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاصْبَا يَدُهُ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَئِينَ فَيَتْبَعُهُ فَيُدْرِكُهُ فَيَقْتُلُهُ عِنْدَ بَابِ لُدِّ الشَّرْقِيِّ قَالَ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا مِنْ عِبَادِي لَا يَدَانِ لَكَ بِقَتَالِهِمْ فَحَوِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ فَيَبْعَثُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِأَجُوجَ وَمَاجُوجَ وَهُمْ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ كُلِّ حَذَبٍ يُنْسِلُونَ فَيَرْغَبُ

عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَبُرِّسِلُ عَلَيْهِمْ نَفَقًا فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ قُرْسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ
 لَيُهِبُ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ بَيْتًا إِلَّا قَدْ مَلَأَهُ زَهْمُهُمْ وَنَيْتُهُمْ فَبِرَغَبٍ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ
 إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَبُرِّسِلُ عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَأَغْنَانِي الْبُحْتِ فَتَعْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ
 ابْنُ جَابِرٍ فَخَدَّئِنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ السُّكْسَكِيُّ عَنْ كَعْبٍ أَوْ غَيْرِهِ قَالَ فَتَطْرَحُهُمْ بِالْمُهَبَّلِ قَالَ ابْنُ جَابِرٍ
 فَقُلْتُ يَا أَبَا يَزِيدَ وَابْنُ الْمُهَبَّلِ قَالَ مَطْلَعُ الشَّمْسِ قَالَ وَبُرِّسِلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَطَرًا لَا يَكُنُ مِنْهُ بَيْتٌ وَبَرٌّ
 وَلَا مَنَرٌ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فَبُرِّسِلُ الْأَرْضُ حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَاقَةِ وَيُقَالُ لِلْأَرْضِ أَنْبَى تَمَرَتِكَ وَرَدَّى بَرَكَتِكَ
 قَالَ فَيَوْمَئِذٍ يَأْكُلُ النَّفَرُ مِنَ الرَّمَانَةِ وَيَسْتَظِلُّونَ بِفُحْفُفِهَا وَيُبَارِكُ فِي الرُّسْلِ حَتَّى أَنَّ اللَّفْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي
 الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللَّفْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ تَكْفِي الْفَحْدَ وَالشَّاةُ مِنَ الْغَنَمِ تَكْفِي أَهْلَ الْبَيْتِ قَالَ فَبَيْنَا هُمْ عَلَى
 ذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رِبْعًا طَيِّبَةً نَحَتْ أَبْطَاهِمُ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُسْلِمٍ أَوْ قَالَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَيَقْبِضُ
 شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ تَهَارُجَ الْحَبِيرِ وَعَلَيْهِمْ أَوْ قَالَ وَعَلَيْهِ تَقُومُ السَّاعَةُ [صحيحه مسلم (۲۹۳۷)]،
 والحاكم (۱۹۲۵)۔

(۱۷۷۹) حضرت نو اس بن سمان کلابی سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک دن دجال کا بیان کیا تو اس کی ذلت بھی
 بیان کی (کہ وہ کانا ہے اور اللہ کے نزدیک ذلیل ہے) اور اس کی بڑائی بھی بیان کی (کہ اس کا قتل سخت ہے اور وہ عادت کے
 خلاف باتیں دکھلا دے گا)، یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ وہ ان کجوروں میں ہے (یعنی ایسا قریب ہے گویا حاضر ہے یہ آپ کے بیان
 کا اثر اور صحابہ کے ایمان کا سبب تھا) جب ہم لوٹ کر آنحضرت ﷺ کے پاس گئے (یعنی دوسرے وقت) تو آپ ﷺ نے
 دجال کے ڈر کا اثر ہم میں پایا (ہمارے چہروں پر گھبراہٹ اور خوف سے) آپ ﷺ نے پوچھا: تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے
 عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ صبح کو آپ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا اس کی ذلت بھی بیان کی اور اس کی عظمت بھی بیان کی یہاں تک
 کہ ہم سمجھے کہ وہ انہی کجور کے درختوں میں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا دجال کے سوا اوروں کا مجھے زیادہ ڈر ہے تم پر اور دجال اگر
 میری موجودگی میں نکلا تو میں اس سے حجت کروں گا تمہاری طرف سے (تم الگ رہو گے) اور اگر اس وقت نکلے جب میں تم
 میں نہ ہوں (بلکہ میری وفات ہو جائے) تو ہر ایک شخص اپنی حجت آپ کر لے اور اللہ میرا خلیفہ ہے ہر مسلمان پر۔

دیکھو! دجال جو ان ہے اس کے بال بہت ٹھنڈے یا لے ہیں اس کی آنکھ ابھری ہوئی ہے، دیکھو دجال خلد سے نکلے گا جو
 شام اور عراق کے درمیان (ایک راہ) ہے اور فساد پھیلاتا پھرے گا دائیں طرف اور بائیں طرف ملکوں میں اے اللہ کے بندوں
 مضبوط رہنا ایمان پر ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کتنے دنوں تک زمین پر رہے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ چالیس دن تک
 جن میں ایک دن سال بھر کا ہوگا اور ایک دن ایک مہینے کا اور ایک دن ایک ہفتے کا اور باقی دن تمہارے ان دنوں کی طرح، ہم
 نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ دن جو ایک برس کا ہوگا کیا اس میں ہم کو ایک دن کی (پانچ نمازیں) کافی ہوں گی، آپ ﷺ

نے فرمایا اندازہ کر کے نماز پڑھ لو، ہم نے عرض کیا وہ زمین میں کس قدر جلد چلے گا، آپ ﷺ نے فرمایا اس کی مثال بارش کی سی ہے جو ہوا کے بعد آتی ہے، وہ ایک قوم کے پاس آئے گا اور ان کو اپنی طرف بلائے گا وہ اس کی مان لیں گے اور اس پر ایمان لائیں گے (معاذ اللہ وہ الوہیت کا دعویٰ کرے گا) پھر وہ آسمان کو حکم دے گا ان پر پانی برسے گا اور زمین کو حکم دے گا وہ اناج اگائے گی اور ان کے جانور شام کو آئیں گے (چراگاہ سے لوٹ کر) ان کی کوہان خوب اونچی یعنی خوب موٹے تازے ہو کر اور ان کے تھن خوب بھرے ہوئے دودھ والے اور ان کی کھوکھیں پھولی ہوں گی پھر ایک قوم کے پاس آئے گا ان کو اپنی طرف بلائے گا وہ اس کی بات نہ مانیں گے (اس کے خدا ہونے کو رد کر دیں گے) آخر دجال ان کے پاس سے لوٹ جائے گا صبح کو ان کا ملک قحط زدہ ہوگا اور ان کے ہاتھ میں کچھ نہیں رہے گا۔ پھر دجال ایک کھنڈر پر سے گزرے گا اور اس سے کہے گا اپنے خزانے نکال، اس کھنڈر کے سب خزانے اس کے ساتھ ہو لیں گے جیسے شہد کی مکھیاں بڑی مکھی یعنی یعسوب کے ساتھ ہوتی ہیں، پھر ایک شخص کو بلائے گا جو اچھا موٹا تازہ جوان ہوگا اور نکوار سے اس کو مارے گا۔ وہ دو ٹکڑے ہو جائے گا اور ہر ایک ٹکڑے کو دوسرے ٹکڑے سے تیر کے (گرنے کے) فاصلہ تک کر دے گا۔ پھر اس کا نام لے کر اس کو بلائے گا، وہ شخص زندہ ہو کر آئے گا اس کا منہ چمکتا ہوگا اور ہنستا ہوگا۔

خیر دجال اور لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ اتنے میں اللہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو بھیجے گا اور وہ سفید مینار پر دمشق کے مشرق کی جانب اتریں گے۔ دوزر د کپڑے پہنے ہوئے (جو درس یا زعفران میں رنگے ہوں گے) اور اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازو پر رکھے ہوئے، حضرت عیسیٰ چلیں گے اور دجال کو باب لد پر پائیں گے، وہاں اس مردود کو قتل کریں گے، لوگ اس حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ وحی بھیجے گا، حضرت عیسیٰ پر اے عیسیٰ میں نے اپنے بندوں میں سے ایسے بندوں کو نکالا ہے کہ ان سے کوئی لڑ نہیں سکتا تو میرے (مومن) بندوں کو طور پہاڑ پر لے جا اور اللہ تعالیٰ یا جوج اور ماجوج کو بھیجے گا جیسے اللہ نے فرمایا: مَنْ كُلُّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ یعنی ہر ایک ٹیلے پر سے پھسلتے ہوئے محسوس ہوں گے، حضرت عیسیٰ اور آپ کے ساتھی اللہ کی درگاہ میں دعا کریں گے تو اللہ یا جوج ماجوج لوگوں پر ایک پھوڑا بھیجے گا (اس میں کیڑا ہوتا ہے) ان کی گردنوں میں وہ دوسرے دن صبح کو سب مرے ہوئے ہوں گے جیسے ایک آدمی مرتا ہے اور حضرت عیسیٰ اور آپ کے ساتھی پہاڑ سے اتریں گے اور ایک بالشت برابر جگہ نہ پائیں گے جو ان کی چکنائی، بد بو اور خون سے خالی ہو آخروہ پھر دعا کریں گے اللہ کی جناب میں اللہ تعالیٰ کچھ پرندے بھیجے گا جن کی گردنیں سختی اونٹوں کی گردنوں کے برابر ہوں گی وہ ان کی لاشیں اٹھا کر لے جائیں گے اور جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا وہاں ڈال دیں گے پھر اللہ تعالیٰ پانی برسائے گا کوئی گھر خواہ وہ کچا ہو یا پکا اس پانی کو نہ روک سکے گا یہ پانی ان سب کو دھو ڈالے گا یہاں تک کہ زمین آئینہ کی طرح صاف ہو جائے گی پھر زمین سے کہا جائے گا اب اپنے پھل اگا اور اپنی برکت پھیر لا، اس دن کئی آدمی مل کر ایک انار کھائیں گے اور سیر ہو جائیں گے اور انار کے چھلکے سے سایہ کریں گے (چھتری کی طرح) اتنے بڑے بڑے انار ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ دودھ میں برکت دے گا یہاں تک کہ ایک دودھ والی اونٹنی لوگوں کی کئی جماعتوں پر

کافی ہوگی ایک گائے دودھ والی ایک قبیلہ کے لوگوں کو کافی ہوگی اور ایک بکری دودھ والی ایک چھوٹے قبیلے کو کافی ہو جائے گی لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا وہ ان کی بغلوں کے تلے اتر کرے گی اور ہر ایک مومن کی روح قبض کرے گی اور باقی لوگ گدھوں کی طرح لڑتے جھگڑتے یا جماع کرتے (اعلانیہ) رہ جائیں گے ان ہی لوگوں پر قیامت ہوگی۔

(۱۷۷۸۰) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى ابْنَ جَابِرٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّوَاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ قَلْبٍ إِلَّا وَهُوَ بَيْنَ أَصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ رَبِّ الْعَالَمِينَ إِنْ شَاءَ أَنْ يُقِيمَهُ أَقَامَهُ وَإِنْ شَاءَ أَنْ يُزِيغَهُ أَزَاغَهُ وَكَانَ يَقُولُ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قُلُوبَنَا عَلَى دِينِكَ وَالْمِيزَانَ بِيَدِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ يَخْفِضُهُ وَيَرْفَعُهُ [صححه ابن حبان (۹۴۳)، والحاكم (۵۲۵/۱)]. وقال البوصيري: هذا اسناد صحيح. قال

الألبانی: صحيح (ابن ماجة: ۱۹۹).

(۱۷۷۸۰) حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جتنے بھی دل ہیں، وہ رب العالمین کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں، اگر وہ کسی دل کو سیدھا رکھنا چاہے تو سیدھا رکھتا ہے اور اگر ٹیڑھا کرنا چاہے تو ٹیڑھا کر دیتا ہے، اور نبی ﷺ یہ دعا فرماتے تھے اے دلوں کو پلٹنے والے! ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت قدمی عطا فرما، اور میزانِ عملِ رحمان کے ہاتھ میں ہے، وہ اسے اونچا نیچا کرتا رہتا ہے۔

(۱۷۷۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّوَاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ وَكَذَا قَالَ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطْلُعَ النَّاسُ عَلَيْهِ [صححه مسلم (۲۵۵۳)، والحاكم (۱۴/۲)]. قال شعيب: اسناد صحيح. [انظر: ۱۷۷۸۳].

(۱۷۷۸۱) حضرت نواس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے نیکی اور گناہ کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا نیکی حسن خلق کا نام ہے اور گناہ وہ ہوتا جو تمہارے دل میں کھلے اور تم اس بات کو ناپسند سمجھو کہ لوگ اس سے واقف ہوں۔

(۱۷۷۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ أَبُو الْمُعِيرَةِ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ الطَّائِيُّ عَنْ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَعْلَمَهُ النَّاسُ

(۱۷۷۸۲) حضرت نواس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے نیکی اور گناہ کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا نیکی حسن خلق کا نام ہے اور گناہ وہ ہوتا جو تمہارے دل میں کھلے اور تم اس بات کو ناپسند سمجھو کہ لوگ اس سے واقف ہوں۔

(۱۷۷۸۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جُبَيْرٍ بْنَ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيَّ

يَذْكُرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِيمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِيمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَمِثَتْ أَنْ يَطْلُعَ النَّاسُ عَلَيْهِ [راجع: ۱۷۷۸۱].

(۱۷۷۸۳) حضرت نواس بن سمعان سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے نیکی اور گناہ کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا نیکی حسن خلق کا نام ہے اور گناہ وہ ہوتا جو تمہارے دل میں کھلے اور تم اس بات کو ناپسند سمجھو کہ لوگ اس سے واقف ہوں۔

(۱۷۷۸۴) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّادٍ أَبُو الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا لَيْثٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جُبَيْرٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا وَعَلَى جَنْبَيْهِ الصِّرَاطِ سُورَانِ فِيهِمَا أَبْوَابٌ مُفْتَحَتَةٌ وَعَلَى الْأَبْوَابِ سُورٌ مَرْخَاةٌ وَعَلَى بَابِ الصِّرَاطِ دَاعٍ يَقُولُ أَيُّهَا النَّاسُ ادْخُلُوا الصِّرَاطَ جَمِيعًا وَلَا تَتَفَرَّجُوا وَدَاعٍ يَدْعُو مِنْ جَوْفِ الصِّرَاطِ فَإِذَا أَرَادَ يَفْتَحُ شَيْئًا مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ قَالَ وَيُحَكِّكَ لَا تَفْتَحْهُ فَإِنَّكَ إِنْ تَفْتَحْهُ قَلْبُجُهُ وَالصِّرَاطُ الْإِسْلَامُ وَالسُّورَانِ حُدُودُ اللَّهِ تَعَالَى وَالْأَبْوَابُ الْمُفْتَحَتُ مَحَارِمُ اللَّهِ تَعَالَى وَذَلِكَ الدَّاعِي عَلَى رَأْسِ الصِّرَاطِ كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالدَّاعِي فَوْقَ الصِّرَاطِ وَاعِظُ اللَّهِ فِي قَلْبِ كُلِّ مُسْلِمٍ [صححه الحاكم (۷۳/۱) وقال الترمذی: حسن غریب وقال الألبانی: صحیح (الترمذی: ۲۸۵۹) قال شعيب: صحیح وهذا اسناد حسن]، [انظر: ۱۷۷۸۶].

(۱۷۷۸۳) حضرت نواس بن سمعان سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ نے ایک مثال بیان فرمائی ہے کہ ایک صراط مستقیم ہے جس کی دونوں جانب دیواریں ہیں، ان دیواروں میں کھلے ہوئے دروازے ہیں، دروازوں پر پردے لٹک رہے ہیں، اور راستے کے مرکزی دروازے پر ایک داعی کھڑا کھڑا رہا ہے لوگو! سب کے سب اس میں داخل ہو جاؤ، داعی بائیں منتشر نہ ہو، اور ایک داعی راستے کے بیچ میں پکار رہا ہے، جب کوئی شخص ان میں سے کوئی دروازہ کھولنا چاہتا ہے تو وہ اس سے کہتا ہے کہ اسے مت کھولنا، اس لئے کہ اگر تم نے اسے کھول لیا تو تم اس میں داخل ہو جاؤ گے۔

صراط مستقیم سے مراد اسلام ہے، دیواروں سے مراد حدود اللہ ہیں، کھلے ہوئے دروازے محارم ہیں، اور راستے کے مرکزی دروازے پر جو داعی ہے، وہ قرآن کریم ہے، اور راستے کے عین بیچ میں جو داعی ہے، وہ ہر مسلمان کے دل میں اللہ کا ایک داعی ہے (جسے ضمیر کہتے ہیں)

(۱۷۷۸۵) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ عَنْ ثَوْرٍ بْنِ يَزِيدَ عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ نَوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبُرَتْ خِيَانَةٌ تَحْدُثُ أَخَاكَ حَدِيثًا هُوَ لَكَ مُصَدِّقٌ وَأَنْتَ بِهِ كَاذِبٌ (۱۷۷۸۵) حضرت نواس بن سمعان سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تم اپنے بھائی سے کوئی بات بیان کرو، وہ تمہیں سچا سمجھ رہا ہو، حالانکہ تم اس سے جھوٹ بول رہے ہو۔

(۱۷۷۸۶) حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ قَالَ حَدَّثَنِي بَجِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ضَرَبَ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا عَلَى كَنَفِي الصِّرَاطِ سُورَانِ فِيهِمَا أَبْوَابٌ مُفْتَحَتَةٌ وَعَلَى الْأَبْوَابِ سُورٌ وَدَاعٍ يَدْعُو عَلَى رَأْسِ الصِّرَاطِ وَدَاعٍ يَدْعُو مِنْ قَوْفِهِ وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ قَالَ الْأَبْوَابُ الَّتِي عَلَى كَنَفِي الصِّرَاطِ حُدُودُ اللَّهِ لَا يَقَعُ أَحَدٌ فِي حُدُودِ اللَّهِ حَتَّى يُكْشَفَ سِتْرُ اللَّهِ وَالَّذِي يَدْعُو مِنْ قَوْفِهِ وَاعِظُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [راجع: ۱۷۷۸۴].

(۱۷۷۸۶) حضرت نواس رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ نے ایک مثال بیان فرمائی ہے کہ ایک صراط مستقیم ہے جس کی دونوں جانب دیواریں ہیں، ان دیواروں میں کھلے ہوئے دروازے ہیں، دروازوں پر پردے لٹک رہے ہیں، اور راستے کے مرکزی دروازے پر ایک داعی کھڑا کہہ رہا ہے اور ایک داعی اس کے اوپر سے پکار رہا ہے ”اللہ سلامتی والے گھر کی دعوت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے، صراط مستقیم کی طرف ہدایت دے دیتا ہے“

کھلے ہوئے دروازے حدود اللہ ہیں، کہ کوئی آدمی انہیں نہ کھولے اور راستے کے اوپر جو داعی ہے، وہ ہر مسلمان کے دل میں اللہ کا ایک داعی ہے (جسے ضمیر کہتے ہیں)

(۱۷۷۸۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُرَشِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّوَاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُوتَى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَهْلِيهِ الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ تَقْدَمُهُمْ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ وَضَرَبَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَمْثَالٍ مَا نَسِيْتُهُنَّ بَعْدُ قَالَ كَانَتْهُمَا عَمَامَتَانِ أَوْ ظُلَّتَانِ أَوْ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ كَانَتْهُمَا لِرُفْقَانِ مِنْ طَخِرٍ صَوَافٍ يُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبَيْهِمَا [صححه مسلم ۸۰۵].

(۱۷۷۸۷) حضرت نواس رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن قرآن کریم اور اہل قرآن ”جنہوں نے اس پر عمل بھی کیا ہو“ کو اس طرح لایا جائے گا کہ سورہ بقرہ اور آل عمران اس کے آگے آگے ہوگی، نبی ﷺ نے ان دونوں سورتوں کی تین مثالیں بیان فرمائیں جنہیں میں اب تک بھلا نہیں پایا، نبی ﷺ نے فرمایا وہ دونوں سورتیں بادل کی طرح ہوں گی یا سائبان کی طرح جن کے درمیان روشنی ہو، یا پرندوں کی صف بستہ قطاروں کی طرح ہوں گی اور اپنے پڑھنے والے کی طرف سے حجت بازی کریں گی۔

رابع مسند الشاميين

حَدِيثُ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ أَبِي الْوَلِيدِ رضي الله عنه

حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضي الله عنه کی حدیثیں

(۱۷۷۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اُنْبَاؤًا سُفْيَانُ عَنْ ثَوْرٍ بْنِ يَزِيدَ عَنْ نَصْرِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَنَفُّفِ اُذُنَابِ الْخَيْلِ وَأَعْرَافِهَا وَنَوَاصِيهَا وَقَالَ اُذُنَابُهَا مَذَابُهَا وَأَعْرَافُهَا إِذَاؤُهَا وَنَوَاصِيهَا مَعْقُودٌ بِهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

(۱۷۷۸۸) حضرت عتبہ رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کی دموں، ایالوں اور پیشانیوں کے بال نوچنے سے منع فرمایا ہے، اور ارشاد فرمایا کہ ان کی دم ان کے لئے مورچہل ہے، ان کی ایال سردی سے بچاؤ کا ذریعہ ہے، اور ان کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لئے خیر رکھ دی گئی ہے۔

(۱۷۷۸۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ وَحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا حَرِيزٌ عَنْ شُرَحْبِيلَ ابْنِ شُعْبَةَ الرَّحْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُتْبَةَ بْنَ عَبْدِ السَّلَامِ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَمُوتُ وَقَالَ حَسَنٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَتَوَلَّى لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَلْفُوا الْحِثَّ إِلَّا تَلَقَّوهُ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ مِنْ آيَاتِهَا شَاءَ دَخَلَ [قال الألباني: حسن]

(ابن ماجہ: ۱۶۰۴)۔ قال شعب: صحيح وهذا اسناد حسن۔ [انظر: ۱۷۷۹۴]۔

(۱۷۷۸۹) حضرت عتبہ رضي الله عنه سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس مسلمان کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں، وہ اسے جنت کے آٹھوں دروازوں پر ملیں گے کہ وہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

(۱۷۷۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ نَصْرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ جَرِّ أَعْرَافِ الْخَيْلِ وَتَنَفُّفِ اُذُنَابِهَا وَجَرِّ نَوَاصِيهَا وَقَالَ أَمَّا اُذُنَابُهَا فَإِنَّهَا مَذَابُهَا وَأَمَّا أَعْرَافُهَا فَإِنَّهَا إِذَاؤُهَا وَأَمَّا نَوَاصِيهَا فَإِنَّ الْخَيْرَ مَعْقُودٌ فِيهَا [انظر: ۱۷۷۹۳]۔

(۱۷۷۹۰) حضرت عتبہ رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کی دموں، ایالوں اور پیشانیوں کے بال نوچنے سے منع فرمایا ہے، اور ارشاد فرمایا کہ ان کی دم ان کے لئے مورچہل ہے، ان کی ایال سردی سے بچاؤ کا ذریعہ ہے، اور ان کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لئے خیر رکھ دی گئی ہے۔

(۱۷۷۹۱) حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَاسِجٍ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ

حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفِتَالِ فَرُمِيَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ بِسَهْمٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْجَبَ هَذَا وَقَالُوا حِينَ أَمَرَهُمْ بِالْفِتَالِ إِذْنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا نَقُولُ كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ أَذْهَبَ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ وَلَكِنْ أَذْهَبَ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا مَعَكُمْ مِنَ الْمُقَاتِلِينَ [اخرجه الطبرانی فی الكبير (۳۰۵) قال شعيب: اسناده حسن]۔ [انظر: ۱۷۷۹۶، ۱۷۷۹۵]

(۱۷۷۹۱) حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے قتال کا حکم دیا، اس دوران ایک صحابی چھٹو کو تیر لگ گیا، نبی ﷺ نے فرمایا اس نے اپنے لیے جنت واجب کر لی، جس وقت نبی ﷺ نے انہیں قتال کا حکم دیا تھا تو انہوں نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ! ہم بنی اسرائیل کی طرح یہ نہیں کہیں گے کہ ”تم اور تمہارا رب جاؤ اور لاؤ، ہم یہاں بیٹھے ہیں“ بلکہ ہم کہیں گے کہ ”آپ اور آپ کا رب جا کر لڑیے، ہم بھی آپ کی معیت میں لڑنے والوں میں سے ہوں گے۔“

(۱۷۷۹۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ زَيْدٍ الْبَغَالِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُتْبَةَ بْنَ عَبْدِ السَّلَامِ يَقُولُ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ الْخَوْضِ وَذَكَرَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ فِيهَا فَاكِهَةٌ قَالَ نَعَمْ وَفِيهَا شَجَرَةٌ تُدْعَى طُوبَى فَذَكَرَ شَيْئًا لَا أَدْرِي مَا هُوَ قَالَ أَيْ شَجَرٍ أَرْضًا تُشْبِهُ قَالَ لَيْسَتْ تُشْبِهُ شَيْئًا مِنْ شَجَرٍ أَرْضِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَيْتَ الشَّامَ فَقَالَ لَا قَالَ تُشْبِهُ شَجَرَةً بِالشَّامِ تُدْعَى الْجَوْزَةُ تَنْبُتُ عَلَى سَاقٍ وَاحِدٍ وَيَنْفَرِشُ أَغْلَاهَا قَالَ مَا عِظَمُ أَصْلِهَا قَالَ لَوْ ارْتَحَلْتُ جَذْعَةً مِنْ يَبَلِ أَهْلِكَ مَا أَحَاطْتُ بِأَصْلِهَا حَتَّى تَنْكَسِرَ تَرْقُوتُهَا هَرَمًا قَالَ فِيهَا عِنَبٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا عِظَمُ الْعُنُقُودِ قَالَ مَسِيرَةُ شَهْرِ لِلْغُرَابِ الْأَبْقَعِ وَلَا يَعْثُرُ قَالَ فَمَا عِظَمُ الْحَبَّةِ قَالَ هَلْ ذَبَحَ أَبُوكَ تَيْسًا مِنْ غَنَمِهِ قَطُّ عَظِيمًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَسَلَخَ إِهَابَهُ فَأَعْطَاهُ أَمْكًا قَالَ اتَّخِذِي لَنَا مِنْهُ دَلُورًا قَالَ نَعَمْ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ فَإِنَّ تِلْكَ الْحَبَّةَ لَتُسَبِّحُنِي وَأَهْلَ بَيْتِي قَالَ نَعَمْ وَعَامَّةَ عَشِيرَتِكَ

(۱۷۷۹۲) حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور خوض کوثر و جنت کے متعلق سوالات پوچھنے لگا، پھر اس نے پوچھا کہ کیا جنت میں میوے ہوں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! اور وہاں ”طوبی“ نامی ایک درخت بھی ہوگا، اس نے پوچھا کہ زمین کے کس درخت کے ساتھ آپ اسے تشبیہ دے سکتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا تمہاری زمین پر ایک درخت بھی ایسا نہیں ہے جسے اس کے ساتھ تشبیہ دی جاسکے۔

پھر نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ کیا تم شام گئے ہو؟ اس نے کہا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا اس کے مشابہہ درخت شام میں ہے جسے اخروٹ کا درخت کہتے ہیں، وہ ایک نیل پر قائم ہوتا ہے اور اوپر سے پھیلتا جاتا ہے، اس نے پوچھا کہ اس کی جڑ کی موٹائی کتنی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اگر تمہارے گھریلو اونٹ کا کوئی جذعہ روانہ ہو تو وہ اس کی جڑ کا اس وقت تک احاطہ نہیں کر سکتا جب تک کہ اس کی ہڈیاں بڑھا پے کی وجہ سے چرچہ اٹانے نہ لگیں، (مراد جنت کا درخت ہے)

اس دیہاتی نے پوچھا کہ جنت میں انگوڑ ہوں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! اس نے پوچھا کہ اس کے خوشوں کی موٹائی کتنی ہوگی؟ نبی ﷺ نے فرمایا چستکبرے کوے کی ایک مہینے کی مسلسل مسافت جس میں وہ رکے نہیں، اس نے پوچھا کہ اس کے ایک دانے کی موٹائی کتنی ہوگی؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیا تمہارے والد نے کبھی اپنی بکریوں میں سے کوئی بہت بڑا مینڈھا ذبح کیا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا پھر اس نے اس کی کھال اتار کر تمہاری والدہ کو دیا ہو اور یہ کہا ہو کہ اس کا ڈول بٹالو؟ اس نے کہا جی ہاں! پھر وہ کہنے لگا کہ اس طرح تو وہ ایک دانہ ہی مجھے اور میرے تمام اہل خانہ کو سیراب کر دے گا، نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! اور تمہارے تمام خاندان والوں کو بھی سیراب کر دے گا۔

(۱۷۷۹۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا بَقِیَّةُ بْنُ الْوَلِیدِ حَدَّثَنِی نَصْرُ بْنُ عَلْقَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِی رَجُلٌ مِنْ بَنِیِ مُسْلِمٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْصُوا نَوَاصِيَ الْخَيْلِ فَإِنَّ فِيهَا الْبَرَكَاتَةَ وَلَا تَجْزُوا أَعْرَافَهَا فَإِنَّهُ إِذَا ذَاؤُهَا وَلَا تَقْصُوا أَذْنَائَهَا فَإِنَّهَا مَذَائِبُهَا [راجع: ۱۷۷۹۰]۔

(۱۷۷۹۳) حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے گھوڑوں کی دموں، ایالوں اور پیشانیوں کے بال نوچنے سے منع فرمایا ہے، اور ارشاد فرمایا کہ ان کی دم ان کے لئے مورچہل ہے، ان کی ایال سردی سے بچاؤ کا ذریعہ ہے، اور ان کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لئے خیر رکھ دی گئی ہے۔

(۱۷۷۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ عَنْ شُرَحْبِيلَ ابْنِ شُفْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُتْبَةَ بْنَ عَبْدِ السَّلَامِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَمُوتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَلْغُوا الْجَنَّةَ إِلَّا تَلَقَّوْهُ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ مِنْ آيَاتِهَا شَاءَ دَخَلَ [راجع: ۱۷۷۸۹]۔

(۱۷۷۹۵) حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس مسلمان کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں، وہ اسے جنت کے آٹھوں دروازوں پر ملیں گے کہ وہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

(۱۷۷۹۵) حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ أَيُّوبَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنِی عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَاسِجٍ الْحَضْرَمِيُّ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَمَنْ دُونَهُمَا عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَصْحَابِهِ قُومُوا فَقَاتِلُوا قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا نَقُولُ كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَآئِيلَ لِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ انْطَلِقْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ وَلَكِنْ انْطَلِقْ أَنْتَ وَرَبُّكَ يَا مُحَمَّدُ فَقَاتِلَا وَإِنَّا مَعَكُمْ نَقَاتِلُ [راجع: ۱۷۷۹۱]۔

(۱۷۷۹۵) حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے قتال کا حکم دیا، تو وہ کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! ہم بنی اسرائیل کی طرح یہ نہیں کہیں گے کہ ”تم اور تمہارا رب جاؤ اور لڑو، ہم یہاں بیٹھے ہیں“ بلکہ ہم کہیں گے کہ ”آپ اور آپ کا رب جا کر لڑیے، ہم بھی آپ کی معیت میں لڑنے والوں میں سے ہوں گے۔“

(۱۷۷۹۶) حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَيُّوبَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَاسِجٍ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَصْحَابِهِ قُومُوا فَقَاتِلُوا قَالَ قَرُمِي رَجُلٌ بِهِمْ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْجَبَ هَذَا [راجع: ۱۷۷۹۱].

(۱۷۷۹۶) حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے قال کا حکم دیا، اس دوران ایک صحابی جیٹھا کو تیر لگ گیا، نبی ﷺ نے فرمایا اس نے اپنے لیے جنت واجب کر لی۔

(۱۷۷۹۷) حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنِي بِقِیَّةُ حَدَّثَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَعَنَ أَهْلَ الْيَمَنِ فَإِنَّهُمْ شَدِيدٌ بِأَسْهُمٍ كَثِيرٍ عَذَّبَهُمْ حَصِينَةُ حُصُونِهِمْ فَقَالَ لَا تُمْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْجَمِيِّينَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرُّوا بِكُمْ يَسُوفُونَ نِسَاتِهِمْ يَحْمِلُونَ أَبْنَاءَهُمْ عَلَى عَوَاتِقِهِمْ فَإِنَّهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ [الخروج الطبرانی فی الکبیر (۳۰۴)، اسنادہ ضعیف].

(۱۷۷۹۷) حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ! اہل یمن پر لعنت فرمائیے، کیونکہ وہ بڑے سخت جنگجو، کثیر تعداد اور مضبوط قلعوں والے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، پھر نبی ﷺ نے مجھیوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا جب اہل یمن تمہارے پاس سے اپنی عورتوں کو لے کر اور اپنے بچوں کو اپنے کندھوں پر بٹھا کر گذریں تو وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

(۱۷۷۹۸) حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ وَبَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَا حَدَّثَنَا بِقِیَّةُ حَدَّثَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ ابْنِ عَمْرِو السَّلَمِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ كَانَ أَوَّلُ شَأْنِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كَانَتْ حَاضِيَتِي مِنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرِ فَأَنْطَلَقْتُ أَنَا وَابْنُ لَهَافِي بِهِمْ لَنَا وَلَمْ نَأْخُذْ مَعَنَا زَادًا فَقُلْتُ يَا أَحِي اذْهَبْ فَإِنَّا بِزَادٍ مِنْ عِنْدِ أُمِّنَا فَأَنْطَلَقَ أَحِي وَمَكْنُتٌ عِنْدَ الْبُهْمِ فَأَقْبَلَ طَيْرَانِ أَبْيَضَانِ كَأَنَّهُمَا نَسْرَانِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ أَهْوَا هُوَ قَالَ نَعَمْ فَأَقْبَلَا يَتَدَرَانِي فَأَخَذَانِي فَبَطَخَانِي إِلَى الْقَفَا فَشَقَّا بَطْنِي ثُمَّ اسْتَخْرَجَا قَلْبِي فَشَقَّاهُ فَأَخْرَجَا مِنْهُ عِلْقَتَيْنِ سَوْدَاوَيْنِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ قَالَ يَزِيدُ فِي حَدِيثِهِ انْتَبَى بِمَاءٍ ثَلَجٍ فَعَسَلَا بِهِ جَوْفِي ثُمَّ قَالَ انْتَبَى بِمَاءٍ بَرْدٍ فَعَسَلَا بِهِ قَلْبِي ثُمَّ قَالَ انْتَبَى بِالسَّكِينَةِ فَذَارَهَا فِي قَلْبِي ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ حِصَّةُ فَحَاصَةٍ وَخَتَمٌ عَلَيْهِ بِخَاتَمِ النَّبُوءَةِ وَقَالَ حَيُّوَةُ فِي حَدِيثِهِ حِصَّةُ فَحَاصَةٍ وَخَتَمٌ عَلَيْهِ بِخَاتَمِ النَّبُوءَةِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اجْعَلْهُ لِي كِفَّةً وَاجْعَلْ أَلْفًا مِنْ أُمَّتِهِ لِي كِفَّةً فَإِذَا أَنَا أَنْظَرُ إِلَى أَلْفٍ قُرْبَى أَشْفِقُ أَنْ يَخْرَ عَلَى بَعْضِهِمْ فَقَالَ لَوْ أَنَّ أُمَّتَهُ وَزَنْتُ بِهِ لَمَالَ بِهِمْ ثُمَّ انْطَلَقَا وَتَرَكَانِي وَفَرَّقْتُ فَرَقًا شَدِيدًا ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى أُمِّي فَأَخْبَرْتُهَا بِأَلَدِي لَقِينَتْهُ فَأَشْفَقْتُ

عَلَى أَنْ يَكُونَ الْبَسَ بِي قَالَتْ أُعِيدُكَ بِاللَّهِ فَرَحَلْتُ بِعَمْرٍأَ لَهَا فَبَجَعَلْتَنِي وَقَالَ يَزِيدُ فَبَحَمَلْتَنِي عَلَى الرَّحْلِ وَرَكِبْتُ خَلْفِي حَتَّى بَلَغْنَا إِلَى أُمِّي فَقَالَتْ أَوَأَذَيْتُ أَمَانَتِي وَذِمَّتِي وَحَدَّثْتُهَا بِالَّذِي لَقِيتُ فَلَمْ يَرُعْهَا ذَلِكَ فَقَالَتْ إِنِّي رَأَيْتُ خَرَجَ مِنِّي نُورًا أَضَاءَتْ مِنْهُ قُصُورُ الشَّامِ [صححه الحاكم (۶۱۶/۲) والدارمي (۱۲)].

[اسنادہ ضعیف]

(۱۷۷۹۸) حضرت عتبہؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! ابتداء میں آپ کے ساتھ کیا احوال پیش آئے؟ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے دودھ پلانے والی خاتون کا تعلق بند سعد بن بکر سے تھا، ایک دن میں ان کے ایک بیٹے کے ساتھ بکریوں میں چلا گیا، ہم نے اپنے ساتھ توشہ بھی نہیں لیا تھا اس لئے میں نے کہا کہ بھائی! والدہ کے پاس جا کر توشہ لے آؤ، وہ چلا گیا اور میں بکریوں کے پاس رک رہا۔

اسی دوران گدھ کی طرح دو سفید پرندے آئے، اور ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ کیا یہ وہی ہے؟ دوسرے نے اثبات میں جواب دیا، چنانچہ وہ تیزی سے میری طرف بڑھے، مجھے پکڑ کر چت لٹایا اور میرے پیٹ کو چاک کر دیا، پھر میرے دل کو نکال کر اسے چیرا، پھر اس میں سے خون کے دو سیاہ جھے ہوئے ٹکڑے نکالے اور ایک نے دوسرے سے کہا کہ میرے پاس ٹھنڈا پانی لے کر آؤ، اور انہوں نے اس سے میرا پیٹ دھویا، پھر اس نے برف کا پانی منگوایا اور اس سے میرے دل کو دھویا، پھر ”سکینہ“ منگوایا اور اسے میرے قلب میں بکھیر دیا، پھر دوسرے سے کہا کہ اب اسے سی دو، چنانچہ اس نے سلائی کر دی اور مہر نبوت لگا دی۔

اس کے بعد ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ ایک پلڑے میں انہیں رکھو اور دوسرے پلڑے میں ان کی امت کے ایک ہزار آدمیوں کو رکھو، اچانک مجھے اپنے اوپر ایک ہزار آدمی نظر آئے، مجھے خطرہ ہوا کہ کہیں وہ مجھ پر گرنے پڑیں، پھر وہ کہنے لگا کہ اگر ان کی ساری امت سے بھی ان کا وزن کیا جائے تو ان ہی کا پلڑا جھکے گا، پھر وہ دونوں مجھے چھوڑ کر چلے گئے، اور مجھ پر شدید خوف طاری ہو گیا، میں اپنی رضاعی والدہ کے پاس آیا اور انہیں اپنے ساتھ پیش آنے والے واقعے کی اطلاع دی، جسے سن کر وہ ڈر گئیں کہ کہیں مجھ پر کسی چیز کا اثر تو نہیں ہو گیا اور کہنے لگیں میں تمہیں اللہ کی پناہ میں دیتی ہوں۔

پھر انہوں نے اپنا اونٹ تیار کیا، مجھے کجاوے پر بٹھایا اور خود میرے پیچھے سوار ہوئیں اور ہم سفر کر کے اپنی والدہ کے پاس آ گئے، انہوں نے میری والدہ سے کہا کہ میں اپنی امانت اور ذمہ داری ادا کرنا چاہتی ہوں، پھر انہوں نے میرے ساتھ پیش آنے والا واقعہ بیان کیا لیکن میری والدہ اس سے مرعوب نہیں ہوئیں اور کہنے لگیں کہ میں نے اپنے آپ سے ایک نور نکلتے ہوئے دیکھا ہے جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔

(۱۷۷۹۹) حَدَّثَنَا حَبِوَةُ بْنُ شَرِيحٍ حَدَّثَنَا بِهَيْئَةَ حَدَّثَنِي بِحَيْرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا يُجَرُّ عَلَى وَجْهِهِ مِنْ يَوْمٍ وَلَدَ إِلَى يَوْمٍ يَمُوتُ هَرَمًا فِي

مَرْضَاةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِحَقَرَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ [اخرجه الطبرانی فی الکبیر (۳۰۳)۔ اسنادہ ضعیف]۔

(۱۷۷۹۹) حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر کسی آدمی کو اس کی پیدائش کے دن سے بڑھاپے میں اس کی موت تک ایک ایک لمحہ رضاء الہی میں صرف کرنے کا موقع دے دیا جائے تب بھی قیامت کے دن وہ اسے کم تر اور حقیر سمجھے گا۔

(۱۷۸۰۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ عَبْدًا خَرَّ عَلَى وَجْهِهِ مِنْ يَوْمٍ وَلَدَ إِلَى أَنْ يَمُوتَ هَرَمًا فِي طَاعَةِ اللَّهِ لِحَقَرَةِ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَلَوْ أَنَّهُ يَرُدُّ إِلَى الدُّنْيَا كَيْمَا يَزِدَّاهُ مِنَ الْأَجْرِ وَالْثَوَابِ

(۱۷۸۰۰) حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر کسی آدمی کو اس کی پیدائش کے دن سے بڑھاپے میں اس کی موت تک ایک ایک لمحہ رضاء الہی میں صرف کرنے کا موقع دے دیا جائے تب بھی قیامت کے دن وہ اسے کم تر اور حقیر سمجھے گا اور اس کی تمنا ہوگی کہ اسے دوبارہ دنیا میں بھیج دیا جائے تاکہ اسے مزید اجر و ثواب مل سکے۔

(۱۷۸۰۱) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ ضَمْصَمِ بْنِ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عُبَيْةِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي الشُّهَدَاءُ وَالْمُتَوَقُّونَ بِالطَّاعُونَ فَيَقُولُ أَصْحَابُ الطَّاعُونَ نَحْنُ شُهَدَاءُ فَيَقَالُ انظُرُوا فَإِنْ كَانَتْ جِرَاحُهُمْ كَجِرَاحِ الشُّهَدَاءِ تَسِيلُ دَمًا رِيحَ الْمِسْكِ فَهُمْ شُهَدَاءُ فَيَجِدُونَهُمْ كَذَلِكَ

(۱۷۸۰۱) حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا طاعون کی وبا میں مرنے والے اور شہداء آئیں گے، طاعون والے کہیں گے کہ ہم شہید ہیں، پروردگار فرمائے گا کہ ان کے زخم دیکھو، اگر ان کے زخم شہداء کے زخموں کی طرح مشک کی مانند مہک رہے ہوں تو یہ شہداء میں شمار ہو کر ان کے ساتھ ہوں گے، جب دیکھا جائے گا تو ان کے زخم شہداء کے زخموں کے مشابہہ ہوں گے۔

(۱۷۸۰۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي أَبُو حُمَيْدٍ الرَّعِنِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ مِصْرٍ قَالَ أَتَيْتُ عُتْبَةَ بْنَ عَبْدِ السَّلَامِ فَقُلْتُ يَا أَبَا الْوَلِيدِ إِنِّي خَرَجْتُ التَّمِسُ الضَّحَايَا فَلَمْ أَجِدْ شَيْئًا يَعْجِبُنِي غَيْرَ لَرَمَاءَ فَمَا تَقُولُ قَالَ أَلَا جَنَّتِي بِهَا قُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ تَجَوَّزُ عَنْكَ وَلَا تَجَوَّزُ عَنِّي قَالَ نَعَمْ إِنَّكَ تَشْكُ وَلَا أَشْكُ إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمُصَفْرَةِ وَالْمُسْتَاصِلَةِ قُرْنُهَا مِنْ أَصْلِهَا وَالْبُخْقَاءِ وَالْمُشْبَعَةِ وَالْمُصَفْرَةِ الَّتِي تُسْتَاصِلُ أُذُنُهَا حَتَّى يَبْدُوَ صِمَاحُهَا وَالْمُسْتَاصِلَةُ قُرْنُهَا مِنْ أَصْلِهِ وَالْبُخْقَاءُ الَّتِي تَبْحَقُ عَيْنُهَا وَالْمُشْبَعَةُ الَّتِي لَا تَتَّبِعُ الْغَنَمَ عَجَفًا وَضَعْفًا

وَعَجْزًا وَالْكَسْرَاءُ الَّتِي لَا تُنْقَى [قال الألبانی: ضعیف (ابو داود: ۲۸۰۳)]. قال شعيب: حسن لغيره وهذا اسناد ضعیف. [انظر ما بعده].

(۱۷۸۰۲) یزید ذومصر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے ابوالولید! میں قربانی کے جانور کی تلاش میں نکلا، مجھے کوئی جانور نہیں ملا، صرف ایک جانور مل رہا تھا لیکن اس کا دانت ٹوٹا ہوا تھا، آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ تم اسے میرے پاس کیوں نہ لے آئے؟ میں نے کہا سبحان اللہ! آپ کی طرف سے اس کی قربانی ہو جائے گی اور میری طرف سے نہیں ہوگی؟ انہوں نے فرمایا ہاں! اس لئے کہ تمہیں شک ہے اور مجھے کوئی شک نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف مصرہ، جڑ سے اکھڑے ہوئے سینک دار، سقاء مشیعہ اور کسراء سے منع فرمایا ہے۔

مصرہ سے مراد وہ جانور ہے جس کا کان جڑ سے کٹا ہوا ہو اور اس کا سوراخ نظر آ رہا ہو، سقاء سے مراد وہ جانور ہے جس کی آنکھ کائی ہو، مشیعہ سے مراد وہ جانور ہے جو کمزوری اور لا چاری کی وجہ سے بکریوں کے ساتھ نہ چل سکے اور کسراء سے مراد وہ جانور ہے جس کی ہڈی ٹوٹی ہوئی ہو اور وہ سیدھی نہ چل سکے۔

(۱۷۸۰۳) وَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ فَلَمْ نَكِرْ نَحْوَهُ

(۱۷۸۰۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۸۰۴) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ صُمَيْعٍ بْنِ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخِلَافَةُ فِي قُرَيْشٍ وَالْحُكْمُ فِي الْأَنْصَارِ وَالِدَعْوَةُ فِي الْحَبَشَةِ وَالْهَجْرَةُ فِي الْمُسْلِمِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ بَعْدُ [اندرجہ الطبرانی فی الکبیر (۲۹۸)]. اسنادہ ضعیف۔

(۱۷۸۰۴) حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی نے ارشاد فرمایا خلافت قریش میں رہے گی، حکم انصار میں رہے گا، دعوت حبشہ میں رہے گی اور ہجرت عام مسلمانوں میں رہے گی اور اس کے بعد بھی مہاجرین ہوں گے۔

(۱۷۸۰۵) حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ أَوْ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَهُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ زَيْدٍ الْجَوَزِيُّ قَالَ رُحْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَقِينِي عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَازِنِيِّ فَقَالَ لِي ابْنُ تَرِيدٍ فَقُلْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ ابْشِرْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى غَدُوٍّ أَوْ رَوَاحٍ إِلَى الْمَسْجِدِ إِلَّا كَانَتْ خُطَاهُ خَطْوَةً كَفَّارَةً وَخَطْوَةً دَرَجَةً [اندرجہ الطبرانی فی الکبیر (۳۲۱)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد ضعیف۔

(۱۷۸۰۵) یزید بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ شام کے وقت میں مسجد کی طرف روانہ ہوا، راستے میں حضرت عتبہ

مازنی رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہو گئی، انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کہاں جا رہے ہو؟ میں نے کہا کہ مسجد جا رہا ہوں، فرمایا خوشخبری قبول کرو، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص صبح یا شام کو اپنے گھر سے مسجد کے لئے نکلتا ہے تو اس کا ایک قدم

کفارہ اور دوسرا قدم ایک درجہ بلندی کا سبب بنتا ہے۔

(۱۷۸.۶) حَدَّثَنَا هَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَقِيلِ بْنِ مُذَرِّكِ السُّلَمِيِّ عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الْوَصَائِيِّ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِيِّ قَالَ اسْتَكْسَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَسَانِي خِيَشَتَيْنِ فَلَقَدْ رَأَيْتَنِي الْبُسْهُمَا وَأَنَا مِنْ أَكْثَى أَصْحَابِي [قال الألباني: حسن الاسناد ابو داود: ۴۰۳۲]۔

(۱۷۸.۶) حضرت عتبہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ سے پہننے کے لئے کپڑے مانگے، نبی ﷺ نے مجھے کتان کے دو کپڑے پہنائے، جب میں نے انہیں زیب تن کیا تو مجھے محسوس ہوا کہ میں نے تمام صحابہؓ میں سب سے زیادہ عمدہ کپڑے پہن رکھے ہیں۔

(۱۷۸.۷) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ يَعْنِي الْقَزَارِيَّ عَنْ صَفْوَانَ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَتْلُ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ قَاتَلَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَهُمْ حَتَّى يُقْتَلَ فَلِذَلِكَ الشَّهِيدُ الْمُفْتَحِرُ فِي خِيَمَةِ اللَّهِ تَحْتَ عَرْشِهِ لَا يُفْضَلُهُ النَّبِيُّونَ إِلَّا بِدَرَجَةِ النُّبُوَّةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ قَرَفَ عَلَى نَفْسِهِ مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتَّى يُقْتَلَ مُحِيتَ ذُنُوبُهُ وَخَطَايَاهُ إِنَّ السَّيْفَ مَحَاءُ الْخَطَايَا وَأَدْخِلَ مِنْ أَى أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ فَإِنَّ لَهَا ثَمَانِيَةَ أَبْوَابٍ وَلِجَهَتِهِمْ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ وَبَعْضُهَا الْفَضْلُ مِنْ بَعْضٍ وَرَجُلٌ مُنَافِقٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ حَتَّى إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يُقْتَلَ فَإِنَّ ذَلِكَ فِي النَّارِ السَّيْفُ لَا يَمْحُو النِّفَاقَ [اعرجه الطيالسي (۱۲۶۷) والدارمي (۲۴۱۶)۔ اسنادہ ضعیف]۔ [بتکرر بعدہ]۔

(۱۷۸.۷) حضرت عتبہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قتل تین قسم کا ہوتا ہے، ایک وہ مسلمان آدمی جو اپنی جان و مال کے ساتھ اللہ کی راہ میں قتال کرتا ہے، جب دشمن سے آمنا سامنا ہوتا ہے تو وہ لڑتے ہوئے مارا جاتا ہے، یہ تو وہ شہید ہوگا جو عرش الہی کے نیچے اللہ کے خیمے میں فخر کرتا ہوگا اور انبیاء کو اس پر صرف درجہ نبوت کی وجہ سے فضیلت ہوگی، دوسرا وہ مسلمان آدمی جس کے نفس پر گناہوں اور لغزشوں کی گٹھڑی لدی ہوئی ہو، وہ اپنی جان اور مال کے ساتھ راہِ خدا میں جہاد کرتا ہے، جب دشمن سے آمنا سامنا ہوتا ہے تو وہ لڑتے ہوئے مارا جاتا ہے، یہ شخص اس لئے گناہوں اور لغزشوں سے پاک صاف ہو جائے گا کیونکہ کوار گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور اسے جنت کے ہر دروازے میں سے داخل ہونے کا اختیار دے دیا جائے گا کہ جنت کے آٹھ اور جہنم کے سات دروازے ہیں، جن میں سے بعض، دوسروں کی نسبت زیادہ افضل ہیں اور تیسرا وہ منافق آدمی جو اپنی جان و مال کے ساتھ راہِ خدا میں جہاد کرتا ہے، جب دشمن سے آمنا سامنا ہوتا ہے تو وہ لڑتے ہوئے مارا جاتا ہے، یہ شخص جہنم میں جائے گا کیونکہ کوار نفاق کو نہیں مٹاتی۔

(۱۷۸۰۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّ أَبَا الْمُثَنَّى الْأُمْلَوِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُتْبَةَ بْنَ عَبْدِ السَّلَامِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَتْلُ ثَلَاثَةٌ قَدْ ذَكَرَ مَعْنَاهُ

(۱۷۸۰۸) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۸۰۹) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ ضَمْصَمِ بْنِ زُرْعَةَ عَنْ شَرِيحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ كَانَ عُتْبَةُ يَقُولُ عَرَبًا ضُ خَيْرٌ مِنِّي وَعَرَبًا ضُ يَقُولُ عُتْبَةُ خَيْرٌ مِنِّي سَبَقَنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَنَةِ (۱۷۸۰۹) حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ عرباض رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ عتبہ مجھ سے بہتر ہیں، یہ مجھ سے ایک سال پہلے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبدالرحمن بن قتادہ سلمی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۷۸۱۰) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ ثُمَّ أَخَذَ الْخَلْقَ مِنْ ظَهْرِهِ وَقَالَ هَؤُلَاءِ فِي الْجَنَّةِ وَلَا أَبَالِي وَهَؤُلَاءِ فِي النَّارِ وَلَا أَبَالِي قَالَ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَعَلِّي مَآذَا نَعْمَلُ قَالَ عَلَى مَوَاقِعِ الْقَدَرِ

(۱۷۸۱۰) حضرت عبدالرحمن بن قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم رضی اللہ عنہ کو پیدا کیا، پھر ان کی پشت سے ان کی اولاد اور ساری مخلوق کو نکال کر فرمایا یہ لوگ جنت میں جائیں گے اور مجھے کوئی پرواہ نہیں، اور یہ لوگ جہنم میں جائیں گے اور مجھے کوئی پرواہ نہیں، کسی شخص نے پوچھا یا رسول اللہ! پھر ہم عمل کس بنیاد پر کریں؟ نبی نے فرمایا مَوَاقِعِ الْقَدَرِ کی بنیاد پر۔

تَمَامُ حَدِيثِ وَهْبِ بْنِ خَنْبَشٍ الطَّائِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت وہب بن خبش طائی رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیث

(۱۷۸۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ عَنْ يَزَانَ وَجَاهِرٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ خَنْبَشٍ الطَّائِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً [راجع: ۱۷۷۴۴]

(۱۷۸۱۱) حضرت ابن خبش طائی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا رمضان میں عمرہ کرنا، حج کے برابر ہے۔

تمام حدیث عکرمہ بن خالد رضی اللہ عنہ

جد عکرمہ کی روایت

(۱۷۸۱۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ عَمِّهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا وَقَعَ الطَّاعُونَ بِأَرْضِي وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضِي وَلَسْتُمْ بِهَا فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ [راجع: ۱۵۵۱۴].

(۱۷۸۱۴) عکرمہ بن خالد رضی اللہ عنہ کے دادا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر ارشاد فرمایا جب کسی علاقے میں طاعون کی وبا پھیل پڑے اور تم وہاں پہلے سے موجود ہو تو اب وہاں سے نہ نکلو اور اگر تمہاری غیر موجودگی میں یہ وبا پھیلے تو تم اس علاقے میں مت جاؤ۔

حدیث عمرو بن خارجه رضی اللہ عنہ

حضرت عمرو بن خارجه رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷۸۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [اخرجه عبد الرزاق (۱۶۳۰۷)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف.

(۱۷۸۱۴) وَ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ خَارِجَةَ قَالَ لَيْثٌ فِي حَدِيثِهِ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ فَقَالَ أَلَا إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِي وَلَا لِأَهْلِ بَيْتِي وَأَخَذَ وَبَرَةً مِنْ كَاهِلِ نَاقَتِهِ فَقَالَ وَلَا مَا يُسَاوِي هَذِهِ أَوْ مَا يَزْنُ هَذِهِ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ادَّعَى إِلَيَّ غَيْرَ أَبِيهِ أَوْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ إِنَّ اللَّهَ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ وَلَا وَصِيَّةَ لَوَارِثٍ

(۱۷۸۱۳-۱۷۸۱۴) حضرت عمرو بن خارجه رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (منیٰ کے میدان میں) نبی ﷺ نے اپنی اونٹنی پر (جو بگالی کر رہی تھی اور اس کا لعاب میرے دونوں کندھوں کے درمیان بہہ رہا تھا) خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا یاد رکھو! میرے لیے اور میرے اہل بیت کے لیے صدقہ حلال نہیں ہے، پھر اپنی اونٹنی کے کندھے سے ایک بال لے کر فرمایا اس کے برابر بھی نہیں، اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے یا جو اپنے آقا کو چھوڑ کر کسی اور سے مولات کرے، بچہ صاحب فراش کا ہوتا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے، اس لئے وارث کے حق میں وصیت نہیں کی جاسکتی۔

(۱۷۸۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ

خَوْشَب عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ عُمَرَو بْنِ خَارِجَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنَى وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَهِيَ تَقْصَعُ بِحِجْرَتِهَا وَلُعَابُهَا يَسِيلُ بَيْنَ كَتِفَيْ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَسَمَ لِكُلِّ إِنْسَانٍ نَصِيْبَهُ مِنْ الْمِيرَاثِ فَلَا تَجُوزُ لَوَارِثٍ وَصِيَّةُ الْوَلَدِ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاوِرِ الْحَجَرُ إِلَّا وَمَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ رَغْبَةً عَنْهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ وَقَالَ يَزِيدُ وَقَالَ مَطَرٌ وَلَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ أَوْ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ قَالَ أَبِي قَالَ يَزِيدُ فِي حَدِيثِهِ وَلَا عَدْلٌ إِنَّ عُمَرَو بْنَ خَارِجَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَهُمْ عَلَى رَاحِلَتِهِ [قال الترمذی: حسن صحيح. وقال احمد: لا

ابالی بحديث شهر. وقال الألبانی: صحيح (ابن ماجة: ۲۷۱۲، الترمذی: ۲۱۲۱، النسائی: ۲۴۷/۶). قال شعيب:

صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف]. [انظر: ۱۷۸۱۶، ۱۷۸۱۷، ۱۷۸۲۰، ۱۷۸۲۱، ۱۷۸۲۲، ۱۷۸۲۳،

۱۷۲۴۹، ۱۷۲۵۰، ۱۸۲۵۱، ۱۸۲۵۴، ۱۸۲۵۵، ۱۸۲۵۶، ۱۸۲۵۷].

(۱۷۸۱۵) حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (منی کے میدان میں) نبی ﷺ نے اپنی اونٹنی پر (جو جگالی کر رہی تھی اور اس کا لعاب میرے دونوں کندھوں کے درمیان بہہ رہا تھا) خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا یاد رکھو! میرے لیے اور میرے اہل بیت کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے، پھر اپنی اونٹنی کے کندھے سے ایک بال لے کر فرمایا اس کے برابر بھی نہیں، اس شخص پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں لعنت ہو جو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے یا جو اپنے آقا کو چھوڑ کر کسی اور سے موالات کرے، اس کا کوئی فرض یا نقل قبول نہیں ہوں گے، بچہ صاحب فراش کا ہوتا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ہر مقدار کو اس کا حق دے دیا ہے، اس لئے وارث کے حق میں وصیت نہیں کی جاسکتی۔

(۱۷۸۱۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ شَهْرِ بْنِ خَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ عُمَرَو بْنِ خَارِجَةَ قَالَ كُنْتُ آخِذًا بِرِمَامٍ نَاقَةٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَقْصَعُ بِحِجْرَتِهَا وَلُعَابُهَا يَسِيلُ بَيْنَ كَتِفَيْ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعْطَى لِكُلِّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ وَلَيْسَ لَوَارِثٍ وَصِيَّةُ الْوَلَدِ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاوِرِ الْحَجَرُ وَمَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ قَالَ عَفَّانُ وَزَادَ فِيهِ هَمَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُذَكِّرْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَنَمٍ وَإِنِّي لَتَعَثَّ جِرَانِ رَاحِلَتِهِ وَزَادَ فِيهِ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ وَفِي حَدِيثٍ هَمَامٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ وَقَالَ رَغْبَةً عَنْهُمْ [مكرر ما قبله]، [انظر: ۱۸۲۵۰].

(۱۷۸۱۶) حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (منی کے میدان میں) نبی ﷺ نے اپنی اونٹنی پر (جو جگالی کر رہی تھی اور اس کا لعاب میرے دونوں کندھوں کے درمیان بہہ رہا تھا) خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا یاد رکھو! میرے لیے اور میرے اہل بیت کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے، پھر اپنی اونٹنی کے کندھے سے ایک بال لے کر فرمایا اس کے برابر بھی نہیں، اس شخص پر اللہ

کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں لعنت ہو جو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے یا جو اپنے آقا کو چھوڑ کر کسی اور سے موالات کرے، اس کا کوئی فرض یا نفل قبول نہیں ہوں گے، بچہ صاحب فراش کا ہوتا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے، اس لئے وارث کے حق میں وصیت نہیں کی جاسکتی۔

(۱۷۸۱۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ كَثَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ وَأَنَا تَحْتَ جِرَانِهَا وَهِيَ تَقْصَعُ بِجِرَّتِهَا وَلُعَابُهَا يَسِيلُ بَيْنَ كَتِفَيْ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعْطَى لِكُلِّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ وَلَا وَصِيَّةَ لِيُورِثُ وَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَمَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَقَلْبُهُ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْعَلَلِجَّةُ وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ [راجع: ۱۷۸۱۵]۔

(۱۷۸۱۷) حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (منی کے میدان میں) نبی ﷺ نے اپنی اونٹنی پر (جو جگالی کر رہی تھی اور اس کا لعاب میرے دونوں کندھوں کے درمیان بہہ رہا تھا) خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا یا درکھو! میرے لیے اور میرے اہل بیت کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے، پھر اپنی اونٹنی کے کندھے سے ایک بال لے کر فرمایا اس کے برابر بھی نہیں، اس شخص پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں لعنت ہو جو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے یا جو اپنے آقا کو چھوڑ کر کسی اور سے موالات کرے، اس کا کوئی فرض یا نفل قبول نہیں ہوں گے، بچہ صاحب فراش کا ہوتا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے، اس لئے وارث کے حق میں وصیت نہیں کی جاسکتی۔

(۱۷۸۱۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ الشَّامِيِّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْهَدْيِ يُعْطَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْعَرُ وَأَصْبُغُ نَعْلَهُ فِي دَمِهِ وَأَضْرِبُ بِهِ عَلَى صَفْحَتِهِ أَوْ قَالَ عَلَى جَنْبِهِ وَلَا تَأْكُلَنَّ مِنْهُ شَيْئًا أَنْتَ وَلَا أَهْلُ رُفْقَتِكَ [انظر: ۱۷۸۱۹، ۱۸۲۵۲، ۱۸۲۵۳]۔

(۱۷۸۱۸) حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی سے ہدی کے اس جانور کے متعلق پوچھا جو مرنے کے قریب ہو؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا اسے ذبح کر دو، اس کے نعل کو خون میں رنگ دو، اور اس کی پیشانی یا پہلو پر لگا دو، اور خود تم یا تمہارے رفقاء اس میں سے کچھ نہ کھاؤ۔

(۱۷۸۱۹) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ الشَّامِيِّ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعِيَ هَدِيًّا وَقَالَ إِذَا عَطِبَ شَيْءٌ مِنْهَا فَأَنْعَرُهُ ثُمَّ اضْرِبْ نَعْلَهُ فِي دَمِهِ ثُمَّ اضْرِبْ بِهِ صَفْحَتَهُ وَلَا تَأْكُلْ أَنْتَ وَلَا أَهْلُ رُفْقَتِكَ وَخَلَّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ

(۱۷۸۱۹) حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی سے ہدی کے اس جانور کے متعلق پوچھا جو مرنے کے قریب

ہو؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا اسے ذبح کر دو، اس کے نعل کو خون میں رنگ دو، اور اس کی پیشانی یا پہلو پر لگا دو، اور خود تم یا تمہارے رفقاء اس میں سے کچھ نہ کھاؤ بلکہ اسے لوگوں کے درمیان چھوڑ دو۔

(۱۷۸۲۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ أَنَّ عُمَرَو بْنَ خَارِجَةَ الْخُشَنِيَّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَهُمْ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَإِنَّ رَاحِلَتَهُ لَتَقْصَعُ بِجَرَّتِهَا وَإِنَّ لُعَابَهَا لَيَسِيلُ بَيْنَ كَتِفَيْ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَسَمَ لِكُلِّ إِنْسَانٍ نَصِيبَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ وَلَا تَجُوزُ وَصِيَّةٌ لِلْوَارِثِ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاوِزِ الْحَجَرُ إِلَّا وَمَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَلَا صَرْفًا [راجع: ۱۷۸۱۵]۔

(۱۷۸۲۰) حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (منی کے میدان میں) نبی ﷺ نے اپنی اونٹنی پر ”جو جگالی کر رہی تھی اور اس کا لعاب میرے دونوں کندھوں کے درمیان بہہ رہا تھا“ خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا یا درکھو! میرے لیے اور میرے اہل بیت کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے، پھر اپنی اونٹنی کے کندھے سے ایک بال لے کر فرمایا اس کے برابر بھی نہیں، اس شخص پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں لعنت ہو جو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے یا جو اپنے آقا کو چھوڑ کر کسی اور سے موالات کرے، اس کا کوئی فرض یا نفل قبول نہیں ہوں گے، بچہ صاحب فراش کا ہوتا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے، اس لئے وارث کے حق میں وصیت نہیں کی جاسکتی۔

(۱۷۸۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْخُفَّافُ قَالَ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ عُمَرَو بْنَ خَارِجَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِيَمْنَى عَلَى رَاحِلَتِهِ وَإِنِّي لَتَحْتِ جِرَانِ نَاقِيهِ وَهِيَ تَقْصَعُ بِجَرَّتِهَا وَلُعَابُهَا يَسِيلُ بَيْنَ كَتِفَيْ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَسَمَ لِكُلِّ إِنْسَانٍ نَصِيبَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ وَلَا تَجُوزُ لَوَارِثٍ وَصِيَّةٌ إِلَّا وَإِنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاوِزِ الْحَجَرُ إِلَّا وَمَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ رَغْبَةً عَنْهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

(۱۷۸۲۱) حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (منی کے میدان میں) نبی ﷺ نے اپنی اونٹنی پر ”جو جگالی کر رہی تھی اور اس کا لعاب میرے دونوں کندھوں کے درمیان بہہ رہا تھا“ خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا یا درکھو! میرے لیے اور میرے اہل بیت کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے، پھر اپنی اونٹنی کے کندھے سے ایک بال لے کر فرمایا اس کے برابر بھی نہیں، اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے یا جو اپنے آقا کو چھوڑ کر کسی اور سے موالات کرے، بچہ صاحب فراش کا ہوتا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے، اس لئے وارث کے حق میں وصیت نہیں کی جاسکتی۔

(۱۷۸۲۲) قَالَ سَعِيدٌ وَحَدَّثَنَا مَطَرٌ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ مَطَرٌ فِي الْحَدِيثِ وَلَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ

(۱۷۸۲۲) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے، البتہ اس میں یہ بھی اضافہ ہے کہ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کی جائے گی۔

(۱۷۸۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ لَدَاكَرَ الْحَدِيثِ وَقَالَ قَالَ مَطَرٌ وَلَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ (۱۷۸۲۳) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے، البتہ اس میں یہ بھی اضافہ ہے کہ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کی جائے گی۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن بسر مازنی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷۸۲۴) حَدَّثَنَا حَبَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَرِيزِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا غُلَمَانًا جُلُوسًا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ نَكُنْ نَحْمِلُ نَسْأَلَهُ فَقُلْتُ أَصْبَحَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ فِي عُنُقَيْهِ شَعْرَاتٌ بَيْضٌ [صححه البخاری (۳۵۴۶)]. [انظر: ۱۷۸۲۳، ۱۷۸۳۴، ۱۷۸۵۱] (۱۷۸۲۴) حضرت حریر بن عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم چند بچے حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کے صحابی تھے کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ہمیں صحیح طرح سوال کرنا بھی نہیں آتا تھا، میں نے ان سے پوچھا کہ کیا نبی بوزھے ہو گئے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے نچلے ہونٹ کے نیچے چند بال سفید تھے۔

(۱۷۸۲۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُسْرِ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَاهُ صَنَعَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَذَعَاهُ فَأَجَابَهُ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ [أخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (۲۹۴)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف.

(۱۷۸۲۵) حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ان کے والد نے نبی ﷺ کے لئے کھانے کا اہتمام کیا اور نبی ﷺ کی دعوت کی، نبی ﷺ نے اسے قبول فرمایا، جب کھانے سے فارغ ہوئے تو نبی ﷺ نے دعاء فرمائی اے اللہ! ان کی بخشش فرما، ان پر رحم فرما، اور ان کے رزق میں برکت عطا فرما۔

(۱۷۸۲۶) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزَّاهِرِيَّةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اجْلِسْ فَقَدْ آذَيْتَ وَأَنْتَ [صححه ابن خزيمة (۱۸۱۱)] وقال الألبانی: صحيح (ابوداؤد: ۱۱۱۸، النسائي: ۱۰۳/۳) [انظر: ۱۷۸۴۹]

(۱۷۸۲۶) حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک آدمی (لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا) آیا، نبی نے فرمایا بیٹھ جاؤ، تم نے لوگوں کو تکلیف دی اور دیر سے آئے۔

(۱۷۸۲۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَذَكَرُوا وَطْبَةً وَطَعَامًا وَشَرَابًا فَكَانَ يَأْكُلُ التَّمْرَ وَيَضَعُ النَّوَى عَلَى ظَهْرِ أَصْبَعِهِ ثُمَّ يَرْمِي بِهِ ثُمَّ قَامَ فَرَكِبَ بَغْلَةً لَهُ بَيْضَاءَ فَأَخَذَتْ بِلِحَامِهَا فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ لَنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَارْحَمْهُمْ [صححه مسلم (۲۰۴۲)] [انظر: ۱۷۸۲۵، ۱۷۸۳۶، ۱۷۸۴۷].

(۱۷۸۲۷) حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ان کے یہاں آئے، پھر انہوں نے ترکھوروں، کھانے اور پینے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ نبی ﷺ کھجور کھا کر اس کی تحصیل اپنی انگلی کی پشت پر رکھتے اور اسے اچھال دیتے، پھر نبی ﷺ کھڑے ہو گئے اور اپنے سفید خچر پر سوار ہو گئے، میں نے اس کی لگام پکڑ کر عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے حق میں اللہ سے دعاء کر دیجئے، نبی ﷺ نے دعاء کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ! ان کے رزق میں برکت عطا فرما، ان کی بخشش فرما اور ان پر رحم فرما۔

(۱۷۸۲۸) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَتْ إِلَيْهِ جَدَّتِي تَمْرًا يَقْلُلُهُ وَطَبَخَتْ لَهُ وَسَقَيْنَاهُمْ لَنَقْدَحِ الْقَدْحُ فَبَجْنْتُ بِقَدْحٍ آخَرَ وَكُنْتُ أَنَا الْخَادِمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطِ الْقَدْحَ الَّذِي انْتَهَى إِلَيْهِ

(۱۷۸۲۸) حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے یہاں آئے، میری دادی نے تھوڑی سی کھجوریں پیش کیں، اور وہ کھانا جو انہوں نے پکا رکھا تھا، پھر ہم نے نبی ﷺ کو پانی پلایا، ایک پیالہ شتم ہوا تو میں دوسرا پیالہ لے آیا کیونکہ خادم میں ہی تھا، نبی ﷺ نے فرمایا وہی پیالہ لاؤ جو ابھی لائے تھے۔

(۱۷۸۲۹) حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَيُّوبَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرِ قَالَ كَانَتْ أُخْتِي رُبَّمَا بَعَثَنِي بِالشَّيْءِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُطْرِفُهُ إِيَّاهُ فَيَقْبَلُهُ مِنِّي [انظر: ۱۷۸۳۹].

(۱۷۸۲۹) حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بعض اوقات میری بہن کوئی چیز مجھے دے کر نبی کے پاس بھیجتی تھی، تو نبی ﷺ اسے مجھ سے قبول فرما لیتے تھے۔

(۱۷۸۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعِيرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرِ الْمَازِنِيُّ قَالَ بَعَثَنِي أَبِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْعُوهُ إِلَى الطَّعَامِ فَجَاءَ مَعِيَ فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنَ الْمَنْزِلِ أَسْرَعْتُ فَأَعْلَمْتُ أَبَوَيَّ فَخَرَجَا فَتَلَقَّيَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَحَّبَا بِهِ وَوَضَعَا لَهُ قُطِيفَةً كَانَتْ عِنْدَنَا زُبَيْرَةُ فَقَعَدَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ أَبِي لَأُمِّي هَاتِ طَعَامَكَ فَجَاءَتْ بِقِصْعَةٍ فِيهَا دَقِيقٌ قَدْ عَصَدَتْهُ بِمَاءٍ وَمِلْحٌ قَوْضَعَةٌ بَيْنَ يَدَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذُوا بِسْمِ اللَّهِ مِنْ حَوَالِيهَا وَذَرُّوا ذُرْوَتَهَا فَإِنَّ الْبَرَكَهَ فِيهَا

فَاَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآكَلْنَا مَعَهُ وَقَضَلَ مِنْهَا فَضْلَةً ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِمْ وَوَسِّعْ عَلَيْهِمْ فِي أَرْزَاقِهِمْ [صححه ابن حبان (۵۲۹۹)]. قَالَ

شعيب: اسنادہ صحیح۔

(۱۷۸۳۰) حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مجھے میرے والد نے نبی ﷺ کو کھانے پر بلانے کے لئے مجھے بھیجا، نبی ﷺ میرے ساتھ آ گئے، جب گھر کے قریب پہنچے تو میں نے جلدی سے جا کر اپنے والدین کو بتایا، وہ دونوں گھر سے باہر آئے، نبی ﷺ کا استقبال کیا اور انہیں خوش آمدید کہا، پھر ہم نے ایک دبیز چادر ”جو ہمارے پاس تھی“ بچھائی، نبی اس پر بیٹھ گئے، پھر والد صاحب نے میری والدہ سے کہا کہ کھانا لاؤ، چنانچہ وہ ایک پیالہ لے کر آئیں جس میں پانی اور نمک ملا کر آئے سے بنی روٹی تھی، انہوں نے وہ برتن نبی ﷺ کے سامنے لا کر رکھ دیا، نبی ﷺ نے فرمایا بسم اللہ پڑھ کر کناروں سے اسے کھاؤ، درمیان کا حصہ چھوڑ دو کیونکہ برکت اس حصے پر اترتی ہے، پھر نبی ﷺ نے اسے تناول فرمایا، ہم نے بھی اسے کھایا لیکن وہ پھر بھی بچ گئی، پھر نبی ﷺ نے فرمایا اے اللہ! ان کی بخشش فرما، ان پر رحم فرما، انہیں برکت عطاء فرما اور ان کے رزق کو کشادہ فرما۔

(۱۷۸۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ قَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ حَدِيثًا مِنْذُ زَمَانٍ إِذَا كُنْتُ فِي قَوْمٍ عَشْرِينَ رَجُلًا أَوْ أَقَلَّ أَوْ أَكْثَرَ فَتَصَفَّحْتُ فِي وَجُوهِهِمْ فَلَمْ تَرَ فِيهِمْ رَجُلًا يَهَابُ فِي اللَّهِ فَاَعْلَمُ أَنَّ الْأَمْرَ قَدْ رَقِيَ

(۱۷۸۳۱) حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک زمانہ ہوا، میں نے یہ حدیث سنی تھی کہ اگر تم کسی جماعت میں ہو جو بیس یا کم و بیش افراد پر مشتمل ہو، تم ان کے چہروں پر غور کرو لیکن تمہیں ان میں ایک بھی ایسا آدمی نظر نہ آئے جس سے اللہ کی خاطر مرعوب ہو جائے تو سمجھ لو کہ معاملہ انتہائی کمزور ہو چکا ہے۔

(۱۷۸۳۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ نُوحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْرَابِيَّانِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا مَنْ خَيْرُ الرُّجَالِ يَا مُحَمَّدُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ وَقَالَ الْآخَرُ إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيْنَا فَبَابَ نَتَمَسَّكَ بِهِ جَمَاعٌ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [قال الترمذی: حسن غریب وقال الألبانی: صحیح (ابن ماجہ):

(۳۷۹۳، الترمذی: ۲۳۲۹ و ۳۷۹۳)، [انظر: ۱۷۸۵۰].

(۱۷۸۳۲) حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو دیہاتی آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان میں سے ایک نے پوچھا اے محمد! سنی ﷺ، سب سے بہترین آدمی کون ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا جس کی عمر لمبی ہو اور اس کا عمل اچھا ہو، دوسرے نے کہا کہ احکام اسلام تو بہت زیادہ ہیں، کوئی ایسی جامع بات بتا دیجئے جسے ہم مضبوطی سے تھام لیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا تمہاری زبان ہر وقت ذکر الہی سے تر رہے۔

(۱۷۸۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُهِرَّةِ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُسْرِ الْمَازِنِيَّ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشِيخًا كَانَ قَالَ كَانَ لِي عُنُقَتِيهِ شَعْرَاتٌ بِيضٌ [راجع: ۱۷۸۲۴].

(۱۷۸۳۳) حضرت حریر بن عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی بوڑھے ہو گئے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے نچلے ہونٹ کے نیچے چند بال سفید تھے۔

(۱۷۸۳۴) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَرِيزٌ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ وَنَحْنُ غُلَمَاءٌ لَا نَعْقِلُ الْعِلْمَ أَشِيخًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ بِعُنُقَتِيهِ شَعْرَاتٌ بِيضٌ

(۱۷۸۳۳) حضرت حریر بن عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی بوڑھے ہو گئے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے نچلے ہونٹ کے نیچے چند بال سفید تھے۔

(۱۷۸۳۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي فَنَزَلَ عَلَيْهِ أَوْ قَالَ لَهُ أَبِي انْزِلْ عَلَيَّ قَالَ فَأَتَاهُ بِطَعَامٍ وَخَيْسَةٍ وَسَوِيْقٍ فَأَكَلَهُ وَكَانَ يَأْكُلُ التَّمْرَ وَيُلْقِي النَّوَى وَصَفَ بِأَصْبَعِيهِ السَّبَابِيَةَ وَالْوُسْطَى بِظَهْرِهِمَا مِنْ فِيهِ ثُمَّ أَتَاهُ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاولَهُ مَنْ عَنْ يَمِينِهِ فَقَامَ فَأَخَذَ يَلْبِجَامَ ذَاتِهِ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لِي فَقَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ وَاعْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ [صححه مسلم (۲۰۴۲)، وابن حبان (۵۲۹۷)]. [راجع: ۱۷۸۲۷].

(۱۷۸۳۵) حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ان کے یہاں آئے، انہوں نے کھانا، حلوہ اور ستولا کر پیش کیے، نبی ﷺ نے اسے تناول فرمایا، نبی ﷺ کھجور کھا کر اس کی گٹھلی اپنی انگلی کی پشت پر رکھتے اور اسے اچھال دیتے، پھر پانی پیش کیا جسے نبی ﷺ نے نوش فرمایا، اور دائیں جانب والے کودے دیا، انہوں نے اس کی نگام پکڑ کر عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے حق میں اللہ سے دعا کر دیجئے، نبی ﷺ نے دعا کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ! ان کے رزق میں برکت عطا فرما، ان کی بخشش فرما اور ان پر رحم فرما۔

(۱۷۸۳۶) حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ حُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُسْرِ قَالَ نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي أَوْ قَالَ أَبِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْزِلْ عَلَيَّ قَالَ فَنَزَلَ عَلَيْهِ فَأَتَاهُ بِطَعَامٍ أَوْ بِخَيْسٍ قَالَ فَأَكَلَ ثُمَّ أَتَاهُ بِشَرَابٍ قَالَ فَشَرِبَ قَالَ ثُمَّ نَاولَ مَنْ عَنْ يَمِينِهِ قَالَ وَكَانَ إِذَا أَكَلَ أَلْقَى النَّوَاةَ وَصَفَ شُعْبَةُ أَنَّهُ وَصَعَ النَّوَاةَ عَلَى السَّبَابِيَةِ وَالْوُسْطَى ثُمَّ رَمَى بِهَا فَقَالَ لَهُ أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ لَنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ وَاعْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ [راجع: ۱۷۸۲۷].

(۱۷۸۳۶) حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ان کے یہاں آئے، انہوں نے کھانا، حلوہ اور ستولا

کر پیش کیے، نبی ﷺ نے اسے تناول فرمایا، نبی ﷺ کھجور کھا کر اس کی ٹھنڈی اپنی انگلی کی پشت پر رکھتے اور اسے اچھال دیتے، پھر پانی پیش کیا جسے نبی ﷺ نے نوش فرمایا، اور دائیں جانب والے کودے دیا، انہوں نے اس کی لگام پکڑ کر عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے حق میں اللہ سے دعاء کر دیجئے، نبی ﷺ نے دعاء کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ! ان کے رزق میں برکت عطا فرما، ان کی بخشش فرما اور ان پر رحم فرما۔

(۱۷۸۴۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَعْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ بُسْرِ السَّلَمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ يَرْحَمُكُمَا اللَّهُ الرَّجُلُ مِنَّا يَرْكَبُ دَابَّتَهُ فَيَضْرِبُهَا بِالسُّوْطِ وَيَكْفَحُهَا بِاللِّجَامِ هَلْ سَمِعْتُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ شَيْئًا قَالَا لَا مَا سَمِعْنَا مِنْهُ فِي ذَلِكَ شَيْئًا فَإِذَا امْرَأَةٌ قَدْ نَادَتْ مِنْ جَوْفِ الْبَيْتِ أَيُّهَا السَّائِلُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَلُكُمْ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَا هَذِهِ أُنْتُمَا وَهِيَ أَكْبَرُ مِنَّا وَقَدْ أَدْرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱۷۸۴۷) عبد اللہ بن زیاد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت بسر بن جابرؓ کے دو بیٹوں کے پاس گیا اور ان کے لئے رحم و کرم کی دعاء کرتے ہوئے کہا کہ ہم میں سے کوئی شخص اپنے جانور پر سوار ہوتا ہے اور اسے کوڑے سے مارتا ہے اور لگام سے کھینچتا ہے، کیا اس کے متعلق آپ دونوں نے نبی ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ وہ کہنے لگے کہ نہیں، ہم نے اس حوالے سے نبی ﷺ کا کوئی ارشاد نہیں سنا، اسی وقت گھر کے اندر سے ایک خاتون کی آواز آئی کہ اے سائل! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، ”زمین پر چلنے والا کوئی جانور اور فضاء میں اپنے پروں سے اڑنے والا کوئی پرندہ ایسا نہیں ہے جو تمہاری طرح مختلف خانوادوں میں تقسیم نہ ہو، ہم نے اس کتاب میں کسی چیز کی کمی نہیں چھوڑی“ وہ دونوں کہنے لگے کہ یہ ہماری بہن ہیں جو ہم سے بڑی ہیں اور انہوں نے نبی ﷺ کو پایا ہے۔

(۱۷۸۴۸) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الطَّالْقَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَسَّانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُسْرِ الْمَازِنِيَّ يَقُولُ تَرَوْنَ يَدِي هَذِهِ قَالَا بَابِعْتُ بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِيمَا افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ

(۱۷۸۴۸) حضرت عبد اللہ بن بسرؓ سے مروی ہے کہ تم میرے ان ہاتھوں کو دیکھ رہے ہو، ان ہاتھوں سے میں نے نبی ﷺ سے بیعت کی تھی اور نبی ﷺ نے فرمایا تھا ہفتہ کے دن روزہ نہ رکھا کرو، الا یہ کہ فرض روزہ ہو۔

(۱۷۸۴۹) حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ أَيُّوبَ الْعُضْرَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرِ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ أُخْتِي تَبْعُنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَدِيَّةِ فَيَقْبَلُهَا [راجع: ۱۷۸۴۹]۔

(۱۷۸۴۹) حضرت عبد اللہ بن بسرؓ سے مروی ہے کہ بعض اوقات میری بہن کوئی چیز مجھے دے کر نبی کے پاس بھیجتی تھی، تو

نبی ﷺ سے مجھ سے قبول فرما لیتے تھے۔

(۱۷۸۴۰) حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ أَيُّوبَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَلَا يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ

(۱۷۸۴۰) حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ یہ قبول فرما لیتے تھے، لیکن صدقہ قبول نہیں فرماتے تھے۔

(۱۷۸۴۱) حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنُ بْنُ أَيُّوبَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ أَرَانِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرِ شَامَةً فِي قُرْبِهِ فَوَضَعْتُ أُصْبُعِي عَلَيْهَا فَقَالَ وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُصْبُعَهُ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ لَتَبْلُغَنَّ قُرْنَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَكَانَ ذَا جُمَّةٍ

(۱۷۸۴۱) ابو عبداللہ حسن بن ایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نے اپنے سر پر سینک کی جگہ (جہاں جانوروں کے سینک ہوتے ہیں) ایک زخم دکھایا، میں نے اس پر انگلی رکھ کر دیکھا تو وہ کہنے لگے کہ نبی ﷺ نے بھی اس پر انگلی رکھی تھی اور فرمایا تھا تم ایک لمبا عرصہ زندہ رہو گے۔

(۱۷۸۴۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ نُوحٍ جُمُصِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُسْرِ يَقُولُ تَرَوْنَ كَفِّي هَذِهِ فَأُشْهِدُ أَنِّي وَضَعْتُهَا عَلَى كَفِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمِ السَّبْتِ إِلَّا فِي قَرِيضَةٍ وَقَالَ إِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا لِحَاءَ شَجَرَةٍ فَلْيُفِطِرْ عَلَيْهِ [أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي الْكَبِيرِ (۲۷۵۹)]. قَالَ شُعَيْبُ: رَجَالُهُ ثِقَاتٌ لَكِنَّهُ مَعْلُومٌ.

(۱۷۸۴۲) حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تم میرے ان ہاتھوں کو دیکھ رہے ہو، ان ہاتھوں سے میں نے نبی ﷺ سے بیعت کی تھی اور نبی ﷺ نے فرمایا تھا ہفتہ کے دن روزہ نہ رکھا کرو، الا یہ کہ فرض روزہ ہو، اس لئے اگر تم میں سے کسی کو درخت کی چھال کے علاوہ کچھ نہ ملے تو اسی سے روزہ افطار کر لے۔

(۱۷۸۴۳) حَدَّثَنَا خَمْرَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِينَةِ يَسْتُ سِتِّينَ وَيَخْرُجُ مَسِيحُ الدَّجَالُ فِي السَّابِقَةِ [قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: ضَعِيفٌ (أَبُو دَاوُدَ: ۴۲۹۶، ابْنُ مَاجَةَ: ۴۰۹۳)].

(۱۷۸۴۳) حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے قریب جنگ اور شہر کے فتح ہونے میں چھ سال کا عرصہ گزرے گا اور ساتویں سال مسیح دجال کا خروج ہو جائے گا۔

(۱۷۸۴۴) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنَ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْيَحْصَبِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ الْمَازِنِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى بَيْتَ قَوْمٍ أَتَاهُ مِمَّا يَلِي جِدَارَهُ وَلَا يَأْتِيهِ مُسْتَقْبِلًا

بابہ [انظر: ۱۷۸۴۶]۔

(۱۷۸۴۳) حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی کے گھر تشریف لے جاتے تو دیوار کی آڑ میں کھڑے ہوتے، دروازے کے بالکل سامنے کھڑے نہیں ہوتے تھے۔

(۱۷۸۴۵) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعْبِرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ حُمَيْرٍ الرَّحْبِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ الْمَازِنِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ أُمَّتٍ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَأَنَا أَعْرِفُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالُوا وَكَيْفَ تَعْرِفُهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي كَثْرَةِ الْخَلَائِقِ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ دَخَلْتُ صَبْرَةَ فِيهَا خَيْلٌ دُهِمَ بِهِمْ وَفِيهَا فَرَسٌ أَغْرُ مُحَجَّلٌ أَمَا كُنْتَ تَعْرِفُهُ مِنْهَا قَالَ بَلَى قَالَ فَإِنَّ أُمَّتِي يَوْمَئِذٍ غَرٌّ مِنَ السُّجُودِ مُحَجَّلُونَ مِنَ الْوُضُوءِ

(۱۷۸۴۵) حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں قیامت کے دن اپنے ہر امتی کو پہچان لوں گا، صحابہ جملہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مخلوق کے اتنے بڑے جھوم میں آپ انہیں کیسے پہچانیں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ بتاؤ کہ اگر تم کسی اصطلیل میں داخل ہو جہاں کالے سیاہ گھوڑے بندھے ہوئے ہوں اور ان میں ایک گھوڑے کی پیشانی روشن چمکدار ہو اور سفید ہو تو کیا تم اسے ان گھوڑوں میں پہچان سکو گے؟ انہوں نے جواب دیا کیوں نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا اسی طرح اس دن میرے امتیوں کی پیشانیاں سجدوں کی وجہ سے روشن اور وضو کی وجہ سے ان کے اعضاء چمک رہے ہوں گے۔

(۱۷۸۴۶) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنَ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْيُحْصِي قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُسْرِ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ الْبَابَ يَسْتَأْذِنُ لَمْ يَسْتَقْبِلْهُ يَقُولُ يَمْشِي مَعَ الْحَائِطِ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ فَيُؤْذَنَ لَهُ أَوْ يَنْصَرِفَ [راجع: ۱۷۸۴۴]۔

(۱۷۸۴۶) حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی کے گھر تشریف لے جاتے تو دیوار کی آڑ میں کھڑے ہوتے، دروازے کے بالکل سامنے کھڑے نہیں ہوتے تھے پھر اجازت طلب کرتے، اگر اجازت مل جاتی تو اندر چلے جاتے ورنہ واپس چلے جاتے تھے۔

(۱۷۸۴۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ قَالَ نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي قَالَ فَقَرَّبْنَا لَهُ طَعَامًا وَوَطْبَةً فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ أَتَى بِتَمْرٍ فَكَانَ يَأْكُلُهُ وَيُلْقِي النَّوَى بِأَصْبَعِهِ يَجْمَعُ السَّابَةَ وَالْوُسْطَى قَالَ شُعْبَةُ هُوَ ظَنِّي وَهُوَ فِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَتَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاولَهُ الَّذِي عَنْ يَمِينِهِ قَالَ فَقَالَ أَبِي وَأَخَذَ يَلْجِمُ دَائِيَّةَ أَدْعُ اللَّهَ لَنَا قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ وَاعْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ [راجع: ۱۷۸۲۷]۔

(۱۷۸۴۷) حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ان کے یہاں آئے، انہوں نے کھانا، حلوہ اور ستولا

کر پیش کیے، نبی ﷺ نے اسے تناول فرمایا، نبی ﷺ کھجور کھا کر اس کی گتھلی اپنی انگلی کی پشت پر رکھتے اور اسے اچھال دیتے، پھر پانی پیش کیا جسے نبی ﷺ نے نوش فرمایا، اور دائیں جانب والے کودے دیا، انہوں نے اس کی لگام پکڑ کر عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے حق میں اللہ سے دعاء کر دیجئے، نبی ﷺ نے دعاء کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ! ان کے رزق میں برکت عطاء فرما، ان کی بخشش فرما اور ان پر رحم فرما۔

(۱۷۸۴۸) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُسْرِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَارَهُمْ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ [قال شعيب: اسنادہ صحیح]۔
(۱۷۸۴۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۸۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ اجْلِسْ فَقَدْ آذَيْتَ وَآتَيْتَ [راجع: ۱۷۸۲۶]۔

(۱۷۸۴۹) حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک آدمی (لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا) آیا، نبی نے فرمایا بیٹھ جاؤ، تم نے لوگوں کو تکلیف دی اور دیر سے آئے۔

(۱۷۸۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُسْرِ يَقُولُ جَاءَ أَغْرَابِيَّانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسَنَ عَمَلُهُ وَقَالَ الْآخَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَمُرْنِي بِأَمْرٍ اتَّبَعْتُ بِهِ فَقَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا بِذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [راجع: ۱۷۸۳۲]۔

(۱۷۸۵۰) حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو دیہاتی آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان میں سے ایک نے پوچھا اے محمد! ﷺ، سب سے بہترین آدمی کون ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا جس کی عمر لمبی ہو، عمل نیک کا عمل اچھا ہو، دوسرے نے کہا کہ احکام اسلام تو بہت زیادہ ہیں، کوئی ایسی جامع بات بتا دیجئے جسے ہم مضبوطی سے تھام لیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا تمہاری زبان ہر وقت ذکر الہی سے تر رہے۔

(۱۷۸۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُسْرِ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُبُعًا قَالَ كَانَ أَشْبَ مِنْ ذَلِكَ وَلَكِنْ كَانَ فِي لِحْيَتِهِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي عُنُقَيْهِ شَعْرَاتٌ بَيْضٌ [راجع: ۱۷۸۲۴]۔

(۱۷۸۵۱) حضرت حریز بن عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے ”جو نبی ﷺ کے صحابی تھے“ سے پوچھا کہ کیا نبی بوڑھے ہو گئے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے نچلے ہونٹ کے نیچے چند بال سفید تھے۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءِ الزُّبَيْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُحضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷۸۵۲) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا لُبُّ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ الزُّبَيْدِيَّ يَقُولُ أَنَا أَوَّلُ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُولُ أَحَدُكُمْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ حَدَّثَ النَّاسَ بِذَلِكَ [قال البوصيري: هذا اسناد صحيح وقد حكم بصحته ابن حبان والحاكم والهروي، ولا اعرف له علة وقال الألباني: صحيح (ابن ماجة: ۳۱۷)]. [انظر: ۱۷۸۵۲ ۱۷۸۵۹ ۱۷۸۶۷].

(۱۷۸۵۲) حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے کہ ”تم میں سے کوئی شخص قبلہ کی جانب رخ کر کے پیشاب نہ کرے“ سب سے پہلے میں نے سنا تھا اور سب سے پہلے میں نے ہی لوگوں کے سامنے یہ حدیث بیان کی تھی۔

(۱۷۸۵۳) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ أَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى أَنْ يُولَ أَحَدٌ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَخَرَجْتُ إِلَى النَّاسِ فَأَخْبَرْتُهُمْ

(۱۷۸۵۳) حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے کہ ”تم میں سے کوئی شخص قبلہ کی جانب رخ کر کے پیشاب نہ کرے“ سب سے پہلے میں نے سنا تھا اور سب سے پہلے میں نے ہی لوگوں کے سامنے یہ حدیث بیان کی تھی۔

(۱۷۸۵۴) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ أَكَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِوَاءً فِي الْمَسْجِدِ فَأَقِيمَتُ الصَّلَاةَ فَأَدْخَلْنَا أَيْدِيَنَا فِي الْحَصَى ثُمَّ قُمْنَا نُصَلِّي وَلَمْ نَتَوَضَّأْ [قال البوصيري: وهذا اسناد ضعيف وقال الألباني: صحيح (ابن ماجة: ۳۳۱۱)]. قال شعيب: صحيح.

(۱۷۸۵۴) حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مسجد میں ہم لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھنا ہوا کھانا کھایا، پھر نماز کھڑی ہوئی تو ہم نے کٹکریوں پر اپنے ہاتھ ملے اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، اور نیا وضو نہیں کیا۔

(۱۷۸۵۵) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ زِيَادٍ الْحَضْرَمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءِ الزُّبَيْدِيِّ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُولَ أَحَدُنَا مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ

(۱۷۸۵۵) حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ ”تم میں سے کوئی شخص قبلہ کی جانب رخ کر کے پیشاب نہ کرے“۔

(۱۷۸۵۶) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْبَعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [قال الترمذی: حسن غریب وقال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۳۶۴۱). قال شعيب: حسن]. [انظر: ۱۷۸۶۵، ۱۷۸۶۶].

(۱۷۸۵۷) حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے زیادہ کسی کو تبسم کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(۱۷۸۵۷) حَدَّثَنَا هَارُونُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَمِعْتُ أَنَا مِنْ هَارُونَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَيُّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُقْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيُّ قَالَ كُنَّا يَوْمًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفَةِ فَوُضِعَ لَنَا طَعَامٌ فَأَكَلْنَا فَأَقْبَمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّيْنَا وَلَمْ نَتَوَضَّأْ

(۱۷۸۵۷) حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صفہ میں ہم لوگوں نے نبی ﷺ کے ساتھ بھنا ہوا کھانا کھایا، پھر نماز کھڑی ہوئی تو ہم کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، اور نیا وضو نہیں کیا۔

(۱۷۸۵۸) حَدَّثَنَا هَارُونُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَيُّوَةُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ التَّجِيبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيُّ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ وَبُطُونِ الْأَقْدَامِ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ هَارُونَ [انظر: ۱۷۸۶۲].

(۱۷۸۵۸) حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے (مرفوعاً) مروی ہے کہ قیامت کے دن ایڑیوں اور پاؤں کے باطنی حصے (کے خشک رہ جانے پر ان) کے لئے ہلاکت ہوگی۔

(۱۷۸۵۹) حَدَّثَنَا خُجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ الزُّبَيْدِيُّ يَقُولُ أَنَا أَوَّلُ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَبُولُ أَحَدُكُمْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ حَدَّثَ النَّاسَ بِذَلِكَ [راجع: ۱۷۸۵۲].

(۱۷۸۵۹) حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے کہ ”تم میں سے کوئی شخص قبلہ کی جانب رخ کر کے پیشاب نہ کرے“ سب سے پہلے میں نے سنا تھا اور سب سے پہلے میں نے ہی لوگوں کے سامنے یہ حدیث بیان کی تھی۔

(۱۷۸۶۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْبَعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيُّ قَالَ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُولُ أَحَدُكُمْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ حَدَّثَ النَّاسَ بِذَلِكَ [انظر: ۱۷۸۵۶].

(۱۷۸۶۰) حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے کہ ”تم میں سے کوئی شخص قبلہ کی جانب رخ کر کے پیشاب نہ کرے“ سب سے پہلے میں نے سنا تھا اور سب سے پہلے میں نے ہی لوگوں کے سامنے یہ حدیث بیان کی تھی۔

(۱۷۸۶۱) حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْبَعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ وَسَلِيمَانَ بْنِ زِيَادٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

الْحَارِثُ بْنُ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيُّ قَالَ أَكَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِوَاءً فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَضَرَبْنَا أَيْدِيَنَا فِي الْحَصَى ثُمَّ قُمْنَا فَصَلَّيْنَا وَلَمْ نَتَوَضَّأْ | انظر: ۱۷۸۵۴ |

(۱۷۸۶۱) حضرت عبداللہ بن حارث رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مسجد میں ہم لوگوں نے نبی ﷺ کے ساتھ بھنا ہوا کھانا کھایا، پھر نماز کھڑی ہوئی تو ہم نے نکلریوں پر اپنے ہاتھ ملے اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، اور نیا وضو نہیں کیا۔

(۱۷۸۶۲) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ وَبُطُونِ الْأَقْدَامِ مِنَ النَّارِ

(۱۷۸۶۲) حضرت عبداللہ بن حارث رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن ایڑیوں اور پاؤں کے باطنی حصے (کے خشک رہ جانے پر ان) کے لئے ہلاکت ہوگی۔

(۱۷۸۶۳) حَدَّثَنَا هَارُونُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ زِيَادٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ مَرَّ وَصَاحِبٌ لَهُ بِأَيْمَنَ وَفَتَنَهُ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ خَلُّوا أَرْزَهُمْ فَبَعَلُوها مَخَارِيقَ يَجْتَلِدُونَ بِهَا وَهُمْ عُرَاةٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَلَمَّا مَرَرْنَا بِهِمْ قَالُوا إِنَّ هَؤُلَاءِ فُتِسُونَ قَدْ عَوَّاهُمْ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَبْصَرُوهُ تَبَدُّدُوا فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا حَتَّى دَخَلَ وَكُنْتُ أَنَا وَرَاءَ الْحُجْرَةِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ لَا مِنْ اللَّهِ اسْتَحَبُّوا وَلَا مِنْ رَسُولِهِ اسْتَتَرُوا وَأَمَّ أَيْمَنَ عِنْدَهُ تَقُولُ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَبَلَّأِي مَا اسْتَغْفِرُ لَهُمْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ هَارُونٍ | انخرجه ابو يعلى (۱۵۴۰) والبخار (۲۰۲۹) قال شعيب: اسناده صحيح |

(۱۷۸۶۳) حضرت عبداللہ بن حارث رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ اپنے ایک ساتھی کے ساتھ ایمن اور چند قریشی نوجوانوں کے پاس سے گزرے، جنہوں نے اپنے تہبند اتار کر ان کے گولے بنا لیے تھے اور ان سے کھیل کر ایک دوسرے کو مار رہے تھے، اور خود کھیل برہنہ تھے، جب ہم ان کے پاس سے گزرے تو وہ کہنے لگے کہ یہ پادری ہیں، انہیں چھوڑ دو، اسی اثناء میں نبی ﷺ بھی باہر نکل آئے، انہوں نے جب نبی ﷺ کو دیکھا تو فوراً منتشر ہو گئے، نبی ﷺ غصے کی حالت میں واپس گھر چلے گئے، میں نے حجرے کے باہر سے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا سبحان اللہ! انہیں خدا اور رسول کسی سے شرم نہیں آتی، اور حضرت ام ایمن رحمہاں کہہ رہی تھیں کہ یا رسول اللہ! ان کی بخشش کے لئے دعا فرما دیجئے، عبداللہ کہتے ہیں کہ میں کس وجہ سے ان کے لئے استغفار کروں۔

(۱۷۸۶۴) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ وَحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ وَحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ قَالَ مُوسَى لِي حَدِيثُهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي النَّارِ حَيَاتٍ كَأَمْثَالِ أَعْنَاقِ الْبُحْتِ تُلْسَعُ إِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمَوَتَهَا أَرْبَعِينَ خَرِيفًا وَإِنَّ فِي النَّارِ عَقَارِبَ كَأَمْثَالِ الْبَقَالِ الْمُوَكَّفَةِ تُلْسَعُ إِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمَوَتَهَا أَرْبَعِينَ سَنَةً (۱۷۸۶۴) حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جہنم میں سختی اونٹوں کی گردنوں جیسے سانپ ہوں گے جو اگر کسی کو ایک مرتبہ ڈس لیں تو وہ چالیس سال تک ان کا زہر محسوس کرتا رہے گا، اور جہنم میں فخروں جیسے پتھروں گے جو اگر کسی کو ایک مرتبہ ڈس لیں تو وہ چالیس سال تک ان کا زہر محسوس کرتا رہے گا۔

(۱۷۸۶۵) حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ كِبَسًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۷۸۵۶].

(۱۷۸۶۵) حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو تبسم کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ (۱۷۸۶۶) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ لَهْيَعَةَ وَابْنِ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءِ الزُّبَيْدِيِّ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ إِلَّا مُتَبَسِّمًا [راجع: ۱۷۸۵۶]، [سقط من الميسنية].

(۱۷۸۶۶) حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو تبسم کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ (۱۷۸۶۷) حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُولَنَ أَحَدُكُمْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ حَدَّثَ النَّاسَ بِذَلِكَ [راجع: ۱۷۸۵۲].

(۱۷۸۶۷) حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے کہ ”تم میں سے کوئی شخص قبلہ کی جانب رخ کر کے پیشاب نہ کرے“ سب سے پہلے میں نے سنا تھا اور سب سے پہلے میں نے ہی لوگوں کے سامنے یہ حدیث بیان کی تھی۔

حَدِيثُ عَدِيِّ ابْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عدی بن عمیرہ کندی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷۸۶۷۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنِي رَجَاءُ بْنُ حَبِوَةَ وَالْعُرْسُ ابْنُ عَمِيرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَدِيٍّ قَالَ خَاصَمَ رَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ يَقَالُ لَهُ أَمْرُ الْقَيْسِ بْنِ عَابِسٍ رَجُلًا مِنْ حَضْرَمَوْتَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَرْضٍ فَقَضَى عَلَى الْحَضْرَمِيِّ بِالْيَمِينَةِ فَلَمْ تَكُنْ لَهُ بَيْنَةٌ فَقَضَى عَلَى أَمْرِ الْقَيْسِ بِالْيَمِينِ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ إِنَّ أَمَكَّتَهُ مِنَ الْيَمِينِ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَتْ وَاللَّهِ أَوْ رَبِّ الْكُعْبَةِ أَرْضِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ لِيَقْطَعَ بِهَا مَالَ

أَخِيهِ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ قَالَ رَجَاءُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا فَيَقَالُ أَمْرُو الْقَيْسِ مَاذَا لِمَنْ تَرَكَّهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْجَنَّةُ قَالَ فَاشْهَدُ أَنِّي قَدْ تَرَكَّهَا لَهُ كُلَّهَا [الخروج النسائي في الكبرى (۵۹۹۶). قال شعيب: اسناده صحيح.] [انظر: ۱۷۸۷۳].

(۱۷۸۶۸) حضرت عدی بن حنیف سے مروی ہے کہ قبیلہ کندہ کے امرؤ القیس بن عابس نامی ایک آدمی کا نبی ﷺ کی موجودگی میں ایک زمین کے متعلق حضرموت کے ایک آدمی سے جھگڑا ہو گیا، نبی ﷺ نے حضرمی کو گواہ پیش کرنے کی تلقین کی، لیکن اس کے پاس گواہ نہیں تھے، نبی ﷺ نے امرؤ القیس کو قسم کھانے کے لئے فرمایا، حضرمی کہنے لگا یا رسول اللہ! اگر آپ نے اسے قسم اٹھانے کی اجازت دے دی تو رب کعبہ کی قسم! یہ میری زمین لے جائے گا، نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اس مقصد کے لئے جھوٹی قسم کھائے کہ اس کے ذریعے اپنے بھائی کا مال ہتھیالے، تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس سے ناراض ہوگا، پھر نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”بیشک وہ لوگ جو اللہ کے وعدے اور اپنی قسموں کو تھوڑی سی قیمت کے عوض بیچ دیتے ہیں.....“ امرؤ القیس نے کہا کہ جو شخص اپنے حق کو چھوڑ دے، اسے کیا ملے گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا جنت، امرؤ القیس نے کہا تو پھر آپ گواہ رہے، میں نے ساری زمین اس کے حق میں چھوڑ دی۔

(۱۷۸۶۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ لَنَا عَلَى عَمَلٍ فَكَتَمْنَا مِنْهُ مَخِيطًا فَمَا لَوْ قَدْ فَهُوَ غُلٌّ يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ اسْوَدُ قَالَ مُجَالِدٌ هُوَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْبَلْ عَنِّي عَمَلِكَ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ سَمِعْتُكَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَأَنَا أَقُولُ ذَلِكَ الْآنَ مَنْ اسْتَعْمَلَنَاهُ عَلَى عَمَلٍ فَلْيَجِئْ بِقَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ فَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أَخَذَهُ وَمَا نُهِى عَنْهُ انْتَهَى [صححه مسلم (۱۸۳۳)، وابن خزيمة (۲۳۳۸)، وابن حبان (۵۰۷۸)]. [انظر: ۱۷۸۷۰، ۱۷۸۷۱، ۱۷۸۷۵].

(۱۷۸۶۹) حضرت عدی بن عمیرہ بن حنیف سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگو! تم میں سے جو شخص ہمارے لئے کوئی کام کرتا ہے اور ہم سے ایک دھاکہ یا اس سے بھی معمولی چیز چھپاتا ہے تو وہ خیانت ہے جس کے ساتھ وہ قیامت کے دن آئے گا، یہ سن کر ایک کپے رنگ کا انصاری کھڑا ہوا، وہ انصاری اب بھی میری نظروں کے سامنے ہے، اور کہنے لگا یا رسول اللہ! آپ نے میرے ذمے جو کام سپرد فرمایا تھا، وہ ذمہ داری مجھ سے واپس لے لیجئے، نبی ﷺ نے پوچھا کیا ہوا؟ اس نے کہا کہ میں نے آپ کو اس طرح کہتے ہوئے سنا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا تو میں اب یہ کہتا ہوں کہ جس شخص کو ہم کسی ذمہ داری پر فائز کریں وہ تھوڑا اور زیادہ سب ہمارے پاس لے کر آئے، پھر اس میں سے جو اسے دیا جائے وہ لے لے اور جس سے روکا جائے، اس سے رک جائے۔

(۱۷۸۷۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَدِيُّ ابْنِ عَمِيرَةَ قَدْ تَرَ الْحَدِيثَ

(۱۷۸۷۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۸۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عِدِيِّ ابْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اسْتَعْمَلَنَاهُ عَلَى عَمَلٍ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ (۱۷۸۷۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۸۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ عِدِيَّ بْنَ عِدِيٍّ الْكِنْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَوْلَى لَنَا أَنَّهُ سَمِعَ عِدِيًّا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتَّى يَرَوْا الْمُنْكَرَ بَيْنَ ظَهْرَانِيهِمْ وَهُمْ قَادِرُونَ عَلَى أَنْ يُنْكِرُوهُ فَلَا يُنْكِرُوهُ لَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَذَّبَ اللَّهُ الْخَاصَّةَ وَالْعَامَّةَ [انظر: ۱۷۸۷۷]۔

(۱۷۸۷۲) حضرت عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ خواص کے عمل کی وجہ سے عوام کو عذاب نہیں دیتا، ہاں! اگر وہ کھلم کھلا نافرمانی کرنے لگیں اور وہ روکنے پر قدرت کے باوجود انہیں نہ روکیں تو پھر اللہ تعالیٰ خواص اور عوام سب کو عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔

(۱۷۸۷۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عِدِيُّ بْنُ عِدِيٍّ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيَّوَةَ وَالْعُرْسِ ابْنِ عَمِيرَةَ عَنْ أَبِيهِ عِدِيٍّ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ جَرِيرٌ وَزَادَنِي أَيُّوبُ وَكُنَّا جَمِيعًا حِينَ سَمِعْنَا الْحَدِيثَ مِنْ عِدِيٍّ قَالَ قَالَ حَدَّثَنَا الْعُرْسُ ابْنُ عَمِيرَةَ فَتَزَلَّتْ هَذِهِ اللَّيْلَةُ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَآيَمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِهَا وَلَمْ أَحْفَظْهُ أَنَا يَوْمَئِذٍ مِنْ عِدِيٍّ [راجع: ۱۷۸۶۸]۔

(۱۷۸۷۳) حدیث نمبر (۱۷۸۶۸) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۸۷۴) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنِي لَيْثٌ بَعْنَى ابْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ عِدِيٍّ بْنِ عِدِيٍّ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثَّيْبُ تَغْرِبُ عَنْ نَفْسِهَا وَالْبُكْرُ رِضَاهَا صَمْتُهَا [قال البوصيري: هذا اسناد رجاله ثقات الا انه منقطع وقال الألباني: صحيح (ابن ماجة: ۱۸۷۲)۔ قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد رجاله ثقات الا انه منقطع]، [انظر: ۱۷۸۷۶]۔

(۱۷۸۷۴) حضرت عدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شوہر دیدہ عورت دوسرے نکاح کی صورت میں اپنی رضامندی کا اظہار زبان سے کرے گی اور کنواری کی خاموشی ہی اس کی رضامندی ہے۔

(۱۷۸۷۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يُحَدِّثُ عَنْ عِدِيٍّ ابْنِ عَمِيرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ اسْتَعْمَلَنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَكُنْتُمْ مَخِيطًا فَهُوَ غُلٌّ يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِقَامٍ رَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ آدَمُ طَوَالَ مِنَ الْأَنْصَارِ لَقَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِي عَمَلِكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم لِمَ قَالَ اِنِّی سَمِعْتُكَ اِنْفًا تَقُولُ قَالَ قَالَا اَقُولُ الْاَنَ مَنْ اسْتَعْمَلَنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰی عَمَلٍ فَلَيَاتِ بِقَلْبِلِهٖ وَكَثِيرِهٖ فَاِنْ اَتٰی بِشَیْءٍ اَخَذَهُ وَاِنْ نَهٰی عَنْهُ اَنْتَهٰی [راجع: ۱۷۸۶۹].

(۱۷۸۷۵) حضرت عدی بن عیسرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگو! تم میں سے جو شخص ہمارے لئے کوئی کام کرتا ہے اور ہم سے ایک دھاگہ یا اس سے بھی معمولی چیز چھپاتا ہے تو وہ خیانت ہے جس کے ساتھ وہ قیامت کے دن آئے گا، یہ سن کر ایک کپے رنگ کا انصاری کھڑا ہوا، وہ انصاری اب بھی میری نظروں کے سامنے ہے، اور کہنے لگا یا رسول اللہ! آپ نے میرے ذمے جو کام سپرد فرمایا تھا، وہ ذمہ داری مجھ سے واپس لے لیجئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا ہوا؟ اس نے کہا کہ میں نے آپ کو اس طرح کہتے ہوئے سنا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو میں اب یہ کہتا ہوں کہ جس شخص کو ہم کسی ذمہ داری پر فائز کریں وہ تھوڑا اور زیادہ سب ہمارے پاس لے کر آئے، پھر اس میں سے جو اسے دیا جائے وہ لے لے اور جس سے روکا جائے، اس سے رک جائے۔

(۱۷۸۷۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى وَهَذَا حَدِيثٌ عَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي حُسَيْنٍ الْمَكِّيُّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَشِيرُوا عَلَى النِّسَاءِ فِي أَنْفُسِهِنَّ فَقَالُوا إِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحْيِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثِّبُ تَعْرِبُ عَنْ نَفْسِهَا بِلِسَانِهَا وَالْبِكْرُ رِضَاهَا صَمْنَهَا [راجع: ۱۷۸۷۴].

(۱۷۸۷۶) حضرت عدی بن عیسرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خواتین کے حوالے سے مجھے اپنی رائے دو، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کنواری عورت شرماتی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر شوہر دیدہ عورت دوسرے نکاح کی صورت میں اپنی رضا مندی کا اظہار زبان سے کرے گی اور کنواری کی خاموشی ہی اس کی رضا مندی ہے۔

(۱۷۸۷۷) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مَبَارَكٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سَيْفُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ عَدِيٍّ الْكِنْدِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي مَوْلَى لَنَا أَنَّهُ سَمِعَ جَدِّي يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُعَذِّبُ قَدْ كَرَّ الْحَدِيثُ [انظر: ۱۷۸۷۲].

(۱۷۸۷۷) حدیث نمبر (۱۷۸۷۲) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۸۷۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى الْفَضْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَرِيرٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَدِيَّ ابْنَ عَمِيرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ يَرَى بَيَاضَ إِبْطِهِ ثُمَّ إِذَا سَلَّمَ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ عَنْ يَمِينِهِ حَتَّى يَرَى بَيَاضَ خَدِّهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَنْ يَسَارِهِ وَيُقْبِلُ بِوَجْهِهِ حَتَّى يَرَى بَيَاضَ خَدِّهِ عَنْ يَسَارِهِ [صححه ابن خزيمة: (۶۵۰)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد

ضعيف. [انظر ما بعده].

(۱۷۸۷۸) حضرت عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب سجدہ کرتے تھے تو آپ ﷺ کی مبارک بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی تھی، جب سلام پھیرتے ہوئے دائیں جانب چہرہ پھرتے تو اس طرف کے رخسار کی سفیدی دکھائی دیتی تھی اور جب بائیں جانب چہرہ پھرتے تو اس طرف کے رخسار کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۱۷۸۷۹) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ لَدَى كَثَرِ الْحَدِيثِ [راجع مابقله] (۱۷۸۷۹) (۱۷۸۷۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ مُرْدَاسِ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷۸۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ مُرْدَاسِ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَقْبَضُ الصَّالِحُ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ وَيَبْقَى كَحُثَالَةِ التَّمْرِ [صححه البخاری (۶۴۳۴)]، وابن حبان (۶۸۵۲)]، [انظر: (۱۷۸۸۱، ۱۷۸۸۲)]

(۱۷۸۸۰) حضرت مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک ایک کر کے نیک لوگوں کو اٹھالیا جائے گا اور پیچھے کھجور (یاہ) کے چھلکوں کی طرح گھٹیا لوگ رہ جائیں گے جن کی اللہ کو کوئی پروا نہ ہوگی۔

(۱۷۸۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ مُرْدَاسَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ يَقْبَضُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ حَتَّى يَبْقَى كَحُثَالَةِ التَّمْرِ أَوْ الشَّعِيرِ لَا يَبَالِي اللَّهُ بِهِمْ شَيْئًا

(۱۷۸۸۱) حضرت مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک ایک کر کے نیک لوگوں کو اٹھالیا جائے گا اور پیچھے کھجور (یاہ) کے چھلکوں کی طرح گھٹیا لوگ رہ جائیں گے جن کی اللہ کو کوئی پروا نہ ہوگی۔

(۱۷۸۸۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ مُرْدَاسِ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَضُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ حَتَّى يَبْقَى كَحُثَالَةِ التَّمْرِ أَوْ الشَّعِيرِ لَا يَبَالِي اللَّهُ بِهِمْ شَيْئًا

(۱۷۸۸۲) حضرت مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایک ایک کر کے نیک لوگوں کو اٹھالیا جائے گا اور پیچھے کھجور (یاہ) کے چھلکوں کی طرح گھٹیا لوگ رہ جائیں گے (جن کی اللہ کو کوئی پروا نہ ہوگی)

حَدِيثُ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو ثعلبہ خسنی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷۸۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قُدُورِ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَ إِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَاغْسِلْ وَاطْبِخْ وَسَلَّاهُ عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ
فَنَهَاةً عَنْ ذَلِكَ وَعَنْ كُلِّ سَبْعٍ ذِي نَابٍ [صححه الحاكم (۱/۱۴۳)] وقال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۱۵۶۰ و ۱۷۹۶).

قال شعيب: صحيح و اسناد رجاله ثقات لكنه منقطع. [انظر: ۱۷۸۸۹].

(۱۷۸۸۳) حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے اہل کتاب کی ہانڈیوں کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا اگر تمہیں اس کے علاوہ کوئی اور برتن نہ ملیں تو انہی کو دھو کر کھانا پکا سکتے ہو، پھر گدھوں کے گوشت کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے اس سے اور ہر کھلی سے شکار کرنے والے درندے سے منع فرمادیا۔

(۱۷۸۸۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُثَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبَكُمْ مِنِّي فِي الْآخِرَةِ مَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا وَإِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدَكُمْ مِنِّي فِي الْآخِرَةِ مَسَاوِيَكُمْ أَخْلَاقًا الْفَرَّارُونَ الْمُتَفَيِّهُونَ الْمُتَشَدِّقُونَ [صححه ابن حبان (۴۸۲ و ۵۵۵۷)].

قال شعيب: حسن لغيره وهذا اسناد رجاله ثقات لكنه منقطع. [انظر: ۱۷۸۹۵].

(۱۷۸۸۳) حضرت ابو ثعلبہ خثنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے نزدیک تم میں سب سے زیادہ محبوب اور آخرت میں مجھ سے سب سے زیادہ قریب اچھے اخلاق والے ہوں گے، اور میرے نزدیک تم میں سب سے زیادہ مبغض اور آخرت میں مجھ سے سب سے زیادہ دور بداخلاق، بیہودہ گو، پھیلا کر لمبی بات کرنے والے اور جبراً کھول کر جھکف بولنے والے ہوں گے۔

(۱۷۸۸۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُثَنِيِّ يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَهْلُ صَيْدٍ فَقَالَ إِذَا أُرْسِلَتْ كَلْبُكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَأَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ قَالَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَ قَالَ وَإِنْ قَتَلَ قَالَ قُلْتُ إِنَّا أَهْلُ رَمِيٍّ قَالَ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ فَكُلْ قَالَ قُلْتُ إِنَّا أَهْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَالْمَجُوسِ وَلَا نَجِدُ غَيْرَ آبِنَتِهِمْ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ كُلُوا فِيهَا وَأَشْرَبُوا [صححه مسلم (۱۹۳۱)].

(۱۷۸۸۵) حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم شکاری لوگ ہیں (ہمیں احکام صید بتائیے) نبی ﷺ نے فرمایا جب تم اپنے کتے کو شکار پر چھوڑو اور بسم اللہ پڑھ لو، تو وہ جو شکار کرے، تم اسے کھا سکتے ہو، میں نے عرض کیا اگر چہ کتا اس شکار کو مار چکا ہو؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! اگر چہ وہ اسے مار چکا ہو، میں نے عرض کیا کہ ہم لوگ تیر انداز ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا تمہاری کمان تمہیں جو چیز لوٹا دے وہ تم کھا سکتے ہو، میں نے عرض کیا کہ ہم مسافر لوگ ہیں، یہود و نصاریٰ اور مجوس کے پاس سے گزرتے ہیں اور ان کے برتنوں کے علاوہ کوئی برتن نہیں ملتا؟ نبی ﷺ نے فرمایا اگر ان کے برتنوں کے علاوہ کوئی برتن نہ ملے تو اسے پانی سے دھو لو، پھر اس میں کھاپی سکتے ہو۔

(۱۷۸۸۶) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُثَنِيَّ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ وَهُوَ بِالْفُسْطَاطِ فِي خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ وَكَانَ مُعَاوِيَةُ أَغْزَى النَّاسِ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا تَعِجْزُ هَذِهِ الْأُمَّةُ مِنْ نِصْفِ يَوْمٍ إِذَا رَأَيْتَ الشَّامَ مَائِدَةً رَجُلٍ وَاحِدٍ وَأَهْلِي بَيْتِهِ فَعِنْدَ ذَلِكَ فَتَحَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ [صححه الحاكم (۴/ ۴۲۴)] وقال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۴۳۴۹). قال شعيب: اسناده صحيح على شرط مسلم.

(۱۷۸۸۶) جبیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ثعلبہؓ کو یہ فرماتے ہوئے ”جبکہ وہ حضرت معاویہؓ کے دور خلافت میں شہر فسطاط میں تھے، اور حضرت معاویہؓ نے لوگوں کو قسطنطنیہ میں جہاد کے بھیجا ہوا تھا“ سنا کہ بخدا! یہ امت نصف دن سے عاجز نہیں آئے گی، جب تم شام کو ایک آدمی اور اس کے اہل بیت کا دسترخوان دیکھ لو تو قسطنطنیہ کی فتح قریب ہوگی۔

(۱۷۸۸۷) حَدَّثَنَا حَبَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُثَنِيَّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ وَلَحْمَ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ [صححه البخاری (۵۵۵۳۰)، ومسلم (۱۹۳۲)]، وابن حبان (۵۲۷۹). [انظر: ۱۷۸۹۰، ۱۷۸۹۱، ۱۷۸۹۲، ۱۷۸۹۹].

(۱۷۸۸۷) حضرت ابو ثعلبہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے پالتو گدھوں سے اور ہر چکی سے شکار کرنے والے درندے کے گوشت کو حرام قرار دیا ہے۔

(۱۷۸۸۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ زُهَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُسْلِمَ بْنَ مِسْكٍ يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو ثَعْلَبَةَ الْخُثَنِيُّ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا فَعَسَكَرَ تَفَرَّقُوا عَنْهُ فِي الشَّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ فَقَامَ فِي فَقَالَ إِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِي الشَّعَابِ إِنَّمَا ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ قَالَ فَكَانُوا بَعْدَ ذَلِكَ إِذَا نَزَلُوا انْصَمَّ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ حَتَّى إِنَّكَ لَتَقُولُ لَوْ بَسَطْتُ عَلَيْهِمْ كِسَاءً لَعَمَّهُمْ أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ [صححه ابن حبان (۲۶۹۰)] وقال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۲۶۲۸).

(۱۷۸۸۸) حضرت ابو ثعلبہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی لشکر کے ساتھ کسی مقام پر پڑاؤ ڈالتے تو لوگ مختلف گھاٹیوں اور وادیوں میں منتشر ہو جاتے تھے، (ایک مرتبہ ایسا ہی ہوا تو نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا تمہارا ان گھاٹیوں اور وادیوں میں منتشر ہونا) شیطان کی وجہ سے ہے، راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد جب بھی کسی مقام پر پڑاؤ ہوتا تو لوگ ایک دوسرے کے اتنے قریب رہتے تھے کہ تم کہہ سکتے ہو اگر انہیں ایک چادر اوڑھائی جاتی تو وہ سب پرآ جاتی۔

(۱۷۸۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُثَنِيَّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ احْتَبْ لِي بِأَرْضٍ كَذَا وَكَذَا بِأَرْضِ الشَّامِ لَمْ يَظْهَرْ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْمَعُونَ إِلَيَّ مَا يَقُولُ هَذَا فَقَالَ أَبُو ثَعْلَبَةَ
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُظْهَرَنَّ عَلَيْهَا قَالَ فَكَتَبَ لَهُ بِهَا قَالَ قُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَرْضَنَا أَرْضُ صَيْدٍ
فَأَرْسِلْ كَلْبِي الْمُكَلَّبَ وَكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُكَلَّبٍ قَالَ إِذَا أُرْسِلَتْ كَلْبُكَ الْمُكَلَّبُ وَسَمِيتَ فَكُلْ مَا
أَمْسَكَ عَلَيْكَ كَلْبُكَ الْمُكَلَّبُ وَإِنْ قَتَلَ وَإِنْ أُرْسِلَتْ كَلْبُكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُكَلَّبٍ فَأَذْرَكْتَ ذِمَّتَهُ فَكُلْ
وَكُلْ مَا رَدَّ عَلَيْكَ سَهْمُكَ وَإِنْ قَتَلَ وَسَمَّ اللَّهُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ أَرْضَنَا أَرْضُ أَهْلِ كِتَابٍ وَإِنَّهُمْ
يَأْكُلُونَ لَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَيَشْرَبُونَ الْخَمْرَ فَكَيْفَ أَصْنَعُ بِأَنْفُسِهِمْ وَقُدُورِهِمْ قَالَ إِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا
فَارْحَصُوهَا وَاطْبُخُوا فِيهَا وَاشْرَبُوا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَحِلُّ لَنَا مِمَّا يُحَرِّمُ عَلَيْنَا قَالَ لَا تَأْكُلُوا
لَحْمَ الْخَمْرِ الْإِنْسِيَّةِ وَلَا كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ [الخروج الطيالسي (۱۰۱۵)]. قال شعيب: صحيح دون قصة

الارض وهذا اسناد رجاله ثقات. [راجع: ۱۷۸۸۳].

(۱۷۸۸۹) حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! شام میں فلاں فلاں زمین ”جس پر ابھی نبی ﷺ غالب نہیں آئے تھے“ میرے نام لکھ دیجئے، نبی ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا کیا تم ان کی بات سن نہیں رہے؟ حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، آپ اس پر ضرور غالب آئیں گے، چنانچہ نبی ﷺ نے انہیں اس مضمون کی ایک تحریر لکھ کر دے دی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم شکاری لوگ ہیں (ہمیں احکام صید بتائیے) نبی ﷺ نے فرمایا جب تم اپنے سدھائے ہوئے کتے کو شکار پر چھوڑ دو اور بسم اللہ پڑھ لو، تو وہ جو شکار کرے، تم اسے کھا سکتے ہو، میں نے عرض کیا اگرچہ کتا اس شکار کو مار چکا ہو؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! اگرچہ وہ اسے مار چکا ہو اور اگر وہ سدھایا ہو اور تم اسے ذبح کر سکو تو ذبح کر کے کھا لو، تمہاری کمان تمہیں جو چیز لوٹا دے وہ تم کھا سکتے ہو، میں نے عرض کیا کہ ہم لوگ یہود و نصاریٰ کے علاقے میں رہتے ہیں، وہ لوگ خنزیر کھاتے اور شراب پیتے ہیں، تو ہم ان کے برتنوں اور ہانڈیوں کو کس طرح استعمال کریں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اگر تمہیں ان کے برتنوں کے علاوہ کوئی برتن نہ ملے تو اسے پانی سے دھو لو، پھر اس میں کھالی سکتے ہو۔

پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے لیے کیا چیز اور کیا چیز حرام ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا پالتو گدھے اور ہر چکی سے شکار کرنے والے درندے کو مت کھاؤ۔

(۱۷۸۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخَثَنِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ [راجع: ۱۷۸۸۷].

(۱۷۸۹۰) حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ہر چکی سے شکار کرنے والے درندے سے منع فرما دیا ہے۔

(۱۷۸۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حَدِيثِ أَبِي إِدْرِيسَ بْنِ عَبْدِ

اللَّهِ فِي عِلَاقَةِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَنَّ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْنِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ

(۱۷۸۹۱) حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ہر کچلے سے شکار کرنے والے درندے سے منع فرمادیا ہے۔

(۱۷۸۹۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْنِيَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ

(۱۷۸۹۲) حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ہر کچلے سے شکار کرنے والے درندے سے منع فرمادیا ہے۔

(۱۷۸۹۳) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنَا بِقِيَّةٌ عَنْ بَعِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْنِيَّ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَالنَّاسُ جِيَاعٌ فَأَصَبْنَا بِهَا حُمْرًا مِنْ حُمْرِ الْإِنْسِ فَلَدَبَحْنَاهَا قَالَ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ لِنَادِيَ فِي النَّاسِ أَنَّ لُحُومَ حُمْرِ الْإِنْسِ لَا تَحِلُّ لِمَنْ شَهِدَ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ قَالَ وَوَجَدْنَا فِي جَنَابَتِهَا بَصَلًا وَثُومًا وَالنَّاسُ جِيَاعٌ فَجَعَلُوا قَرَأَحُوا فَإِذَا رِيحُ الْمَسْجِدِ بَصَلٌ وَثُومٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبُهْمَةِ الْخَبِيثَةِ فَلَا يَقْرَبْنَا وَقَالَ لَا تَحِلُّ النَّهْيُ وَلَا يَحِلُّ كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَلَا تَحِلُّ الْمُجْتَمَعَةُ [قال الألباني: صحيح (النسائي: ۲۰۱/۷ و ۲۰۴ و ۲۳۷). قال شعيب: صحيح وهذا

اسناد ضعيف].

(۱۷۸۹۳) حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے غزوہ خیبر میں نبی ﷺ کے ساتھ شرکت کی ہے، لوگ بھوکے تھے، ہمیں کچھ پالتو گدھے ہاتھ لگے، ہم نے انہیں ذبح کر لیا، نبی ﷺ کو معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے لوگوں میں منادی کر دی کہ جو شخص میرے رسول ہونے کی گواہی دیتا ہے، اس کے لئے پالتو گدھوں کا گوشت حلال نہیں ہے، ہم نے وہاں کے باغات میں لہسن اور پیاز پایا، لوگ چونکہ بھوکے تھے اس لئے انہوں نے اسے نکالا اور کھانے لگے، جب وہ مسجد میں آئے تو مسجد میں لہسن اور پیاز کی بو بسی ہوئی تھی، نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص یہ گندی سبزی کھائے، وہ ہمارے قریب نہ آئے، لوٹ مار کا جانور حلال نہیں ہے، کچلے سے شکار کرنے والا کوئی جانور اور نشانہ بتایا ہوا کوئی جانور حلال نہیں ہے۔

(۱۷۸۹۴) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى الدَّمَشَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ مِسْكَمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْخُسَيْنِيَّ يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِمَا يَحِلُّ لِي وَيُحَرِّمُ عَلَيَّ قَالَ فَصَعَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَوَّبَ لِي النَّظَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِرُّ مَا سَكَنَتْ إِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَأَنَّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ وَالْإِلْمُ مَا لَمْ تَسْكُنْ إِلَيْهِ النَّفْسُ وَلَمْ يَطْمَئِنَّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ وَإِنْ أَفْكَكَ الْمُفْتُونُ وَقَالَ لَا تَقْرَبْ لَحْمَ الْبَحَارِ الْأَهْلِيَّ وَلَا ذَا نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ [انظر: ۱۷۸۹۷].

(۱۷۸۹۳) حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ کون سی چیزیں میرے لیے حلال اور کون سی چیزیں حرام ہیں؟ نبی ﷺ نے سرائٹھا کر مجھے نیچے سے اوپر تک دیکھا اور فرمایا کہ نیکی وہ ہوتی ہے جسے کر کے نفس کو سکون اور دل کو اطمینان نصیب ہو اور گناہ وہ ہوتا ہے جس میں نفس کو سکون ملتا ہے اور نہ ہی دل کو اطمینان، اگرچہ مفتی فتوے دیتے رہیں، اور فرمایا پالتو گدھوں کے گوشت اور کھلی سے شکار کرنے والے کسی درندے کے قریب بھی نہ جانا۔

(۱۷۸۹۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ عَنْ مَكْجُولٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَبُّكُمْ إِلَيَّ وَأَفْرَبُكُمْ مِنِّي مَحَابِسُكُمْ أَخْلَاقًا وَإِنْ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدَكُمْ مِنِّي مَسَاوِيَكُمْ أَخْلَاقًا الْفَرَّارُونَ الْمُتَشَدِّقُونَ الْمُتَفَيِّهُونَ [راجع: ۱۷۸۸۴]۔

(۱۷۸۹۵) حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے نزدیک تم میں سب سے زیادہ محبوب اور آخرت میں مجھ سے سب سے زیادہ قریب اچھے اخلاق والے ہوں گے، اور میرے نزدیک تم میں سب سے زیادہ مبغوض اور آخرت میں مجھ سے سب سے زیادہ دور بد اخلاق، بیہودہ گو، پھیلا کر لمبی بات کرنے والے اور جبراً کھول کر جھکف بولنے والے ہوں گے۔

(۱۷۸۹۶) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَأَذْرِكْهُ فَكُلْ مَا لَمْ يَنْتِنُ [صححه مسلم (۱۹۳۱)]۔

(۱۷۸۹۶) حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم کسی جانور پر تیر چلاؤ اور وہ شکار تین دن تک تمہیں نہ ملے، تین دن کے بعد ملے تو اگر اس میں بد بو پیدا نہ ہوئی ہو تو تم اسے کھا سکتے ہو۔

(۱۷۸۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ بْنُ زُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ مِسْكِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِمَا يَجْعَلُ لِي مِمَّا يُحَرِّمُ عَلَيَّ قَالَ فَصَعَّدَ فِي النَّظَرِ وَصَوَّبَ ثُمَّ قَالَ نُؤْيْتُهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نُؤْيْتُهُ خَيْرٌ أَمْ نُؤْيْتُهُ شَرٌّ قَالَ بَلْ نُؤْيْتُهُ خَيْرٌ لَا تَأْكُلْ لَحْمَ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ وَلَا كُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ [راجع: ۱۷۸۹۴]۔

(۱۷۸۹۷) حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ کون سی چیزیں میرے لیے حلال اور کون سی چیزیں حرام ہیں؟ نبی ﷺ نے سرائٹھا کر مجھے نیچے سے اوپر تک دیکھا اور فرمایا کہ چھوٹی سی خبر ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! خیر کی خبر ہے یا شر کی؟ نبی ﷺ نے فرمایا خیر کی، پھر فرمایا پالتو گدھوں کے گوشت اور کھلی سے شکار کرنے والے کسی درندے کا گوشت نہ کھانا۔

(۱۷۸۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ

أَبِي ثَعْلَبَةَ مِثْلَ ذَلِكَ

(۱۷۸۹۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۸۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ وَحَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا ثَعْلَبَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ [راجع: ۱۷۸۸۷].

(۱۷۸۹۹) حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے پالتو گدھوں سے اور ہر کھلی سے شکار کرنے والے ہوندے کے گوشت کو حرام قرار دیا ہے۔

(۱۷۹۰۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ الْكَلَاعِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَائِدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْخَوْلَائِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْنِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَدَ فِي النَّظَرِ ثُمَّ صَوَّاهُ فَقَالَ نُؤَيِّتُهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نُؤَيِّتُهُ خَيْرٌ أَوْ نُؤَيِّتُهُ شَرٌّ قَالَ بَلْ نُؤَيِّتُهُ خَيْرٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا فِي أَرْضٍ صَيْدٍ فَأُرْسِلُ كُلِّي الْمَعْلَمَ فَمِنْهُ مَا أُدْرِكُ ذَكَاتَهُ وَمِنْهُ مَا لَا أُدْرِكُ ذَكَاتَهُ وَأَرْمِي بِسَهْمِي فَمِنْهُ مَا أُدْرِكُ ذَكَاتَهُ وَمِنْهُ مَا لَا أُدْرِكُ ذَكَاتَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ يَدُكَ وَكُوسُكَ وَكَلْبُكَ الْمَعْلَمُ ذِكْبًا وَغَيْرُ ذِكْبٍ [انظر: ۱۷۹۰۴].

(۱۷۹۰۰) حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے مجھے نیچے سے اوپر تک دیکھا پھر نبی ﷺ نے فرمایا چھوٹی سی خبر ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! خیر کی خبر ہے یا بری خبر؟ فرمایا خیر کی، پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم لوگ شکاری علاقے میں رہتے ہیں، میں اپنا سدھایا ہوا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں تو کبھی جانور کو ذبح کرنے کا موقع مل جاتا ہے اور کبھی نہیں (شکار تک میرے پہنچنے سے پہلے، وہ مر چکا ہوتا ہے) اسی طرح میں تیر چھوڑتا ہوں تب بھی ایسا ہی ہوتا ہے، میں کیا کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا تمہارا ہاتھ، کمان اور سدھایا ہوا کتا تمہارے پاس جو چیز شکار کر کے لے آئے خواہ اسے ذبح کرنے کا موقع ملا ہو یا نہیں، تم اسے کھا سکتے ہو۔

(۱۷۹۰۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وَهَبٌ قَالَ حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي يَدِي خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَقْرَعُ بِهِ يَهُودَ مَعَهُ فَفَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَأَخَذَ الْخَاتَمَ فَرَمَى بِهِ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرَهُ فِي إِصْبَعِهِ فَقَالَ مَا أَرَانَا إِلَّا قَدْ أَوْجَعْنَاكَ وَأَغْرَمْنَاكَ [صححه ابن حبان (۳۰۳)]. قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۱۷۱/۸).

(۱۷۹/۸) قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف. وقد روى مرسلًا لذا قال النسائي: والمراسيل اشبه

بالصواب. [انظر: ۱۷۹۰۳].

(۱۷۹۰۱) حضرت ابو ثعلبہ خنسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ان کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی، نبی ﷺ اپنی

چھڑی سے ان کے ہاتھ کو ہلانے لگے، اسی دوران نبی ﷺ دوسری طرف متوجہ ہوئے تو انہوں نے اپنی انگوٹھی اتار کر پھینک دی، نبی ﷺ کی دوبارہ جب نظر پڑی تو انگلی میں انگوٹھی نظر نہ آئی، نبی ﷺ نے فرمایا شاید ہم نے تمہیں تکلیف دی اور مقروض بنادیا۔

(۱۷۹.۲) حَدَّثَنَا مُهَنَّادُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ وَعَفَّانُ وَهَذَا لَفْظُ مُهَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْنِيِّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضِ أَهْلِ كِتَابٍ أَقْنَطُجُ فِي قُدُورِهِمْ وَنَشْرَبُ فِي آيَتِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَارْخَضُوا بِالْمَاءِ وَاطْبَخُوا فِيهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضِ صَيْدٍ فَكَيْفَ نَصْنَعُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُرْسِلَتْ كَلْبُكَ الْمُكَلَّبَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَتَلَ فَكُلْ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ مُكَلَّبٍ فَذَكِّ وَكُلْ وَإِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ وَقَتَلَ فَكُلْ [صححه الحاكم (۱/۱۴۴)]. وقال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۱۷۹۷).

(۱۷۹۰۲) حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! ہم لوگ اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہیں، کیا ہم ان کی ہانڈیوں میں کھانا پکا سکتے ہیں اور ان کے برتنوں میں پی سکتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اگر تمہیں اس کے علاوہ کوئی اور برتن نہ ملیں تو انہی کو دھو کر کھانا پکا سکتے ہو، پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم لوگ شکاری علاقے میں رہتے ہیں، ہم کیا کریں؟ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم اپنا سدھایا ہوا کتا شکار پر چھوڑ دو اور تم نے اس پر اللہ کا نام بھی لیا ہو، اور وہ اسے مار دے تو تم اسے کھا لو، اور اگر وہ سدھایا ہوا نہ ہو تو تم شکار کو ذبح کر لو، اور کھا لو، اسی طرح جب تم اللہ کا نام لے کر تیرا رو اور وہ تیرا اسے مار دے تو تم اسے بھی کھا لو۔

(۱۷۹.۳) حَدَّثَنِي وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الثُّعْمَانَ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْنِيِّ قَالَ جَلَسَ رَجُلٌ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَرَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ بِقَضِيبٍ كَانَ فِي يَدِهِ ثُمَّ غَفَلَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَى الرَّجُلُ بِخَاتَمِهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنَ خَاتَمِكَ قَالَ الْقَيْتَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَظُنُّكَ قَدْ أَوْجَعْنَاكَ وَأَغْرَمْنَاكَ [راجع: ۱۷۹۰۱].

(۱۷۹۰۳) حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ان کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی، نبی ﷺ اپنی چھڑی سے ان کے ہاتھ کو ہلانے لگے، اسی دوران نبی ﷺ دوسری طرف متوجہ ہوئے تو انہوں نے اپنی انگوٹھی اتار کر پھینک دی، نبی ﷺ کی دوبارہ جب نظر پڑی تو انگلی میں انگوٹھی نظر نہ آئی، نبی ﷺ نے فرمایا شاید ہم نے تمہیں تکلیف دی اور مقروض بنادیا۔

(۱۷۹.۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا خُوَّةُ أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدَّمَشَقِيُّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْنِيِّ أَنَّهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضِ أَهْلِ

كِتَابِ أَقْنَأْ كُلِّ فِي آيَتِهِمْ وَإِنَّا فِي أَرْضٍ صَيِّدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَأَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلِّمِ وَأَصِيدُ بِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلِّمٍ فَأَخْبِرْنِي مَاذَا يَصْلُحُ قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنْكُمْ بِأَرْضِ أَهْلِ كِتَابٍ تَأْكُلُ فِي آيَتِهِمْ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آيَتِهِمْ فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَ آيَتِهِمْ فَأَغْسِلُوهَا ثُمَّ كُلُوا فِيهَا وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنْكُمْ بِأَرْضٍ صَيِّدٍ فَإِنْ صَدَّتْ بِقَوْسِكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ وَمَا صَدَّتْ بِكَلْبِكَ الْمُعَلِّمِ فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا صَدَّتْ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلِّمٍ فَادْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ [صححه البخاری (۵۴۷۸)، ومسلم (۱۹۳۰)، وابن

حبان (۵۸۷۹) وقال الترمذی: حسن صحيح.] (راجع: ۱۷۹۰۰).

(۱۷۹۰۳) حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! ہم لوگ اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہیں، کیا ہم ان کی ہانڈیوں میں کھانا پکا سکتے ہیں اور ان کے برتنوں میں پی سکتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اگر تمہیں اس کے علاوہ کوئی اور برتن نہ ملیں تو انہی کو دھو کر کھانا پکا سکتے ہو، پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم لوگ شکاری علاقے میں رہتے ہیں، ہم کیا کریں؟ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم اپنا سدھایا ہوا کتا شکار پر چھوڑ دو اور تم نے اس پر اللہ کا نام بھی لیا ہو، اور وہ اسے مار دے تو تم اسے کھا لو، اور اگر وہ سدھایا ہوا نہ ہو تو تم شکار کو ذبح کر لو، اور کھا لو، اسی طرح جب تم اللہ کا نام لے کر تیر مارو اور وہ تیر اسے مار دے تو تم اسے بھی کھا لو۔

حَدِيثُ شُرَحْبِيلَ ابْنِ حَسَنَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷۹۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ شَهْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ قَالَ لَمَّا وَقَعَ الطَّاعُونَ بِالشَّامِ خَطَبَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الطَّاعُونَ رِجْسٌ فَتَفَرَّقُوا عَنْهُ فِي هَذِهِ الشَّعَابِ وَفِي هَذِهِ الْأَوْدِيَةِ فَبَلَغَ ذَلِكَ شُرَحْبِيلَ ابْنَ حَسَنَةَ قَالَ فَغَضِبَ فَجَاءَ وَهُوَ يَجُرُّ ثَوْبَهُ مُعَلَّقٌ نَعْلُهُ بِيَدِهِ وَقَالَ صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَرُوا أَصْلَ مِنْ حِمَارِ أَهْلِهِ وَلَكِنَّهُ رَحِمَهُ رَبُّكُمْ وَدَعَا نَبِيَّكُمْ وَوَفَاةُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ [أخرجه الطبرانی في الكبير (۷۲۰۹) قال شعيب: صحيح وهذا اسناد ضعيف]

(۱۷۹۰۵) عبدالرحمن بن غنم کہتے ہیں کہ جب شام میں طاعون کی وبا پھیلی تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ طاعون ایک عذاب ہے اس لئے تم اس علاقے سے منتشر ہو کر ان گھاٹیوں اور وادیوں میں چلے جاؤ، حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو وہ ناراض ہوئے اور اپنے کپڑے گھسیٹتے ہوئے، ہاتھ میں جوتا پکڑے ہوئے آئے اور کہنے لگے کہ میں نے نبی ﷺ کی ہمنشینی پائی ہے، عمرو تو اپنے گھر کے گدھے سے بھی زیادہ بیوقوفی کی بات کر رہے ہیں، یہ تو تمہارے رب کی رحمت، تمہارے نبی کی دعاء اور تم سے پہلے کے نیک لوگوں کی وفات کا سبب رہا ہے۔ (حضرت عمرو بن

عاص بن حنیفؓ کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے حضرت شریحیلؓ کی تصدیق کی

(۱۷۹.۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ ابْنِ شُفْعَةَ قَالَ وَقَعَ الطَّاعُونَ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ إِنَّهُ رَجَسٌ فَتَفَرَّقُوا عَنْهُ فَبَلَغَ ذَلِكَ شُرَحْبِيلَ ابْنَ حَسَنَةَ فَقَالَ لَقَدْ صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَرُوا أَضْلُ مِنْ بَعِيرِ أَهْلِهِ إِنَّهُ دَعَا نَبِيَّكُمْ وَرَحِمَهُ رَبُّكُمْ وَمَوْتُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ فَاجْتَمِعُوا لَهُ وَلَا تَفَرَّقُوا عَنْهُ فَبَلَغَ ذَلِكَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فَقَالَ صَدَقَ [اخرجه الطبرانی فی الکبیر (۷۲۱۰)۔ قال شعيب: صحيح وهذا اسناد حسن]۔ [انظر ما بعده]۔

(۱۷۹۰۶) عبد الرحمن بن غنم کہتے ہیں کہ جب شام میں طاعون کی وبا پھیلی تو حضرت عمرو بن عاصؓ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ طاعون ایک عذاب ہے اس لئے تم اس علاقے سے منتشر ہو کر ان گھاٹیوں اور وادیوں میں چلے جاؤ، حضرت شریحیل بن حسنہؓ کو یہ بات معلوم ہوئی تو وہ ناراض ہوئے اور اپنے کپڑے گھسیٹتے ہوئے، ہاتھ میں جوتا پکڑے ہوئے آئے اور کہنے لگے کہ میں نے نبی ﷺ کی ہم نشینی پائی ہے، عمرو تو اپنے گھر کے گدھے سے بھی زیادہ بیوقوفی کی بات کر رہے ہیں، یہ تو تمہارے رب کی رحمت، تمہارے نبی کی دعاء اور تم سے پہلے کے نیک لوگوں کی وفات کا سبب رہا ہے۔ حضرت عمرو بن عاصؓ کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے حضرت شریحیلؓ کی تصدیق کی۔

(۱۷۹.۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ شُرَحْبِيلَ ابْنَ شُفْعَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ الطَّاعُونَ وَقَعَ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ إِنَّهُ رَجَسٌ فَتَفَرَّقُوا عَنْهُ وَقَالَ شُرَحْبِيلُ ابْنُ حَسَنَةَ إِنِّي قَدْ صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَرُوا أَضْلُ مِنْ جَمَلِ أَهْلِهِ وَرُبَّمَا قَالَ شُعْبَةُ أَضْلُ مِنْ بَعِيرِ أَهْلِهِ وَأَنَّهُ قَالَ إِنَّهَا رَحِمَةُ رَبِّكُمْ وَدَعَا نَبِيَّكُمْ وَمَوْتُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ فَاجْتَمِعُوا وَلَا تَفَرَّقُوا عَنْهُ قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فَقَالَ صَدَقَ

(۱۷۹۰۷) عبد الرحمن بن غنم کہتے ہیں کہ جب شام میں طاعون کی وبا پھیلی تو حضرت عمرو بن عاصؓ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ طاعون ایک عذاب ہے اس لئے تم اس علاقے سے منتشر ہو کر ان گھاٹیوں اور وادیوں میں چلے جاؤ، حضرت شریحیل بن حسنہؓ کو یہ بات معلوم ہوئی تو وہ ناراض ہوئے اور اپنے کپڑے گھسیٹتے ہوئے، ہاتھ میں جوتا پکڑے ہوئے آئے اور کہنے لگے کہ میں نے نبی ﷺ کی ہم نشینی پائی ہے، عمرو تو اپنے گھر کے گدھے سے بھی زیادہ بیوقوفی کی بات کر رہے ہیں، یہ تو تمہارے رب کی رحمت، تمہارے نبی کی دعاء اور تم سے پہلے کے نیک لوگوں کی وفات کا سبب رہا ہے۔ حضرت عمرو بن عاصؓ کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے حضرت شریحیلؓ کی تصدیق کی۔

(۱۷۹.۸) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي مُبَيْبٍ أَنَّ عَمْرُو بْنَ الْعَاصِ قَالَ فِي الطَّاعُونَ فِي آخِرِ خُطْبَةٍ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا رَجَسٌ مِثْلُ السَّيْلِ مَنْ يَنْكُبُهُ أَخْطَاهُ وَمِثْلُ النَّارِ مَنْ

يَنْكُبُهَا أَخْطَانُهُ وَمَنْ أَكَامَ أَخْرَقَهُ وَأَذَنُهُ فَقَالَ شُرْحَبِيلُ ابْنُ حَسَنَةَ إِنَّ هَذَا رَحْمَةُ رَبِّكُمْ وَدَعْوَةُ نَبِيِّكُمْ وَقَبْضُ الصَّالِحِينَ قُلُوبَكُمْ

(۱۷۹۰۸) ابونعیم کہتے ہیں کہ جب شام میں طاعون کی وبا پھیلی تو حضرت عمرو بن عامر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو آخری مرتبہ خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ طاعون ایک عذاب ہے اور سیلاب کی طرح ہے کہ جو اس کے آگے سے ہٹ جائے، یہ اس سے چوک جاتا ہے اور آگ کی طرح ہے کہ جو اس کے آگے سے ہٹ جائے، یہ اس سے چوک جاتی ہے اور جو کھڑا رہے اسے جلا دیتی ہے اور تکلیف پہنچاتی ہے، حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو فرمایا کہ یہ تمہارے رب کی رحمت، تمہارے نبی کی دعاء اور تم سے پہلے کے نیک لوگوں کی وفات کا سبب رہا ہے۔ حضرت عمرو بن عامر رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے حضرت شرحبیل رضی اللہ عنہ کی تصدیق کی۔

حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَنَةَ رضی اللہ عنہ

حضرت عبدالرحمن بن حسنہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷۹۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ حَسَنَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَنَزَلْنَا أَرْضًا كَثِيرَةَ الصَّبَابِ قَالَ فَأَصَبْنَا مِنْهَا وَذَبَحْنَا قَالَ كُنَّا الْقُدُورُ تَغْلِي بِهَا إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَفُتَتْ وَإِنِّي أَخَافُ أَنْ تَكُونَ هِيَ فَاتَّقُوا مَا فَاتَكُفَانَا هَا [انظر: ۱۷۹۱۱]۔

(۱۷۹۰۹) حضرت عبدالرحمن بن حسنہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں تھے، ہم نے ایسے علاقے میں پڑاؤ کیا جہاں گودہ کی بڑی کثرت تھی، ہم نے انہیں پکڑا اور ذبح کیا، ابھی وہ ہانڈیوں میں پک رہی تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے، اور فرمایا کہ بنی اسرائیل کی ایک جماعت مفقود ہو گئی تھی، مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں یہ وہی نہ ہو، لہذا تم ہانڈیاں الٹا دو، چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے انہیں الٹا دیا۔

(۱۷۹۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ حَسَنَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهِ كَهَيْئَةِ الدَّرَقَةِ قَالَ فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ إِلَهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ انْظُرُوا إِلَيْهِ يَبُولُ كَمَا تَبُولُ الْمَرْأَةُ قَالَ فَسَمِعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْحَكَ أَمَا عَلِمْتَ مَا أَصَابَ صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانُوا إِذَا أَصَابَهُمْ شَيْءٌ مِنَ الْبَوْلِ قَرَضُوهُ بِالْمَقَارِيطِ فَتَهَاؤُهُمْ فَعُذِبَ فِي قَبْرِهِ [صححه ابن حبان (۳۱۲۷)، والحاكم (۱۸۴/۱)، وقال ابن حجر: صحيح، صحيحه

الدارقطني وغيره. وقال الألباني: صحيح (ابو داود: ۲۲، ابن ماجه: ۳۴۶، النسائي: ۲۶/۱)]. [انظر: ۱۷۹۱۲]۔

(۱۷۹۱۰) حضرت عبدالرحمن بن حنظلہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے پاس آئے تو آپ ﷺ کے دست مبارک میں چمڑے کی ڈھال جیسی کوئی چیز تھی، آپ ﷺ نے اسے آڑ کے طور پر اپنے سامنے رکھا اور بیٹھ کر پیشاب کرنے لگے، کسی نے کہا کہ دیکھو تو سہی، نبی ﷺ عورتوں کی طرح بیٹھ کر پیشاب کر رہے ہیں، نبی نے یہ بات سن لی، فرمایا ہائے افسوس! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص کے ساتھ کیا ہوا تھا؟ بنی اسرائیل کے جسم پر اگر پیشاب وغیرہ لگ جاتا تو وہ اس جیسے کو قینچی سے کاٹ دیتے تھے، ایک آدمی نے انہیں ایسا کرنے سے روکا تو اسے عذاب قبر میں مبتلا کر دیا گیا۔

(۱۷۹۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ وَحَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ الْمُعْنَى عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ حَسَنَةَ قَالَ وَكِيعُ الْجُهَنِيُّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ فَتَزَلْنَا بِأَرْضِ كَثِيرَةِ الضَّبَابِ فَاتَّخَذْنَا مِنْهَا قَطَبُخًا فِي قُدُورِنَا فَسَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُمَّةٌ لِفَقْدَتْ أَوْ مُسِيخَتْ شَكَّ يَحْيَى وَاللَّهِ أَعْلَمُ فَأَمَرْنَا فَكُفَّاتْنَا الْقُدُورَ قَالَ وَكِيعٌ مُسِيخَتْ فَأُخِشِيَ أَنْ تَكُونَ هَذِهِ فَكُفَّاتْنَاهَا وَإِنَّا لَجِيَاعٌ [راجع: ۱۷۹۰۹]۔

(۱۷۹۱۱) حضرت عبدالرحمن بن حنظلہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ جہاد کے کسی سفر میں تھے، ہم نے ایسے علاقے میں پڑاؤ کیا جہاں گودہ کی بڑی کثرت تھی، ہم نے انہیں پکڑا اور ذبح کیا، پھر ہم نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی ایک جماعت مفقود ہو گئی تھی، (مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں یہ وہی نہ ہو)، لہذا تم ہانڈیاں لٹا دو، چنانچہ ہم نے انہیں لٹا دیا حالانکہ اس وقت ہمیں بھوک لگی ہوئی تھی۔

(۱۷۹۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ حَسَنَةَ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَعَمْرُو بْنُ الْأَعَاصِ جَالِسَيْنِ قَالَ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ذَرَقَةٌ أَوْ شِبْهَهَا فَاسْتَرَبَّهَا قَبَالَ جَالِسًا قَالَ فَقُلْنَا أَبُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا تَبُولُ الْمَرْأَةُ قَالَ فَجَاءَنَا فَقَالَ أَوْ مَا عَلِمْتُمْ مَا أَصَابَ صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ إِذَا أَصَابَهُ الشَّيْءُ مِنَ الْبُولِ قَرَضَهُ فَنَهَاهُمْ عَنْ ذَلِكَ فَعُذِبَ فِي قَبْرِهِ [راجع: ۱۷۹۱۰]۔

(۱۷۹۱۲) حضرت عبدالرحمن بن حنظلہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے پاس آئے تو آپ ﷺ کے دست مبارک میں چمڑے کی ڈھال جیسی کوئی چیز تھی، آپ ﷺ نے اسے آڑ کے طور پر اپنے سامنے رکھا اور بیٹھ کر پیشاب کرنے لگے، کسی نے کہا کہ دیکھو تو سہی، نبی ﷺ عورتوں کی طرح بیٹھ کر پیشاب کر رہے ہیں، نبی نے یہ بات سن لی، فرمایا ہائے افسوس! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص کے ساتھ کیا ہوا تھا؟ بنی اسرائیل کے جسم پر اگر پیشاب وغیرہ لگ جاتا تو وہ اس جیسے کو قینچی سے کاٹ دیتے تھے، ایک آدمی نے انہیں ایسا کرنے سے روکا تو اسے عذاب قبر میں مبتلا کر دیا گیا۔

حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۱۷۹۱۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَدْخُلَ عَلَى الْمُغَيَّبَاتِ [انظر: ۱۷۹۷۷].

(۱۷۹۱۳) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ہمیں ایسی عورتوں کے پاس جانے سے منع فرمایا ہے جن کے شوہر موجود نہ ہوں۔

(۱۷۹۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فُضْلًا مَا بَيْنَ صَيَّامِنَا وَصَيَّامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْثَلُ السَّحَرِ [صححه مسلم (۱۰۹۶)، وابن خزيمة (۱۹۴۰)، وابن حبان (۳۴۷۷)]. [انظر: ۱۷۹۲۳، ۱۷۹۵۴].

(۱۷۹۱۴) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان فرق سحری کھانا ہے۔

(۱۷۹۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا بْنَ الْعَاصِ يَقُولُ بَعَثَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذْ عَلَيْكَ ثِيَابَكَ وَسِلَاحَكَ ثُمَّ انْثَبِ قَاتِبَتَهُ وَهُوَ يَقْوَضًا فَصَعَدَ فِيَّ النَّظَرَ ثُمَّ طَأَطَاهُ فَقَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَبْعَثَكَ عَلَى جَيْشٍ فَيَسْلَمَكَ اللَّهُ وَيُعِينَكَ وَأَرْغَبُ لَكَ مِنَ الْمَالِ رَغْبَةً صَالِحَةً قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَسْلَمْتُ مِنْ أَجْلِ الْمَالِ وَلَكِنِّي أَسْلَمْتُ رَغْبَةً فِي الْإِسْلَامِ وَأَنْ أَكُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَمْرُو نَعَمْ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلْمَرْءِ الصَّالِحِ [صححه ابن حبان (۳۲۱۰)، والحاكم (۲/۲۳۶)]. [انظر: ۱۷۹۱۶، ۱۷۹۵۵].

(۱۷۹۱۵) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے میرے پاس پیغام بھیجا کہ اپنے کپڑے اور اسلحہ زیب تن کر کے میرے پاس آؤ، میں جس وقت حاضر ہوا تو نبی ﷺ وضو فرما رہے تھے، نبی ﷺ نے ایک مرتبہ مجھے نیچے سے اوپر تک دیکھا پھر نظریں جھکا کر فرمایا میرا ارادہ ہے کہ تمہیں ایک لشکر کا امیر بنا کر روانہ کروں، اللہ تمہیں صحیح سالم اور مال غنیمت کے ساتھ واپس لائے گا، اور میں تمہارے لئے مال کی اچھی رغبت رکھتا ہوں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے مال و دولت کی خاطر اسلام قبول نہیں کیا، میں نے دلی رغبت کے ساتھ اسلام قبول کیا ہے اور اس مقصد کے لئے کہ مجھے نبی ﷺ کی معیت حاصل ہو جائے، نبی ﷺ نے فرمایا نیک آدمی کے لئے حلال مال کیا ہی خوب ہوتا ہے۔

(۱۷۹۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ عَمْرًا بْنَ الْعَاصِ يَقُولُ قَدْ كَرِهَ

وَقَالَ صَعْدَةُ فِي النَّظَرِ

(۱۷۹۱۶) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۹۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ أُبَسِرَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَأَبَى قَالَ فَجَعَلَ عَمْرُو يَسْأَلُهُ يُعْجِبُهُ أَنْ يَدَّعِيَ أَمَانًا قَالَ فَقَالَ عَمْرُو قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَدْنَاهُمْ

(۱۷۹۱۷) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ محمد بن ابی بکر قیدی بنا کر لائے گئے، عمرو نے ان سے سوالات پوچھنا شروع کر دیئے، ان کی خواہش تھی کہ وہ ان سے امان طلب کریں، چنانچہ وہ کہنے لگے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے تمام مسلمانوں کے سامنے ایک ادنیٰ مسلمان بھی کسی کو پناہ دے سکتا ہے (اور پھر اس کی حفاظت تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ہوگی)

(۱۷۹۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ يُحَدِّثُ أَنَّ عَمْرُو بْنَ الْعَاصِ أَهْدَى إِلَى نَاسٍ هَذَابًا فَفَضَّلَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ لَقِيْلَ لَهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَقْتُلُهُ الْفِتْنَةُ الْبَاغِيَّةُ

(۱۷۹۱۸) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ کچھ لوگوں کو ہدایا اور تحائف بھیجے، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو سب سے زیادہ بڑھا کر پیش کیا، کسی نے اس کی وجہ پوچھی تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے عمار کو ایک باغی گروہ قتل کر دے گا۔

(۱۷۹۱۹) حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ أَبَا صَالِحٍ يُحَدِّثُ عَنْ مَوْلَى لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ عَمْرُو بْنَ الْعَاصِ أَرْسَلَهُ إِلَى عَلِيٍّ يَسْتَأْذِنُهُ عَلَى امْرَأَتِهِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ فَأَذِنَ لَهُ فَتَكَلَّمَ لِي حَاجَةً فَلَمَّا خَرَجَ الْمَوْلَى سَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ عَمْرُو نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَأْذِنَ عَلَى النِّسَاءِ إِلَّا بِإِذْنِ أَزْوَاجِهِنَّ [قال الترمذی: حسن صحيح. وقال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۲۷۷۹)]. قال شعيب: صحيح بطرقه وشواهده. [انظر: ۱۸۹۵۸].

(۱۷۹۱۹) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنے ایک غلام کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی زوجہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے ملنے کی اجازت لینے کے لئے بھیجا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں اجازت دے دی، انہوں نے کسی معاملے میں ان سے بات چیت کی اور واپس آ گئے، باہر نکل کر غلام نے ان سے اجازت لینے کی وجہ پوچھی تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع فرمایا ہے کہ شوہر کی اجازت کے بغیر عورتوں کے پاس نہ جائیں۔

(۱۷۹۲۰) حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي مَرْثَةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو عَلَى أَبِيهِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَرَّبَ إِلَيْهِمَا طَعَامًا فَقَالَ كُلْ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ عَمْرُو كُلْ

فَهَذِهِ الْأَيَّامُ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمْرُنَا بِفِطْرِهَا وَيَنْهَى عَنْ صِيَامِهَا قَالَ مَالِكٌ وَهِيَ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ [صححه ابن عزيمة (٢١٤٩ و ٢٩٦١)، والحاكم (٤٣٥/١)]. قال الألباني: صحيح (ابو داود: ٢٤١٨).

(۱۷۹۲۰) ابومرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے والد حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے یہاں آئے، انہوں نے دونوں کے سامنے کھانا لاکر رکھا اور فرمایا کھائیے، انہوں نے کہا کہ میں روزے سے ہوں، حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کھاؤ، کہ ان ایام میں نبی ﷺ ہمیں کھانے پینے کا حکم دیتے تھے اور روزہ رکھنے سے منع فرماتے تھے، مراد ایام تشریق ہیں۔

(۱۷۹۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو جُوَيْجٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ دَخَلَ عَلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَدَعَاهُ إِلَى الْغَدَاةِ فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ الثَّانِيَةَ كَذَلِكَ ثُمَّ الثَّالِثَةَ كَذَلِكَ فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَكُونَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [اندرجہ النسائی فی الکبری (٢٩٠٠) قال شعيب: اسناده حسن فی المتابعات والشواهد].

(۱۷۹۲۱) ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، انہوں نے اپنے بیٹے کو کھانے کی دعوت دی، لیکن انہوں نے جواب دیا کہ میں روزے سے ہوں، دوسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا، اور تیسری مرتبہ بھی تو انہوں نے فرمایا نہیں، الا یہ کہ آپ نے اس حوالے سے نبی ﷺ کی کوئی حدیث سنی ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے اس حوالے سے نبی ﷺ کی ایک حدیث سنی ہے۔

(۱۷۹۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْخَطِيمِيُّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ مَعَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ فَقَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الشَّعْبِ إِذْ قَالَ انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ شَيْئًا فَقُلْنَا نَرَى غُرَبَانَا فِيهَا غُرَابٌ أَحْمَرُ الْمِنْقَارِ وَالرَّجُلَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَنْ كَانَ مِنْهُنَّ مِثْلَ هَذَا الْغُرَابِ فِي الْغُرَبَانِ [قال شعيب: اسناده صحيح]. [انظر: ١٧٩٨٠].

(۱۷۹۲۲) عمارہ بن خزیمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حج یا عمرہ کے سفر میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، وہ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ اسی جگہ پر نبی ﷺ کے ساتھ تھے، کہ نبی ﷺ نے فرمایا دیکھو! تمہیں کچھ دکھائی دے رہا ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ چند کوئے نظر آ رہے ہیں جن میں ایک سفید کو بھی ہے جس کی چونچ اور دونوں پاؤں سرخ رنگ کے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں صرف وہی عورتیں داخل ہو سکیں گی جو کوؤں کی اس جماعت میں اس کوئے کی طرح ہوں گی۔

(۱۷۹۲۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ عَمْرَو

بْنِ الْعَاصِ كَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ وَقَلَّمَا كَانَ يُصِيبُ مِنَ الْعِشَاءِ أَوَّلَ اللَّيْلِ أَكْثَرَ مَا كَانَ يُصِيبُ مِنَ السَّحْرِ
قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فُضْلًا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ
الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحْرِ [راجع: ۱۷۹۱۴].

(۱۷۹۲۳) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ کثرت سے روزے رکھتے تھے، اور رات کا کھانا بہت کم کھاتے تھے،
البتہ سحری ضرور کھاتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں
کے درمیان فرق سحری کھانا ہے۔

(۱۷۹۲۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ كُنْتُ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ
بِالْإِسْكَندَرِيَّةِ فَذَكَرُوا مَا هُمْ فِيهِ مِنَ الْعَيْشِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ لَقَدْ تَوَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَمَا شَبِعَ أَهْلُهُ مِنَ الْخُبْزِ الْغُلِيظِ قَالَ مُوسَى بَعْنَى الشَّعِيرِ وَالسُّلْتُ إِذَا خُلِطَا

(۱۷۹۲۳) موسیٰ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اسکندریہ میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، وہاں کچھ
لوگ اپنے طرز زندگی کے متعلق گفتگو کرنے لگے، تو ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ کا وصال اس حال میں ہوا تھا کہ
آپ ﷺ کے اہل خانہ بھوسہ لے ہوئے جو کی روٹی سے بھی سیراب نہیں ہوتے تھے۔

(۱۷۹۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ يَخُطُبُ
النَّاسَ بِمِصْرَ يَقُولُ مَا أَبْعَدَ هَذَيْكُمُ مِنْ هَدْيِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا هُوَ فَكَانَ أَرْهَقَ النَّاسِ فِي
الدُّنْيَا وَأَمَّا أَنْتُمْ فَأَرْغَبُ النَّاسِ فِيهَا [انظر: ۱۷۹۶۲، ۱۷۹۶۸، ۱۷۹۷۰].

(۱۷۹۲۵) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ مصر میں خطبہ دیتے ہوئے لوگوں سے فرمایا کہ تم اپنے نبی ﷺ کے طریقے
سے کتنے دور چلے گئے ہو؟ وہ دنیا سے انتہائی بے رغبت تھے اور تم دنیا کو انتہائی محبوب و مرغوب رکھتے ہو۔

(۱۷۹۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَبِوَةُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
الْحَارِثِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ فَأَخْطَا
فَلَهُ أَجْرٌ [صححه البخاری (۷۳۵۲)، ومسلم (۱۷۱۶)]. [انظر: ۱۷۹۶۹، ۱۷۹۷۳، ۱۷۹۷۴].

(۱۷۹۲۶) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کوئی حاکم فیصلہ
کرے اور خوب احتیاط و اجتہاد سے کام لے اور صحیح فیصلہ کرے تو اسے دہرا اجر ملے گا اور اگر احتیاط کے باوجود غلطی ہو جائے تو
پھر بھی اسے اکبر اجر ملے گا۔

(۱۷۹۲۷) قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَبَا بَكْرٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ هَكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

(۱۷۹۲۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۹۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْهَئِمَّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَو بْنَ الْعَاصِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا فِي مَنَامِي أُنَبِّئُ الْمَلَائِكَةَ فَعَمِلْتُ عَمُودَ الْكِتَابِ مِنْ تَحْتِ رِسَادَتِي فَعَمَدْتُ بِهِ إِلَى الشَّامِ إِلَّا قَالُوا بَيْنًا حَيْثُ تَقَعُ الْفِتْنُ بِالشَّامِ

(۱۷۹۲۸) حضرت عمرو بن العاصؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک مرتبہ خواب میں میرے پاس کچھ فرشتے آئے، انہوں نے میرے ٹکے کے نیچے سے کتاب کا ستون اٹھایا اور اسے شام لے گئے، یاد رکھو! جب فتنے رونما ہوں گے تو ایمان شام میں ہوگا۔

(۱۷۹۲۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَفْصٍ وَكُلْثُومُ بْنُ جَبْرِ عَنْ أَبِي غَادِيَةَ قَالَ قِيلَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَأَخْبَرَ عُمَرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ قَابِلَهُ وَسَالِيَهُ فِي النَّارِ فَيَقِيلُ لِعَمْرٍو فَإِنَّكَ هُوَ ذَا تَقَابِلَهُ قَالَ إِنَّمَا قَالَ قَابِلَهُ وَسَالِيَهُ

(۱۷۹۲۹) ابو غادیہؓ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمار بن یاسرؓ شہید ہوئے تو حضرت عمرو بن العاصؓ کو اس کی اطلاع دی گئی، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمار کو قتل کرنے والا اور اس کا سامان چھیننے والا جہنم میں جائے گا، کسی نے حضرت عمرو بن العاصؓ سے کہا کہ آپ بھی تو ان سے جنگ ہی کر رہے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نبی ﷺ نے قاتل اور سامان چھیننے والے کے بارے فرمایا تھا (جنگ کرنے والے کے بارے نہیں فرمایا تھا)

(۱۷۹۳۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِبرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ رَاشِدِ مَوْلَى حَبِيبِ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ التَّقِيفِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرَو بْنَ الْعَاصِ مِنْ فِيهِ قَالَ لَمَّا انْصَرَفْنَا مِنَ الْأَجْرَابِ عَنْ الْخَنْدَقِ جَمَعْتُ رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ كَانُوا يَرَوْنَ مَكَانِي وَيَسْمَعُونَ مِنِّي فَقُلْتُ لَهُمْ تَعْلَمُونَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى أَمْرَ مُحَمَّدٍ يَعْلُو الْأُمُورَ عَلَوًا كَبِيرًا مُنْكَرًا وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَأْيًا لَمَّا تَرَوْنَ فِيهِ قَالُوا وَمَا رَأَيْتَ قَالَ رَأَيْتُ أَنْ نُلْحَقَ بِالنَّجَاشِيِّ لَنَكُونَ عِنْدَهُ فَإِنْ ظَهَرَ مُحَمَّدٌ عَلَى قَوْمِنَا كُنَّا عِنْدَ النَّجَاشِيِّ فَإِنَّا أَنْ نَكُونَ تَحْتَ يَدَيْهِ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْ أَنْ نَكُونَ تَحْتَ يَدَيْ مُحَمَّدٍ وَإِنْ ظَهَرَ قَوْمُنَا لَنَحْنُ مَنْ قَدْ عُرِفَ فَلَنْ يَأْتِيَنَا مِنْهُمْ إِلَّا خَيْرٌ فَقَالُوا إِنَّ هَذَا الرَّأْيُ قَالَ فَقُلْتُ لَهُمْ لَأَجْمَعُوا لَهُ مَا نُهْدِي لَهُ وَكَانَ أَحَبَّ مَا يُهْدَى إِلَيْهِ مِنْ أَرْضِنَا الْأَدَمَ فَجَمَعْنَا لَهُ أَدَمًا كَبِيرًا فَخَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا عَلَيْهِ فَوَاللَّهِ إِنَّا لَعِنْدَهُ إِذْ جَاءَ عُمَرَو بْنَ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَعَثَهُ إِلَيْهِ فِي شَأْنِ جَعْفَرٍ وَأَصْحَابِهِ قَالَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ

ثُمَّ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ قَالَ فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي هَذَا عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ لَوْ قَدْ دَخَلْتُ عَلَى النَّجَاشِيِّ فَسَأَلْتُهُ
إِيَّاهُ فَأَعْطَانِيهِ فَضَرَبْتُ عَنْقَهُ لِإِذَا فَعَلْتُ ذَلِكَ رَأَتْ قُرَيْشٌ أَنِّي قَدْ أَجْزَأْتُ عَنْهَا حِينَ قُلْتُ رَسُولَ مُحَمَّدٍ
قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَسَجَدْتُ لَهُ كَمَا كُنْتُ أَصْنَعُ فَقَالَ مَرْحَبًا بِصَدِيقِي أَهْدَيْتَ لِي مِنْ بِلَادِكَ شَيْئًا قَالَ
قُلْتُ نَعَمْ أَيْهَا الْمَلِكُ قَدْ أَهْدَيْتُ لَكَ أَدَمًا كَثِيرًا قَالَ ثُمَّ قَلَمْتُهُ إِلَيْهِ فَأَعْجَبَهُ وَاسْتَهَاهُ ثُمَّ قُلْتُ لَهُ أَيْهَا الْمَلِكُ
إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا خَرَجَ مِنْ عِنْدِكَ وَهُوَ رَسُولٌ رَجُلٍ عَدُوٌّ لَنَا فَأَعْطِينِيهِ لِأَقْتُلَهُ فَإِنَّهُ قَدْ أَصَابَ مِنْ أَشْرَانَا
وَحِيَارِنَا قَالَ فَغَضِبَ ثُمَّ مَدَّ يَدَهُ فَضَرَبَ بِهَا أَنْفَهُ ضَرْبَةً ظَنَنْتُ أَنَّ قَدْ كَسَرَهُ فَلَوْ انْشَقَّتْ لِي الْأَرْضُ
لَدَخَلْتُ فِيهَا فَرَفًا مِنْهُ ثُمَّ قُلْتُ أَيْهَا الْمَلِكُ وَاللَّهِ لَوْ ظَنَنْتُ أَنَّكَ تَكْرَهُ هَذَا مَا سَأَلْتُكَ فَقَالَ لَهُ أَتَسْأَلُنِي أَنْ
أُعْطِيكَ رَسُولَ رَجُلٍ يَأْتِيهِ النَّامُوسُ الْأَكْبَرُ الَّذِي كَانَ يَأْتِي مُوسَى لِيَقْتُلَهُ قَالَ قُلْتُ أَيْهَا الْمَلِكُ أَكْذَابُ هُوَ
فَقَالَ وَيَعْلَمُ يَا عَمْرُو أَطْعِمْنِي وَاتَّبِعْهُ فَإِنَّهُ وَاللَّهِ لَعَلِّي الْحَقُّ وَلَيُظْهِرَنَّ عَلَيَّ مَنْ خَالَفَهُ كَمَا ظَهَرَ مُوسَى عَلَى
فِرْعَوْنَ وَجُنُودِهِ قَالَ قُلْتُ فَبَايَعْنِي لَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ قَالَ نَعَمْ فَبَسَطَ يَدَهُ وَبَايَعْتُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ ثُمَّ خَرَجْتُ
إِلَى أَصْحَابِي وَقَدْ خَالَ رَأْيِي عَمَّا كَانَ عَلَيْهِ وَكَتَمْتُ أَصْحَابِي إِسْلَامِي ثُمَّ خَرَجْتُ عَامِدًا لِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُسْلِمَ فَلَقِيْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَذَلِكَ قُبَيْلَ الْفَنَجِ وَهُوَ مُقْبِلٌ مِنْ مَكَّةَ فَقُلْتُ أَيْنَ يَا أَبَا
سُلَيْمَانَ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ اسْتَقَامَ الْمَنْسِمُ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَنَبِيٌّ أَذْهَبُ وَاللَّهِ أُسْلِمُ فَخَتَّى مَتَى قَالَ قُلْتُ وَاللَّهِ مَا
جِئْتُ إِلَّا لِأُسْلِمَ قَالَ فَقَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَأَسْلَمَ وَبَايَعَ ثُمَّ
ذَنُوتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَبَايَعُكَ عَلَى أَنْ تَغْفِرَ لِي مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِي وَلَا أَذْكُرُ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَمْرُو بَايِعْ فَإِنَّ الْإِسْلَامَ يَجِبُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَإِنَّ الْهَجْرَةَ تَجِبُ مَا كَانَ
قَبْلَهَا قَالَ فَبَايَعْتُهُ ثُمَّ انْصَرَفْتُ قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ وَقَدْ حَدَّثَنِي مَنْ لَا إِلَهُمْ أَنْ عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ بْنَ أَبِي طَلْحَةَ
كَانَ مَعَهُمَا أَسْلَمَ حِينَ أَسْلَمَا

(۱۷۹۳۰) حضرت عمرو بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (قبول اسلام سے پہلے) جب ہم لوگ غزوہ خندق سے واپس ہوئے تو
میں نے قریش کے کچھ لوگوں کو اکٹھا کیا جو میرے مرتبے سے واقف اور میری بات سنتے تھے، اور ان سے کہا کہ تم جانتے ہو،
محمد صلی اللہ علیہ وسلم ناپسندیدہ طور پر بہت سے معاملات میں غالب آتے جا رہے ہیں، میری ایک رائے ہے، تم اس میں مجھے مشورہ دو،
انہوں نے پوچھا کہ آپ کی کیا رائے ہے؟ عمرو نے کہا میری رائے یہ ہے کہ ہم نجاشی کے پاس چلے جائیں اور وہیں رہ پڑیں،
اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوم پر غالب آگئے تو ہم نجاشی کے پاس ہوں گے اور اس کے زیر قلمیں ہونا ہمارے نزدیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
زیر قلم ہونے سے زیادہ بہتر ہوگا اور اگر ہماری قوم غالب آگئی تو ہم جانے پہچانے لوگ ہیں لہذا ان سے ہمیں بہتری ہی کی
امید ہے، وہ کہنے لگے کہ یہ تو بہت عمدہ رائے ہے۔

میں نے ان سے کہا کہ پھر نجاشی کو ہدیہ پیش کرنے کے لئے کچھ جمع کرو، اس وقت ہمارے غلاتوں میں سب سے زیادہ بہترین ہدیہ چمڑا ہوتا تھا لہذا ہم نے بہت سا چمڑا جمع کر لیا، اور روانہ ہو گئے، جب ہم وہاں پہنچے تو ابھی اس کے پاس ہی تھے کہ حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ، نجاشی کے پاس آ گئے جنہیں نبی ﷺ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے حوالے سے نجاشی کے پاس بھیجا تھا، جب وہ واپس چلے گئے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ یہ عمرو بن امیہ ضمری ہے، اگر میں نجاشی کے پاس گیا تو اس سے درخواست کروں گا کہ عمرو کو میرے حوالے کر دے، اگر اس نے اسے میرے حوالے کر دیا تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا، اور قریش کے لوگ بھی دیکھ لیں گے کہ جب میں نے محمد (ﷺ) کے قاصد کو قتل کر دیا تو ان کی طرف سے بدلہ چکا دیا۔

چنانچہ میں نے نجاشی کے پاس پہنچ کر اسے سجدہ کیا جیسا کہ پہلے بھی کرتا تھا، نجاشی نے کہا کہ میرے دوست کو خوش آمدید، کیا تم اپنے علاقے سے میرے لیے کچھ حد یہ لائے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں بادشاہ سلامت! میں آپ کے لئے بہت سا چمڑا حدیئے میں لے کر آیا ہوں، یہ کہہ کر میں نے وہ چمڑا اس کی خدمت میں پیش کر دیا، اسے وہ بہت پسند آیا، پھر میں نے اس سے کہا کہ بادشاہ سلامت! میں نے ابھی آپ کے پاس سے ایک آدمی کو ٹپکتے ہوئے دیکھا جو ہمارے ایک دشمن کا قاصد ہے، آپ اسے میرے حوالے کر دیں تاکہ میں اسے قتل کر سکوں، کیونکہ اس نے ہمارے بہت سے معززین اور بہترین لوگوں کو زخم پہنچائے ہیں، یہ سن کر نجاشی غضب ناک ہو گیا اور اپنا ہاتھ کھینچ کر اپنی ناک پر اتنی زور سے مارا کہ میں سمجھا اس کی ناک ٹوٹ گئی ہے، اس وقت اگر زمین شق ہو جاتی تو میں اس میں اتر جاتا، میں نے کہا بادشاہ سلامت! اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ کو یہ بات اتنی ناگوار گذرے گی تو میں آپ سے کبھی اس کی درخواست نہ کرتا۔

نجاشی نے کہا کہ کیا تم مجھ سے اس شخص کا قاصد مانگتے ہو جس کے پاس وہی ناموس اکبر آتا ہے جو حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آتا تھا تاکہ تم اسے قتل کر دو؟ میں نے پوچھا بادشاہ سلامت! کیا واقعی اسی طرح ہے؟ نجاشی نے کہا عمرو! تم پر افسوس ہے، میری بات مانو تو ان کی اتباع کرو، بخدا وہ حق پر ہیں اور وہ اپنے مخالفین پر ضرور غالب آئیں گے جیسے حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ فرعون اور اس کے لشکروں پر غالب آئے تھے میں نے کہا کیا آپ ان کی طرف سے مجھے اسلام پر بیعت کرتے ہیں؟ نجاشی نے ”ہاں“ میں جواب دے کر اپنا ہاتھ پھیلا دیا اور میں نے اس سے اسلام پر بیعت کر لی۔

پھر میں اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آیا تو میری حالت اور رائے پہلے سے بدل چکی تھی، میں نے اپنے ساتھیوں سے اپنے اسلام کو مخفی رکھا اور کچھ ہی عرصے بعد قبول اسلام کے لئے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضری کے ارادے سے روانہ ہو گیا، راستے میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی، یہ واقعہ فتح مکہ سے پہلے کا ہے، وہ مکہ مکرمہ سے آرہے تھے، میں نے ان سے پوچھا ابوسلیمان! کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ کی قسم! آلات درست ہو چکے، وہ شخص یقیناً نبی ہے اور اب میں اسلام قبول کرنے کے لئے جا رہا ہوں، کب تک یہ سلسلہ یونہی چلا رہے گا؟ میں نے کہا کہ بخدا میں بھی اسلام قبول

کرنے کے لئے جیشہ سے آ رہا ہوں۔

چنانچہ ہم لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، پہلے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر اسلام قبول کیا اور بیعت کی، پھر میں نے آگے بڑھ کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس شرط پر آپ سے بیعت کرتا ہوں کہ آپ میری پچھلی خطاؤں کو معاف کر دیں، بعد کے گناہوں کا میں تذکرہ نہیں کرتا، نبی ﷺ نے فرمایا عمرو! بیعت کر لو، کیونکہ اسلام پہلے کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے، اور اس طرح ہجرت بھی پچھلے گناہوں کو ختم کر دیتی ہے، چنانچہ میں نے بھی بیعت کر لی اور واپس لوٹ آیا۔

ابن اسحاق کہتے ہیں کہ مجھے بعض با اعتماد لوگوں نے بتایا ہے کہ ان دونوں کے ساتھ عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ بھی تھے اور انہوں نے بھی ان دونوں کے ساتھ ہی اسلام قبول کیا تھا۔

(۱۷۹۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا قُتِلَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ دَخَلَ عَمْرُو بْنُ حَزْمٍ عَلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ قُتِلَ عَمَّارٌ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْتُلُهُ الْفِتْنَةُ الْبَاطِلَةُ فَقَامَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فَرِغًا يُرْجِعُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ مَا شَأْنُكَ قَالَ قُتِلَ عَمَّارٌ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قَدْ قُتِلَ عَمَّارٌ فَمَاذَا قَالَ عَمْرُو سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَقْتُلُهُ الْفِتْنَةُ الْبَاطِلَةُ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ دُحِضَتْ لِي بَوْلُكَ أَوْ نَحْنُ قَتَلْنَاهُ إِنَّمَا قَتَلَهُ عَلِيٌّ وَأَصْحَابُهُ جَاؤُوا بِهِ حَتَّى أَلْقَوْهُ بَيْنَ رِمَاحِنَا أَوْ قَالَ بَيْنَ سِيوفِنَا [صححه الحاكم (۱۵۵/۲)]، قال شعيب: اسنادہ صحیح۔

(۱۷۹۳۱) محمد بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انہیں بتایا کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے ہیں اور نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ عمار کو ایک باغی گروہ قتل کر دے گا؟ یہ سن کر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ”انا للہ“ پڑھتے ہوئے گھبرا کر اٹھے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس چلے گئے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ تمہیں کیا ہوا؟ انہوں نے بتایا کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے ہیں، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ تو شہید ہو گئے، لیکن تمہاری یہ حالت؟ انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمار کو باغی گروہ قتل کر دے گا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم اپنے پیشاب میں گرتے، کیا ہم نے انہیں قتل کیا ہے؟ انہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے خود قتل کیا ہے، وہی انہیں لے کر آئے اور ہمارے نیزوں کے درمیان لا ڈالا۔

(۱۷۹۳۲) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَبَاحٌ عَنْ مُعَمَّرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ وَكَانَ رَجُلًا مِنْ رَهْطِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ دَعَا أَغْرَابِيًّا إِلَى طَعَامٍ وَذَلِكَ بَعْدَ النَّحْرِ يَوْمَ فَقَالَ الْأَغْرَابِيُّ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ لَهُ إِنَّ عَمْرُو بْنَ الْعَاصِ دَعَا رَجُلًا إِلَى طَعَامٍ فِي هَذَا الْيَوْمِ فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ عَمْرُو إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صَوْمِ هَذَا الْيَوْمِ

(۱۷۹۳۲) جعفر بن مطلب "جو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے گروہ میں تھے" نے ایک دیہاتی کو کھانے کی دعوت دی، یہ واقعہ گیارہ ذی الحجہ کا ہے، اس دیہاتی نے جواب دیا کہ میں روزے سے ہوں، جعفر نے اس سے کہا کہ ایک مرتبہ اسی دن حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے بھی ایک آدمی کو کھانے کی دعوت دی تھی اور اس نے یہی جواب دیا تھا کہ میں روزے سے ہوں، تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ نبی ﷺ نے اس دن کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۷۹۳۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ شُعْبَةَ حَدَّثَهُ قَالَ لَمَّا خَضَرْتُ عُمَرُو بْنُ الْعَاصِ الْوَفَاةَ بَكَى فَقَالَ لَهُ ابْنُهُ عَبْدُ اللَّهِ لِمَ تَبْكِي أَجْزَعًا عَلَى الْمَوْتِ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ وَلَكِنْ مِمَّا بَعْدُ فَقَالَ لَهُ قَدْ كُنْتَ عَلَى خَيْرٍ فَبَجَلَ يَذْكُرُهُ صُحْبَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُتُوْحَهُ الشَّامَ فَقَالَ عُمَرُو تَرَكْتَ الْفَضْلَ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ شَهَادَةً أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنِّي كُنْتُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَطْبَاقٍ لَيْسَ فِيهَا طَبَقٌ إِلَّا قَدْ عَرَفْتُ نَفْسِي فِيهِ كُنْتُ أَوَّلَ شَيْءٍ كَافِرًا فَكُنْتُ أَشَدَّ النَّاسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ مِتُّ حَيِنَئِذٍ وَجَبْتُ لِي النَّارُ فَلَمَّا بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ أَشَدَّ النَّاسِ حَيَاءً مِنْهُ فَمَا مَلَأْتُ عَيْنِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا رَاجِعْتُهُ فِيمَا أُرِيدُ حَتَّى لِحِقَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَيَاءً مِنْهُ فَلَوْ مِتُّ يَوْمَئِذٍ قَالَ النَّاسُ هَيْنًا لِعُمَرُو أَسْلَمَ وَكَانَ عَلَى خَيْرٍ فَمَاتَ فَرُجِي لَهُ الْجَنَّةُ ثُمَّ تَلَبَّسْتُ بَعْدَ ذَلِكَ بِالسُّلْطَانِ وَأَشْيَاءَ فَلَا أَدْرِي عَلَى أَمٍّ لِي لِإِذَا مِتُّ فَلَا تَبْكِيَنَّ عَلَيَّ وَلَا تَبْغِيَنَّ مَادِحًا وَلَا نَارًا وَشُدُّوا عَلَيَّ إِذَا رَى لِقَائِي مُعَاصِمٌ وَسُئِلُوا عَلَى التُّرَابِ مَنَّا فَإِنْ جَنَّبِي اللَّيْمَنَ لَيْسَ بِأَحَقَّ بِالتُّرَابِ مِنْ جَنَّبِي اللَّيْسَرِ وَلَا تَجْعَلَنَّ فِي قَبْرِى خَشَبَةً وَلَا حَجَرًا فَإِذَا وَارَيْتُمُونِي فَأَقْعُدُوا عِنْدِي قُدْرَ نَحْرِ جَزُورٍ وَتَقْطِيعَهَا أَسْتَأْنِسُ بِكُمْ [صححه مسلم (۱۲۱)].

وابن خزيمة: (۲۵۱۵).

(۱۷۹۳۳) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی وفات کا جب وقت آیا تو ان پر گریہ طاری ہو گیا، ان کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ آپ کیوں روتے ہیں؟ کیا موت سے گھبراہٹ محسوس ہو رہی ہے؟ انہوں نے جواب فرمایا بخدا! موت سے نہیں، بلکہ موت کے بعد پیش آنے والے معاملات سے، صاحبزادے نے کہا کہ آپ تو خیر پر قائم رہے، پھر انہوں نے نبی ﷺ کی رفاقت اور فتوحات شام کا تذکرہ کیا۔

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ تم نے سب سے افضل چیز تو چھوڑ دی یعنی "لا الہ الا اللہ" کی گواہی، میری تین حالتیں رہی ہیں، اور ہر حالت میں میں اپنے متعلق جانتا ہوں، سب سے پہلے میں کافر تھا، نبی ﷺ کے خلاف تمام لوگوں میں انتہائی سخت تھا، اگر میں اسی حال میں مر جاتا تو میرے لیے جہنم واجب ہو جاتی، جب میں نے نبی سے بیعت کی تو میں نبی ﷺ سے تمام لوگوں کی نسبت زیادہ حیا کرتا تھا، اسی وجہ سے میں نے نگاہیں بھر کر کبھی نبی ﷺ کو نہیں دیکھا، اور اپنی خواہشات میں بھی کبھی

انہیں جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے، اگر میں اس زمانے میں فوت ہو جاتا تو لوگ کہتے کہ عمرو کو مبارک ہو، اس نے اسلام قبول کیا، وہ خیر پر تھا، اسی حال میں فوت ہو گیا، امید ہے کہ اسے جنت نصیب ہوگی۔

پھر میں حکومت اور دوسری چیزوں میں ملوث ہو گیا، اب مجھے معلوم نہیں کہ یہ میرے لیے باعث وبال ہے یا باعث ثواب، لیکن جب میں مر جاؤں تو تم مجھ پر مت رونا، کسی تعریف کرنے والے کو یا آگ کو جنازے کے ساتھ نہ لے جانا، میرا تہبند مضبوطی سے باندھ دو کہ مجھ سے جواب طلبی ہوگی، مجھ پر آہستہ آہستہ مٹی ڈالنا اور سب طرف بکھیر دینا کیونکہ دایاں پہلو بایں پہلو سے زیادہ حق نہیں رکھتا، میری قبر پر کوئی لکڑی یا پتھر نہ گاڑنا اور جب تم مجھے قبر کی مٹی میں چھپا کر فارغ ہو جاؤ تو اتنی دیر قبر پر رکنا کہ جس میں ایک اونٹ ذبح کر کے اس کے ٹکڑے بنا لیے جائیں تاکہ میں تم سے انس حاصل کر سکوں۔

(۱۷۹۳۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُؤَيْلٍ بْنُ أَبِي عَقْرَبٍ قَالَ جَزَعَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ عِنْدَ الْمَوْتِ جَزَعًا شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ ابْنُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَا هَذَا الْجَزَعُ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذْنِبُكَ وَيَسْتَعْمِلُكَ قَالَ أَيْ بَنِي قَدْ كَانَ ذَلِكَ وَسَأُخْبِرُكَ عَنْ ذَلِكَ إِنِّي وَاللَّهِ مَا أَذْرِي أَحَبًّا ذَلِكَ كَانَ أُمُ تَالِفًا يَتَأَلَّفُنِي وَلَكِنِّي أَشْهَدُ عَلَى رَجُلَيْنِ أَنَّهُ لَقَدْ فَارَقَ الدُّنْيَا وَهُوَ بِيحُبِّهِمَا ابْنُ سُمَيَّةَ وَابْنُ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ فَلَمَّا حَدَّثَهُ وَضَعَ يَدَهُ مَوْضِعَ الْإِعْلَالِ مِنْ ذَقْنِهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ أَمَرْتَنَا فَرَكْنَا وَنَهَيْتَنَا فَرَكْنَا وَلَا يَسَعُنَا إِلَّا مَغْفِرَتُكَ وَكَانَتْ بِلَكَ هَجِيرَاهُ حَتَّى مَاتَ

(۱۷۹۳۳) ابو نؤیل کہتے ہیں کہ موت کے وقت حضرت عمرو بن عامر رضی اللہ عنہما پر شدید گھبراہٹ طاری ہو گئی، ان کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ کیفیت دیکھی تو پوچھا اے ابو عبداللہ! یہ کیسی گھبراہٹ ہے؟ نبی ﷺ تو آپ کو اپنے قریب رکھتے تھے اور آپ کو مختلف ذمہ داریاں سونپتے تھے؟ انہوں نے فرمایا بیٹا! یہ تو واقعی حقیقت ہے، لیکن میں تمہیں بتاؤں، بخدا! میں نہیں جانتا کہ نبی ﷺ محبت کی وجہ سے میرے ساتھ یہ معاملہ فرماتے تھے یا تالیفِ قلب کے لئے، البتہ میں اس بات کی گواہی دے سکتا ہوں کہ دنیا سے رخصت ہونے تک وہ دو آدمیوں سے محبت فرماتے تھے، ایک سمیہ کے بیٹے عامر رضی اللہ عنہما سے اور ایک ام عبد کے بیٹے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے، یہ حدیث بیان کر کے انہوں نے اپنے ہاتھ اپنی ٹھوڑی کے نیچے رکھے اور کہنے لگے اے اللہ! تو نے ہمیں حکم دیا، ہم نے اسے چھوڑ دیا، تو نے ہمیں منع کیا اور ہم وہ کام کرتے رہے اور تیری مغفرت کے علاوہ کوئی چیز ہمارا احاطہ نہیں کر سکتی، آخر دم تک پھر وہ یہی کلمات کہتے رہے، یہاں تک کہ فوت ہو گئے۔

حَدِيثُ عَمْرِو الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمرو انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۷۹۳۵) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ

فَلَانَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ بَيْنَا هُوَ يَمْشِي قَدْ أَسْبَلَ إِزَارَهُ إِذْ لَحِقَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَخَذَ بِنَاصِيَةِ نَفْسِهِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ عَبْدُكَ ابْنُ عَبْدِكَ ابْنُ أَمَتِكَ قَالَ عَمْرُو فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ خَمْسُ السَّاقِينَ فَقَالَ يَا عَمْرُو إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ يَا عَمْرُو وَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرْبَعِ أَصَابِعٍ مِنْ كَفِّهِ الْيُمْنَى تَحْتَ رُكْبَتِهِ عَمْرُو فَقَالَ يَا عَمْرُو هَذَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ ثُمَّ رَفَعَهَا ثُمَّ وَضَعَهَا تَحْتَ الثَّانِيَةِ فَقَالَ يَا عَمْرُو هَذَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ

(۱۷۹۳۵) حضرت عمرو انصاری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ کہیں جا رہے تھے، ان کا تہبند ٹخنوں سے نیچے لٹک رہا تھا، اسی دوران نبی ﷺ ان کے قریب پہنچ گئے، نبی ﷺ اپنی پیشانی پکڑ کر یہ کہہ رہے تھے اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں، تیرے بندے کا بیٹا ہوں، تیری بندی کا بیٹا ہوں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری پنڈلیاں بڑی پتلی ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا عمرو! اللہ نے ہر چیز کو بہترین انداز میں تخلیق فرمایا ہے، پھر نبی ﷺ نے اپنی چار انگلیاں عمرو کے گھٹنے کے نیچے ماریں اور فرمایا عمرو! یہ ہے تہبند باندھنے کی جگہ، پھر اس کے نیچے ہاتھ رکھ کر چار انگلیاں ماریں اور فرمایا عمرو! یہ ہے تہبند باندھنے کی جگہ، پھر تیسری مرتبہ اس کے نیچے چار انگلیاں رکھ کر بھی یہی جملہ فرمایا۔

حَدِيثُ قَيْسِ الْجَذَامِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت قیس جذامی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۷۹۳۶) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى الدَّمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ تَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ قَيْسِ الْجَذَامِيِّ رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطَى الشَّهِيدُ سِتٌّ خِصَالٍ عِنْدَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ مِنْ دَمِهِ يَكْفَرُ عَنْهُ كُلُّ خَطِيئَةٍ وَيُرى مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُزْرَجُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ وَيُؤْمَنُ مِنَ الْفَرْعِ الْأَكْبَرِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيُحَلَّى حُلَّةَ الْإِيمَانِ

(۱۷۹۳۶) حضرت قیس جذامی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا شہید کو اس کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی چھ انعامات دے دیے جاتے ہیں، اس کا ہر گناہ معاف کر دیا جاتا ہے، جنت میں اسے اپنا ٹھکانہ نظر آ جاتا ہے، حور عین سے اس کی شادی کر دی جاتی ہے، فرع اکبر سے اسے محفوظ کر دیا جاتا ہے، عذاب قبر سے اس کی حفاظت کی جاتی ہے اور اسے ایمان کا جوڑا پہنایا جاتا ہے۔

حَدِيثُ أَبِي عِنَبَةَ الْخَوْلَانِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو عنبہ خولانی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷۹۳۷) حَدَّثَنَا سُورِجُ بْنُ الثُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا بِقِيَّةٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيَْادٍ الْكَلْبَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عِنَبَةَ قَالَ سُورِجُ وَكَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعَبْدٍ خَيْرًا عَسَلَهُ قَبِيلَ وَمَا

عَسَلُهُ قَالَ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ عَمَلًا صَالِحًا قَبْلَ مَوْتِهِ ثُمَّ يَقْبِضُهُ عَلَيْهِ

(۱۷۹۳۷) حضرت ابو نعیمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ جب کسی بند کے ساتھ خیر کا ارادہ فرما لیتا ہے تو اسے ”عسل“ کر دیتا ہے، کسی نے پوچھا کہ ”عسل“ سے کیا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ مرنے سے پہلے اس کے لئے عمل صالح کے دروازے کھول دیتا ہے، پھر اس پر اس کی روح قبض کر لیتا ہے۔

(۱۷۹۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُهِرَّةِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عِيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ رَأَيْتُ سَبْعَةَ نَفَرٍ خُمُسَةً قَدْ صَحِبُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاتَّبَعُوا قَدْ أَكَلَا الدَّمَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَلَمْ يَصْحَبَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا اللَّذَانِ لَمْ يَصْحَبَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبُو عِنَبَةَ الْخَوْلَانِيُّ وَأَبُو فَالَاحِ الْأَنْمَارِيُّ (۱۷۹۳۸) شُرَحْبِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ خَوْلَانِي رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سات آدمیوں کی زیارت کی ہے جن میں سے پانچ کو تو نبی ﷺ کی ہم نشینی کا شرف حاصل ہے اور دو آدمی وہ تھے جنہوں نے زمانہ جاہلیت میں خون پیا تھا، اور نبی ﷺ کی صحبت نہیں پاسکے، ان آخری دو آدمیوں کے نام ابو نعیمہ خولانی اور ابو فالح انماری ہیں۔

(۱۷۹۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيَْادٍ الْأَنْهَارِيِّ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ أَبِي عِنَبَةَ الْخَوْلَانِيِّ الشُّهَدَاءُ قَدْ كُتِبُوا الْمَطْعُونُ وَالْمَطْعُونُ وَالنَّفْسَاءُ فَغَضِبَ أَبُو عِنَبَةَ وَقَالَ حَدَّثَنَا أَصْحَابُ نَبِيِّنَا عَنْ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ شُهَدَاءَ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ أَمْنَاءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ فِي خَلْقِهِ قُتِلُوا أَوْ مَاتُوا (۱۷۹۳۹) ایک مرتبہ حضرت ابو نعیمہ رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں شہداء کا تذکرہ ہوا تھا، لوگوں نے پیٹ یا طاعون کی بیماری اور نفاس کی حالت میں مرنے والوں کا ذکر بھی کیا تو ابو نعیمہ رضی اللہ عنہ ناراض ہوئے اور کہنے لگے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہمیں بتایا ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا زمین میں اللہ کے شہداء وہ لوگ ہوتے ہیں جو امانت دار ہوں خواہ قتل ہوں یا طبعی طور پر فوت ہو جائیں۔

(۱۷۹۴۰) حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَلِيحٍ الْبُهْرَانِيُّ جَمْعِي عَنْ بَكْرِ بْنِ زُرْعَةَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عِنَبَةَ الْخَوْلَانِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَغْرِسُ فِي هَذَا الدِّينِ بَغْرُسٍ يَسْتَعْمِلُهُمْ فِي طَاعَتِهِ [صَحِيحُ ابْنِ حَبَانَ (۳۲۶)]. وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: اسنادہ صحيح، رجاله كلهم ثقات وقال الألباني: حسن (ابن ماجة: ۸)۔

(۱۷۹۴۰) حضرت ابو نعیمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس دین میں پودے اگاتا رہے گا جنہیں وہ اپنی اطاعت کے کاموں میں استعمال کرتا رہے گا۔

حَدِيثُ سَمُرَةَ بْنِ فَاتِكٍ الْأَسَدِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت سمرہ بن فاتک اسدی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۷۹۴۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بِشِيرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ بُسْرِ بْنِ

عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ قَاتِلِ بْنِ الْأَسَدِيِّ لَدُنَّكَ حَدِيثًا

(۱۷۹۳۱) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا سمرہ کتنا اچھا آدمی ہے اگر وہ اپنے سر کے بال کاٹ لے اور تہبند اچھی طرح باندھ لے، حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا کہ اپنے بال کاٹ لیے اور تہبند اچھی طرح باندھ لیا۔

(۱۷۹۴۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ قَاتِلِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعِمَّ الْفَتَى سَمُرَةُ لَوْ أَخَذَ مِنْ لَعْنَةٍ وَشَمَّرَ مِنْ مِثْزَرِهِ فَفَعَلَ ذَلِكَ سَمُرَةُ أَخَذَ مِنْ لَعْنَةٍ وَشَمَّرَ مِنْ مِثْزَرِهِ

(۱۷۹۴۱) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا سمرہ کتنا اچھا آدمی ہے اگر وہ اپنے سر کے بال کاٹ لے اور تہبند اچھی طرح باندھ لے، حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا کہ اپنے بال کاٹ لیے اور تہبند اچھی طرح باندھ لیا۔

حَدِيثُ زِيَادِ بْنِ نَعِيمٍ الْحَضْرَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت زیاد بن نعیم حضرمی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۷۹۴۲) حَدَّثَنَا مُسْعِدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنِ الْمُهَيَّرَةِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ نَعِيمٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُ فَرَضُهُنَّ اللَّهُ لِي الْإِسْلَامُ لَمَنْ جَاءَ بِثَلَاثٍ لَمْ يُغْنِنَ عَنْهُ شَيْئًا حَتَّى يَأْتِيَ بِهِنَّ جَمِيعًا الصَّلَاةُ وَالزَّكَاةُ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَحَجُّ الْبَيْتِ

(۱۷۹۴۲) حضرت زیاد بن نعیم حضرمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ نے اسلام میں چار چیزیں فرض قرار دی ہیں، اگر کوئی آدمی ان میں سے تین پر بھی عمل کر لے تو اسے ان کا کوئی فائدہ نہ ہوگا تا آنکہ وہ ان سب کو اکٹھا لے کر آئے، نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیثیں

(۱۷۹۴۳) حَدَّثَنَا هَارُونُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا عُشَانَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ لَا أَقُولُ الْيَوْمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَوَرَّأَ بَيْتًا مِنْ جَهَنَّمَ [راجع: ۱۷۵۹۶]

(۱۷۹۴۳) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی ﷺ کی طرف نسبت کر کے کوئی ایسی بات نہیں کہوں گا جو انہوں نے نہ کہی ہو، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص میری طرف جھوٹی نسبت کر کے کوئی بات بیان کرے، وہ

اپنے لیے جہنم میں ٹھکانہ بنا لے۔

(۱۷۹۴۴) وَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَجُلَانِ مِنْ أُمَّتِي يَقُومُ أَحَدُهُمَا اللَّيْلَ يُعَالِجُ نَفْسَهُ إِلَى الظُّهُورِ وَعَلَيْهِ عُقْدَةٌ فَيَتَوَضَّأُ فَإِذَا وَضَأَ يَدَيْهِ انْحَلَّتْ عُقْدَتُهُ وَإِذَا وَضَأَ وَجْهَهُ انْحَلَّتْ عُقْدَتُهُ وَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ انْحَلَّتْ عُقْدَتُهُ وَإِذَا وَضَأَ رِجْلَيْهِ انْحَلَّتْ عُقْدَتُهُ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلَّذِينَ وَرَاءَ الْحِجَابِ انظُرُوا إِلَى عَبْدِي هَذَا يُعَالِجُ نَفْسَهُ يَسْأَلُنِي مَا سَأَلَنِي عَبْدِي فَهُوَ لَهُ [راجع: ۱۷۵۹۷]۔

(۱۷۹۴۳) اور میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کے دو آدمی ہیں، جن میں سے ایک شخص رات کے وقت بیدار ہو کر اپنے آپ کو وضو کے لئے تیار کرتا ہے، اس وقت اس پر کچھ گرہیں لگی ہوتی ہیں، چنانچہ وہ وضو کرتا ہے، جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، چہرہ دھوتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے، سر کا مسح کرتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے، اور جب پاؤں دھوتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے فرماتا ہے جو نظر نہیں آتے کہ میرے اس بندے کو دیکھو جس نے اپنے نفس کے ساتھ مقابلہ کیا، میرا یہ بندہ مجھ سے جو مانگے گا، وہ اسے ملے گا۔

(۱۷۹۴۵) حَدَّثَنَا هَارُونُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ حُنَيْنِ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوَّذَاتِ دُورَ كُلِّ صَلَاةٍ [راجع: ۱۷۵۵۳]۔

(۱۷۹۴۵) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا ہے کہ ہر نماز کے بعد ”معوذات“ (جن سورتوں میں ”قل اعوذ“ کا لفظ آتا ہے) پڑھا کروں۔

(۱۷۹۴۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ نَذَرْتُ أُخْبِي أَنْ تَمُشِيَ إِلَيَّ الْكُفَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ مَشْيِهَا لِتَرْكِبُ وَلْتَهْدِ بَدَنَهُ [قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۴۰۴۰۴)]۔

(۱۷۹۴۶) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میری ہمشیرہ نے پیدل چل کر حج کرنے کی منت مانی تھی، لیکن نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری ہمشیرہ کے اپنے آپ کو عذاب میں مبتلا کرنے سے اللہ غنی ہے، وہ سوار ہو جائے اور قربانی کر لے۔

(۱۷۹۴۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا نَعِيمٌ بْنُ هَمَارٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَبُّكُمْ اتَّعَجَزُوا يَا ابْنَ آدَمَ أَنْ تُصَلِّيَ أَوَّلَ النَّهَارِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ أَكْثَفَكَ بِهِنَّ آخِرَ يَوْمِكَ [راجع: ۱۷۵۲۵]۔

(۱۷۹۴۷) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! دن کے پہلے حصے میں تو چار رکعت پڑھ کر میری کفایت کر، میں ان کی برکت سے دن کے آخر تک تیری کفایت کروں گا۔

(۱۷۹۱۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَرْمَلَةَ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ صَحِبْنَا عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ فِي سَفَرٍ فَبَجَلَّ لَا يَكُفُّنَا قَالَ لَقُلْنَا لَهُ رَحِمَكَ اللَّهُ لَا تَوُفُّنَا وَأَنْتَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَمَّ النَّاسَ فَأَصَابَ الْوَقْتَ وَآتَمَّ الصَّلَاةَ فَلَهُ وَلَهُمْ وَمَنْ انْتَقَصَ مِنْ ذَلِكَ فَعَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِمْ [راجع: ۱۷۴۳۸].

(۱۷۹۳۸) ابو علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں سفر پر روانہ ہوا، ہمارے ساتھ حضرت عقبہ بن عامر رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے، ہم نے ان سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں آپ پر ہوں، آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، لہذا آپ ہماری امامت کیجئے، انہوں نے انکار کر دیا اور فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص لوگوں کی امامت کرے، بروقت اور مکمل نماز پڑھائے تو اسے بھی ثواب ملے گا اور مقتدیوں کو بھی، اور جو شخص اس میں کوتاہی کرے گا تو اس کی وبال اسی پر ہوگا، مقتدیوں پر نہیں ہوگا۔

(۱۷۹۱۹) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَجَدْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي كِتَابِ أَبِي بَخْطُ يَدِهِ كَتَبَ إِلَى الرَّبِيعِ بْنِ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ وَكَانَ فِي كِتَابِهِ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَافِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسِيرُ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِيرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُجْهَرُ بِالْقُرْآنِ كَالْمُجْهَرِ بِالصَّدَقَةِ [راجع: ۱۷۵۰۲].

(۱۷۹۳۹) حضرت عقبہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلند آواز سے قرآن پڑھنے والا علانیہ صدقہ کرنے والے کی طرح ہے اور آہستہ آواز سے قرآن پڑھنے والا خفیہ طور پر صدقہ کرنے والے کی طرح ہے۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۷۹۵۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ قَالَ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُصْبِحٍ أَوْ ابْنَ مُصْبِحٍ شَكَّ أَبُو بَكْرٍ عَنِ ابْنِ السَّمُطِ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ قَالَ لَمَّا تَخَوَّزَ لَهُ عَنْ فِرَاشِهِ فَقَالَ اتَدْرُونَ مَنْ شُهَدَاءُ أُمِّي قَالُوا قَتْلُ الْمُسْلِمِ شَهَادَةٌ قَالَ إِنْ شُهِدَاءُ أُمِّي إِذَا لَقِيلَ قَتْلُ الْمُسْلِمِ شَهَادَةٌ وَالطَّاعُونَ شَهَادَةٌ وَالْمَرَأَةُ بِقَتْلِهَا وَلَدُهَا جَمْعَاءَ [أخرجه الطيالسي

(۵۸۲) والدارمی (۲۴۱۹) قال شعيب: اسنادہ صحیح] . [انظر: ۲۳۰۶۰، ۲۳۱۳۶].

(۱۷۹۵۰) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے گئے، ابھی ان کے بستر سے جدا نہیں ہوئے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میری امت کے شہداء کون ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ مسلمان کا میدان جنگ میں قتل ہونا شہادت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح تو میری امت کے شہداء

بہت تھوڑے رہ جائیں گے، مسلمان کا قتل ہونا بھی شہادت ہے، طاعون میں مرنا بھی شہادت ہے، اور وہ عورت بھی شہید ہے جسے اس کا بچہ ماردے (یعنی حالت نفاس میں پیدائش کی تکلیف برداشت نہ کر سکنے والی وہ عورت جو اس دوران فوت ہو جائے)

حَدِيثُ أَبِي عَامِرٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷۹۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مَعْوَلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْأَشْعَرِيِّ كَانَ رَجُلٌ قُتِلَ مِنْهُمْ بِأَوْطَاسٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا عَامِرٍ أَلَا غَيَّرْتَ قَتْلًا هَذِهِ الْآيَةُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَيْنَ ذَهَبْتُمْ إِنَّمَا هِيَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ مِنَ الْكُفَّارِ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ [راجع: ۱۷۲۹۷]

(۱۷۹۵۱) حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ اوطاس میں ان کا ایک آدمی مارا گیا، نبی ﷺ نے فرمایا عامر! تمہیں غیرت نہ آئی، ابو عامر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھ کر سنا دی ”اے ایمان والو! اپنے نفس کا خیال رکھنا اپنے اوپر لازم کر لو، اگر تم ہدایت پر ہوئے تو کسی کے بھٹکنے سے تمہیں نقصان نہیں ہوگا“ اس پر نبی ﷺ غصے میں آ گئے اور فرمایا تم کہاں جا رہے ہو؟ آیت کا مطلب تو یہ ہے کہ اے اہل ایمان! اگر تم ہدایت پر ہوئے تو گمراہ کا فرتمہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔

(۱۷۹۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ يَغْنِي ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَعْظَمُ الْفُلُوفِ عِنْدَ اللَّهِ ذِرَاعٌ مِنَ الْأَرْضِ تَجْدُونَ الرَّجُلَيْنِ جَارَيْنِ فِي الْأَرْضِ أَوْ فِي الدَّارِ فَيَقْتَطِعُ أَحَدُهُمَا مِنْ حَقِّ صَاحِبِهِ ذِرَاعًا فَإِذَا اقْطَعَهُ طَوَّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ [راجع: ۱۷۳۸۷]

(۱۷۹۵۲) حضرت ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی مکرم، سرور دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عظیم خیانت زمین کے گز میں خیانت ہے، تم دیکھتے ہو کہ دو آدمی ایک زمین یا ایک گھر میں پڑوسی ہیں لیکن پھر بھی ان میں سے ایک اپنے ساتھ یکے کے حصے میں سے ایک گز ظلمائے لیتا ہے، ایسا کرنے والے کو قیامت کے دن ساتوں زمینوں سے اس حصے کا طوق بنا کر گلے میں پہنایا جائے گا۔

حَدِيثُ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۷۹۵۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو خَلْفٍ مُوسَى بْنُ خَلْفٍ كَانَ بَعْدَ مِنَ الْبَدَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدِّهِ مَطُورٍ عَنِ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ

وَجَلَّ أَمْرُ يَحْيَىٰ بْنِ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ يَعْمَلَ بِهِنَّ وَأَنْ يَأْمُرَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يَعْمَلُوا بِهِنَّ فَكَادَ أَنْ يَبْطِئَ فَقَالَ لَهُ عِيسَىٰ إِنَّكَ قَدْ أَمَرْتَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ تَعْمَلَ بِهِنَّ وَأَنْ تَأْمُرَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يَعْمَلُوا بِهِنَّ فَمَا أَنْ تَبْلُغَهُنَّ وَإِمَّا أَبْلُغَهُنَّ فَقَالَ لَهُ يَا أَحِبِّي إِنِّي أَخَشَىٰ أَنْ أُعَذَّبَ أَوْ يُخَسَفَ بِي قَالَ فَجَمَعَ يَحْيَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ حَتَّىٰ امْتَلَأَ الْمَسْجِدُ وَقَعَدَ عَلَى الشَّرَفِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَالنَّبِيَّ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِي بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ أَعْمَلَ بِهِنَّ وَأَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْمَلُوا بِهِنَّ أَوَّلَهُنَّ أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا فَإِنْ مَثَلُ ذَلِكَ مَثَلُ رَجُلٍ اشْتَرَىٰ عَبْدًا مِنْ خَالِصٍ مَالِهِ بِوَرَقٍ أَوْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَعْمَلُ وَيُوَدِّي عَمَلَهُ إِلَىٰ غَيْرِ سَيِّدِهِ فَأَيُّكُمْ يَسْرُهُ أَنْ يَكُونَ عَبْدُهُ كَذَلِكَ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَكُمْ وَرَزَقَكُمْ فَأَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَأَمَرُكُمْ بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْصِبُ وَجْهَهُ لَوَجْهِ عَبْدِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَإِذَا صَلَّيْتُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوا وَأَمَرُكُمْ بِالصَّيَامِ فَإِنْ مَثَلُ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ مَعَهُ صُرَّةٌ مِنْ مِسْكِ فِي عِصَابَةٍ كُلُّهُمْ يَجِدُ رِيحَ الْمِسْكِ وَإِنْ خُلُوفَ قِمِ الصَّائِمِ أَطِيبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَأَمَرُكُمْ بِالصَّدَقَةِ فَإِنْ مَثَلُ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَسْرَهُ الْعَدُوُّ فَشَدُّوا يَدَيْهِ إِلَىٰ عُنُقِهِ وَقَرَّبُوهُ لِيَضْرِبُوا عُنُقَهُ فَقَالَ هَلْ لَكُمْ أَنْ أَقْتَدِيَ نَفْسِي مِنْكُمْ فَجَعَلَ يَقْتَدِي نَفْسَهُ مِنْهُمْ بِالْقَلِيلِ وَالْكَثِيرِ حَتَّىٰ لَكَ نَفْسُهُ وَأَمَرُكُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ كَثِيرًا وَإِنْ مَثَلُ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ طَلَبَهُ الْعَدُوُّ سِرَاعًا فِي أَثَرِهِ فَاتَىٰ حِصْنًا حَصِينًا فَتَحَصَّنَ لَهُ وَإِنَّ الْعَبْدَ أَحْصَنَ مَا يَكُونُ مِنَ الشَّيْطَانِ إِذَا كَانَ فِي ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَمَرُكُمْ بِخَمْسِ اللَّهِ أَمَرَنِي بِهِنَّ بِالْجَمَاعَةِ وَبِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْهَجْرَةِ وَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ إِلَىٰ أَنْ يَرْجِعَ وَمَنْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جُفَا جَهَنَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى قَالَ وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ فَادْعُوا الْمُسْلِمِينَ بِمَا سَمَّاهُمُ الْمُسْلِمِينَ الْمُؤْمِنِينَ عِبَادَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [راجع: ۱۷۳: ۲]

(۱۷۵۳) حضرت حارث اشعری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو پانچ باتوں کے متعلق حکم دیا کہ ان پر خود بھی عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دیں، قریب تھا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام سے اس معاملے میں تاخیر ہو جاتی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہنے لگے آپ کو پانچ باتوں کے متعلق حکم ہوا ہے کہ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دیں، اب یا تو یہ پیغام آپ خود پہنچا دیں، ورنہ میں پہنچائے دیتا ہوں، حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا بھائی! مجھے اندیشہ ہے کہ اگر آپ مجھ پر سبقت لے گئے تو میں عذاب میں مبتلا ہو جاؤں گا یا زمین میں دھنسا دیا جاؤں گا۔

چنانچہ اس کے بعد حضرت یحییٰ علیہ السلام نے بیت المقدس میں بنی اسرائیل کو جمع کیا، جب مسجد بھر گئی تو وہ ایک ٹیلے پر بیٹھ

مئے، اللہ کی حمد و ثناء کی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ باتوں کے متعلق حکم دیا ہے کہ خود بھی ان پر عمل کروں اور تمہیں بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دوں، ان میں سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ تم صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے اپنے خالص مال یعنی سونے چاندی سے ایک غلام خریدا، وہ غلام اپنے آقا کے علاوہ کسی دوسرے کے لئے مزدوری کرنا اور اسے اپنی تنخواہ دینا شروع کر دے تو تم میں سے کون چاہے گا کہ اس کا غلام ایسا ہو؟ چونکہ اللہ نے تمہیں پیدا کیا اور رزق دیا ہے لہذا اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔

نیز میں تمہیں نماز کا حکم دیتا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی تمام تر توجہات اپنے بندے پر مرکوز فرمادیتا ہے بشرطیکہ وہ ادھر ادھر نہ دیکھے، اس لئے جب تم نماز پڑھا کرو تو دائیں بائیں نہ دیکھا کرو، نیز میں تمہیں روزوں کا حکم دیتا ہوں کیونکہ اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو بھری محفل میں مشک کی ایک شیشی لے کر آئے اور سب کو اس کی مہک کا احساس ہو، اور اللہ کے نزدیک روزہ دار کے منہ کی مہک مشک کی مہک سے بھی زیادہ عمدہ ہوتی ہے۔

نیز میں تمہیں صدقہ کرنے کا حکم دیتا ہوں کیونکہ اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جسے دشمن نے قید کر کے اس کے ہاتھ گردن سے باندھ دیئے ہوں اور پھر اسے قتل کرنے کے لئے لے چلیں اور وہ ان سے کہے کہ کیا تم میری جان کا فدیہ وصول کرنے کے لئے تیار ہو؟ پھر وہ تھوڑے اور زیادہ کے ذریعے جس طرح بھی بن پڑے، اپنی جان کا فدیہ پیش کرنے لگے یہاں تک کہ اپنے آپ کو چھڑا لے، اور میں تمہیں کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کا حکم دیتا ہوں، کیونکہ اس کی مثال اس شخص کی سی ہے دشمن جس کا بہت تیزی سے پیچھا کر رہا ہو، اور وہ ایک مضبوط قلعہ میں گھس کر پناہ گزین ہو جائے، اس طرح بندہ بھی جب تک اللہ کے ذکر میں مصروف رہتا ہے، شیطان کے حملوں سے محفوظ ایک مضبوط قلعے میں ہوتا ہے۔

اس کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا میں بھی تمہیں پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں جنہیں اختیار کرنے کا اللہ نے مجھے حکم دیا ہے، ① اجتماعیت کا ② حکمران کی بات سننے کا ③ بات ماننے کا ④ ہجرت کا ⑤ اور جہاد فی سبیل اللہ کا، کیونکہ جو شخص بھی ایک بالشت کے برابر جماعت مسلمین سے خروج کرتا ہے، وہ اپنی گردن سے اسلام کا قلاوہ اتار پھینکتا ہے، الا یہ کہ واپس جماعت کی طرف لوٹ آئے، اور جو شخص زمانہ جاہلیت کے نعرے لگاتا ہے، وہ جہنم کا ایندھن ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! اگرچہ وہ نماز روزہ کرتا ہو؟ نبی ﷺ نے فرمایا اگرچہ وہ نماز روزہ کرتا ہو اور اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہو، سو تم مسلمانوں کو ان ناموں سے پکارو جن ناموں سے اللہ نے اپنے مسلمان بندوں کو پکارا ہے۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیثیں

(۱۷۹۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ بْنُ رَجَاحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو

بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِكُمْ وَبَيْنَ صِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكَلَةُ السَّحْرِ [راجع: ۱۷۹۱۴].

(۱۷۹۵۳) حضرت عمرو بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان فرق سحری کھانا ہے۔

(۱۷۹۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ بْنُ رِبَاعٍ ذَاكَ اللَّحْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَمْرُو اشْدُدْ عَلَيْكَ بِلَاخَكَ وَلِيَاثَكَ وَأَيْسَى فَقَعَلْتُ لَجِئْتُهُ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَصَعَّدَ فِي الْبَصْرِ وَصَوَّبَهُ وَقَالَ يَا عَمْرُو إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَبْعَثَكَ وَجْهًا فَيُسَلِّمَكَ اللَّهُ وَيُعِيْمَكَ وَأَرْغَبُ لَكَ مِنَ الْمَالِ رَغْبَةً صَالِحَةً قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أُسَلِّمْ رَغْبَةً فِي الْمَالِ إِنَّمَا أَسَلَّمْتُ رَغْبَةً فِي الْجِهَادِ وَالْكَفْيَةِ مَعَكَ قَالَ يَا عَمْرُو نَعِمًا بِالْمَالِ الصَّالِحِ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ قَالَ تَكْذَابًا فِي النَّسَخَةِ نَعِمًا بِنَضْبِ النَّوْنِ وَكُسْرِ الْعَيْنِ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ بِكُسْرِ النَّوْنِ وَالْعَيْنِ [راجع: ۱۷۹۱۵].

(۱۷۹۵۵) حضرت عمرو بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس پیغام بھیجا کہ اپنے کپڑے اور اسلحہ زیب تن کر کے میرے پاس آؤ، میں جس وقت حاضر ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرما رہے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ مجھے نیچے سے اوپر تک دیکھا پھر نظریں جھکا کر فرمایا میرا ارادہ ہے کہ تمہیں ایک لشکر کا امیر بنا کر روانہ کروں، اللہ تمہیں صحیح سالم اور مال فہیت کے ساتھ واپس لائے گا، اور میں تمہارے لئے مال کی اچھی رغبت رکھتا ہوں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے مال و دولت کی خاطر اسلام قبول نہیں کیا، میں نے دلی رغبت کے ساتھ اسلام قبول کیا ہے اور اس مقصد کے لئے کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت حاصل ہو جائے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک آدمی کے لئے حلال مال کیا ہی خوب ہوتا ہے۔

(۱۷۹۵۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ رَجَاءِ بْنِ خَبَوَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لَا تَلْبِسُوا عَلَيْنَا سُنَّةَ نَبِيِّنَا عِدَّةَ أُمِّ الْوَلَدِ إِذَا تَوَلَّى عَنْهَا سِدُّهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا [صححه ابن حبان (۴۳۰۰) والحاكم (۲۰۹/۲)]. وقال احمد: منكر. وضعفه ابن قدامة وابو عبيد. وقد روى موقوف وقال

الدارقطني: والموقوف اصح وقال الألباني: صحيح (ابو داود: ۲۳۰۸، ابن ماجه: ۲۰۸۳) قال شعيب: اسناده ضعيف [(۱۷۹۵۶) حضرت عمرو بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تم ہمارے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں اشتباہ پیدا نہ کرو، ام ولدہ کا آقا اگر فوت ہو جائے تو اس کی عدت چار ماہ دس دن ہوگی۔

(۱۷۹۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ تَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهَارًا غَيْرَ سِرٍّ يَقُولُ إِنَّ آلَ أَبِي قَلَانٍ لَيَسُوْنَ لِي بِأَوْلِيَاءَ إِنَّمَا وَلَّيَ اللَّهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ [صححه البخاری (۵۹۹۰)، ومسلم (۲۱۵)].

(۱۷۹۵۷) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو علانیہ طور پر یہ فرماتے ہوئے سنا ہے آل ابوفلاں میرے ولی نہیں ہیں، میرا ولی تو اللہ اور نیک مومنین ہیں۔

(۱۷۹۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ مَوْلَى لِعَمْرِو بْنِ الْقَاصِ أَنَّهُ أَرْسَلَهُ إِلَى عَلِيٍّ يَسْتَأْذِنُهُ عَلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ فَأَذِنَ لَهُ حَتَّى إِذَا فَرَّغَ مِنْ حَاجَتِهِ سَأَلَ الْمَوْلَى عَمْرًا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْخُلَ عَلَى النِّسَاءِ بِغَيْرِ إِذْنٍ أَوْ أَجَاهِنَ [راجع: ۱۷۹۱۹]۔

(۱۷۹۵۸) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنے ایک غلام کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی زوجہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے ملنے کی اجازت لینے کے لئے بھیجا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں اجازت دے دی، انہوں نے کسی معاملے میں ان سے بات چیت کی اور واپس آ گئے، باہر نکل کر غلام نے ان سے اجازت لینے کی وجہ پوچھی تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع فرمایا ہے کہ شوہر کی اجازت کے بغیر عورتوں کے پاس نہ جائیں۔

(۱۷۹۵۹) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ أَبِي قَبِيلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْقَاصِ قَالَ عَقَلْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْفَ مَثَلٍ

(۱۷۹۵۹) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے ایک ہزار مثالیں یاد کی ہیں۔

(۱۷۹۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يُعْنِي ابْنَ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِعَمْرِو بْنِ الْقَاصِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحِبُّهُ الْيَسَّ رَجُلًا صَالِحًا قَالَ بَلَى قَالَ قَدْ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحِبُّكَ وَقَدْ اسْتَعْمَلَكَ فَقَالَ قَدْ اسْتَعْمَلَنِي قَوْلَ اللَّهِ مَا أَدْرِي أَحَبُّا كَانَ لِي مِنْهُ أَوْ اسْتِعَانَةً بِي وَلَكِنْ سَأَحْذَرُكَ بِرَجُلَيْنِ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحِبُّهُمَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ [اخرجه النسائي في فضائل الصحابة (۱۶۹)]۔ قال شعيب: رجاله ثقات. الا انه منقطع۔

(۱۷۹۶۰) حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے کہا یہ بتائیے کہ اگر نبی ﷺ کسی آدمی سے محبت کرتے ہوئے دنیا سے رخصت ہو جائے ہوں، تو کیا وہ نیک آدمی نہیں ہوگا؟ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں، اس نے کہا کہ پھر نبی ﷺ آپ سے محبت کرتے ہوئے دنیا سے رخصت ہو جائے ہیں، اور وہ آپ کو مختلف ذمہ داریاں سونپتے تھے؟ انہوں نے فرمایا یہ تو واقعی حقیقت ہے، لیکن میں تمہیں بتاؤں، بخدا! میں نہیں جانتا کہ نبی ﷺ محبت کی وجہ سے میرے ساتھ یہ معاملہ فرماتے تھے یا تالیف قلب کے لئے، البتہ میں اس بات کی گواہی دے سکتا ہوں کہ دنیا سے رخصت ہونے تک وہ دو آدمیوں سے محبت فرماتے تھے، ایک سمیہ کے بیٹے عمار رضی اللہ عنہ سے اور ایک ام عبد کے بیٹے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے۔

(۱۷۹۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي الْهَدَيْلِ قَالَ كَانَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ يَتَخَوَّلُنَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي كُرَيْشٍ لَمَّا تَنَزَّاهُ قُرَيْشٌ لِيَضَعَ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرَ فِي جُمْهُورٍ مِنْ جَمَاهِيرِ الْعَرَبِ يَوْمَهُمْ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ كَذَبْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قُرَيْشٌ وَلَاةُ النَّاسِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ [قال الترمذی: حسن غریب صحیح وقال الألبانی: صحیح (الترمذی: ۲۲۲۷)].

(۱۷۹۶۱) عبد اللہ بن ابی الہدیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ہماری رعایت اور خیال فرماتے تھے، ایک مرتبہ بکر بن وائل قبیلے کا ایک آدمی کہنے لگا کہ اگر قریش کے لوگ باز نہ آئے تو حکومت ان کے ہاتھ سے نکل کر جمہور اہل عرب کے ہاتھ میں چلی جائے گی، حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا آپ سے غلطی ہوئی، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قریش ہر نیکی اور برائی کے کاموں میں قیامت تک لوگوں کے سردار ہوں گے۔

(۱۷۹۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عِصَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرُو بْنَ الْعَاصِ يَقُولُ مَا أَتَعَدَّ هَذِيكُمُ مِنْ هَذِي نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا هُوَ فَكَانَ أَزْهَدَ النَّاسِ فِي الدُّنْيَا وَأَنْتُمْ أَرْغَبُ النَّاسِ فِيهَا [راجع: ۱۷۹۲۵].

(۱۷۹۶۲) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ مصر میں خطبہ دیتے ہوئے لوگوں سے فرمایا کہ تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے سے کتنے دور چلے گئے ہو؟ وہ دنیا سے انتہائی بے رغبت تھے اور تم دنیا کو انتہائی محبوب و مرغوب رکھتے ہو۔

(۱۷۹۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ كَانَ فَزْعٌ بِالْمَدِينَةِ فَاتَّبَعْتُ عَلَى سَالِمِ مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ وَهُوَ مُحْتَبٍ بِحَمَائِلِ سَيْفِهِ فَأَخَذْتُ سَيْفًا فَاحْتَبَيْتُ بِحَمَائِلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا كَانَ مَفْرَعُكُمْ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ لَمْ قَالَ لَا فَعَلْتُمْ كَمَا فَعَلَ هَذَانِ الرَّجُلَانِ الْمُؤْمِنَانِ [صححه ابن حبان (۷۰۹۲)]. قال شعيب: اسنادہ صحیح.]

(۱۷۹۶۳) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں خوف و ہراس پھیلا ہوا تھا، میں حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سالم کے پاس آیا تو انہوں نے اپنی تلوار حائل کر رکھی تھی، میں نے بھی اپنی تلوار پکڑی اور اسے حائل کر لیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! گھبراہٹ کے اس وقت میں تم اللہ اور اس کے رسول کے پاس کیوں نہیں آئے؟ پھر فرمایا تم نے اس طرح کیوں نہ کیا جس طرح ان دو مؤمن مردوں نے کیا ہے۔

(۱۷۹۶۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَاتَّبَعْتُهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قَالَ قُلْتُ فَمِنْ الرِّجَالِ قَالَ أَبُو هَارٍ إِذَا قَالَ

(۱۷۹۶۶) حضرت عمرو بن حنفیہ سے مروی ہے کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ سے اس شرط پر بیعت کرتا ہوں کہ میرے پچھلے سارے گناہ معاف ہو جائیں، نبی ﷺ نے فرمایا اسلام اپنے سے پہلے کے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور ہجرت بھی اپنے سے پہلے کے تمام گناہ مٹا دیتی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں تمام لوگوں سے زیادہ نبی ﷺ سے حیاء کرتا تھا، اس لئے میں نے انہیں کبھی آنکھیں بھر کر نہیں دیکھا، اور نہ ہی کبھی اپنی خواہش میں ان سے کوئی تکرار کیا، یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔

(۱۷۹۶۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غِيْلَانَ قَالَ قُتْنَا رَشِيدِينَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرُو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللَّهِ وَتَصَدِيقٌ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَحُجٌّ مَبْرُورٌ قَالَ الرَّجُلُ أَكْثَرْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَبْنِ الْكَلَامَ وَبَذُلُ الطَّعَامِ وَسَمَاحٌ وَحُسْنُ خُلُقٍ قَالَ الرَّجُلُ أُرِيدُ كَلِمَةً وَاحِدَةً قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَلَا تَتَّبِعِ اللَّهَ عَلَى نَفْسِكَ

(۱۷۹۶۸) حضرت عمرو بن حنفیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ پر ایمان و تصدیق، راہ خدا میں جہاد اور حج مبرور، اس آدی نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو آپ نے بہت سی چیزیں بیان فرمادی ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا پھر کلام میں نرمی، کھانا کھانا، سہل ہونا اور اچھے اخلاق سب سے افضل عمل ہیں، اس نے کہا کہ میں صرف ایک بات معلوم کرنا چاہتا ہوں، نبی نے فرمایا تو پھر جاؤ اور اپنی ذات پر تہمت نہ لگنے دو۔

(۱۷۹۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُصَرَّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هَانٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ رَبَاحٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرُو بْنَ الْعَاصِ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ لِلنَّاسِ مَا أَتَعَدُّ هَذِبَكُمْ مِنْ هَدْيِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هُوَ فَآزَهْدُ النَّاسِ فِي الدُّنْيَا وَأَمَّا أَنْتُمْ فَآرَغَبُ النَّاسِ فِيهَا [راجع: ۱۷۹۲۵]۔

(۱۷۹۶۸) حضرت عمرو بن عاص بن حنفیہ نے ایک مرتبہ مصر میں خطبہ دیتے ہوئے لوگوں سے فرمایا کہ تم اپنے نبی ﷺ کے طریقے سے کتنے دور چلے گئے ہو؟ وہ دنیا سے انتہائی بے رغبت تھے اور تم دنیا کو انتہائی محبوب و مرغوب رکھتے ہو۔

(۱۷۹۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُصَرَّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عُمَرُو عَنْ عُمَرُو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ وَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ

[راجع: ۱۷۹۲۶]۔

(۱۷۹۶۹) حضرت عمرو بن عاص بن حنفیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کوئی حاکم فیصلہ کرے اور خوب احتیاط و اجتہاد سے کام لے اور صحیح فیصلہ کرے تو اسے دو اجراء ملے گا اور اگر احتیاط کے باوجود غلطی ہو جائے تو پھر بھی اسے اکہرا اجراء ملے گا۔

(١٧٩٧.) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ لَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَو بْنَ الْعَاصِ يَقُولُ لَقَدْ أَصْبَحْتُمْ وَأَمْسَيْتُمْ تَرْغَبُونَ فِيمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزْهَدُ فِيهِ أَصْبَحْتُمْ تَرْغَبُونَ فِي الدُّنْيَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزْهَدُ فِيهَا وَاللَّهِ مَا أَتَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةٌ مِنْ ذَهْرِهِ إِلَّا كَانَ الْيَدَى عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِمَّا لَهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْلِفُ قَالَ وَقَالَ غَيْرُ يَحْيَى وَاللَّهِ مَا مَرَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الذَّهْرِ إِلَّا وَالْيَدَى عَلَيْهِ أَكْثَرُ مِنَ الْيَدَى لَهُ [راجع: ١٧٩٢٥].

(۱۷۹۷۰) حضرت عمرو بن عاصؓ نے ایک مرتبہ مصر میں خطبہ دیتے ہوئے لوگوں سے فرمایا کہ تم اپنی نبی ﷺ کے طریقے سے کتنے دور چلے گئے ہو؟ وہ دنیا سے انتہائی بے رغبت تھے اور تم دنیا کو انتہائی محبوب و مرغوب رکھتے ہو، بخدا نبی ﷺ پر ساری زندگی کوئی رات ایسی نہیں آئی جس میں ان پر مالی بوجھ مالی فراوانی سے زیادہ نہ ہو، اور بعض صحابہ جنہم فرماتے تھے کہ ہم نے خود نبی ﷺ کو قرض لیتے ہوئے دیکھا ہے، یحییٰ تین دنوں کا ذکر کرتے ہیں۔

(۱۷۹۷۱) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو قَبِيْلٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي مَوْضِعٍ آخَرَ قَالَ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ اسْتَعَاذَ مِنْ سَبْعِ مَوَاتٍ مَوْتِ الْفَجَاءَةِ وَمِنْ لَذِغِ الْحَيَّةِ وَمِنْ السَّبْعِ وَمِنْ الْفَرَقِ وَمِنْ الْحَرَقِ وَمِنْ أَنْ يَخْرَأَ عَلَى شَيْءٍ أَوْ يَخْرَأَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَمِنْ الْقَتْلِ عِنْدَ فِرَارِ الزَّحْفِ [راجع: ۱۶۵۹۴]

(۱۷۹۷۱) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے سات قسم کی موت سے پناہ مانگی ہے، ناگہانی موت، سانپ کے ڈسنے سے، درندے کے حملے سے، ڈوب کر مرنے سے، جل کر مرنے سے، کسی چیز پر گرنے سے، اس پر کسی چیز کے گرنے سے، اور میدان جنگ سے بھاگتے ہوئے مرنے سے۔

(۱۷۹۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ يَعْنِي الْمُخَرَّمِيَّ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَافٍ عَلَى أَى حَرْفٍ قَرَأْتُمْ فَقَدْ أَصَبْتُمْ فَلَا تَتَمَارَوْا فِيهِ فَإِنَّ الْمِرَاءَ فِيهِ كُفْرٌ

(۱۷۹۷۲) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا قرآن کریم سات حرفوں پر نازل ہوا ہے، لہذا تم جس حرف کے مطابق پڑھو گے، صحیح پڑھو گے، اس لئے تم قرآن کریم میں مت جھگڑا کرو کیونکہ قرآن میں جھگڑنا کفر ہے۔

(١٧٩٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ قَتَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ بُسْرِ بْنِ

سَعِيدٌ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِنْ أخطأَ فَلَهُ أَجْرٌ [راجع: ۱۷۹۲۶]

(۱۷۹۷۳) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کوئی حاکم فیصلہ کرے اور خوب احتیاط و اجتہاد سے کام لے اور صحیح فیصلہ کرے تو اسے دہرا اجر ملے گا اور اگر احتیاط کے باوجود غلطی ہو جائے تو پھر بھی اسے اکہرا اجر ملے گا۔

(۱۷۹۷۴) قَالَ يَزِيدُ لَذِكْرُ ذَلِكَ لِأَبِي بَكْرٍ بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ هَكَذَا حَدَّثَنِي بِهِ أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ [راجع: ۱۷۹۲۶]۔

(۱۷۹۷۳) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۹۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخَزَاعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُسَوِّدِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَجُلًا يَقْرَأُ آيَةً مِنَ الْقُرْآنِ فَقَالَ مَنْ أَقْرَأَكُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَدْ أَقْرَأْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غَيْرِ هَذَا فَذَهَبَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ آيَةٌ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ قَرَأَاهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أَنْزِلْتُ فَقَالَ الْآخَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَرَأَاهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَيْسَ هَكَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَكَذَا أَنْزِلْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَإِنَّ ذَلِكَ قَرَأْتُمْ فَقَدْ أَحْسَنْتُمْ وَلَا تَعَارَوْا فِيهِ فَإِنَّ الْمِرَاءَ فِيهِ كُفْرٌ أَوْ آيَةُ الْكُفْرِ

(۱۷۹۷۵) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے ایک آدمی کو قرآن کریم کی ایک آیت پڑھتے ہوئے سنا تو اس سے پوچھا کہ یہ آیت تمہیں کس نے پڑھائی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ نبی ﷺ نے، انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے مجھے تو یہ آیت کسی اور طرح پڑھائی ہے، چنانچہ وہ دونوں بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے، ان میں سے ایک نے اس آیت کا حوالہ دے کر اسے پڑھا، نبی ﷺ نے فرمایا یہ آیت اس طرح نازل ہوئی ہے، دوسرے نے اپنے طریقے کے مطابق اس کی تلاوت کی اور کہنے لگا یا رسول اللہ! کیا یہ آیت اس طرح نازل نہیں ہوئی! نبی ﷺ نے فرمایا اسی طرح نازل ہوئی ہے، پھر فرمایا یہ قرآن کریم سات حرفوں پر نازل کیا گیا ہے، جس حرف کے مطابق پڑھو گے، صحیح پڑھو گے، اس لئے تم قرآن کریم میں مت جھگڑا کرو کیونکہ قرآن میں جھگڑنا کفر ہے۔

(۱۷۹۷۶) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ الْمُرَادِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيهِمُ الرِّبَا إِلَّا

أَخَذُوا بِالسَّنَةِ وَمَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيهِمُ الرُّشَا إِلَّا أَخَذُوا بِالرُّعْبِ

(۱۷۹۷۶) حضرت عمرو بن حنبل سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس قوم میں سود عام ہو جائے، وہ قحط سالی میں مبتلا ہو جاتا ہے، اور جس قوم میں رشوت عام ہو جائے، وہ مرعوب ہو جاتی ہے۔

(۱۷۹۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُو بْنُ الْعَاصِ عَلَى فَاطِمَةَ فَأَذْنَتْ لَهُ قَالَ ثُمَّ عَلِيٌّ قَالُوا لَا قَالَ فَرَجَعَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا مَرَّةً أُخْرَى فَقَالَ ثُمَّ عَلِيٌّ قَالُوا نَعَمْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ حِينَ لَمْ تَجِدْنِي هَاهُنَا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْخُلَ عَلَى الْمُطْعِيَّاتِ [راجع: ۱۷۹۱۳]۔

(۱۷۹۷۷) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملنے کی اجازت مانگی، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں اجازت دے دی، انہوں نے پوچھا کہ یہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں؟ انہوں نے کہا نہیں، اس پر وہ چلے گئے، دوسری مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ موجود تھے لہذا وہ اندر چلے گئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے اجازت لینے کی وجہ پوچھی تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع فرمایا ہے کہ شوہر کی اجازت کے بغیر عورتوں کے پاس نہ جائیں۔

(۱۷۹۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَرَجُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ قَالَ جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْمَانِ بَخْتَصِمَانِ فَقَالَ لِعُمَرَ أَقْضِ بَيْنَهُمَا يَا عُمَرُو فَقَالَ أَنْتَ أَوْلَى بِذَلِكَ مِنِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَإِنْ كَانَ قَالَ فَإِذَا قُضِيَتْ بَيْنَهُمَا فَعَالِي قَالَ إِنْ أَنْتَ قُضِيَتْ بَيْنَهُمَا فَأَصَبْتَ الْقَضَاءَ فَلَكَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَإِنْ أَنْتَ اجْتَهَدْتَ فَأَخْطَأْتَ فَلَكَ حَسَنَةٌ [صححه الحاكم (۸۸/۴)، وقال الهيثمي: وفيه من لا اعرفه. قال شعيب: وهذا اسناد ضعيف جداً]۔

(۱۷۹۷۸) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس دو آدمی اپنا جھگڑا لے کر آئے، نبی ﷺ نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے عمرو! ان کے درمیان تم فیصلہ کرو، انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھ سے زیادہ آپ اس کے حقدار ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس کے باوجود میں تمہیں یہی حکم دیتا ہوں، انہوں نے کہا کہ اگر میں ان کے درمیان فیصلہ کر دوں تو مجھے کیا ثواب ملے گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم نے ان کے درمیان فیصلہ کیا اور صحیح کیا تو تمہیں دس نیکیاں ملیں گی اور اگر تم نے محنت تو کی لیکن فیصلہ میں غلطی ہوگئی تو تمہیں ایک نیکی ملے گی۔

(۱۷۹۷۹) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ قَالَ تَنَا الْفَرَجُ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَإِنْ اجْتَهَدْتَ فَأَصَبْتَ الْقَضَاءَ فَلَكَ عَشْرَةُ أَجُورٍ وَإِنْ اجْتَهَدْتَ فَأَخْطَأْتَ فَلَكَ أَجْرٌ وَاحِدٌ

(۱۷۹۷۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۹۸۰) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَا تَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطَمِيِّ عَنْ

عُمَارَةُ بْنُ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِمَرِّ الظُّهْرَانِ فَإِذَا امْرَأَةٌ فِي هَوْدَجِهَا قَدْ وَضَعَتْ يَدَهَا عَلَى هَوْدَجِهَا قَالَ فَمَالَ فَدَخَلَ الشَّعْبُ فَدَخَلْنَا مَعَهُ فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَكَانِ فَإِذَا نَحْنُ بِغُرَبَانِ كَثِيرَةٍ فِيهَا غُرَابٌ أَعْصَمُ أَحْمَرُ الْمِنْقَارِ وَالرُّجُلَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مِثْلُ هَذَا الْغُرَابِ فِي هَذِهِ الْغُرَبَانِ قَالَ حَسَنٌ فَإِذَا امْرَأَةٌ فِي يَدَيْهَا حَبَابُهَا وَخَوَاتِيمُهَا قَدْ وَضَعَتْ يَدَيْهَا وَلَمْ يَقُلْ حَسَنٌ بِمَرِّ الظُّهْرَانِ [راجع: ۱۷۹۲۲].

(۱۷۹۸۰) عمارہ بن خزیمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حج یا عمرہ کے سفر میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، وہ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ اسی جگہ پر نبی ﷺ کے ساتھ تھے، کہ نبی ﷺ نے فرمایا دیکھو! تمہیں کچھ دکھائی دے رہا ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ چند کوئے نظر آ رہے ہیں جن میں ایک سفید کوا بھی ہے جس کی چونچ اور دونوں پاؤں سرخ رنگ کے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں صرف ہی عورتیں داخل ہو سکیں گی جو کوؤں کی اس جماعت میں اس کوئے کی طرح ہوں گی۔

(۱۷۹۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ شِمَاسَةَ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ لَمَّا أَلْقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي قَلْبِي الْإِسْلَامَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبَايِعَنِي فَبَسَطَ يَدَهُ إِلَيَّ فَقُلْتُ لَا أَبَايِعُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَتَّى تُغْفِرَ لِي مَا تَقَدَّمَ مِنِّي ذَنْبِي قَالَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَمْرُو أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْهِجْرَةَ تَجِبُ مَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ يَا عَمْرُو أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْإِسْلَامَ يَجِبُ مَا كَانَ قَبْلَهُ مِنَ الذُّنُوبِ [صححه مسلم (۱۲۱)، وابن عزيمة: (۲۵۱۵)].

(۱۷۹۸۱) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کی حقانیت پیدا فرمادی تو میں نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں بیعت کے لئے حاضر ہوا، نبی ﷺ نے اپنا دست مبارک میری جانب بڑھایا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس وقت تک آپ سے بیعت نہیں کروں گا جب تک آپ میری گزشتہ لغزشات کو معاف نہیں کر دیتے، نبی ﷺ نے فرمایا اے عمرو! کیا تم نہیں جانتے کہ ہجرت اپنے سے پہلے کے تمام گناہ مٹا دیتی ہے؟ اے عمرو! کیا تم نہیں جانتے کہ اسلام اپنے سے پہلے کے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے؟

حَدِيثُ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وفد عبد القيس کی احادیث

(۱۷۹۸۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ زَعَمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ أَشَجُّ بْنُ عَصْرِ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِيكَ خُلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قُلْتُ مَا هُمَا قَالَ الْحِلْمُ وَالْحَيَاءُ

قُلْتُ أَلَدِيمَا كَانَ فِيَّ أَمْ حَدِيثًا قَالَ بَلْ قَدِيمًا قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَبَلَنِي عَلَى خُلَّتَيْنِ يُحِبُّهُمَا [اخرجه

البخاری فی الأدب المفرد (۵۸۴) قال الهیثمی: بارساله. قال شعيب: اسناد صحيح].

(۱۷۹۸۲) حضرت ایش بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا تمہارے اندر دو خصلتیں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں، میں نے پوچھا وہ کون سی خصلتیں ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا حلم اور حیا، میں نے پوچھا کہ یہ عادتیں مجھ میں شروع سے تھیں یا بعد میں پیدا ہوئی ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا شروع سے ہیں، میں نے شکر خداوندی ادا کرتے ہوئے کہا اس اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اپنی دو پسندیدہ خصلتوں پر پیدا کیا۔

(۱۷۹۸۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنِي أَبُو الْقَمُوصِ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي أَحَدُ الْوَفْدِ الَّذِينَ وَقَدُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ وَاهْدَيْنَا لَهُ فِيمَا يَهْدِي نَوْطًا أَوْ قِرْبَةً مِنْ تَعْضُوضٍ أَوْ بَرْنِي فَقَالَ مَا هَذَا قُلْنَا هَذِهِ هَدِيَّةٌ قَالَ وَأَحْسِبُهُ نَظَرَ إِلَى تَمْرَةٍ مِنْهَا فَأَعَادَهَا مَكَانَهَا وَقَالَ أَتِلْفُوهَا آلَ مُحَمَّدٍ قَالَ لَسَالَةَ الْقَوْمِ عَنْ أَشْيَاءَ حَتَّى سَأَلُوهُ عَنِ الشَّرَابِ فَقَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي دُبَاءٍ وَلَا حَنْتَمٍ وَلَا نَقِيرٍ وَلَا مُزَكَّتٍ اشْرَبُوا فِي الْحَلَالِ الْمُوَكَّمِيِّ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ قَائِلُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا يُدْرِيكَ مَا الدُّبَاءُ وَالْحَنْتَمُ وَالنَّقِيرُ وَالْمُزَكَّتُ قَالَ أَنَا لَا أَدْرِي مَا هِيَ أَيُّ هَجَرَ أَعَزُّ قُلْنَا الْمُشَقَّرُ قَالَ قَوْلَ اللَّهِ لَقَدْ دَخَلْتُهَا وَأَخَذْتُ إِبْلِيدَهَا قَالَ وَكُنْتُ قَدْ نَسِيتُ مِنْ حَدِيثِهِ شَيْئًا فَأَذْكُرِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَرُوءَةَ قَالَ وَقَفْتُ عَلَى عَيْنِ الزَّارَةِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ الْقَيْسِ إِذْ أَسْلَمُوا طَائِعِينَ غَيْرَ كَارِهِينَ غَيْرَ خَزَائِنَا وَلَا مُؤْتَوِرِينَ إِذْ بَعْضُ قَوْمِنَا لَا يُسْلِمُونَ حَتَّى يُخْزَوْا وَيُوتَرُوا قَالَ وَابْتَهَلَ وَجْهَهُ هَاهُنَا مِنَ الْقِبْلَةِ يَعْنِي عَنْ يَمِينِ الْقِبْلَةِ حَتَّى اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ يَدْعُو لِعَبْدِ الْقَيْسِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ خَيْرَ أَهْلِ الْمَشْرِقِ عَبْدُ الْقَيْسِ

(۱۷۹۸۳) ابو عبد القیس کے وفد میں شریک ایک صاحب بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے لئے ہدایا میں تعضوض یا برنی کھجوروں کی ایک ٹوکری بھی لے کر آئے تھے، نبی ﷺ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ ہم نے بتایا کہ یہ ہدیہ ہے، غالباً نبی ﷺ نے اس میں سے ایک کھجور نکال کر دیکھی، پھر واپس رکھ کر فرمایا کہ یہ ٹوکری آل محمد (ﷺ) کو پہنچا دو۔

لوگوں نے اس موقع پر نبی ﷺ سے مختلف سوالات پوچھے تھے، جن میں سے ایک سوال پینے کے برتنوں سے متعلق بھی تھا، نبی ﷺ نے فرمایا دباء، حنتم، نقیر اور مزفت میں پانی یا نبید مت پیو، اس حلال برتن میں پیا کرو جس کا منہ بندھا ہوا ہو، ہم میں سے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ کو معلوم ہے کہ دباء، حنتم، نقیر اور مزفت کیا ہوتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے خوب اچھی طرح معلوم ہوتے ہیں کہ وہ کیسے برتن ہوتے ہیں، یہ بتاؤ کہ ہجر کا کون سا علاقہ سب سے زیادہ معزز ہے؟ ہم نے کہا شمر، نبی ﷺ نے فرمایا بخدا! میں اس میں داخل ہوا ہوں اور اس کی کنجی بھی پکڑی ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ میں اس حدیث کا کچھ حصہ بھول گیا تھا، بعد میں عبید اللہ بن ابی جروہ نے یاد دلایا کہ میں ”عین

زارہ“ پر کھڑا ہوا تھا، پھر فرمایا اے اللہ! عبد القیس کی مغفرت فرما کہ یہ رضا مندی سے کسی کے جبر کے بغیر مسلمان ہو گئے ہیں، اب یہ شرمندہ ہوں گے اور نہ ہی ہلاک، جبکہ ہماری قوم کے کچھ لوگ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوتے جب تک رسوا اور ہلاک نہ ہو جائیں، پھر نبی ﷺ نے اپنے چہرے کا رخ موڑتے ہوئے قبلہ کی جانب کیا اور فرمایا اہل مشرق میں سب سے بہترین لوگ بنو عبد القیس ہیں۔

(۱۷۹۸۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي الْقَمُوصِ قَالَ حَدَّثَنِي أَحَدُ الْوَفْدِ الَّذِينَ وَقَدُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ لَا يَكُنْ قَالَ قَيْسُ بْنُ النُّعْمَانِ فَإِنِّي أَنَسَيْتُ اسْمَهُ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ وَابْتَهَلَ حَتَّى اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ يَدْعُو لِعَبْدِ الْقَيْسِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ خَيْرَ أَهْلِ الْمَشْرِقِ نِسَاءُ عَبْدِ الْقَيْسِ (۱۷۹۸۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۹۸۵) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا بَحْبُحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شَهَابُ بْنُ عَبَّادٍ أَنَّهُ سَمِعَ بَعْضَ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ وَهُوَ يَقُولُ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ فَرَحُهُمْ بِنَا فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى الْقَوْمِ أَوْسَعُوا لَنَا فَقَعَدْنَا فَرَحَبَ بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَعَا لَنَا ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَنْ سَيِّدُكُمْ وَزَعِيمُكُمْ فَأَشْرْنَا جَمِيعًا إِلَى الْمُنْدَرِ بْنِ عَائِدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَذَا الْأَشْجُ فَكَانَ أَوَّلَ يَوْمٍ وَضِعَ عَلَيْهِ هَذَا الْإِسْمُ لِضَرْبَةِ بَوَاجِهِ بِخَافِرِ حِمَارٍ فَقُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَتَخَلَّفَ بَعْدَ الْقَوْمِ فَعَقَلَ رَوَاحِلَهُمْ وَضَمَّ مَتَاعَهُمْ ثُمَّ أَخْرَجَ عَيْتَهُ فَأَلْقَى عَنْهُ يَابَ السَّفَرِ وَلَيْسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ بَسَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجْلَهُ وَاتَّكَأَ فَلَمَّا دَنَا مِنْهُ الْأَشْجُ أَوْسَعَ الْقَوْمُ لَهُ وَقَالُوا هَاهُنَا يَا أَشْجُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَوَى قَاعِدًا وَقَبَضَ رِجْلَهُ هَاهُنَا يَا أَشْجُ فَقَعَدَ عَنْ يَمِينِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَوَى قَاعِدًا فَرَحَبَ بِهِ وَالْطُّفَّةُ ثُمَّ سَأَلَ عَنْ بِلَادِهِ وَسَمَّى لَهُ قُرْبَةَ الصَّفَا وَالْمُشْقَرِ وَغَيْرَ ذَلِكَ مِنْ قُرَى هَجَرَ فَقَالَ يَا أَبَى وَأُمِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَأَنْتَ أَعْلَمُ بِأَسْمَاءِ قُرَانَا مِنَّا فَقَالَ إِنِّي قَدْ وَطِئْتُ بِلَادَكُمْ وَفُسِّحَ لِي فِيهَا قَالَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَكْرِمُوا إِخْوَانَكُمْ فَإِنَّهُمْ أَشْبَاهُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ وَأَشْبَهُ شَيْءٍ بِكُمْ شِعَارًا وَأَبْشَارًا اسْلَمُوا طَائِعِينَ غَيْرَ مُكْرِهِينَ وَلَا مُؤْتَرِينَ إِذْ أَبَى قَوْمٌ أَنْ يُسْلِمُوا حَتَّى قُتِلُوا فَلَمَّا أَنْ قَالَ كَيْفَ رَأَيْتُمْ كَرَامَةَ إِخْوَانِكُمْ لَكُمْ وَضِيَاقَتَهُمْ إِلَيْكُمْ قَالُوا غَيْرَ إِخْوَانِ الْآنُ قَرُشْنَا وَأَطَابُوا مَطْعَمَنَا وَبَاتُوا وَأَصْبَحُوا يَعْلَمُونَنَا كِتَابَ رَبِّنَا وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا فَأَعْجَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَرِحَ بِهَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَجُلًا رَجُلًا يَعْزِضُنَا عَلَى مَا تَعْلَمُنَا وَعَلِمُنَا فَمِنَا مَنْ تَعَلَّمَ التَّحِيَّاتِ وَأَمَّ الْكِتَابِ وَالسُّورَةَ وَالسُّورَتَيْنِ وَالسُّنَّةَ وَالسُّنَتَيْنِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ أَزْوَادِكُمْ شَيْءٌ فَفَرِحَ الْقَوْمُ بِذَلِكَ وَابْتَدَرُوا رِجَالَهُمْ فَأَقْبَلَ كُلُّ رَجُلٍ مَعَهُ صَبْرَةٌ مِنْ تَمْرِ

فَوَضَعَهَا عَلَى نِطْعٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَوْمَأَ بِجَرِيدَةٍ فِي يَدِهِ كَانَ يَخْتَصِرُ بِهَا فَوْقَ الدَّرَاعِ وَدُونَ الدَّرَاعَيْنِ فَقَالَ
أَتَسْمُونَ هَذَا التَّعْضُوضَ قُلْنَا نَعَمْ ثُمَّ أَوْمَأَ إِلَى صُبْرَةٍ أُخْرَى فَقَالَ أَتَسْمُونَ هَذَا الصَّرْفَانَ قُلْنَا نَعَمْ ثُمَّ أَوْمَأَ
إِلَى صُبْرَةٍ فَقَالَ أَتَسْمُونَ هَذَا الْبُرْنَى قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّهُ خَيْرٌ تَمْرِكُمْ وَأَنْفَعُهُ لَكُمْ قَالَ فَرَجَعْنَا مِنْ وَقَادَتِنَا
تِلْكَ فَأَكْثَرْنَا الْغُرُزَ مِنْهُ وَعَظُمَتْ رَغَبَتُنَا فِيهِ حَتَّى صَارَ غُظْمٌ نَحْلِنَا وَتَمْرِنَا الْبُرْنَى قَالَ فَقَالَ الْأَشْجُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَرْضَنَا أَرْضٌ ثَقِيلَةٌ وَخِمَةٌ وَإِنَّا إِذَا لَمْ نَشْرَبْ هَذِهِ الْمَاشْرِبَةَ هِجَعَتْ أَلْوَانُنَا وَعَظُمَتْ بَطُونُنَا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَلَيْشْرَبْ أَحَدُكُمْ فِي سِقَائِهِ
يَلَاثُ عَلَى فِيهِ فَقَالَ لَهُ الْأَشْجُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَخِصْ لَنَا فِي هَذِهِ فَأَوْمَأَ بِكَفِّهِ وَقَالَ يَا أَشْجُ إِنْ
رَخِصْتُ لَكُمْ فِي مِثْلِ هَذِهِ وَقَالَ بِكَفِّهِ هَكَذَا شَرِبْتُهُ فِي مِثْلِ هَذِهِ وَفَرَجَ يَدَيْهِ وَبَسَطَهَا بَعْضُهَا مِنْهَا
حَتَّى إِذَا تَمَلَّ أَحَدُكُمْ مِنْ شَرَابِهِ قَامَ إِلَى ابْنِ عَمِّهِ فَهَزَرَ سَاقَهُ بِالسَّيْفِ وَكَانَ فِي الْوَفْدِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَصِرٍ
يَقَالُ لَهُ الْحَارِثُ قَدْ هَزَرْتُ سَاقَهُ فِي شُرْبٍ لَهُمْ فِي بَيْتٍ تَمَثَّلَهُ مِنَ الشُّعْرِ فِي امْرَأَةٍ مِنْهُمْ فَقَامَ بَعْضُ أَهْلِ
ذَلِكَ الْبَيْتِ فَهَزَرَ سَاقَهُ بِالسَّيْفِ قَالَ فَقَالَ الْحَارِثُ لَمَّا سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَعَلْتُ أُسَدِلُ قُوبِي لِأُعْطِيَ الصُّرْبَةَ بِسَاقِي وَقَدْ أَبْدَاهَا اللَّهُ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۵۶۴۴] .

(۱۷۹۸۵) وفد عبدالقیس کے کچھ لوگ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ جب نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہیں رہا، جب ہم لوگوں کے پاس گئے تو انہوں نے ہمارے لیے جگہ کشادہ کر دی، ہم لوگ وہاں جا کر بیٹھ گئے، نبی ﷺ نے ہمیں خوش آمدید کہا، ہمیں دعائیں دیں اور ہماری طرف دیکھ کر فرمایا کہ تمہارا سردار کون ہے؟ ہم سب نے منذر بن عائد کی طرف اشارہ کر دیا، نبی ﷺ نے فرمایا کیا یہی اشج ہیں؟ اصل میں ان کے چہرے پر گدھے کے کھر کی چوٹ کا نشان تھا، یہ پہلا دن تھا جب ان کا یہ نام پڑا، ہم نے عرض کیا! جی یا رسول اللہ!

اس کے بعد کچھ لوگ جو پیچھے رہ گئے تھے، انہوں نے اپنی سواریوں کو باندھا، سامان سمیٹا، پراگندگی کو دور کیا، سفر کے کپڑے اتارے، عمدہ کپڑے زیب تن کیے، پھر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، نبی ﷺ نے اپنے مبارک پاؤں پھیلا کر پیچھے سے ٹیک لگائی ہوئی تھی، جب ”اشج“ قریب پہنچے تو لوگوں نے ان کے لئے جگہ کشادہ کی اور کہا کہ اے اشج! یہاں تشریف لائے، نبی ﷺ بھی سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور پاؤں سمیٹ لئے اور فرمایا اشج! یہاں آؤ، چنانچہ وہ نبی ﷺ کی دائیں جانب جا کر بیٹھ گئے، نبی ﷺ نے انہیں خوش آمدید کہا اور ان کے ساتھ لطف و کرم سے پیش آئے، اور ان کے شہروں کے متعلق دریافت فرمایا اور ایک ایک بستی مثلاً صفا، مشقر وغیرہ دیگر بستیوں کے نام لیے، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ کو تو ہماری بستیوں کے نام ہم سے بھی زیادہ اچھی طرح معلوم ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہارے علاقوں میں گیا ہوا ہوں اور وہاں میرے ساتھ کشادگی کا معاملہ رہا ہے۔

پھر نبی ﷺ نے انصار کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے گروہ انصار! اپنے بھائیوں کا اکرام کرو، کہ یہ اسلام میں تمہارے مشابہہ ہیں، ملاقات اور خوشخبریوں میں تمہارے سب سے زیادہ مشابہہ ہیں، یہ لوگ اپنی رغبت سے بلا کسی جبر و اکرام یا ظلم کے اس وقت اسلام لائے ہیں جبکہ دوسرے لوگوں نے اسلام لانے سے انکار کر دیا اور قتل ہو گئے۔

اگلے دن نبی ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تم نے اپنے بھائیوں کا اکرام اور میزبانی کا طریقہ کیسا پایا؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ لوگ بہترین بھائی ثابت ہوئے ہیں، انہوں نے ہمیں نرم گرم بستر مہیا کیے، بہترین کھانا کھلایا اور صبح و شام ہمیں اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی ﷺ کی سنت سکھاتے رہے، نبی ﷺ یہ سن کر بہت خوش ہوئے، پھر ہم سب کی طرف فرداً فرداً متوجہ ہوئے اور ہم نے نبی ﷺ کے سامنے وہ چیزیں پیش کیں جو ہم نے سیکھی تھیں، اور نبی ﷺ نے بھی ہمیں کچھ باتیں سکھائیں، ہم میں سے بعض لوگ وہ بھی تھے جنہوں نے التحیات، سورۃ فاتحہ، ایک دوسورتیں اور کچھ سنتیں سیکھی تھیں۔

اس کے بعد نبی ﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ کیا تم لوگوں کے پاس زادِ راہ ہے؟ لوگ خوشی سے اپنے اپنے خیموں کی طرف دوڑے اور ہر آدمی اپنے ساتھ کھجوروں کی تھیلی لے آیا، اور لا کر نبی ﷺ کے سامنے ایک دسٹر خوان پر رکھ دیا، نبی ﷺ نے اپنے دست مبارک سے جو چھری پکڑی ہوئی تھی ”اور کبھی کبھی آپ ﷺ اسے اپنی کوکھ میں چبھاتے تھے، جو ایک گز سے لمبی اور دو گز سے چھوٹی تھی“ سے اشارہ کر کے فرمایا کیا تم اسے ”تعضوض“ کہتے ہو؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں! پھر دوسری تھیلی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کیا تم اسے ”برنی“ کہتے ہو؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا یہ سب سے زیادہ بہترین اور قائدہ مند کھجور ہے۔

ہم اپنا وہ کھانا لے کر واپس آئے تو ہم نے سوچا کہ اب سب سے زیادہ اسے اگائیں گے اور اس سلسلے میں ہماری رغبت میں اضافہ ہو گیا، حتیٰ کہ ہمارے اکثر باغات میں برنی کھجور لگنے لگی، اسی دوران انجیج کہنے لگے یا رسول اللہ! ہمارا علاقہ بھجور اور شور علاقہ ہے، اگر ہم یہ مشروبات نہ پیئیں تو ہمارے رنگ بدل جائیں اور پیٹ بڑھ جائیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا دبا، حلتہم اور تقیر میں کچھ نہ پیا کرو، بلکہ تمہیں اپنے مشکیزے سے پینا چاہئے۔

اٹھ کھڑے ہوئے یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، ہمیں اتنی مقدار کی (دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے اشارہ کر کے کہا) اجازت دے دیں؟ نبی ﷺ نے بھی اپنے ہاتھوں کو ہتھیلیوں سے اشارہ کر کے فرمایا اگر میں تمہیں اتنی مقدار کی اجازت دے دوں تو تم اتنی مقدار پینے لگو گے، یہ کہہ کر آپ ﷺ نے ہاتھوں کو کشادہ کیا، مطلب یہ تھا کہ اس مقدار سے آگے نکل جاؤ گے، حتیٰ کہ جب تم میں سے کوئی شخص نشے سے مدہوش ہو جائے گا تو اپنے ہی چچا زاد کی طرف بڑھ کر تلوار سے اس کی ہڈی کاٹ دے گا۔

دراصل اس وفد میں ایک آدمی بھی تھا "جس کا تعلق بنو عمر سے تھا اور اس کا نام حارث تھا" اس کی پنڈلی ایسے ہی ایک موقع پر کٹ گئی تھی جبکہ انہوں نے ایک گھر میں اپنے ہی قبیلے کی ایک عورت کے متعلق اشعار کہتے ہوئے شراب پی تھی، اور اسی

دوران اہل خانہ میں سے ایک شخص نے نشے سے مدہوش ہو کر اس کی پنڈلی کاٹ ڈالی تھی، حارث کا کہنا ہے کہ جب میں نے نبی ﷺ کے منہ سے یہ جملہ سنا تو میں اپنی پنڈلی پر کپڑا ڈال کر اسے چھپانے کی کوشش کرنے لگا جسے اللہ نے ظاہر کر دیا تھا۔

(۱۷۹۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعُمَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ عَوْفُ بْنُ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ زَيْدِ أَبِي الْقُمُوصِ عَنْ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ أَنَّهُمْ سَمِعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الْمُتَّخِبِينَ الْغُرَّ الْمُحَجَّلِينَ الْوَفْدِ الْمُتَقَبِّلِينَ قَالَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عِبَادُ اللَّهِ الْمُتَّخِبُونَ قَالَ عِبَادُ اللَّهِ الصَّالِحُونَ قَالُوا فَمَا الْغُرَّ الْمُحَجَّلُونَ قَالَ الَّذِينَ يَبْيَضُ مِنْهُمْ مَوَاضِعُ الطُّهُورِ قَالُوا فَمَا الْوَفْدُ الْمُتَقَبِّلُونَ قَالَ وَقَدْ يَفْدُونَ مِنْ هَذِهِ الْأَمَةِ مَعَ نَبِيِّهِمْ إِلَى رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ [راجع: ۱۵۶۳۹]۔

(۱۷۹۸۶) وفد عبدالقیس کے لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے اللہ! ہمیں اپنے منتخب، غر، محجل اور وفد متقبل میں شمار فرما، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اللہ کے منتخب بندوں سے کیا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کے نیک بندے مراد ہیں، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! غر محجل سے بندوں سے کیا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا جن کے اعضاء وضو چمک رہے ہوں گے، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! وفد متقبل سے بندوں سے کیا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس امت کے وہ لوگ جو اپنے نبی کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں وفد کی صورت میں حاضر ہوں گے۔

حَدِيثُ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷۹۸۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ إِذْ أَقْبَلَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَاتَيْتُ بِطُسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَلَأَهُ حِكْمَةٌ وَإِيمَانًا فَشَقَّ مِنَ النَّخْرِ إِلَى مَرَاقِي الْبُطْنِ فَغَسَلَ الْقَلْبُ بِمَاءٍ زَمْزَمَ ثُمَّ مَلَأَهُ حِكْمَةً وَإِيمَانًا ثُمَّ أُتِيَتْ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبَعْلِ وَلَوْ أَنَّ الْحِمَارَ ثُمَّ انْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَنَعَمْ الْمَجِيءُ جَاءَ فَاتَيْتُ عَلَى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ ابْنِ وَنَبِيِّ ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ فَمِثْلُ ذَلِكَ فَاتَيْتُ عَلَى يَحْيَى وَعِيسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمَا فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخِي وَنَبِيِّ ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّالِثَةَ فَمِثْلُ ذَلِكَ فَاتَيْتُ عَلَى يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخِي وَنَبِيِّ ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَمِثْلُ ذَلِكَ فَاتَيْتُ عَلَى إِدْرِيسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخِي وَنَبِيِّ ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ

الْخَامِسَةَ فَمِثْلُ ذَلِكَ فَاتَّيْتُ عَلَى هَارُونَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَمِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ أَتَيْتُ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ فَلَمَّا جَاوَزْتُهُ بَكَى قِيلَ مَا أَهْكَاءُ قَالَ يَا رَبِّ هَذَا الْغُلَامُ الَّذِي بَعَثْتَهُ بَعْدِي يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِهِ الْجَنَّةَ أَكْثَرَ وَأَفْضَلَ مِنَّمَا يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّابِعَةَ فَمِثْلُ ذَلِكَ فَاتَّيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ ابْنِ وَنَبِيٍّ قَالَ ثُمَّ رَفَعَ إِلَيَّ الْبَيْتَ الْمَعْمُورُ فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ هَذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ يُصَلَّى فِيهِ كُلُّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ إِذَا خَرَجُوا مِنْهُ لَمْ يَعُودُوا فِيهِ آخِرَ مَا عَلَيْهِمْ قَالَ ثُمَّ رَفَعْتُ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى فَإِذَا نَبْقُهَا مِثْلُ قِلَالٍ هَجَرَ وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيلَةِ وَإِذَا فِي أَصْلِهَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ فَقَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالْفُرَاتُ وَالنَّيْلُ قَالَ ثُمَّ فَرَضْتُ عَلَى خَمْسُونَ صَلَاةً فَاتَّيْتُ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ فَرَضْتُ عَلَى خَمْسُونَ صَلَاةً فَقَالَ إِنِّي أَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ إِنِّي عَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ وَإِنَّ أُمَّتَكَ لَنْ يُطِيقُوا ذَلِكَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكَ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَسَأَلْتُهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنِّي فَجَعَلَهَا أَرْبَعِينَ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَاتَّيْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ جَعَلَهَا أَرْبَعِينَ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَقَالِيهِ الْأُولَى فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَجَعَلَهَا ثَلَاثِينَ فَاتَّيْتُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَقَالِيهِ الْأُولَى فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَجَعَلَهَا عِشْرِينَ ثُمَّ عَشْرَةٌ ثُمَّ خَمْسَةٌ فَاتَّيْتُ عَلَى مُوسَى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَقَالِيهِ الْأُولَى فَقُلْتُ إِنِّي أَسْتَجِي مِنْ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ مِنْكُمْ أَرْجِعْ إِلَيْهِ فَنُودِيَ أَنْ قَدْ أَمَضْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي وَأَجَزِي بِالْحَسَنَةِ عَشْرَ أَمْثَالِهَا

[صححه البخاري (۳۲۰۷)، ومسلم (۱۶۴)، وابن حزيمة: (۳۰۱ و ۳۰۲)، (انظر: ۱۷۹۸۸، ۱۷۹۸۹،

۱۷۹۸۹، ۱۷۹۹۰، ۱۷۹۹۱].

(۱۷۹۸۷) حضرت مالک بن صفہؒ سے مروی ہے کہ نبی نے فرمایا ایک مرتبہ میں بیت اللہ کے قریب سونے اور چاگنے کے درمیان تھا کہ تین میں سے ایک آدمی دو آدمیوں کے درمیان آگے آیا، پھر میرے پاس سونے کا ایک ٹشت لایا گیا جو حکمت اور ایمان سے بھرپور تھا، اس نے سینے سے لے کر پیٹ تک میرا جسم چاک کیا اور دل کو آب زم زم سے دھویا، اور اسے حکمت و ایمان سے لبریز کر دیا گیا، پھر میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو نچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا اور میں حضرت جبریل علیہ السلام کے ساتھ روانہ ہو گیا۔

ہم آسمان دنیا پر پہنچے، پوچھا گیا کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا جبریل! پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے بتایا محمد! پوچھا گیا کہ کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں! فرشتوں نے کہا خوش آمدید، ایک بہترین آنے

والا آیا، وہاں میں حضرت آدم علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا، انہوں نے فرمایا خوش آمدید ہو بیٹے کو اور نبی کو خوش آمدید، ایک بہترین آنے والا آیا، دوسرے آسمان پر بھی یہی سوال و جواب ہوئے اور وہاں حضرت یحییٰ و عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، انہوں نے بھی بیٹے کی بجائے ”بھائی“ کہا، تیسرے آسمان پر بھی یہی سوال و جواب ہوئے اور وہاں حضرت یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، انہوں نے بھی بیٹے کی بجائے ”بھائی“ کہا، چوتھے آسمان پر بھی یہی سوال و جواب ہوئے اور وہاں حضرت اور لیس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، انہوں نے بھی ”بھائی“ کہا، پانچویں آسمان پر بھی یہی سوال و جواب ہوئے اور وہاں حضرت ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، انہوں نے بھی ”بھائی“ کہا، چھٹے آسمان پر بھی یہی سوال و جواب ہوئے اور وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، انہوں نے بھی ”بھائی“ کہا، جب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مل کر آگے بڑھا تو وہ رونے لگے، پوچھا گیا کہ آپ کیوں رورہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ پروردگار! یہ نو جوان جسے آپ نے میرے بعد مبعوث فرمایا، اس کی امت میری امت سے زیادہ تعداد میں جنت میں داخل ہوگی، پھر ہم ساتویں آسمان پر پہنچے اور وہاں بھی یہی سوال و جواب ہوئے، وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے فرمایا خوش آمدید ہو بیٹے کو اور نبی کو۔ پھر میرے سامنے بیت المعمور کو پیش کیا گیا، میں نے جبریل علیہ السلام سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ بیت المعمور ہے، اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور جب ایک مرتبہ باہر آ جاتے ہیں تو دوبارہ کبھی داخل ہونے کی نوبت نہیں آتی، پھر میرے سامنے سدرۃ المنتہیٰ کو پیش کیا گیا، اس کے ہر بھر کے ملکوں جیسے تھے اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کے برابر تھے، اور اس کی جڑ میں چار نہریں جاری تھیں جن میں سے دو نہریں باطنی اور دو ظاہری تھیں، میں نے جبریل علیہ السلام سے ان کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ باطنی نہریں تو جنت میں ہیں اور ظاہری نہریں تیل اور فرات ہیں۔

پھر مجھ پر پچاس نمازیں فرض قرار دی گئیں، میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرا تو وہ کہنے لگے کہ کیا معاملہ ہوا؟ میں نے بتایا کہ مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئی ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں لوگوں کی طبیعت سے اچھی طرح واقف ہوں، میں نے بنی اسرائیل کو خوب اچھی طرح آزمایا تھا، آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی، اس لئے آپ اپنے رب کے پاس واپس جائیے اور اس سے درخواست کیجئے کہ اس تعداد میں کم کر دے، چنانچہ میں اپنے رب کے پاس واپس آیا اور اس سے تخفیف کی درخواست کی تو پروردگار نے ان کی تعداد چالیس مقرر کر دی، پھر دوبارہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذر ہوا تو وہی سوال جواب ہوئے اور دس نمازیں مزید کم ہو گئیں، اسی طرح دس دس کم ہوتے ہوتے آخری مرتبہ پانچ کم ہوئیں اور صرف پانچ نمازیں رہ گئیں، اس مرتبہ بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تخفیف کرانے کا مشورہ دیا لیکن نبی علیہ السلام نے فرمایا اب مجھے اپنے رب سے شرم آتی ہے کہ کتنی مرتبہ اس کے پاس جاؤں، اسی اثناء میں آواز آئی کہ میں نے اپنا فریضہ مقرر کر دیا، اور اپنے بندوں سے تخفیف کر دی، اور میں ایک نیکی کا بدلہ دس گناہ عطا کروں گا۔

(۱۷۹۸۸) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ مَالِكَ بْنَ صَعَصَعَةَ

حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ الْكُعْبَةِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ فَلَمَّكَرَ الْحَدِيثُ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقْنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جَبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ أَوْقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَفُتِحَ لَهُ قَالُوا مَرَحَبًا بِهِ وَنَعَمْ الْمَجِيءُ جَاءَ قَاتِنَا عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ جَبْرِيلُ هَذَا أَبُوكَ إِبْرَاهِيمُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرَحَبًا يَا ابْنَ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ رَفَعْتُ لِي سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى فَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيلِ وَإِذَا نَبْقُهَا مِثْلُ قِلَالٍ هَجَرَ وَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ يَخْرُجْنَ مِنْ أَصْلِهَا نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ فَقُلْتُ مَا هَذَا يَا جَبْرِيلُ قَالَ أَمَّا النَّهْرَانِ الظَّاهِرَانِ فَالنَّيْلُ وَالْفُرَاتُ وَأَمَّا الْبَاطِنَانِ فَالنَّهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ قَالَ فَكُنْتُ بَيْنَ اثْنَيْنِ أَحَدُهُمَا خَمْرٌ وَالْآخَرُ لَبَنٌ قَالَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ جَبْرِيلُ أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ [مكرر ما قبله] .

(۱۷۹۸۸) حضرت مالک بن صصہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی نے فرمایا ایک مرتبہ میں بیت اللہ کے قریب سونے اور جانے کے درمیان تھا..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور کہا ہم ساتویں پر پہنچے، پوچھا گیا کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا جبریل! پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے بتایا محمد! سنی علیہ السلام، پوچھا گیا کہ کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں! فرشتوں نے کہا خوش آمدید، ایک بہترین آنے والا آیا، وہاں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا، انہوں نے فرمایا خوش آمدید ہو بیٹے کو اور نبی کو خوش آمدید، ایک بہترین آنے والا آیا، پھر میرے سامنے سدرۃ المنتہی کو پیش کیا گیا، اس کے پیر ہجر کے مشکوں جیسے تھے اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کے برابر تھے، اور اس کی جڑ میں چار نہریں جاری تھیں جن میں سے دو نہریں باطنی اور دو ظاہری تھیں، میں نے جبریل علیہ السلام سے ان کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ باطنی نہریں تو جنت میں ہیں اور ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں۔

پھر میرے پاس دو برتن لائے گئے جن میں سے ایک شراب کا تھا اور دوسرا دودھ کا، میں نے دودھ والا برتن پکڑ لیا، تو حضرت جبریل علیہ السلام کہنے لگے کہ آپ فطرتِ سلیمہ تک پہنچ گئے۔

(۱۷۹۸۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ مَالِكَ بْنَ صَعْصَعَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرَى بِهِ قَالَ بَيْنَا أَنَا فِي الْحُطَيْمِ وَرُبَّمَا قَالَ قَتَادَةُ فِي الْحَجَرِ مُضْطَجِعٌ إِذْ أَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ الْأَوْسَطِ بَيْنَ الثَّلَاثَةِ قَالَ قَاتَانِي فَقَدْ وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُولُ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ قَالَ قَتَادَةُ فَقُلْتُ لِلْجَارُودِ وَهُوَ إِلَى جَنْبِي مَا بَعْنِي قَالَ مِنْ نُفْرَةٍ نَحَرِهِ إِلَى شِعْرَتِهِ وَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مِنْ قُصَّتِهِ إِلَى شِعْرَتِهِ قَالَ فَاسْتُخْرِجَ قَلْبِي فَأَتَيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوءَةٍ إِيْمَانًا وَحِكْمَةً فَنُفِيسَ قَلْبِي ثُمَّ حُسْنِي ثُمَّ أُعِيدَ ثُمَّ أُتِيَتْ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبُغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ أَبْيَضَ قَالَ فَقَالَ الْجَارُودُ هُوَ الْبَرَّاقُ يَا أَبَا حَمْزَةَ قَالَ نَعَمْ يَقَعُ خَطْوُهُ عِنْدَ أَقْصَى طَرَفِهِ قَالَ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ

فَانْطَلَقَ بِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى أَتَى بِي السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ فَقِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ أَوْقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ قَالَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا فِيهَا آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ هَذَا أَبُوكَ آدَمُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِإِبْرَاهِيمَ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ قَالَ ثُمَّ صَعِدَ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ فَقِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ أَوْقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ قَالَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا يَحْيَى وَعِيسَى وَهُمَا ابْنَا الْخَالَةِ فَقَالَ هَذَا يَحْيَى وَعِيسَى فَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا قَالَ فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ لَا مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ قَالَ ثُمَّ صَعِدَ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّالِثَةَ فَاسْتَفْتَحَ فَقِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ أَوْقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ قَالَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ هَذَا يُوسُفُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ وَقَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ فَقِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَاقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ قَالَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ قَالَ فَإِذَا إِدْرِيسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ هَذَا إِدْرِيسُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ قَالَ ثُمَّ صَعِدَ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ فَقِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ أَوْقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ قَالَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا هَارُونُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ هَذَا هَارُونُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ قَالَ ثُمَّ صَعِدَ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ أَوْقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ هَذَا مُوسَى فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ قَالَ فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ بَكِي قِيلَ لَهُ مَا يُبْكِيكَ قَالَ أَبْكِي لِأَنِّي غُلَامًا بَعْتُ بَعْدِي ثُمَّ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمِّيهِ أَكْثَرُ مِمَّا يَدْخُلُهَا مِنْ أُمَّتِي قَالَ ثُمَّ صَعِدَ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ السَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ أَوْقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ قَالَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ هَذَا إِبْرَاهِيمُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِإِبْرَاهِيمَ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ قَالَ ثُمَّ رُفِعْتُ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنتَهَى فَإِذَا نَبْقُهَا مِثْلُ قِلَافِ هَجَرَ وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفَيْكَةِ فَقَالَ هَذِهِ سِدْرَةُ الْمُنتَهَى قَالَ وَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَقُلْتُ مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا

الظَّاهِرَانِ فَالْنَّيْلُ وَالْفُرَاتُ قَالَ ثُمَّ رَفَعَ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ قَالَ قَتَادَةُ وَخَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَأَى الْبَيْتَ الْمَعْمُورَ يَدْخُلُهُ كُلُّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ ثُمَّ لَا يَعُودُونَ إِلَيْهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيثِ أَنَسٍ قَالَ ثُمَّ أَتَيْتُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ وَإِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ قَالَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ قَالَ هَذِهِ الْفِطْرَةُ أَنْتَ عَلَيْهَا وَأَمَّتِكَ قَالَ ثُمَّ فَرِضْتُ الصَّلَاةَ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلُّ يَوْمٍ قَالَ فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ بِمَاذَا أَمِرتُ قَالَ أَمِرتُ بِخَمْسِينَ صَلَاةً كُلُّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أَمَّتِكَ لَا تَسْتَطِيعُ لِخَمْسِينَ صَلَاةً وَإِنِّي قَدْ خَبَرْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَغَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأَمَّتِكَ قَالَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ بِمَا أَمِرتُ قُلْتُ بِأَرْبَعِينَ صَلَاةً كُلُّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أَمَّتِكَ لَا تَسْتَطِيعُ أَرْبَعِينَ صَلَاةً كُلُّ يَوْمٍ وَإِنِّي قَدْ خَبَرْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَغَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأَمَّتِكَ قَالَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا أُخْرَى فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ لِي بِمَا أَمِرتُ قُلْتُ بِثَلَاثِينَ صَلَاةً كُلُّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أَمَّتِكَ لَا تَسْتَطِيعُ لثَلَاثِينَ صَلَاةً كُلُّ يَوْمٍ وَإِنِّي قَدْ خَبَرْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَغَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأَمَّتِكَ قَالَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا أُخْرَى فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ لِي بِمَا أَمِرتُ قُلْتُ بِعَشْرِينَ صَلَاةً كُلُّ يَوْمٍ فَقَالَ إِنَّ أَمَّتِكَ لَا تَسْتَطِيعُ لِعَشْرِينَ صَلَاةً كُلُّ يَوْمٍ وَإِنِّي قَدْ خَبَرْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَغَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأَمَّتِكَ قَالَ فَرَجَعْتُ فَأَمِرتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلُّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ بِمَا أَمِرتُ قُلْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلُّ يَوْمٍ فَقَالَ إِنَّ أَمَّتِكَ لَا تَسْتَطِيعُ لِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلُّ يَوْمٍ فَإِنِّي قَدْ خَبَرْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَغَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأَمَّتِكَ قَالَ فَرَجَعْتُ فَأَمِرتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلُّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ بِمَا أَمِرتُ قُلْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلُّ يَوْمٍ فَقَالَ إِنَّ أَمَّتِكَ لَا تَسْتَطِيعُ لِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلُّ يَوْمٍ وَإِنِّي قَدْ خَبَرْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَغَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأَمَّتِكَ قَالَ قُلْتُ قَدْ سَأَلْتُ رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ وَلَكِنْ أَرْضَى وَأُسَلِّمُ فَلَمَّا نَفَذْتُ نَادَى مَنَادٌ قَدْ أَصِيبْتُ فَرِيطِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي [راجع: ١٧٩٨٧].

(۱۷۹۸۹) حضرت مالک بن حصصہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی نے فرمایا ایک مرتبہ میں بیت اللہ کے قریب سونے اور جاگنے کے درمیان تھا کہ تین میں سے ایک آدمی دو آدمیوں کے درمیان آگے آیا، پھر میرے پاس سونے کا ایک ٹشت لایا گیا جو حکمت اور ایمان سے بھرپور تھا، اس نے سینے سے لے کر پیٹ تک میرا جسم چاک کیا اور دل کو آب زم زم سے دھویا، اور اسے حکمت و ایمان سے لبریز کر دیا گیا، پھر میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو فخر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا جس کا ایک قدم

منہجائے نظر پر پڑتا تھا، اور میں حضرت جبریل علیہ السلام کے ساتھ روانہ ہو گیا۔

ہم آسمان دنیا پر پہنچے، پوچھا گیا کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا جبریل! پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے بتایا محمد! پوچھا گیا کہ کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں! فرشتوں نے کہا خوش آمدید، ایک بہترین آنے والا آیا، وہاں میں حضرت آدم علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا، انہوں نے فرمایا خوش آمدید ہو بیٹے کو اور نبی کو خوش آمدید، ایک بہترین آنے والا آیا، دوسرے آسمان پر بھی یہی سوال و جواب ہوئے اور وہاں حضرت یحییٰ و عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، انہوں نے بیٹے کی بجائے ”بھائی“ کہا، تیسرے آسمان پر بھی یہی سوال و جواب ہوئے اور وہاں حضرت یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، انہوں نے بھی ”بھائی“ کہا، چوتھے آسمان پر بھی یہی سوال و جواب ہوئے اور وہاں حضرت اور لیس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، انہوں نے بھی ”بھائی“ کہا، پانچویں آسمان پر بھی یہی سوال و جواب ہوئے اور وہاں حضرت ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، انہوں نے بھی ”بھائی“ کہا، چھٹے آسمان پر بھی یہی سوال و جواب ہوئے اور وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، انہوں نے بھی ”بھائی“ کہا، جب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مل کر آگے بڑھا تو وہ رونے لگے، پوچھا گیا کہ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ پروردگار! یہ نوجوان جسے آپ نے میرے بعد مبعوث فرمایا، اس کی امت میری امت سے زیادہ تعداد میں جنت میں داخل ہوگی، پھر ہم ساتویں آسمان پر پہنچے اور وہاں بھی یہی سوال و جواب ہوئے، وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے فرمایا خوش آمدید ہو بیٹے کو اور نبی کو۔

پھر میرے سامنے بیت المعمور کو پیش کیا گیا، میں نے جبریل علیہ السلام سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ بیت المعمور ہے، اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور جب ایک مرتبہ باہر آ جاتے ہیں تو دوبارہ کبھی داخل ہونے کی نوبت نہیں آتی، پھر میرے سامنے سدرۃ المنتہیٰ کو پیش کیا گیا، اس کے پیر بھر کے منکوں جیسے تھے اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کے برابر تھے، اور اس کی جڑ میں چار نہریں جاری تھیں جن میں سے دو نہریں باطنی اور دو ظاہری تھیں، میں نے جبریل علیہ السلام سے ان کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ باطنی نہریں تو جنت میں ہیں اور ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں پھر میرے سامنے ایک برتن شراب کا اور ایک برتن دودھ کا پیش کیا گیا اور ایک برتن شہد کا، میں نے دودھ والا برتن لے لیا، تو حضرت جبریل علیہ السلام کہنے لگے کہ یہی فطرت صحیحہ ہے جس پر آپ اور آپ کی امت ہے۔

پھر مجھ پر پچاس نمازیں فرض قرار دی گئیں، میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرا تو وہ کہنے لگے کہ کیا معاملہ ہوا؟ میں نے بتایا کہ مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئی ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں لوگوں کی طبیعت سے اچھی طرح واقف ہوں، میں نے بنی اسرائیل کو خوب اچھی طرح آزمایا تھا، آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی، اس لئے آپ اپنے رب کے پاس واپس جائیے اور اس سے درخواست کیجئے کہ اس کی تعداد میں کم کر دے، چنانچہ میں اپنے رب کے پاس واپس آیا اور اس سے تخفیف کی درخواست کی تو پروردگار نے ان کی تعداد چالیس مقرر کر دی، پھر دوبارہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذر

ہوا تو وہی سوال جواب ہوئے اور دس نمازیں مزید کم ہو گئیں، اسی طرح دس دس کم ہوتے ہوتے آخری مرتبہ پانچ کم ہوئیں اور صرف پانچ نمازیں رہ گئیں، اس مرتبہ بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تخفیف کرانے کا مشورہ دیا لیکن نبی علیہ السلام نے فرمایا اب مجھے اپنے رب سے شرم آتی ہے کہ کتنی مرتبہ اس کے پاس جاؤں، اسی اثناء میں آواز آئی کہ میں نے اپنا فریضہ مقرر کر دیا، اور اپنے بندوں سے تخفیف کر دی۔

(۱۷۹۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ بْنِ دِعَامَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صُعْصُعَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ الْكُعْبَةِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ فَسَمِعْتُ قَائِلًا يَقُولُ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ رَفَعَ لَنَا الْبَيْتَ الْمَعْمُورُ يَدْخُلُهُ كُلُّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ إِذَا خَرَجُوا مِنْهُ لَمْ يَعُودُوا فِيهِ أَحَدٌ مِمَّا عَلَيْهِمْ قَالَ ثُمَّ رَفَعْتُ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى فَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيلَةِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ اخْتَلَفْتُ إِلَى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ لَا وَلَكِنْ أَرْضَى وَأُسَلِّمُ قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُهُ نَوْدَيْتُ أَنِّي قَدْ خَفَّفْتُ عَلَى عِبَادِي وَأَمْضَيْتُ فَرَائِضِي وَجَعَلْتُ لِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَثْمَالِهَا (۱۷۹۹۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے معمولی فرق کے ساتھ بھی مروی ہے۔

(۱۷۹۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صُعْصُعَةَ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ فَذَكَرَهُ

(۱۷۹۹۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ مَعْقِلِ بْنِ أَبِي مَعْقِلٍ الْأَسَدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت معقل بن ابی معقل اسدی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷۹۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي زَيْدٍ مَوْلَى ثَعْلَبَةَ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ أَبِي مَعْقِلٍ الْأَسَدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَتَيْنِ يَهْوِلُ أَوْ غَائِطٍ [قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: ضَعِيفٌ (أَبُو دَاوُدَ: ۱۰، ابْنُ مَاجَةَ: ۳۱۹)، قَالَ شُعَيْبٌ: إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ]. [انظر: ۱۷۹۹۴، ۲۷۸۳۵].

(۱۷۹۹۲) حضرت معقل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پیشاب یا بھانہ کرتے وقت قبلہ رخ ہو کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۷۹۹۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ أَبِي مَعْقِلٍ الْأَسَدِيِّ قَالَ أَرَادَتْ أُمِّي الْحَجَّ وَكَانَ جَمَلُهَا أُعْجِفَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اعْتَمِرِي فِي رَمَضَانَ فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ كَعُمْرَةِ كَعْبَجَةٍ [انظر: ۲۷۶۴۷، ۲۷۸۳۳].

(۱۷۹۹۳) حضرت معقل ؑ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میری والدہ نے حج کا ارادہ کیا لیکن ان کا اونٹ بہت کمزور تھا، نبی ﷺ سے جب یہ بات ذکر کی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم رمضان میں عمرہ کرلو، کیونکہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کی طرح ہے۔
(۱۷۹۹۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَبٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ أَبِي مَعْقِلٍ الْأَسَدِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُسْتَقْبَلَ الْقِبْلَتَانِ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ [راجع: ۱۷۹۹۲]۔
(۱۷۹۹۳) حضرت معقل ؑ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے پیشاب یا بخانہ کرتے وقت قبلہ رخ ہو کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۷۹۹۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وَهَبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ أَبِي مَعْقِلٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أُمَّ مَعْقِلٍ فَاتَهَا الْحَجُّ مَعَكَ قَالَ فَحَزِنْتُ حِينَ فَاتَهَا الْحَجُّ مَعَكَ قَالَ فَلْتَعْتِمِرْ لِي رَمَضَانَ فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ كَحَجَّةٍ [خرجه ابو يعلى (۶۸۶۰) قال شعيب: صحيح اسنادہ ضعیف]۔
(۱۷۹۹۵) حضرت معقل ؑ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری والدہ سے آپ کی معیت میں حج چھوٹ گیا ہے جس کا انہیں بہت دکھ ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ رمضان میں عمرہ کر لیں، کیونکہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کی طرح ہے۔

حَدِيثُ بُسْرِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت بسر بن جعاش ؑ کی حدیثیں

(۱۷۹۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا خَرِيزٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ جَعْفَرٍ الْقُرَشِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَقَ يَوْمًا فِي كَفِّهِ فَوَضَعَ عَلَيْهَا أُصْبَعَهُ ثُمَّ قَالَ قَالَ اللَّهُ ابْنُ آدَمَ أَنِّي تَعَجِزُنِي وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ مِثْلِي هَذِهِ حَتَّى إِذَا سَوَيْتُكَ وَعَدَلْتُكَ مَشَيْتَ بَيْنَ بَرْدَيْنِ وَلِلْأَرْضِ مِنْكَ وَبَيْنَ قَجَمَتٍ وَمَنْعَتٍ حَتَّى إِذَا بَلَغْتَ التَّرَافِي قُلْتَ أَتَصَدَّقُ وَأَنَّى أَوَانُ الصَّدَقَةِ [وصحح البوصيري وابن حجر اسنادہ وقال الألباني: حسن (ابن ماجة: ۲۷۰۷)]، [انظر: ۱۷۹۹۷، ۱۷۹۹۸، ۱۷۹۹۹]۔

(۱۷۹۹۶) حضرت بسر بن جعاش ؑ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ پر تھوکا اور اس پر انگلی رکھ کر فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ابن آدم! تو مجھے کس طرح عاجز کر سکتا ہے جبکہ میں نے تجھے اس جیسی چیز سے پیدا کیا ہے؟ جب میں نے تجھے برابر اور معتدل بنا دیا تو تو دو چادروں کے درمیان چلنے لگا اور زمین پر تیری چاپ سنائی دینے لگی، تو جمع کر کے روک کر رکھتا رہا، جب روح نکل کر ہنسی کی ہڈی میں پہنچی تو کہتا ہے کہ میں یہ چیز صدقہ کرتا ہوں، لیکن اب صدقہ کرنے کا وقت کہاں رہا؟

(۱۷۹۹۷) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ لَنَا خَرِيزٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ

جَعَّاشِ الْقُرَشِيِّ قَالَ بَرَزَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كَفِّهِ فَقَالَ ابْنُ آدَمَ لَدُكَ مَعْنَاهُ

(۱۷۹۹۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۹۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُهَيَّرَةِ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ

جَعَّاشِ الْقُرَشِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَقَ يَوْمًا فِي يَدِهِ فَوَضَعَ عَلَيْهَا أُصْبَعَهُ ثُمَّ قَالَ قَالَ

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَنِي آدَمَ أَنِّي تُعْجِزُنِي وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ مِثْلِي هَلِ هِيَ حَتَّى إِذَا سَوَّيْتُكَ وَعَدَلْتُكَ مَشَيْتَ بَيْنَ

بُرْدَيْنِ وَلِلْأَرْضِ مِنْكَ وَبَيْدٌ فَجَمَعْتُ وَمَنَعْتُ حَتَّى إِذَا بَلَغْتَ التَّرَافِي قُلْتَ أَتَصَدَّقُ وَأَنَّى الصَّدَقَةُ

(۱۷۹۹۸) حضرت بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ پر تھوکا اور اس پر انگلی رکھ کر فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا

ہے ابن آدم! تو مجھے کس طرح عاجز کر سکتا ہے جبکہ میں نے تجھے اس جیسی چیز سے پیدا کیا ہے؟ جب میں نے تجھے برابر اور

معتدل بنا دیا تو تو دو چادروں کے درمیان چلنے لگا اور زمین پر تیری چاپ سنائی دینے لگی، تو جمع کر کے روک کر رکھتا رہا، جب

روح نکل کر ہنسی کی ہڈی میں پہنچی تو کہتا ہے کہ میں یہ چیز صدقہ کرتا ہوں، لیکن اب صدقہ کرنے کا وقت کہاں رہا؟

(۱۷۹۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَيْسَرَةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ

جَعَّاشِ الْقُرَشِيِّ لَدُكَ وَلَمْ يَقُلْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ وَأَنَّى الصَّدَقَةُ

(۱۷۹۹۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت لقيط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۸۰۰۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ أَبِيهِ وَابْنِ

بَنِي الْمُنفِقِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ الْمُتَفِقُ أَنَّهُ انْطَلَقَ هُوَ وَصَاحِبٌ لَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ

يَجِدَاهُ فَأَطْعَمَتْهُمَا عَائِشَةُ تَمْرًا وَعَصِيدَةً فَلَمْ تَلْبَثْ أَنْ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَلَّعُ بِتَكْفَأٍ فَقَالَ

أَطْعَمْتِيهِمَا قُلْنَا نَعَمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسَأَلُكَ عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ أَسْبَغِ الْوُضُوءَ وَخَلِّ الْأَصَابِعَ وَإِذَا

اسْتَنْشَقْتَ فَاتْلُمْ وَلَا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِي امْرَأَةٌ لَدُكَ مِنْ بَنَاتِهَا قَالَ خَلَّفَهَا قُلْتُ إِنَّ لَهَا

صُحْبَةً وَوَلَدًا قَالَ مَرُّهَا أَوْ قُلْ لَهَا فَإِنْ يَكُنْ فِيهَا خَيْرٌ فَسْتَفْعَلْ وَلَا تَضْرِبْ طَعْنَتَكَ ضَرْبَكَ أُمِّتِكَ فَبَيْنَا

هُوَ كَذَلِكَ إِذْ دَفَعَ الرَّايِي الْغَنَمَ فِي الْمُرَاحِ عَلَى يَدِهِ سَخْلَةً فَقَالَ أَوْلَدْتُ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَاذَا قَالَ بِهِمَّةٌ قَالَ

اذْهَبْ مَكَانَهَا شَاءَ لَمْ أَتْلُ عَلَى فَقَالَ لَا تَحْسَبَنَّ وَلَمْ يَقُلْ لَا يَحْسَبَنَّ أَنَّ مَا ذَهَبْنَا مِنْ أَجْلِكَ لَنَا غَنَمٌ مِائَةٌ

لَا نَحِبُّ أَنْ تَزِيدَ عَلَيْهَا إِذَا وَلَدَ الرَّايِي بِهِمَّةً أَمْرَانَهُ فَلَذَهَبَ مَكَانَهَا شَاءَ [صححه ابن خزيمة: (۱۵۰ و ۱۶۸)،

وابن حبان (۱۰۵۴)، والحاکم (۱۴۸/۱)، وقال الترمذی: حسن صحیح. وقال الألبانی: صحیح (ابو داود: ۱۴۲ و ۱۴۳ و ۱۴۴ و ۲۳۶۶ و ۳۹۷۳، ابن ماجہ: ۴۰۷ و ۴۴۸، الترمذی: ۳۸ و ۷۸۸، النسائی ۶۶/۱ و ۷۹)۔
[راجع: ۱۶۴۹۴، ۱۶۴۹۵، ۱۶۴۹۶، ۱۶۴۹۷]۔

(۱۸۰۰۰) حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں اپنے ایک ساتھی کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں کھجوریں کھلائیں اور کھجوریں آٹا ملا کر ہمارے لیے کھانا تیار کیا، اسی اثناء میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی جھک کر چلتے ہوئے تشریف لے آئے اور فرمایا تم نے کچھ کھایا بھی ہے؟ ہم نے عرض کیا جی یا رسول اللہ! اسی دوران بکریوں کے باڑے میں سے ایک چرواہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بکری کا ایک بچہ پیش کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا بکری نے بچہ دیا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ایک بکری ذبح کرو، اور ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا یہ نہ سمجھنا کہ ہم نے صرف تمہاری وجہ سے اسے ذبح کیا ہے، بلکہ بات یہ ہے کہ ہمارا بکریوں کا ریوڑ ہے، جب بکریوں کی تعداد سو تک پہنچ جاتی ہے تو ہم اس میں سے ایک ذبح کر لیتے ہیں، ہم نہیں چاہتے کہ ان کی تعداد سو سے زیادہ ہو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے وضو کے متعلق بتائیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب وضو کیا کرو تو خوب اچھی طرح کیا کرو اور انگلیوں کا خلال بھی کیا کرو، اور جب تم تاک میں پانی ڈالا کرو تو خوب مبالغہ کیا کرو، اللہ یہ کہ تم روزے سے ہو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری بیوی بڑی زبان دراز اور بیہودہ گو ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے طلاق دے دو، میں نے کہا یا رسول اللہ! وہ کافی عرصے سے میرے یہاں ہے اور اس سے میری اولاد بھی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اسے اپنے پاس رکھ کر سمجھاتے رہو، اگر اس میں کوئی خیر ہوئی تو وہ تمہاری بات مان لے گی، لیکن اپنی بیوی کو اپنی باندی کی طرح نہ مارنا۔

حَدِيثُ الْأَعْرَضِ الْمُزَنِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت اغرمزنی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۸۰۰۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْثَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْرَضَ رَجُلًا مِنْ جُهَيْنَةَ يُحَدِّثُ ابْنَ عَمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَوْبُوا إِلَى رَبِّكُمْ فَإِنِّي أَنُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ [صححه مسلم (۲۷۰۲) وابن حبان (۹۲۹)]، [انظر: ۱۸۰۰۴، ۱۸۴۸۱]۔
(۱۸۰۰۱) حضرت اغرمزنی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اے لوگو! اپنے رب سے توبہ کرتے رہا کرو اور میں بھی ایک دن میں سو سو مرتبہ اس سے توبہ کرتا ہوں۔

(۱۸۰۰۲) حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ عَنِ الْأَعْرَضِ الْمُزَنِيِّ قَالَ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيَغْنُ عَلَى قَلْبِي فَإِنِّي أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي

الْيَوْمَ مِائَةَ مَرَّةٍ [صححه مسلم (۲۷۰۲)] . [انظر: ۱۸۰۰۳، ۱۸۴۸۰] .

(۱۸۰۰۲) حضرت اغر حبیؒ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بعض اوقات میرے دل پر بھی غبار چھا جاتا ہے اور میں روزانہ سو مرتبہ اللہ سے استغفار کرتا ہوں۔

(۱۸۰۰۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ الْأَعْرَضِيِّ عَنْ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَيَغْنُ عَلَى قَلْبِي حَتَّى أَسْتَغْفِرَ اللَّهَ مِائَةَ مَرَّةٍ [مكرر ما قبله] .

(۱۸۰۰۳) حضرت اغر حبیؒ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بعض اوقات میرے دل پر بھی غبار چھا جاتا ہے اور میں روزانہ سو مرتبہ اللہ سے استغفار کرتا ہوں۔

(۱۸۰۰۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَمْرُو بْنُ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ جُهَيْنَةَ يَقْنُ لَهُ الْأَعْرَضِيُّ يُحَدِّثُ ابْنَ عَمَرَ أَنَّ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَوْبُوا إِلَى رَبِّكُمْ فَإِنِّي أَنُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ [راجع: ۱۸۰۰۱] .

(۱۸۰۰۴) حضرت اغر مزلیؒ نے ایک مرتبہ حضرت ابن عمرؓ سے یہ حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اے لوگو! اپنے رب سے توبہ کرتے رہا کرو اور میں بھی ایک دن میں سو سو مرتبہ اس سے توبہ کرتا ہوں۔

حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْمُعَلَّى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابوسعید بن معلیؒ کی حدیثیں

(۱۸۰۰۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي خَبِيبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ خَفِصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ كُنْتُ أَصَلِي فَلَدَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ حَتَّى صَلَّيْتُ فَلَاتِيَهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنِي قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَصَلِي قَالَ أَلَمْ يَقُلْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ أَوْ مِنْ الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ قُلْتَ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَالَ نَعَمْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيَهُ [راجع: ۱۵۸۲۱] .

(۱۸۰۰۵) حضرت ابوسعید بن معلیؒ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نماز پڑھ رہا تھا، اتفاقاً وہاں سے نبی ﷺ کا گذر ہوا، آپ ﷺ نے مجھے آواز دی، لیکن میں نماز پوری کرنے تک حاضر نہ ہوا، اس کے بعد حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں میرے پاس آنے سے کس چیز نے روک رکھا؟ عرض کیا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ کا فرمان نہیں ہے

کہ ”اے اہل ایمان! اللہ اور اس کے رسول جب تمہیں کسی ایسی چیز کی طرف بلائیں جس میں تمہاری حیات کا راز پوشیدہ ہو تو تم ان کی پکار پر لبیک کہا کرو“ پھر فرمایا کیا میں تمہیں مسجد سے نکلنے سے قبل قرآن کریم کی سب سے عظیم سورت نہ سکھا دوں؟ پھر جب نبی ﷺ مسجد سے نکلنے لگے تو میں نے آپ کو یاد دہانی کرائی، نبی ﷺ نے فرمایا وہ سورہ فاتحہ ہے، وہی سجع مثنیٰ ہے اور وہی قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔

(۱۸۰۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ يَعْنِي ابْنَ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي الْمَعْلَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ إِنَّ رَجُلًا خَيْرُهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَ أَنْ يَعْيشَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَعْيشَ فِيهَا وَيَأْكُلَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَأْكُلَ فِيهَا وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهِ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ قَالَ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَعْجَبُونَ مِنْ هَذَا الشَّيْخِ أَنْ ذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا صَالِحًا خَيْرُهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهِ وَبَيْنَ الدُّنْيَا فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَهُمْ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بَلْ تَفْهَمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَمْوَالِنَا وَأَهْلَانَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ النَّاسِ أَحَدٌ آمَنُ عَلَيْنَا فِي صُحْبَتِهِ وَذَاتِ يَدِهِ مِنْ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ وَلَوْ كُنْتُ مَتَّحِدًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ وَلَكِنْ وَدَّ وَإِخَاءَ إِيْمَانٍ وَلَكِنْ وَدَّ وَإِخَاءَ إِيْمَانٍ مَرَّتَيْنِ وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [راجع: ۱۸۰۱۸].

(۱۸۰۰۶) حضرت ابوالمعلیٰ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے اس بات میں اختیار دے دیا کہ جب تک چاہے دنیا میں رہے اور جو چاہے کھائے، اور اپنے رب کی ملاقات کے درمیان، اس نے اپنے رب سے ملنے کو ترجیح دی، یہ سن کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے گئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے ان بڑے میاں کو تو دیکھو، نبی ﷺ نے ایک نیک آدمی کا ذکر کیا جسے اللہ نے دنیا اور اپنی ملاقات کے درمیان اختیار دیا اور اس نے اپنے رب سے ملاقات کو ترجیح دی؟ لیکن نبی ﷺ کے ارشاد کی حقیقت کو ہم میں سب سے زیادہ جاننے والے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ ہم اپنے مال و دولت، بیٹوں اور آباؤ اجداد کو آپ کے بدلے میں پیش کرنے کے لئے تیار ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا لوگوں میں اپنی رفاقت اور اپنی مملوکہ چیزوں میں مجھ پر ابن ابی قحافہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ کسی کے احسانات نہیں ہیں، اگر میں کسی کو غلیل بنا تا تو ابن ابی قحافہ رضی اللہ عنہ کو بناتا، لیکن یہاں ایمانی اخوت و مودت ہی کافی ہے، یہ جملہ دو مرتبہ فرمایا، اور تمہارا پیغمبر خود اللہ کا غلیل ہے۔

حَدِيثُ أَبِي الْحَكَمِ أَوْ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوالحکم یا حکم بن سفیان رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۸۰۰۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي الْحَكَمِ أَوْ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاں تُوَضَّاعًا وَتَضَعُ عَلٰی فَرْجِهِ [راجع: ۱۵۴۵۹]۔

(۱۸۰۰۷) حضرت ابوالحکم یا حکم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے پیشاب کیا، پھر وضو کر کے اپنی شرمگاہ پر پانی کے کچھ چھینٹے مار لئے۔

(۱۸۰۰۸) حَدَّثَنَا اسودُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ قَالَ شَرِيكَ سَأَلْتُ أَهْلَ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ فَذَكَرُوا أَنَّهُ لَمْ يُدْرِكِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۵۴۶۰]۔

(۱۸۰۰۸) شریک رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حکم بن سفیان کے اہل خانہ سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے نبی ﷺ کو نہیں پایا تھا۔

(۱۸۰۰۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَزَيْنَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ هُوَ الْحَكَمُ بْنُ سُفْيَانَ أَوْ سُفْيَانَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي حَدِيثِهِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَا وَتَوَضَّاعًا وَتَضَعُ فَرْجَهُ بِالْمَاءِ [راجع: ۱۵۴۵۹]۔

(۱۸۰۰۹) حضرت ابوالحکم یا حکم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے پیشاب کیا، پھر وضو کر کے اپنی شرمگاہ پر پانی کے کچھ چھینٹے مار لئے۔

(۱۸۰۱۰) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي يَحْيَى يَدِهِ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ أَوْ سُفْيَانَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَا يَغِي ثَمَّ تَوَضَّاعًا ثُمَّ تَضَعُ عَلٰی فَرْجِهِ [مکرر ما قبلہ]۔

(۱۸۰۱۰) حضرت ابوالحکم یا حکم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے پیشاب کیا، پھر وضو کر کے اپنی شرمگاہ پر پانی کے کچھ چھینٹے مار لئے۔

حَدِيثُ الْحَكَمِ بْنِ حَزْنِ الْكَلْفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت حکم بن حزن کلفی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۸۰۱۱) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنَ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا شَهَابُ بْنُ خِرَاشٍ حَدَّثَنِي شُعَيْبُ بْنُ رَزِينٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ الْحَكَمُ بْنُ حَزْنِ الْكَلْفِيِّ وَلَهُ صُحْبَةٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابِعَ سَبْعَةٍ أَوْ تَاسِعَ سَبْعَةٍ قَالَ قَادِنَ لَنَا فَدَخَلْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ لَكَ لِنَدْعُو لَنَا بِخَيْرٍ قَالَ قَدَعَا لَنَا بِخَيْرٍ وَأَمَرَ بَنَا فَأَنْزَلَنَا وَأَمَرَ لَنَا بِشَيْءٍ مِنْ تَمْرٍ وَالشَّانُ إِذْ ذَاكَ دُونَ قَالَ فَلَبِثْنَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامًا شَهِدْنَا

فِيهَا الْجُمُعَةُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَحِّمًا عَلَى قَوْمٍ أَوْ قَالَ عَلَى عَصَا فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ كَلِمَاتٍ خَفِيفَاتٍ طَيِّبَاتٍ مَبَارَكَاتٍ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ لَنْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تُطِيقُوا كُلَّ مَا أُمِرْتُمْ بِهِ وَلَكِنْ سَدِّدُوا وَأَبْشِرُوا [صححه ابن خزيمة: (۱۴۵۲) وقد تكلم أحمد وابن معين وغيرهما في إسناده وقال الألباني: حسن (ابن داود: ۱۰۹۶). قال شعيب: إسناده قوى]. [انظر ما بعده].

(۱۸۰۱۱) شعیب بن رزق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ایک صاحب کے پاس بیٹھا ہوا تھا جن کا نام حکم بن حزن کلفی تھا اور انہیں نبی ﷺ کی ہم نشینی کی سعادت حاصل تھی، انہوں نے ایک حدیث بیان کی کہ میں سات یا نو آدمیوں کے ساتھ ”جن میں سے ساتواں یا نواں میں خود تھا“ نبی کی خدمت میں حاضر ہوا، نبی نے ہمیں اندر آنے کی اجازت مرحمت فرمائی، ہم نے اندر داخل ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ کی خدمت میں آپ سے اپنے لیے دعاء خیر کرانے کی غرض سے حاضر ہوئے ہیں، نبی نے ہمارے لیے دعاء خیر فرمائی، اور ہمارے متعلق حکم دیا تو ہمیں ایک جگہ لے جا کر ٹھہرا دیا گیا، اور ہمارے لیے کچھ کھجوروں کا حکم دیا، اس وقت حالات بہت خراب تھے۔

ہم چند دن تک نبی ﷺ کے یہاں ہی رہے، اس دوران ہمیں جمعہ کا دن بھی نصیب ہوا، اس دن نبی ﷺ ایک کمان یا لٹھی سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے، اور اللہ کی حمد و ثناء کی، آپ ﷺ کے کلمات بہت ہلکے پھلکے اور بڑے پاکیزہ تھے، پھر فرمایا لوگو! تم تمام احکام پر ہرگز عمل نہیں کر سکتے، نہ تمہارے اندر اس کی طاقت ہے، البتہ سیدھے راستے پر رہو اور خوشخبری قبول کرو۔

(۱۸۰۱۲) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ خِرَاشٍ بْنُ حَوْشِبٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ رُزَيْقٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى رَجُلٍ لَهُ صُحْبَةٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ الْحَكَمُ بْنُ حَزْنٍ الْكُلْفِيُّ فَأَنْشَأَ يُحَدِّثُ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ

(۱۸۰۱۲) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ الْحَارِثِ بْنِ أَقِيْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت حارث بن اقیش رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۸۰۱۳) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ أَقِيْشٍ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا بَرْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أُمَّتِي لَمَنْ يَشْفَعُ لَأَكْثَرِ مِنْ رَبِيعَةٍ وَمُضَرَ وَإِنَّ مِنْ أُمَّتِي لَمَنْ يَعْظُمُ لِلنَّارِ حَتَّى يَكُونَ رُكْنًا مِنْ أَرْكَانِهَا

(۱۸۰۱۳) حضرت حارث بن اقیش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت میں ایک آدمی ایسا بھی ہوگا جس کی شفاعت کی سے قبیلہ ربیعہ اور مضر کی تعداد سے زیادہ لوگ جنت میں جائیں گے اور میری امت

میں ایک آدمی ایسا بھی ہوگا جسے آگ کے لئے اتنا پھیلا دیا جائے گا کہ وہ اس کا ایک ستون اور رکن بن جائے گا۔

(۱۸۰۱۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْقَيْسِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي بَرَزَةَ لَيْلَةً فَحَدَّثَ لَيْلَتَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهُمَا أَرْبَعَةُ أَفْرَاطٍ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَثَلَاثَةٌ قَالَ وَثَلَاثَةٌ قَالُوا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ قَالَ وَإِنْ مِنْ أُمَّتِي لَمَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِي مِثْلُ مُضَرَ [صححه الحاكم في (المستدرک) (۱۷/۱ و ۵۹۳/۵) وقال البوصیری: هذا اسناد فيه مقال وقال الألبانی: صحيح (ابن ماجة: ۴۳۲۳) اسنادہ ضعیف]، [انظر: ۴۱، ۲۳۰، راجع ما قبله]

(۱۸۰۱۳) حضرت حارث بن اقیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم رات کے وقت حضرت ابو بزرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، انہوں نے نبی کے حوالے سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا جن دو مسلمانوں (میاں بیوی) کے چار نابالغ بچے فوت ہو جائیں، اللہ انہیں اپنے فضل و کرم سے جنت میں داخل فرمادے گا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! اگر تین بچے ہوں تو؟ نبی ﷺ نے فرمایا تب بھی یہی حکم ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا اگر دو بچے ہوں تو؟ فرمایا تب بھی یہی حکم ہے اور میری امت میں ایک آدمی ایسا بھی ہوگا جسے آگ کے لئے اتنا پھیلا دیا جائے گا کہ وہ اس کا ایک کونہ بن جائے گا اور میری امت میں ایک آدمی ایسا بھی ہوگا جس کی شفاعت سے ستر جتنے لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔

حَدِيثُ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرِو الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۸۰۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي تَيْمَةَ عَنْ دُلْجَةَ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ الْحَكَمَ الْغِفَارِيَّ قَالَ لِرَجُلٍ أَوْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ أَنْذَرُ حِينَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَقِيرِ وَالْمُقْبِرِ أَوْ أَحَدِهِمَا وَعَنِ الذُّبَابِ وَالْحَنْتَمِ قَالَ نَعَمْ وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى ذَلِكَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ تَذَرُونَ لِمَ سُمِّيَ دُلْجَةُ قُلْنَا لَا قَالَ أَذْلَجُوا بِهِ إِلَى مَكَّةَ فَوَضَعَتْهُ أُمُّهُ فِي الدُّلْجَةِ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ فَسُمِّيَ دُلْجَةُ [اخرجه الطبرانی في الكبير (۳۱۵۳) قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد ضعیف]، [انظر: ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۱۸۰۱۷]،

(۱۸۰۱۵) حضرت حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے کہا کہ کیا آپ کو وہ وقت یاد ہے جب نبی ﷺ نے فقیر اور مقبر (یا ان میں سے کسی ایک سے) اور دباؤ اور حنتم سے منع فرمایا تھا؟ اس نے اثبات میں جواب دیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں بھی اس پر گواہ ہوں۔

(۱۸۰۱۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قُلْتُ لِأَبِي الشَّعْثَاءِ إِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ قَالَ يَا عَمْرُو أَبِي ذَلِكَ الْبَحْرُ وَقَرَأَ قُلْ لَا أَجِدُ لَهَا أُوْحًى إِلَى مُخَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ يَا عَمْرُو أَبِي ذَلِكَ الْبَحْرُ قَدْ كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ الْحَكَمُ بْنُ عَمْرٍو الْغِفَارِيُّ يُعْنَى يَقُولُ أَبِي ذَلِكَ عَلَيْنَا الْبَحْرُ ابْنُ عَبَّاسٍ [صححه البخاری (۵۵۲۹)، والحاكم (۳۱۷/۲)].

(۱۸۰۱۶) عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے ابو الشعثاء سے پوچھا کہ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ نبی ﷺ نے گدھوں کے گوشت کی ممانعت فرمائی ہے؟ انہوں نے کہا کہ عمرو! بحر علم (یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما) اس کا انکار کرتے ہیں اور انہوں نے یہ آیت پڑھی ”اے نبی ﷺ! آپ فرمادیجئے کہ مجھ پر جو وحی بھیجی گئی ہے اس کی روشنی میں میں کسی کھانے والے کے لئے کوئی چیز حرام نہیں پاتا لایہ کہ.....“ البتہ حضرت حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہما یہ فرماتے تھے۔

(۱۸۰۱۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ دُلْبَعَةَ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ أَوْ قَالَ الْحَكَمِ لِرَجُلٍ أَتَذْكُرُ يَوْمَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّقِيرِ وَالْمُقَيْرِ أَوْ أَحَدِهِمَا وَعَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ فَقَالَ نَعَمْ وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى ذَلِكَ [راجع: ۱۸۰۱۵].

(۱۸۰۱۷) حضرت حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی سے کہا کہ کیا آپ کو وہ وقت یاد ہے جب نبی ﷺ نے نقیر اور مقیر (یا ان میں سے کسی ایک سے) اور دبہاء اور حنتم سے منع فرمایا تھا؟ اس نے اثبات میں جواب دیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں بھی اس پر گواہ ہوں۔

(۱۸۰۱۸) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي حَاجِبٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ مِنْ سُورِ الْمَرْأَةِ [صححه ابن حبان (۱۲۶۰)]، وَقَالَ الْبُخَارِيُّ: لَيْسَ بِصَحِيحٍ. وَقَدْ حَسَنَ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ: صَحِيحٌ (ابو داود: ۸۲، ابن ماجہ: ۳۷۳، الترمذی: ۶۴۰، النسائی: ۱۷۹/۱). [انظر: ۱۸۰۲۰، ۲۰۹۳۳].

(۱۸۰۱۸) حضرت حکم بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے عورت کے چھوڑے ہوئے پانی سے مرد کو وضو کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۸۰۱۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ قَالَ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو تَمِيمَةَ عَنْ دُلْبَعَةَ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ الْحَكَمَ الْغِفَارِيَّ قَالَ لِرَجُلٍ مَرَّةً أَتَذْكُرُ إِذْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُقَيْرِ وَالنَّقِيرِ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْمُقَيْرَ أَوْ ذَكَرَ النَّقِيرَ أَوْ ذَكَرَهُمَا جَمِيعًا [راجع: ۱۸۰۱۵].

(۱۸۰۱۹) حضرت حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی سے کہا کہ کیا آپ کو وہ وقت یاد ہے جب نبی ﷺ نے نقیر اور مقیر (یا ان میں سے کسی ایک سے) اور دبہاء اور حنتم سے منع فرمایا تھا؟ اس نے اثبات میں جواب دیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں بھی اس

پر گواہ ہوں۔

(۱۸۰۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي حَاجِبٍ عَنِ الْعَلَمِ الْفَقَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتَوَضَّأَ بِفَضْلِهَا لَا يَدْرِي بِفَضْلِ وَضُوءِهَا أَوْ فَضْلِ سُورِهَا [راجع: ۱۸۰۱۸]۔

(۱۸۰۲۰) حضرت عکرم بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے چھوڑے ہوئے پانی سے مرد کو وضو کرنے سے منع فرمایا ہے، یہ معلوم نہیں کہ چھوڑے ہوئے سے مراد وضو سے بچا ہوا پانی ہے یا پی کر بچ جانے والا پانی ہے۔

حَدِيثُ مُطِيعِ بْنِ الْأَسْوَدِ رضی اللہ عنہ

حضرت مطیع بن اسود رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۸۰۲۱) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو الْعَسَنِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ مُطِيعُ بْنُ الْأَسْوَدِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُقْتَلَ قُرَيْشِي بَعْدَ يَوْمِهِ هَذَا صَبْرًا [راجع: ۱۵۴۸۲]۔

(۱۸۰۲۱) حضرت مطیع بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا آج کے بعد کسی قریشی کو مظلومیت کی حالت میں قتل کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

(۱۸۰۲۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ يَقُولُ لَا يُقْتَلَ قُرَيْشِي صَبْرًا بَعْدَ الْيَوْمِ وَلَمْ يُدْرِكِ الْإِسْلَامَ أَحَدٌ مِنْ عَصَاةِ قُرَيْشٍ غَيْرِ مُطِيعٍ وَكَانَ اسْمُهُ عَاصِيًا فَسَمَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُطِيعًا [راجع: ۱۵۴۸۳]۔

(۱۸۰۲۲) حضرت مطیع بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا آج کے بعد کسی قریشی کو مظلومیت کی حالت میں قتل کرنے کی اجازت نہیں ہوگی، یاد رہے کہ مطیع کے علاوہ قریش کے کسی نافرمان نے اسلام قبول نہیں کیا تھا، پہلے ان کا نام عاصی تھا جسے بدل کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مطیع کر دیا۔

(۱۸۰۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا يُقْتَلَ قُرَيْشِي صَبْرًا بَعْدَ الْيَوْمِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ [راجع: ۱۵۴۸۳]۔

(۱۸۰۲۳) حضرت مطیع بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا آج کے بعد کسی قریشی کو مظلومیت کی حالت میں قتل کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

(۱۸۰۲۴) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطِيعِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَخِي بَنِي عَدِيٍّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ مُطِيعٍ وَكَانَ اسْمُهُ الْعَاصِ فَسَمَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُطِيعًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا يُقْتَلَ قُرَيْشِي صَبْرًا بَعْدَ الْيَوْمِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ [راجع: ۱۵۴۸۳]۔

وَسَلَّمَ حِينَ أَمَرَ بِقَتْلِ هَؤُلَاءِ الرَّهْطِ بِمَكَّةَ يَقُولُ لَا تُغْزَى مَكَّةُ بَعْدَ هَذَا الْعَامِ أَبَدًا وَلَا يُقْتَلُ قُرَيْشِي بَعْدَ هَذَا الْعَامِ صَبْرًا أَبَدًا [مكرر ما قبله].

(۱۸۰۲۳) حضرت مطیع بن اسود رضی اللہ عنہما ”جن کا نام عاصی تھا، نبی ﷺ نے ان کا نام مطیع رکھ دیا تھا“ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا آج کے بعد مکہ مکرمہ میں جہاد نہیں ہوگا اور آج کے بعد کسی قریشی کو مظلومیت کی حالت میں قتل کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

حَدِيثُ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۸۰۲۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ رَبَّابِ الضَّبِّيِّ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ أَنَّهُ قَالَ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفِطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفِطِرْ عَلَى الْمَاءِ فَإِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ [راجع: ۱۶۳۲۶].

(۱۸۰۲۵) حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً مروی ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص روزہ افطار کرے تو اسے چاہئے کہ کھجور سے روزہ افطار کرے، اگر کھجور نہ ملے تو پھر پانی سے افطار کر لے کیونکہ پانی پاکیزگی بخش ہوتا ہے۔

(۱۸۰۲۶) قَالَ هِشَامٌ وَحَدَّثَنِي عَاصِمُ الْأَحْوَلُ أَنَّ حَفْصَةَ رَفَعَتْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۶۳۲۷]. (۱۸۰۲۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۸۰۲۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَفْصَةُ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَعَ الْعَلَامِ عَقِيقَتُهُ فَأَهْرِقُوا عَنْهُ دَمًا وَامِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى [راجع: ۱۶۳۲۳].

(۱۸۰۲۷) حضرت سلمان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لڑکے کی پیدائش پر عقیقہ کیا کرو، اس سے آلائشیں وغیرہ دور کر کے اس کی طرف سے جانور قربان کیا کرو۔

(۱۸۰۲۸) قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ صَدَقْتُكَ عَلَى الْمُسْكِينِ صَدَقَةٌ وَعَلَى ذِي الْقُرْبَى الرَّحِمِ اثْنَتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ [راجع: ۱۲۳۹].

(۱۸۰۲۸) اور میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مسکین پر صدقہ کرنے کا اکہرا ثواب ہے اور قریبی رشتہ داروں پر صدقہ کرنے کا ثواب دہرا ہے، ایک صدقہ کا اور دوسرا صلہ رحمی کا۔

(۱۸۰۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ أُمِّ الرَّائِحِ بِنْتِ صُلَيْحٍ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّدَقَةُ عَلَى الْمُسْكِينِ صَدَقَةٌ وَإِنِّهَا عَلَى

ذِي الرَّحِمِ اثْنَتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ [راجع: ۱۶۳۳۱].

(۱۸۰۲۹) حضرت سلمان رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مسکین پر خرچ کرنا اکبر صدقہ ہے اور قریبی رشتہ داروں پر صدقہ کرنے کا ثواب دہرا ہے، ایک صدقے کا اور دوسرا صلہ رحمی کا۔

(۱۸۰۳۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَطْعَمُوا أَحَدَكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى مَاءٍ فَإِنَّهُ طَهُورٌ وَمَعَ الْعَلَامِ عَقِيقَتُهُ فَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى وَأَرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَالصَّدَقَةُ عَلَى ذِي الْقَرَابَةِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصَلَةٌ [راجع: ۱۶۳۲۸، ۱۶۳۲۹، ۱۶۳۳۰]، [سقط من المصنوعة].

(۱۸۰۳۰) حضرت سلمان بن عامر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص روزہ افطار کرے تو اسے چاہئے کہ کھجور سے روزہ افطار کرے، اگر کھجور نہ ملے تو پھر پانی سے افطار کر لے کیونکہ پانی پاکیزگی بخش ہوتا ہے، لڑکے کی پیدائش پر عقیقہ کیا کرو، اس سے آلائشیں وغیرہ دور کر کے اس کی طرف سے جانور قربان کیا کرو اور قریبی رشتہ داروں پر صدقہ کرنے کا ثواب دہرا ہے، ایک صدقے کا اور دوسرا صلہ رحمی کا۔

(۱۸۰۳۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ الرَّبَابِ أُمِّ الرَّائِحِ بِنْتِ صُلَيْعٍ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى مَاءٍ فَإِنَّهُ طَهُورٌ [راجع: ۱۶۳۲۶].

(۱۸۰۳۰) حضرت سلمان بن عامر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص روزہ افطار کرے تو اسے چاہئے کہ کھجور سے روزہ افطار کرے، اگر کھجور نہ ملے تو پھر پانی سے افطار کر لے کیونکہ پانی پاکیزگی بخش ہوتا ہے۔

(۱۸۰۳۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْعَلَامِ عَقِيقَةُ أَرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى [راجع: ۱۶۳۳۴].

(۱۸۰۳۱) حضرت سلمان رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا لڑکے کی پیدائش پر عقیقہ کیا کرو، اس سے آلائشیں وغیرہ دور کر کے اس کی طرف سے جانور قربان کیا کرو۔

(۱۸۰۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ تَمْرًا فَلْيُفْطِرْ عَلَى مَاءٍ فَإِنَّهُ لَهُ طَهُورٌ [راجع: ۱۶۳۲۹].

(۱۸۰۳۲) حضرت سلمان بن عامر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص روزہ افطار کرے تو اسے چاہئے کہ کھجور سے روزہ افطار کرے، اگر کھجور نہ ملے تو پھر پانی سے افطار کر لے کیونکہ پانی پاکیزگی بخش ہوتا ہے۔

(۱۸۰۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفِطِرْ عَلَى تَمْرِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفِطِرْ بِمَاءٍ فَإِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ [مكرر ما قبله].

(۱۸۰۳۳) حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص روزہ افطار کرے تو اسے چاہئے کہ کھجور سے روزہ افطار کرے، اگر کھجور نہ ملے تو پھر پانی سے افطار کر لے کیونکہ پانی پاکیزگی بخش ہوتا ہے۔

(١٨.٣٤) وَقَالَ مَعَ الْمَلَأَمِ عَقِيقَتَهُ فَأَهْرَقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى (راجع: ١٦٣٢٩).

(۱۸۰۳۳) لڑکے کی پیدائش پر عقیدہ کیا کرو، اس سے آلائشیں وغیرہ دور کر کے اس کی طرف سے جانور قربان کیا کرو۔

(١٨.٣٥) وَقَالَ الصَّدَقَةُ عَلَى الْمُسْكِينِ صَدَقَةٌ وَعَلَى ذِي الرَّحِمِ اثْنَانِ صِلَةٌ وَصَدَقَةٌ [راجع: (١٦٣٣)].

(۱۸۰۳۵) اور فرمایا مسکین پر صدقہ کرنے کا اکہرا ثواب ہے اور قرعہ رشتہ داروں پر صدقہ کرنے کا ثواب دہرا ہے، ایک صدقے کا اور دوسرا صلہ رحمی کا۔

(١٨٠٣٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَيَزِيدُ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَعَ الْعِلَامِ عَقِيقَتُهُ فَأَهْرَبُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى [راجع: ١٦٣٣٣].

(۱۸۰۳۶) حضرت سلمانؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لڑکے کی پیدائش پر عقیقہ کیا کرو، اس سے آلائشیں وغیرہ دور کر کے اس کی طرف سے جانور قربان کیا کرو۔

(١٨.٣٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ وَحَبِيبٌ وَيُونُسُ وَكَثَادَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي الْهَلَامُ عَقِيقَتُهُ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَامْطُؤْا عَنْهُ الْأَذَى [راجع: ١٦٣٣٤].

(۱۸۰۳۷) حضرت سلمانؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا لڑکے کی پیدائش پر عقیقہ کیا کرو، اس سے آلائشیں وغیرہ دور کر کے اس کی طرف سے جانور قربان کیا کرو۔

(۱۸.۴۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ خَفْصَةَ عَنْ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الصَّبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ تَمْرًا فَلْيُفْطِرْ عَلَى مَاءٍ فَإِنَّهُ لَهُ طَهُورٌ [راجع: ۴۱۶۳۲۸].

(۱۸۰۳۸) حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص روزہ افطار کرے تو اسے چاہئے کہ کھجور سے روزہ افطار کرے، اگر کھجور نہ ملے تو پھر پانی سے افطار کر لے کیونکہ پانی پاکیزگی بخش ہوتا ہے۔

(۱۸.۳۹) حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ لَنَا حَمَادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ لَمْ

يَذْكُرُ أَيُّوبُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۶۳۴۵].

(۱۸۰۴۰) وَهَشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ سَلْمَانَ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ عَنْ الْغُلَامِ عَقِيقَتُهُ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى [راجع: ۱۶۳۳۴].

(۱۸۰۳۹-۱۸۰۴۰) حضرت سلمان رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لڑکے کی پیدائش پر عقیقہ کیا کرو، اس سے آلائشیں وغیرہ دور کر کے اس کی طرف سے جانور قربان کیا کرو۔

(۱۸۰۴۱) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ وَفَقَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي الْغُلَامُ عَقِيقَتُهُ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى [مكرر ما قبله].

(۱۸۰۴۱) حضرت سلمان رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا لڑکے کی پیدائش پر عقیقہ کیا کرو، اس سے آلائشیں وغیرہ دور کر کے اس کی طرف سے جانور قربان کیا کرو۔

(۱۸۰۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ أُمِّ الرَّائِحِ بِنْتِ صُلَيْعٍ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّدَقَةُ عَلَى الْمُسْكِينِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلَى ذِي الْقُرْبَى نِتَانٌ صَلَةٌ وَصَدَقَةٌ [راجع: ۱۶۳۲۸].

(۱۸۰۴۲) حضرت سلمان رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مسکین پر خرچ کرنا اکبر اصدقہ ہے اور قریبی رشتہ داروں پر صدقہ کرنے کا ثواب دہرا ہے، ایک صدقہ کا اور دوسرا صلہ رحمی کا۔

(۱۸۰۴۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الصَّدَقَةُ عَلَى الْمُسْكِينِ صَدَقَةٌ وَالصَّدَقَةُ عَلَى ذِي الرَّحِمِ اثْنَانِ صَدَقَةٌ وَصَلَةٌ [راجع: ۱۶۳۳۹].

(۱۸۰۴۳) حضرت سلمان رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مسکین پر خرچ کرنا اکبر اصدقہ ہے اور قریبی رشتہ داروں پر صدقہ کرنے کا ثواب دہرا ہے، ایک صدقہ کا اور دوسرا صلہ رحمی کا۔

(۱۸۰۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ وَسَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَتُهُ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ الدَّمَ وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى قَالَ وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَقُولُ إِنْ لَمْ يَكُنْ إِمَاطَةُ الْأَذَى خَلَقَ الرَّأْسَ فَلَا أَذَى مَا هُوَ [راجع: ۱۶۳۳۴].

(۱۸۰۴۴) حضرت سلمان رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لڑکے کی پیدائش پر عقیقہ کیا کرو، اس سے آلائشیں وغیرہ دور کر کے اس کی طرف سے جانور قربان کیا کرو۔

(۱۸۰۱۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَعَ الْعُلَامِ عَقِيقَتُهُ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ الدَّمَ وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى

(۱۸۰۳۵) حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لڑکے کی پیدائش پر عقیقہ کیا کرو، اس سے آلائشیں وغیرہ دور کر کے اس کی طرف سے جانور قربان کیا کرو۔

(۱۸۰۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ وَجَدَ تَمْرًا فَلْيُفِطِرْ عَلَيْهِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ تَمْرًا فَلْيُفِطِرْ عَلَى مَاءٍ فَإِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ [راجع: ۱۶۳۵۰]

(۱۸۰۳۶) حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص روزہ افطار کرے تو اسے چاہئے کہ کھجور سے روزہ افطار کرے، اگر کھجور نہ ملے تو پھر پانی سے افطار کر لے کیونکہ پانی پاکیزگی بخش ہوتا ہے۔

حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ أَبِي فَضَالَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابوسعید بن ابی فضالہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۸۰۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ زِيَادِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ أَبِي فَضَالَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا جَمَعَ اللَّهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ يَوْمَ لَا رَيْبَ فِيهِ نَادَى مُنَادٍ مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِي عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلَّهِ عَزًّا وَجَلًّا أَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ أَغْنَى الشُّرَكَاءَ عَنِ الشُّرُكِ [راجع: ۱۵۹۳۲]

(۱۸۰۳۷) حضرت ابوسعید بن ابی فضالہ رضی اللہ عنہ ”جو کہ صحابی رضی اللہ عنہ ہیں“ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کو اس دن جمع فرمائے گا جس میں کوئی شک و شبہ نہیں، تو ایک منادی آواز لگائے گا جو شخص کسی عمل میں اللہ کے لئے شریک ٹھہراتا ہو، اسے چاہئے کہ اس کا ثواب بھی اسی سے طلب کرے کیونکہ اللہ تمام شرکاء سے زیادہ شرک سے بیزار ہے۔

حَدِيثُ مُخَنَّفِ بْنِ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۸۰۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عُيُونٍ عَنْ أَبِي رَمْلَةَ قَالَ حَدَّثَنَاهُ مُخَنَّفُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَافَاتٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ أَوْ عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أَضْحَاةٌ وَغَيْرَةُ قَالَ ابْنُ عُيُونٍ فَلَا أَدْرِي مَا رَدُّوا قَالَ هَذِهِ الْبَيْتِ

يَقُولُ النَّاسُ الرَّجَبِيَّةُ [قال الترمذی: حسن غریب وقال الألبانی: حسن (ابو داود: ۲۷۸۸، ابن ماجہ: ۳۱۲۵،

الترمذی: ۱۵۱۸، النسائی: ۱۶۷/۲). قال شعب: حسن لغيره وهذا اسناد ضعيف]. [انظر: ۲۱۰۱۱].

(۱۸۰۳۸) حضرت مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ اس وقت موجود تھے جب آپ ﷺ نے میدان عرفات میں وقوف کیا ہوا تھا اور فرما رہے تھے اے لوگو! ہر سال ہر گھرانے پر قربانی اور ”عتیرہ“ واجب ہے، راوی نے پوچھا جانتے ہو کہ عتیرہ سے کیا مراد ہے؟ ابن عون کہتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے کیا جواب دیا، بہر حال! انہوں نے خود ہی فرمایا یہ وہی قربانی ہے جسے لوگ ”رجبیہ“ بھی کہتے ہیں۔

فائدہ: ابتداء میں زمانہ جاہلیت سے ماہ رجب میں قربانی کی رسم چلی آ رہی تھی، اسے عتیرہ اور رجبیہ کہا جاتا تھا، بعد میں اس کی ممانعت ہو کر صرف عید الاضحیٰ کے موقع پر قربانی کا حکم باقی رہ گیا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ بَنِي الدَّيْلِ

بنو دیل کے ایک آدمی کی روایت

(۱۸۰۳۹) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ أَبِي آتِسٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي الدَّيْلِ قَالَ صَلَّيْتُ الظُّهْرَ فِي بَيْتِي ثُمَّ خَرَجْتُ أَبَا عَيْرٍ لِي لِأُصِيبَهَا إِلَى الرَّاعِي فَمَرَرْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الظُّهْرَ فَمَضَيْتُ فَلَمْ أَصِلْ مَعَهُ فَلَمَّا أَصْدَرْتُ أَبَا عَيْرٍ وَدَجَعْتُ ذِكْرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي مَا مَنَعَكَ يَا فَلَانُ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا حِينَ مَرَرْتُ بِنَا قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ كُنْتُ صَلَّيْتُ فِي بَيْتِي قَالَ وَإِنْ

(۱۸۰۳۹) بنو دیل کے ایک آدمی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے ظہر کی نماز اپنے گھر میں پڑھی، اور اپنے اونٹوں کو لے کر نکلتا کہ چرواہوں کے حوالے کر دوں، راستے میں نبی کے پاس سے میرا گزر ہوا جو لوگوں کو نماز ظہر پڑھا رہے تھے، میں وہاں سے گزر گیا اور نبی ﷺ کے ساتھ شریک نہیں ہوا، جب میں اپنے اونٹ چرواہے کے حوالے کر کے واپس آیا تو کسی نے نبی ﷺ کے سامنے اس بات کا ذکر کر دیا، نبی ﷺ نے فرمایا جب تم ہمارے پاس سے گزر رہے تھے تو تمہیں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا تھا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے گھر میں نماز پڑھ چکا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اگرچہ تم نماز پڑھ چکے تھے (پھر بھی تمہیں نقلی نماز کی نیت سے شریک ہونا چاہئے تھا)

حَدِيثُ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت قیس بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۸۰۵۰) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ بْنِ

الْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ مَنَافٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ وَلِدْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفِيلِ فَتَعَنَّ لِدَانٍ وَلِدْنَا مَوْلِدًا وَاحِدًا [صححه الحاكم (۶۰۳/۲)]. وقال الترمذی: حسن غریب قال الألبانی: ضعیف الاسناد (الترمذی: ۳۶۱۹).

(۱۸۰۵۰) حضرت قیس بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل میں پیدا ہوئے تھے، اس اعتبار سے ہم دونوں کی پیدائش ایک ہی سال میں ہوئی تھی۔

حَدِيثُ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ رضی اللہ عنہ

حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۸۰۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي النَّجْمِ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ قَالَ الْمُطَّلِبُ وَلَمْ أَسْجُدْ مَعَهُمْ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ مُشْرِكٌ قَالَ الْمُطَّلِبُ فَلَا أَدْعُ السُّجُودَ لَهَا أَبَدًا [راجع: ۱۵۵۴۳].

(۱۸۰۵۱) حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم میں آیت سجدہ پر سجدہ تلاوت کیا اور تمام لوگوں نے بھی سجدہ کیا، لیکن میں نے سجدہ نہیں کیا کیونکہ میں اس وقت تک مشرک تھا، اس لئے اب میں کبھی اس میں سجدہ ترک نہیں کروں گا۔

(۱۸۰۵۲) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا رَبَاحٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ سُورَةَ النَّجْمِ فَسَجَدَ وَسَجَدَ مَنْ عِنْدَهُ فَرَفَعْتُ رَأْسِي وَابْتَيْتُ أَنْ أَسْجُدَ وَلَمْ يَكُنْ أَسْلَمَ يَوْمَئِذٍ الْمُطَّلِبُ وَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ لَا يَسْمَعُ أَحَدًا يَقْرَأُ بِهَا إِلَّا سَجَدَ مَعَهُ [راجع: ۱۵۵۴۴].

(۱۸۰۵۲) حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں سورہ نجم میں آیت سجدہ پر سجدہ تلاوت کیا اور تمام لوگوں نے بھی سجدہ کیا، لیکن میں نے سجدہ نہیں کیا کیونکہ میں اس وقت تک مشرک تھا، بعد میں وہ جس سے بھی اس کی تلاوت سنتے تو سجدہ کرتے تھے۔

حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمِيرَةَ الْأَزْدِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت عبدالرحمن بن ابی عمیرہ ازدی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۸۰۵۳) حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِیَّةٌ قَالَ حَدَّثَنِي بِحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ

نَقِیرُ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمِيرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ النَّاسِ نَفْسٌ مُسْلِمٍ يَقْبِضُهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تُحِبُّ أَنْ تَعُودَ إِلَيْكُمْ وَأَنْ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا غَيْرُ الشَّهِيدِ

(۱۸۰۵۳) حضرت ابن ابی عمیرہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا شہید کے علاوہ ہر مسلمان کی روح جب قبض ہوتی ہے تو اس کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ تمہارے پاس لوٹ آئے اور اسے دنیا و مافیہا کی نعمتیں مل جائیں۔

(۱۸۰۵۴) وَقَالَ ابْنُ أَبِي عَمِيرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ أَقْتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي الْمَدْرُ وَالْوَبْرُ

(۱۸۰۵۴) حضرت ابن ابی عمیرہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے اللہ کی راہ میں شہید ہونا اونٹوں اور بکریوں سے زیادہ محبوب ہے۔

(۱۸۰۵۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمِيرَةَ الْأَزْدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ مُعَاوِيَةَ وَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا وَاهْدِهِ [وَعَمَزَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَابْنُ حَجَرٍ. قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: صَحِيحٌ (الترمذی: ۳۸۴۲). قَالَ شُعَيْبٌ: رَجَالُهُ ثِقَاتٌ].

(۱۸۰۵۵) حضرت ابن ابی عمیرہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے حضرت امیر معاویہ رحمہ اللہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ! اسے ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا اور اس کے ذریعے ہدایت لوگوں تک پہنچا۔

حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت محمد بن طلحہ بن عبید اللہ رحمہ اللہ کی حدیث

(۱۸۰۵۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ نَظَرَ عُمَرُ إِلَى أَبِي عَبْدِ الْحَمِيدِ أَوْ ابْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ شَكَّ أَبُو عَوَّانَةَ وَكَانَ اسْمُهُ مُحَمَّدًا وَرَجُلٌ يَقُولُ لَهُ يَا مُحَمَّدُ لَعَلَّ اللَّهَ بِكَ وَقَعَلَ وَقَعَلَ قَالَ وَجَعَلَ يَسُبُّهُ قَالَ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عِنْدَ ذَلِكَ يَا ابْنَ زَيْدٍ اذْنُ مِنِّي قَالَ أَلَا أَرَى مُحَمَّدًا يُسَبُّ بِكَ لَا وَاللَّهِ لَا تُدْعَى مُحَمَّدًا مَا دُفْتُ حَتَّى لَسَمَاءُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ثُمَّ أُرْسِلَ إِلَيَّ يَنِي طَلْحَةَ لِيُغَيِّرَ أَهْلَهُمْ أَسْمَاءَهُمْ وَهُمْ يَوْمَئِذٍ سَبْعَةٌ وَسَيِّدُهُمْ وَأَكْبَرُهُمْ مُحَمَّدٌ قَالَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ أَنْشُدَكَ اللَّهَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هُوَ اللَّهُ إِنْ سَمَّيْتَنِي مُحَمَّدًا بِغَيْرِي إِلَّا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ قَوْمُوا لَا سَبِيلَ لِي إِلَى شَيْءٍ سَمَّاهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۸۰۵۶) عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رحمہ اللہ نے ابو عبد الحمید کو دیکھا جن کا نام ”محمد“ تھا، ایک

آدی ان سے کہہ رہا تھا کہ اے محمد! اللہ تمہارے ساتھ ایسا ایسا کرے، اور انہیں گالیاں دینے لگا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا اے ابن زید! میرے پاس آؤ، میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے نام کی وجہ سے نبی ﷺ کو برا بھلا کہا جا رہا ہے، آج کے بعد جب تک تم زندہ ہو، تمہیں محمد کہہ کر نہیں پکارا جائے گا، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا نام عبدالرحمن رکھ دیا، پھر بنو طلحہ کو بلا بھیجا تاکہ وہ اپنے اہل خانہ کے نام بدل لیں، وہ لوگ سات افراد تھے جن میں سب سے بڑے اور ان کے سربراہ محمد ہی تھے، محمد بن طلحہ کہنے لگے کہ امیر المؤمنین! میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا یہ نام نبی ﷺ ہی نے رکھا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جاؤ پھر جو نام انہوں نے رکھ دیا ہے، میں اسے تبدیل نہیں کر سکتا۔

حَدِیْثُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۸۰۵۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشَّخِيرِ أَنَّ عُثْمَانَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَالَ الشَّيْطَانِ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَبَيْنَ فِرَائِي قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ يَقَالُ لَهُ خَنْزَبٌ فَإِذَا أَنْتَ حَسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْهُ وَانْفُلْ عَنْ يَسَارِكَ ثَلَاثًا قَالَ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذَهَبَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِّي [صححه مسلم (۲۲۰۳)]. [ہتکرر بعدہ]

(۱۸۰۵۷) ایک مرتبہ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! میری نماز اور قراءت میں شیطان حائل ہو جاتا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا اس شیطان کا نام ”خَنْزَب“ ہے، جب تمہیں اس کا احساس ہو تو ”اعوذ باللہ“ پڑھ کر تین مرتبہ بائیں جانب تھکا کر دیا کرو، وہ کہتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا اور اللہ نے اسے مجھ سے دور کر دیا۔

(۱۸۰۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَالَ الشَّيْطَانِ كَذَكَرَ مَعْنَاهُ (۱۸۰۵۸) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۸۰۵۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَكُومَ قَوْمَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ مَنْ أَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ لِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَالْمَرِيضَ وَذَا الْحَاجَةِ فَإِذَا صَلَّى وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ [راجع: ۱۶۳۸۵]۔

(۱۸۰۵۹) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تم اپنی قوم کی امامت کرنا، اور جب امامت کرنا تو نماز مختصر پڑھانا کیونکہ لوگوں میں بچے، بوڑھے، کمزور، بیمار اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں البتہ جب تمہارا نماز پڑھیں تو جس طرح چاہیں پڑھیں۔

(۱۸۰۶۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ أَتَيْنَا عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ فِي يَوْمٍ جُمُعَةٍ لِنَعْرِضَ عَلَيْهِ مَصْحَفًا لَنَا عَلَى مَصْحَفِهِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْجُمُعَةُ أَمَرَنَا فَاغْتَسَلْنَا ثُمَّ أَتَيْنَا بِطَبِيبٍ فَطَعَّنَا ثُمَّ جِئْنَا الْمَسْجِدَ فَجَلَسْنَا إِلَى رَجُلٍ فَحَدَّثَنَا عَنْ الدَّجَالِ ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ فَقُمْنَا إِلَيْهِ فَجَلَسْنَا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ لِلْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةُ أَنْصَارٍ مِصْرُ بِمُلْتَقَى الْبَحْرَيْنِ وَمِصْرُ بِالْحَبِيرَةِ وَمِصْرُ بِالشَّامِ فَيَفْزَعُ النَّاسُ ثَلَاثَ فَرَغَاتٍ فَيَخْرُجُ الدَّجَالُ فِي أَعْرَاضِ النَّاسِ فَيَهْزِمُ مَنْ قَبْلَ الْمَشْرِقِ فَأَوَّلُ مِصْرٍ يَرِدُهُ الْمِصْرُ الَّذِي بِمُلْتَقَى الْبَحْرَيْنِ فَيَصِيرُ أَهْلُهُ ثَلَاثَ فِرَقٍ فِرْقَةٌ تَقُولُ نَشَامُهُ نَنْظُرُ مَا هُوَ وَفِرْقَةٌ تَلْحَقُ بِالْأَعْرَابِ وَفِرْقَةٌ تَلْحَقُ بِالْمِصْرِ الَّذِي يَلِيهِمْ وَمَعَ الدَّجَالِ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ السَّيِّجَانُ وَأَكْثَرُ تَبِعِهِ الْيَهُودُ وَالنِّسَاءُ ثُمَّ يَأْتِي الْمِصْرَ الَّذِي يَلِيهِ فَيَصِيرُ أَهْلُهُ ثَلَاثَ فِرَقٍ فِرْقَةٌ تَقُولُ نَشَامُهُ وَنَنْظُرُ مَا هُوَ وَفِرْقَةٌ تَلْحَقُ بِالْأَعْرَابِ وَفِرْقَةٌ تَلْحَقُ بِالْمِصْرِ الَّذِي يَلِيهِمْ بِغَرْبِ الشَّامِ وَيَنْحَازُ الْمُسْلِمُونَ إِلَى عَقَبَةِ أَفِيقٍ فَيَبْعَثُونَ سَرَحًا لَهُمْ فَيَصَابُ سَرَحُهُمْ فَيَسْتَدُّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ وَتُصِيبُهُمْ مَجَاعَةٌ شَدِيدَةٌ وَجَهْدٌ شَدِيدٌ حَتَّى إِنْ أَحَدَهُمْ لَيَحْرِقُ وَتَرَفُوسِهِ فَيَأْكُلُهُ فَيَنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ نَادَى مُنَادٍ مِنَ السَّحَرِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَتَاكُمْ الْغَوْتُ ثَلَاثًا فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ إِنَّ هَذَا لَصَوْتُ رَجُلٍ شَبَّانٍ وَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَيَقُولُ لَهُ أَمِيرُهُمْ رُوحُ اللَّهِ تَقْدِّمُ صَلِّ فَيَقُولُ هَذِهِ الْأُمَّةُ أُمَرَاءُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَيَتَقَدَّمُ أَمِيرُهُمْ فَيُصَلِّي فَإِذَا لَضَى صَلَاتُهُ أَخَذَ عِيسَى حَرْبَتَهُ فَيَنْهَبُ نَحْوَ الدَّجَالِ فَإِذَا رَأَاهُ الدَّجَالُ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الرَّصَاصُ فَيَضَعُ حَرْبَتَهُ بَيْنَ ثَنَدُوتَيْهِ فَيَقْتُلُهُ وَيَنْهَزِمُ أَصْحَابُهُ فَلَيْسَ يَوْمَئِذٍ شَيْءٌ يُوَارِي مِنْهُمْ أَحَدًا حَتَّى إِنْ الشَّجَرَةَ لَتَقُولُ يَا مُؤْمِنُ هَذَا كَافِرٌ وَيَقُولُ الْحَبَشِيُّ يَا مُؤْمِنُ هَذَا كَافِرٌ [انظر ما بعده]

(۱۸۰۶۰) ابونضرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن ہم لوگ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تاکہ اپنے مصحف کا ان کے مصحف کے ساتھ تقابل کر سکیں؟ جب جمعہ کا وقت قریب آیا تو انہوں نے ہمیں حکم دیا اور ہم نے غسل کیا، پھر ہمارے پاس خوشبو لائی گئی جو ہم نے لگائی، پھر ہم مسجد میں آ کر ایک آدمی کے پاس بیٹھ گئے، اس نے ہمیں دجال کے متعلق حدیث سنانا شروع کر دی، اسی اثناء میں حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بھی آ گئے، ہم ان کے احترام میں کھڑے ہو گئے، انہوں نے ہمیں بیٹھنے کے لئے کہا اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مسلمانوں کے تین شہر ہوں گے، ایک شہر دو سمندروں کے سنگم پر واقع ہوگا، ایک حیرہ میں اور ایک شام میں۔

لوگوں پر تین مرتبہ خوف و ہراس کے واقعات پیش آئیں گے، پھر دجال کا خروج ہو جائے گا اور وہ اہل مشرق کو شکست دے دے گا، پھر سب سے پہلے وہ اس شہر پر حملہ کرے گا جو دو سمندروں کے سنگم پر واقع ہوگا، وہاں کے لوگ تین گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے، ایک فرقہ تو کھڑا ہوگا اور کہے گا کہ ہم اس کے پاس جا کر دیکھتے ہیں کہ وہ ہے کیا؟ دوسرا گروہ دیہاتیوں میں

جا ملے گا اور تیسرا گروہ قریب کے شہر میں نخل ہو جائے گا، اس وقت دجال کی معیت میں ستر ہزار افراد ہوں گے جنہوں نے سبز چادریں اوڑھ رکھی ہوں گی اور اس کے اکثر پیروکار یہودی اور عورتیں ہوں گی۔

پھر وہ دوسرے شہر کا رخ کرے گا تو وہاں کے لوگ بھی اسی طرح تین گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے (جیسا کہ ابھی گذرا) اس طرح مسلمان سٹ کر "افیق" نامی کھائی میں جمع ہو جائیں گے، پھر وہ اپنا ایک دستہ مقابلہ کے لئے بھیجیں گے لیکن وہ سب شہید ہو جائیں گے، اس وقت مسلمان بڑی سختی کا شکار ہوں گے، انہیں شدید بھوک اور انتہائی پریشانی کا سامنا ہوگا، حتیٰ کہ ایک آدمی اپنی کمان کی تانت جلا کر اسے کھانے لگے گا۔

ابھی وہ انہی حالات میں ہوں گے کہ ایک دن صبح کے وقت ایک منادی آواز لگائے گا اے لوگو! تمہارے پاس فریاد رس آ پہنچا، لوگ آپس میں کہیں گے کہ یہ تو کسی پیٹ بھرے ہوئے آدمی کی آواز ہے، اسی وقت نماز فجر کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا، مسلمانوں کا امیر (امام مہدی علیہ السلام) ان سے درخواست کرے گا کہ اے روح اللہ! آگے بڑھ کر نماز پڑھائیے، وہ فرمائیں گے کہ اس امت کے لوگ ہی ایک دوسرے پر امیر ہیں، لہذا ان کا امیر ہی آگے بڑھ کر نماز پڑھائے۔

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز سے فارغ ہوں گے تو اپنا نیزہ لے کر دجال کی طرف روانہ ہوں گے، دجال جب انہیں دیکھے گا تو سیسے کی طرح پھٹنے لگے گا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا نیزہ اس کی چھاتیوں کے درمیان ماریں گے، اور اسے قتل کر ڈالیں گے، اس کے پیروکار (فکست کھائیں گے، اور اس دن کوئی چیز ایسی نہ ہوگی، جو انہیں اپنے پیچھے چھپالے، حتیٰ کہ درخت بھی کہے گا کہ اے مؤمن! یہ کافر ہے، اور پتھر بھی کہیں گے کہ اے مؤمن! یہ کافر ہے۔

(۱۸۰۶۱) حَدَّثَنَا عُفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ آتَيْنَا عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ لِنَعْرِضَ عَلَيْهِ مِصْحَفًا لَنَا عَلَى مُصْحَفِهِ فَلَمْ نَكْرِ مَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَلَيْسَ شَيْءٌ يَوْمَئِذٍ يَجُوزُ مِنْهُمْ أَحَدًا وَقَالَ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الرِّصَاصُ

(۱۸۰۶۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۸۰۶۲) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا لَبَّيْ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ أَنَّ مُطَرِّفًا رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ بْنِ صَعْصَعَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ التَّقْفِيَّ دَعَا لَهُ بَلَكْنَ لِيَسْقِيَهُ قَالَ مُطَرِّفُ إِنِّي صَانِمٌ فَقَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الصِّيَامُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ كَجُنَّةٍ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ [راجع: ۱۶۳۸۱]۔

(۱۸۰۶۲) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے روزہ اسی طرح کی ڈھال ہے جیسے میدان جنگ میں تم ڈھال استعمال کرتے ہو۔

(۱۸۰۶۲) وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صِيَامٌ حَسَنٌ ذَلَالَةٌ أَبَاحٍ مِنَ الشَّهْرِ [راجع: ۱۶۳۸۸]۔

(۱۸۰۶۳) اور میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بہترین روزہ ہر مہینے میں تین دن ہوتے ہیں۔

(۱۸۰۶۴) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَنَادَى كُلَّ لَيْلَةٍ سَاعَةً فِيهَا مُنَادٍ هَلْ مِنْ دَاعٍ فَأَسْتَجِيبَ لَهُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَأُعْطِيَهُ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأُغْفِرَ لَهُ [راجع مسند طلق بن علي، ۱۶۳۸۹، ۱۶۳۹۰، ۱۶۳۹۱] [انظر: ۱۸۰۷۸]

(۱۸۰۶۴) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا ہر رات ایک منادی اعلان کرتا ہے کہ میں اپنے بندوں کے متعلق کسی دوسرے سے نہیں پوچھوں گا، کون ہے جو مجھ سے دعا کرے اور میں اس کی دعا قبول کر لوں؟ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے اور میں اسے عطا کروں؟ یہ اعلان صبح صادق تک ہوتا رہتا ہے اور کون ہے جو مجھ سے معافی مانگے کہ میں اسے معاف کر دوں؟

(۱۸۰۶۵) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ وَامْرَأَةٍ مِنْ قَيْسٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخَذَهُمَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي عَطِينِي وَعَمِدِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَهْدِيكَ لِأَرْشِدِ أَمْرِي وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي [راجع: ۱۶۳۷۷]۔

(۱۸۰۶۵) حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ اور بنو قیس کی ایک خاتون سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اے اللہ! میرے گناہوں، لغزشوں اور اور جان بوجھ کر کیے جانے والے گناہوں کو معاف فرما، اے اللہ! میں تجھ سے اپنے معاملات میں رشد و ہدایت کا طلب گار ہوں اور اپنے نفس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

(۱۸۰۶۶) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اجْعَلْنِي إِمَامَ قَوْمِي قَالَ اقْتِدِ بِأَضْعَفِهِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَدَّنَا لَا يَأْخُذْ عَلَيَّ أَذَاهُ أَجْرًا [راجع: ۱۶۳۷۹]۔

(۱۸۰۶۶) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک مرتبہ بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے میری قوم کا امام مقرر کر دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا تم اپنی قوم کے امام ہو، سب سے کمزور آدمی کا خیال رکھ کر نماز پڑھانا، اور ایک مؤذن مقرر کر لو جو اپنی اذان پر کوئی تنخواہ نہ لے۔

(۱۸۰۶۷) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ الْمَدِينِيُّ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ السُّلَمِيُّ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَخَذَهُ وَجَعٌ قَدْ كَادَ يَبْطُلُهُ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ ضَعْ يَمِينَكَ عَلَى مَكَانِكَ الَّتِي تَشْتَكِي فَاْمْسَحْ بِهَا سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ فِي كُلِّ مَسْحَةٍ [انخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (۱: ۱۰۰)] هذا

الحديث مرسل، وقد قال شعيب، اسناده صحيح، [تقدم مرفوعاً، ۱۶۳۷۶]۔

(۱۸۰۶۷) حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مجھے ایسی تکلیف ہوئی جس نے مجھے موت کے قریب پہنچا دیا، نبی ﷺ عیادت کے لئے تشریف لائے اور فرمایا اپنے دائیں ہاتھ کو تکلیف کی جگہ پر رکھ کر سات مرتبہ یوں کہو ”اعوذ بعزة الله و قدرته من شر ما اجد“ (میں نے ایسا ہی کیا، اور اللہ نے میری تکلیف کو دور کر دیا)۔

(۱۸۰۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ يَعْنِي مُحَمَّدًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَوْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ كَثِيرٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ دُعِيَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ إِلَى خِتَانِ قَاتِي أَنْ يُجِيبَ لِقَبِيلَ لَهُ فَقَالَ إِنَّا كُنَّا لَا نَأْتِي الْخِتَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نُدْعَى لَهُ

(۱۸۰۶۸) حسن بخیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کو کسی بچے کے ختنہ کے موقع پر بلایا گیا، انہوں نے آنے سے انکار کر دیا، کسی نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں ہم لوگ ایسے مواقع پر جاتے تھے اور نہ ہی کوئی ہمیں بلاتا تھا۔

(۱۸۰۶۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ فَأَمَرَنِي بِلَبَنِ لِقَحْصَةٍ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ كَجُنَّةِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ [راجع: ۱۶۳۸۱]۔

(۱۸۰۶۹) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے روزہ اسی طرح کی ڈھال ہے جیسے میدان جنگ میں تم ڈھال استعمال کرتے ہو۔

(۱۸۰۷۰) وَصِيَامٌ حَسَنٌ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ [راجع: ۱۶۳۸۸]۔

(۱۸۰۷۰) بہترین روزہ ہر مہینے میں تین دن ہوتے ہیں۔

(۱۸۰۷۱) قَالَ وَكَانَ آخِرُ شَيْءٍ عَاهَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَنْ قَالَ جَوِّزْ فِي صَلَاتِكَ وَأَقْدِرْ النَّاسَ بِأَضْعَفِهِمْ فَإِنَّ مِنْهُمْ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَالْحَاجَةَ [راجع: ۱۶۳۷۹]۔

(۱۸۰۷۱) اور نبی ﷺ نے مجھے طائف بھیجتے وقت سب سے آخر میں جو وصیت کی تھی وہ یہ تھی کہ اے عثمان! نماز مختصر پڑھانا کیونکہ لوگوں میں بوڑھے اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔

(۱۸۰۷۲) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ فَلَدَّكَرَ مَعْنَاهُ

(۱۸۰۷۲) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۸۰۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَعَفَّانُ الْمَعْنَى فَلَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ ابْنَ عَامِرٍ اسْتَعْمَلَ كِلَابَ بْنَ أُمَيَّةَ عَلَى الْإِهْلَةِ وَعُثْمَانَ بْنُ أَبِي الْعَاصِ فِي أَرْضِهِ فَأَتَاهُ عُثْمَانُ فَقَالَ سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ فِي حَدِيثِهِ يَقُولُ إِنَّ فِي اللَّيْلِ سَاعَةً تَفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ يَنَادِي مُنَادٍ هَلْ مِنْ دَاعٍ فَاسْتَجِيبَ لَهُ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَاغْفِرْ لَهُ قَالََا جَمِيعًا وَإِنَّ دَاوُدَ خَرَجَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ لَا يَسْأَلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَحَدًا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ سَاحِرًا أَوْ عَشَارًا فَدَعَا كِلَابَ بَقْرُوقٍ فَرَكِبَ فِيهِ وَانْخَدَرَ إِلَى ابْنِ عَامِرٍ فَقَالَ دُونَكَ عَمَلُكَ قَالَ لِمَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بِكَذَا وَكَذَا [راجع: ۱۸۰۶۴].

(۱۸۰۷۳) حسن بخاری کہتے ہیں کہ ابن عامر نے ایلہ پر کلاب بن امیہ کو عامل مقرر کر دیا، اس وقت حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ اپنی زمین میں تھے، وہ کلاب کے پاس پہنچے اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رات کے وقت ایک گھڑی ایسی آتی ہے جس میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے کہ ہے کوئی مانگنے والا جسے میں عطاء کروں؟ ہے کوئی دعا کرنے والا کہ میں قبول کر لوں؟ ہے کوئی اپنے گناہوں کی معافی مانگنے والا کہ میں اسے معاف کر دوں؟ راوی مزید یہ بھی کہتے ہیں کہ داؤد ایک مرتبہ رات کے وقت نکلے اور کہنے لگے کہ جو شخص بھی اللہ سے کوئی سوال کرے گا، اللہ اسے وہ ضرور عطاء فرمادے گا الا یہ کہ وہ جادوگر ہو یا فلیس وصول کرنے والا ہو، یہ حدیث سن کر کلاب نے اپنی سواری منگوائی، اس پر سوار ہو کر ابن عامر کے پاس پہنچے اور اس سے کہا کہ اپنا عہدہ سنبھال لو، اس نے وجہ پوچھی تو کہنے لگے کہ ہمیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسی حدیث سنائی ہے۔

(۱۸۰۷۴) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّ وَفْدَ ثَقِيفٍ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنزَلَهُمُ الْمَسْجِدَ لِيَكُونَ أَرْقَى لِقُلُوبِهِمْ فَاسْتَرْطَوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يُحْشَرُوا وَلَا يُعْشَرُوا وَلَا يُعْبَرُوا وَلَا يُسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ غَيْرُهُمْ قَالَ لَقَالَ إِنَّ لَكُمْ أَنْ لَا تُحْشَرُوا وَلَا تُعْشَرُوا وَلَا يُسْتَعْمَلَ عَلَيْكُمْ غَيْرُكُمْ [صححه ابن خزيمة: (۱۳۲۸) وقال الألبانی: ضعيف (ابو داود: ۳۰۲۶)، قال شعب: رجاله ثقات].

(۱۸۰۷۳) حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنو ثقیف کا ایک وفد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، نبی ﷺ نے انہیں مسجد میں ٹھہرایا تاکہ ان کے دل نرم ہو جائیں، انہوں نے قبول اسلام کے لئے نبی ﷺ کے سامنے یہ شرائط رکھیں کہ وہ جہاد میں شرکت نہیں کریں گے، زکوٰۃ نہیں دیں گے، نماز نہیں پڑھیں گے اور باہر کے کسی آدمی کو ان کا امیر مقرر نہیں کیا جائے گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا تمہاری یہ شرط قبول ہے کہ تمہیں جہاد کے لئے نہیں بلایا جائے گا، تم سے (سال گزرنے سے پہلے یا صاحب نصاب نہ ہونے کی صورت میں) زکوٰۃ بھی وصول نہیں کی جائے گی، اور باہر کے کسی آدمی کو تم پر امیر بھی مقرر نہیں کیا جائے گا۔

(۱۸۰۷۵) وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا خَيْرَ لِي فِي دِينٍ لَا رُكُوعَ فِيهِ

(۱۸۰۷۵) اور نبی ﷺ نے فرمایا اس دین میں کوئی خیر نہیں جس میں رکوع (نماز) نہ ہو۔

(۱۸۰۷۶) قَالَ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي الْقُرْآنَ وَاجْعَلْنِي إِمَامًا قَوْمِي

(۱۸۰۷۶) حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے قرآن سکھا دیجئے اور مجھے میری قوم کا امام مقرر کر دیجئے۔

(۱۸۰۷۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ

أَبِي الْعَاصِ أَنَّ آخِرَ مَا قَارَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّيْتَ بِقَوْمٍ فَخَفِّفْ بِهِمْ حَتَّى

وَقَلْتَ لِي أَقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ [انظر: ۱۸۰۷۹]

(۱۸۰۷۷) حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آخری مرتبہ جب وہ نبی ﷺ سے رخصت ہوئے تو نبی ﷺ نے

فرمایا جب تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ تو ہلکی پڑھاؤ، حتیٰ کہ نبی ﷺ نے میرے لیے سورہ اقرأ باسم ربك الذي خلق کی مقدار

متعین فرمادی۔

(۱۸۰۷۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنَادِي كُلُّ لَيْلَةٍ مُنَادٍ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَأُعْطِيَهُ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأُغْفِرَ لَهُ

هَلْ مِنْ دَاعٍ فَأُسْتَجِيبَ لَهُ [راجع: ۱۸۰۷۳]

(۱۸۰۷۸) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا ہر رات ایک منادی اعلان کرتا ہے کہ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے اور

میں اس کی دعا قبول کر لوں؟ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے اور میں اسے عطا کروں؟ یہ اعلان صبح صادق تک ہوتا رہتا ہے

اور کون ہے جو مجھ سے معافی مانگے کہ میں اسے معاف کر دوں؟

(۱۸۰۷۹) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُثَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ الثَّقَفِيُّ عَنْ

عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّ آخِرَ كَلَامٍ كَلَّمَنِي بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ اسْتَعْمَلَنِي عَلَى

الطَّائِفِ لَقَالَ خَفِّفْ الصَّلَاةَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى وَقَلْتَ لِي أَقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ وَأَشْبَاهَهَا مِنَ الْقُرْآنِ

(۱۸۰۷۹) حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آخری مرتبہ جب وہ نبی ﷺ سے رخصت ہوئے تو نبی ﷺ نے

فرمایا جب تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ تو ہلکی پڑھاؤ، حتیٰ کہ نبی ﷺ نے میرے لیے سورہ اقرأ باسم ربك الذي خلق کی مقدار

متعین فرمادی۔

(۱۸۰۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْلَى الطَّائِفِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

الْحَكَمِ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ يَقُولُ اسْتَعْمَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الطَّائِفِ

وَكَانَ آخِرَ مَا عَاهَدَهُ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَفِّفْ عَلَى النَّاسِ الصَّلَاةَ

(۱۸۰۸۰) حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے طائف پر مقرر فرمایا تھا اور سب سے آخری

وصیت یہ فرمائی تھی کہ جب تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ تو ہلکی پڑھاؤ۔

(۱۸۰۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا هُرَيْمٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا إِذْ شَخَصَ بَصَرُهُ ثُمَّ صَوَّبَهُ حَتَّى كَادَ أَنْ يُلْزِقَهُ بِالْأَرْضِ قَالَ ثُمَّ شَخَصَ بَصَرُهُ فَقَالَ إِنِّي أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَضَعَ هَذِهِ الْآيَةَ بِهَذَا الْمَوْضِعِ مِنْ هَذِهِ السُّورَةِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ [النحل: ۹۰].

(۱۸۰۸۱) حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اچانک آپ ﷺ کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں اور آپ ﷺ اتنے نیچے ہوئے کہ زمین سے لگنے کے قریب ہو گئے، تھوڑی دیر بعد آپ ﷺ نے آنکھیں اوپر کیں اور فرمایا کہ ابھی ابھی میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے تھے اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں یہ آیت فلاں سورت کی فلاں جگہ پر رکھ لوں، إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى.....

حَدِيثُ زِيَادِ بْنِ لَبِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۸۰۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ زِيَادِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ وَذَلِكَ عِنْدَ أَوَانٍ ذَهَابِ الْعِلْمِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَنُقَرِّئُهُ أَبْنَانًا وَبُقَرْنَاهُ أَبْنَانًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ نِكَلْنِكَ أُمِّكَ يَا ابْنَ أُمِّ لَبِيدٍ إِنْ كُنْتُ لَأَرَاكَ مِنْ أَهْلِ رَجُلٍ بِالْعَدِيَّةِ أَوْلَى مِنْ هَذِهِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى يَقْرَأُونَ التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ فَلَا يَنْتَفِعُونَ بِمَا فِيهِمَا بِشَيْءٍ [راجع: ۱۷۶۱۲].

(۱۸۰۸۲) حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے کسی چیز کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ یہ علم ضائع ہونے کے وقت ہوگا، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم خود بھی قرآن پڑھتے ہیں اور اپنے بچوں کو بھی پڑھاتے ہیں، پھر وہ اپنے بچوں کو پڑھاتے ہیں اور یہ سلسلہ یونہی قیامت تک چلا رہے گا تو علم کیسے ضائع ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا اے ابن ام لبید! تیری ماں تجھے گم کر کے روئے، میں تو سمجھتا تھا کہ تم مدینہ کے بہت سمجھدار آدمی ہو، کیا یہ یہود و نصاریٰ تو رات اور انجیل نہیں پڑھتے؟ دراصل یہ لوگ اس میں موجود تعلیمات سے معمولی سا فائدہ بھی نہیں اٹھاتے۔

(۱۸۰۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ لَبِيدٍ النَّصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَوَانُ ذَهَابِ الْعِلْمِ قَالَ شُعْبَةُ أَوْ قَالَ هَذَا أَوَانُ انْقِطَاعِ الْعِلْمِ فَقُلْتُ وَهِيَ كِتَابُ اللَّهِ نَعْلَمُهُ أَبْنَانًا وَيُعَلِّمُهُ أَبْنَانًا قَالَ نِكَلْنِكَ أُمِّكَ

ابْنُ لَبِيدٍ مَا كُنْتُ أَحْسَبُكَ إِلَّا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ الْيَسَّ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فِيهِمْ كِتَابُ اللَّهِ تَعَالَى قَالَ شُعْبَةُ أَوْ قَالَ الْيَسَّ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فِيهِمْ التَّوْرَةُ وَالْإِنْجِيلُ ثُمَّ لَمْ يَنْتَفِعُوا مِنْهُ بِشَيْءٍ أَوْ قَالَ الْيَسَّ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى أَوْ أَهْلُ الْكِتَابِ شُعْبَةُ يَقُولُ ذَلِكَ فِيهِمْ كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

(۱۸۰۸۳) حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے کسی چیز کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ یہ علم ضائع ہونے کے وقت ہوگا، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم خود بھی قرآن پڑھتے ہیں اور اپنے بچوں کو بھی پڑھاتے ہیں، پھر وہ اپنے بچوں کو پڑھاتے ہیں اور یہ سلسلہ یونہی قیامت تک چلتا رہے گا تو علم کیسے ضائع ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا اے ابن ام لبید! تیری ماں تجھے گم کر کے روئے، میں تو سمجھتا تھا کہ تم مدینہ کے بہت سمجھدار آدمی ہو، کیا یہ یہود و نصاریٰ تورات اور انجیل نہیں پڑھتے؟ دراصل یہ لوگ اس میں موجود تعلیمات سے معمولی سا فائدہ بھی نہیں اٹھاتے۔

حَدِيثُ عَبْدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبید بن خالد سلمی رضی اللہ عنہ حدیثیں

(۱۸۰۸۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ قَالَ أَخْبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقِيلَ أَحَدُهُمَا وَمَاتَ الْآخَرُ بَعْدَهُ فَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُمْ قَالُوا دَعَوْنَا لَهُ اللَّهُمَّ الْحَقُّهُ بِصَاحِبِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِنَ صَلَاحَهُ بَعْدَ صَلَاحِهِ وَأَبْنَ صَوْمَهُ بَعْدَ صَوْمِهِ وَأَبْنَ عَمَلَهُ بَعْدَ عَمَلِهِ شَكَتْ فِي الصَّلَاةِ وَالْعَمَلِ شُعْبَةُ لِي أَحَدِهِمَا الَّذِي بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ [راجع: ۱۶۱۷۱]۔

(۱۸۰۸۳) حضرت عبید بن خالد سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے دو آدمیوں کے درمیان ”مواخات“ فرمائی، ان میں سے ایک تو نبی ﷺ کے زمانے میں پہلے شہید ہو گیا اور کچھ عرصے بعد دوسرا طبعی طور پر فوت ہو گیا، لوگ اس کے لئے دعاء کرنے لگے، نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ کیا دعاء کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کیا کہ یہ کہہ رہے ہیں اے اللہ! اس کی بخشش فرما، اس پر رحم فرما اور اے اس کے ساتھی کی رفاقت عطاء فرما، نبی ﷺ نے فرمایا تو پھر شہید ہونے والے کے بعد اس کی پڑھی جانے والی نمازیں کہاں گئیں؟ جو روزے اس نے بعد میں رکھے یا جو بھی اعمال کیے، وہ کہاں جائیں گے؟ ان دونوں کے درمیان تو زمین و آسمان سے بھی زیادہ فاصلہ ہے۔

(۱۸۰۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبِيعَةَ السُّلَمِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ خَالِدٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخْبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(۱۸۰۸۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۸۰۸۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْثَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَو بْنَ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ أَخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقُتِلَ أَحَدُهُمَا وَمَاتَ الْآخَرُ بَعْدَهُ فَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُمْ قَالُوا دَعَوْنَا لَهُ أَنْ يُغْفَرَ لَهُ وَأَنْ يَرْحَمَهُ وَأَنْ يُلْحِقَهُ بِصَاحِبِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ صَلَاتَهُ بَعْدَ صَلَاتِهِ وَعَمَلُهُ بَعْدَ عَمَلِهِ أَوْ صِيَامُهُ بَعْدَ صِيَامِهِ قَالَ إِنَّ مَا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ [مكرر ما قبله]۔

(۱۸۰۸۷) حضرت عبید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے دو آدمیوں کے درمیان ”مواخات“ فرمائی، ان میں سے ایک تو نبی ﷺ کے زمانے میں پہلے شہید ہو گیا اور کچھ عرصے بعد دوسرا طبعی طور پر فوت ہو گیا، لوگ اس کے لئے دعاء کرنے لگے، نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ کیا دعاء کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کیا کہ یہ کہہ رہے ہیں اے اللہ! اس کی بخشش فرما، اس پر رحم فرما اور اسے اس کے ساتھی کی رفاقت عطا فرما، نبی ﷺ نے فرمایا تو پھر شہید ہونے والے کے بعد اس کی پڑھنی جانے والی نمازیں کہاں گئیں؟ جو روزے اس نے بعد میں رکھے یا جو بھی اعمال کیے، وہ کہاں جائیں گے؟ ان دونوں کے درمیان تو زمین و آسمان سے بھی زیادہ فاصلہ ہے۔

(۱۸۰۸۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ أَوْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَوْتُ الْفَجَاءَةِ أَخَذَهُ أَسْفٌ [راجع: ۱۵۵۷۷]۔

(۱۸۰۸۷) حضرت عبید بن خالد رضی اللہ عنہ ”جو کہ صحابی تھے“ سے مروی ہے کہ ناگہانی موت افسوسناک موت ہے۔

(۱۸۰۸۸) وَحَدَّثَ بِهِ مَرْثَةُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۵۵۷۸]۔

(۱۸۰۸۸) گذشتہ حدیث مرفوعاً بھی مروی ہے۔

(۱۸۰۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَوْتِ الْفَجَاءَةِ أَخَذَهُ أَسْفٌ (۱۸۰۸۹) حضرت عبید بن خالد رضی اللہ عنہ ”جو کہ صحابی تھے“ سے مروی ہے کہ ناگہانی موت افسوسناک موت ہے۔

حَدِيثُ مُعَاذِ ابْنِ عَفْرَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۸۰۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ عَنْ جَدِّهِ مُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ الْقُرَشِيِّ أَنَّهُ طَافَ بِالْبَيْتِ مَعَ مُعَاذِ ابْنِ عَفْرَاءَ بَعْدَ الْعَصْرِ أَوْ بَعْدَ الصُّبْحِ فَلَمْ يُصَلِّ لَسَأَلَتْهُ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاتَيْنِ بَعْدَ الْعِذَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ [قال الألباني: ضعيف الاسناد (النسائي: ۲۵۸/۱). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف]. [انظر ما بعده].

(۱۸۰۹۰) نصر بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ انہوں نے نماز عصر کے بعد حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کیا، طواف کے بعد انہوں نے دو گانہ طواف نہیں پڑھا، میں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا دو نمازوں کے بعد نقلی نماز نہیں ہے، نماز فجر کے بعد، طلوع آفتاب تک، اور نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک۔

(۱۸۰۹۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ نَصْرَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَدِّهِ مُعَاذِ ابْنِ عَفْرَاءَ أَنَّهُ طَافَ مَعَ مُعَاذِ ابْنِ عَفْرَاءَ فَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَ الْعَصْرِ أَوْ بَعْدَ الصُّبْحِ فَقَالَ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُصَلِّيَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى أَوْ يَقُولُ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ

(۱۸۰۹۱) نصر بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ انہوں نے نماز عصر کے بعد حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کیا، طواف کے بعد انہوں نے دو گانہ طواف نہیں پڑھا، میں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا دو نمازوں کے بعد نقلی نماز نہیں ہے، نماز فجر کے بعد، طلوع آفتاب تک، اور نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک۔

حَدِيثُ ثَابِتِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ وَدِيعَةَ رضی اللہ عنہ

حضرت ثابت بن یزید بن ودیعہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۸۰۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ يُحَدِّثُ عَنْ ثَابِتِ ابْنِ وَدِيعَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ بِصِيبٍ قَدْ اخْتَرَسَهَا فَبَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى حَبِّ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ أُمَّةً مَسَحَتْ فَلَا أَدْرِي لَعَلَّ هَذَا مِنْهَا [انظر: ۲۳۷۰].

(۱۸۰۹۲) حضرت ثابت بن یزید بن ودیعہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک آدمی چند عدد گویہ شکلوں کے لایا، نبی ﷺ نے ان میں سے ایک گویہ کو الٹ پلٹ کر دیکھا اور فرمایا کہ ایک امت کی شکلیں مسخ کر دی گئی تھیں، مجھے معلوم نہیں کہ شاید یہ وہی ہو۔

(۱۸۰۹۲) حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهَبٍ يُحَدِّثُ عَنْ ثَابِتِ ابْنِ

وَدِيعَةُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبَابٍ قَدْ اخْتَرَشَهَا قَالَ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَيَقْلِبُهُ وَقَالَ إِنَّ أُمَّةً مُسِيخَتْ فَلَا يُدْرَى مَا فَعَلْتُ وَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلَّ هَذَا مِنْهَا

(۱۸۰۹۳) حضرت ثابت بن جثوہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی چند عدد گوہ شکار کر کے لایا، نبی ﷺ نے ان میں سے ایک گوہ کو الٹ پلٹ کر دیکھا اور فرمایا کہ ایک امت کی شکلیں مسخ کر دی گئی تھیں، مجھے معلوم نہیں کہ شاید یہ وہی ہو۔

(۱۸۰۹۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عِدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ ثَابِتِ ابْنِ وَدِيعَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي قَزَازَةَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبَابٍ قَالَ فَجَعَلَ يَقْلِبُ ضَبًّا مِنْهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ إِنَّ أُمَّةً مُسِيخَتْ قَالَ وَاسْكُرْ عَلَيَّ أَنَّهُ قَالَ مَا أَدْرِي لَعَلَّ هَذَا مِنْهَا

(۱۸۰۹۳) حضرت ثابت بن جثوہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں بنو قزازہ کو ایک آدمی چند عدد گوہ شکار کر کے لایا، نبی ﷺ نے ان میں سے ایک گوہ کو الٹ پلٹ کر دیکھا اور فرمایا کہ ایک امت کی شکلیں مسخ کر دی گئی تھیں، مجھے معلوم نہیں کہ شاید یہ وہی ہو۔

(۱۸۰۹۵) قَالَ شُعْبَةُ وَقَالَ حُصَيْنٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ حَدِيقَةَ قَالَ فَذَكَرَ شَيْئًا نَحْنُوا مِنْ هَذَا قَالَ فَلَمْ يَأْمُرْهُ وَلَمْ يَنْهَ أَحَدًا عَنْهُ

(۱۸۰۹۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۸۰۹۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ الْجُهَنِيُّ عَنْ ثَابِتِ بْنِ يَزِيدِ ابْنِ وَدَاعَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ اصْطَفَيْنَا ضَبَابًا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَقَارِيهِ قَالَ فَطَبَخَ النَّاسُ وَشَوُّوا قَالَ فَاتَّخَذْتُ ضَبًّا فَشَوَيْتُهُ فَاتَّيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاتَّخَذَ عُوْدًا فَجَعَلَ يَقْلِبُ بِهِ أَصَابِعَهُ أَوْ يَعْدُّهَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُسِيخَتْ ذَوَابٌّ فِي الْأَرْضِ وَإِنِّي لَا أَدْرِي أَيُّ الذَّوَابِّ هِيَ قَالَ قُلْتُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَوُّوا قَالَ فَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ وَلَمْ يَنْهَهُمْ عَنْهُ

(۱۸۰۹۶) حضرت ثابت بن یزید جثوہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ کسی غزوے میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، ہم نے گوہ کا شکار کیا، لوگ اسے پکانے اور بھوننے لگے، میں نے بھی ایک گوہ کو لے کر اسے بھونا، اور نبی ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا اور اسے نبی ﷺ کے سامنے رکھ دیا، نبی ﷺ نے ایک ڈنڈی سے اسے الٹ پلٹ کر دیکھا اور فرمایا بنی اسرائیل کے جانوروں میں سے ایک نسل کی شکل مسخ کر دی گئی تھی، مجھے معلوم نہیں کہ وہ کون سا جانور تھا، میں نے عرض کیا کہ لوگ تو اسے بھون بھون کر کھا رہے ہیں، نبی ﷺ نے اسے خود تناول فرمایا اور نہ دوسروں کو روکا۔

(۱۸۰۹۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَفَّانُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ الْحَكَمُ أَخْبَرَنِي عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ ثَابِتِ ابْنِ وَدِيعَةَ قَالَ إِنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ فَقَالَ أُمَّةٌ مُسِيخَتْ وَاللَّهِ أَعْلَمُ قَالَ عَفَّانُ فَاللَّهُ أَعْلَمُ | النظر: ۲۴۲۸۵ |

(۱۸۰۹۷) حضرت ثابت بن جبر سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی چند عدد گوہ شکار کر کے لایا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایک امت کی شکلیں مسخ کر دی گئی تھیں، مجھے معلوم نہیں کہ شاید یہ وہی ہو۔

حَدِيثُ نَعِيمِ بْنِ النَّحَامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت نعیم بن نحام رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۸۰۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ شَيْخٍ سَمِعَهُ عَنْ نَعِيمِ بْنِ النَّحَامِ قَالَ سَمِعْتُ مُؤَذِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ وَأَنَا فِي لِحَافِي فَتَمَنَّيْتُ أَنْ يَقُولَ صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ فَلَمَّا بَلَغَ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ ثُمَّ سَأَلْتُ عَنْهَا إِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَهُ بِذَلِكَ (۱۸۰۹۸) حضرت نعیم بن نحام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رات کو بہت سردی ہو رہی تھی، مؤذن نے اذان شروع کر دی، تو میں اپنے لحاف میں یہ تمنا کرنے لگا کہ کاش! یہ کہہ دے، اپنے اپنے خیموں میں نماز پڑھ لو، جب وہ ”حی علی الفلاح“ پر پہنچا تو اس نے منادی کر دی کہ اپنے اپنے خیموں میں نماز پڑھ لو، بعد میں میں نے اس سے اس کے متعلق پوچھا تو اس نے مجھے بتایا کہ نبی ﷺ نے ہی انہیں یہ حکم دیا تھا۔

(۱۸۰۹۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ حَبَّانٍ عَنْ نَعِيمِ بْنِ النَّحَامِ قَالَ نُودِيَ بِالصُّبْحِ فِي يَوْمٍ بَارِدٍ وَأَنَا فِي مِرْطِ امْرَأَتِي فَقُلْتُ لَيْتَ الْمُنَادِيَ قَالَ مَنْ قَعَدَ فَلَا حَرَجَ عَلَيْهِ فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ أَذَانِهِ وَمَنْ قَعَدَ فَلَا حَرَجَ عَلَيْهِ

(۱۸۰۹۹) حضرت نعیم بن نحام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رات کو بہت سردی ہو رہی تھی، مؤذن نے اذان شروع کر دی، تو میں اپنے لحاف میں یہ تمنا کرنے لگا کہ کاش! یہ کہہ دے، اپنے اپنے خیموں میں نماز پڑھ لو، جب وہ ”حی علی الفلاح“ پر پہنچا تو اس نے منادی کر دی کہ اپنے اپنے خیموں میں نماز پڑھ لینے والے پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

حَدِيثُ أَبِي خِرَاشٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابو خراش سلمی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۸۱۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِوَةُ بْنُ شَرِيحٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَانَ الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ الْمَدَنِيُّ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ أَبِي آتِسٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي خِرَاشٍ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفَلِكِ دَمِيهِ [صححه الحاكم (۱/۶۲۳)]. قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۴۹۱۵)۔

(۱۸۱۰۰) حضرت ابو خراش سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص ایک سال تک اپنے بھائی سے قطع کلامی رکھے تو یہ اس کا خون بہانے کے مترادف ہے۔

حَدِيثُ خَالِدِ بْنِ عَدِيٍّ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت خالد بن عدی جہنی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۸۱۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ وَحْيَوَةُ حَدَّثَنِی أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَدِيٍّ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَلَغَهُ مَعْرُوفٌ عَنْ أَخِيهِ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلَا إِشْرَافٍ نَفْسٍ فَلْيَقْبَلْهُ وَلَا يَرُدَّهُ فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقُ سَأَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ

[صححه ابن حبان (۳۴۰۴ و ۵۱۰۸)، والحاكم (۶۲/۲)، قال شعيب: اسناده صحيح.] [انظر: ۲۴۲۲۹.]

(۱۸۱۰۱) حضرت خالد بن عدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس شخص کو بن مانگے اور بن متوجہ ہوئے اپنے بھائی سے کوئی اچھائی پہنچے تو اسے قبول کر لینا چاہئے، اسے رد نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ اس کا رزق ہے جو اللہ نے اس کے پاس بھیجا ہے۔

حَدِيثُ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت حارث بن زیاد رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۸۱۰۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ سَعْدِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ حَمْرَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ زِيَادٍ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ الْأَنْصَارَ أَحَبَّهُ اللَّهُ حِينَ يَلْقَاهُ وَمَنْ أَبْغَضَ الْأَنْصَارَ أَبْغَضَهُ اللَّهُ حِينَ يَلْقَاهُ

[راجع: ۱۵۶۲۵.]

(۱۸۱۰۲) حضرت حارث بن زیاد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص بھی انصار سے محبت کرتا ہو اللہ سے ملاقات کرے گا، اللہ سے اس طرح ملے گا کہ اللہ خود اس سے محبت کرتا ہوگا اور جو شخص بھی انصار سے نفرت کرتا ہو اللہ سے ملاقات کرے گا، وہ اللہ سے اس طرح ملے گا کہ اللہ خود اس سے نفرت کرتا ہوگا۔

حَدِيثُ أَبِي لَاسٍ الْخُزَاعِيِّ وَيُقَالُ لَهُ ابْنُ لَاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو لاس خزاعی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۸۱۰۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ

عَنْ أَبِي لَاسٍ الْخَزَاعِيِّ قَالَ حَمَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِبِلٍ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ لِلْحَجِّ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا نَرَى أَنْ تَحْمِلَنَا هَذِهِ قَالَ مَا مِنْ بَعِيرٍ لَنَا إِلَّا فِي ذُرْوَتِهِ شَيْطَانٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِذَا رَكِبْتُمُوهَا كَمَا أَمَرْتُكُمْ ثُمَّ امْتَنِعُواهَا لِأَنْفُسِكُمْ فَإِنَّمَا يَحْمِلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِصْحَابَهُ ابْنِ عَرَبٍ (۲۳۷۷) و (۲۵۴۲)، والحاكم (۴۴۴/۱)، وقد علق البخاری اوله، قال شعيب: اسناده حسن، [انظر ما بعده]۔

(۱۸۱۰۳) حضرت ابوالاس خزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ہمیں حج کے موقع پر صدقہ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ سواری کے لئے مرحمت فرمایا، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! شاید یہ (کمزوری کی وجہ سے) ہمارا بوجھ نہ اٹھاسکے، نبی ﷺ نے فرمایا ہر اونٹ کے کوہان میں ایک شیطان ہوتا ہے، جب تم اس پر سوار ہونے لگو تو اللہ کا نام لے کر سوار ہو جیسا کہ تمہیں حکم دیا گیا ہے، پھر اسے اپنے قابو میں کرلو، اللہ تعالیٰ اسے سواری کے قابل بنادے گا۔

(۱۸۱۰۴) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ أَبِي لَاسٍ الْخَزَاعِيِّ قَالَ حَمَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِبِلٍ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ ضِعَافٍ إِلَى الْحَجِّ قَالَ فَقُلْنَا لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذِهِ الْإِبِلَ ضِعَافٌ نَخْشَى أَنْ لَا تَحْمِلَنَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ بَعِيرٍ إِلَّا فِي ذُرْوَتِهِ شَيْطَانٌ فَارْكَبُوهُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِمْ كَمَا أَمَرْتُمْ ثُمَّ امْتَنِعُواهُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَإِنَّمَا يَحْمِلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

(۱۸۱۰۳) حضرت ابوالاس خزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ہمیں حج کے موقع پر صدقہ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ سواری کے لئے مرحمت فرمایا، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! شاید یہ (کمزوری کی وجہ سے) ہمارا بوجھ نہ اٹھاسکے، نبی ﷺ نے فرمایا ہر اونٹ کے کوہان میں ایک شیطان ہوتا ہے، جب تم اس پر سوار ہونے لگو تو اللہ کا نام لے کر سوار ہو جیسا کہ تمہیں حکم دیا گیا ہے، پھر اسے اپنے قابو میں کرلو، اللہ تعالیٰ اسے سواری کے قابل بنادے گا۔

حَدِيثُ يَزِيدَ أَبِي السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت یزید ابوسائب بن یزید رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۸۱۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُنُبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْخُذَنَّ أَحَدُكُمْ مَتَاعَ صَاحِبِهِ جَادًّا وَلَا لَاعِبًا وَإِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ عَصَا صَاحِبِهِ فَلْيَرُدُّهَا عَلَيْهِ إِصْحَابُ الْحَاكِمِ (۶۳۷/۳)، وقال الترمذی: حسن غریب وقال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۵۰۰۳، الترمذی: ۲۱۶۰)۔

(۱۸۱۰۵) حضرت ابوالسائب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنے ساتھی کا

سامان سنجیدگی میں اٹھائے اور نہ دل لگی میں، اور اگر تم میں سے کسی کو اپنے ساتھی کی لائٹھی بھی ملے تو اسے واپس لوٹا دے۔

(۱۸۱۰۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْخُذَنَّ أَحَدُكُمْ مَتَاعَ صَاحِبِهِ لَعِبًا جَاذًا وَإِذَا أَخَذَ أَحَدُكُمْ عَصَا أَخِيهِ فَلْيَرُدُّهَا عَلَيْهِ (۱۸۱۰۶) حضرت ابو السائب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنے ساتھی کا سامان سنجیدگی میں اٹھائے اور نہ دل لگی میں، اور اگر تم میں سے کسی کو اپنے ساتھی کی لائٹھی بھی ملے تو اسے واپس لوٹا دے۔

(۱۸۱۰۶م) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْخُذَنَّ أَحَدُكُمْ مَتَاعَ صَاحِبِهِ لَعِبًا جَاذًا وَإِذَا أَخَذَ أَحَدُكُمْ عَصَا أَخِيهِ فَلْيَرُدُّهَا عَلَيْهِ

(۱۸۱۰۶م) حضرت ابو السائب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنے ساتھی کا سامان سنجیدگی میں اٹھائے اور نہ دل لگی میں، اور اگر تم میں سے کسی کو اپنے ساتھی کی لائٹھی بھی ملے تو اسے واپس لوٹا دے۔

(۱۸۱۰۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ هَاشِمٍ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَقَدْ خَالَفُوا قُتَيْبَةَ فِي إِسْنَادِ هَذَا الْحَدِيثِ وَأَحْسِبُ قُتَيْبَةَ وَهَمَ فِيهِ يَقُولُونَ عَنْ خَلَادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ إِنْ قَالَ

الْأَلْبَانِيُّ: ضَعِيفٌ (ابو داؤد: ۱۴۹۲)۔

(۱۸۱۰۷) حضرت یزید ابو سائب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب دعاء کرتے تو اپنے ہاتھوں کو بلند فرماتے اور اپنے چہرے پر دونوں ہاتھ پھیر لیتے تھے۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبد اللہ بن ابی حبیبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۸۱۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا مَجْمَعُ بْنُ يَعْقُوبَ مِنْ أَهْلِ قُبَاءَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَنَّ بَعْضَ أَهْلِهِ قَالَ لَجَدِّهِ مِنْ قَبْلِ أُمِّهِ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَبِيبَةَ مَا أَدْرَكْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانَا فِي مَسْجِدِنَا هَذَا فَجِئْتُ فَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَأَتَيْتُ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِي وَأَنَا عَنْ يَمِينِهِ قَالَ وَرَأَيْتُهُ يَوْمَئِذٍ صَلَّى فِي نَعْلَيْهِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ [انظر: ۱۹۱۵۹]۔

(۱۸۱۰۸) محمد بن اسماعیل کہتے ہیں کہ ان کے گھر والوں میں سے کسی نے ان کے تانا یعنی حضرت عبد اللہ بن ابی حبیبہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے نبی ﷺ کے حوالے سے کون سا واقعہ یاد رکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ ہماری اس مسجد میں تشریف لائے

تھے، میں آ کر آپ ﷺ کے پہلو میں بیٹھ گیا، نبی ﷺ کے پاس پینے کے لئے پانی لایا گیا، نبی ﷺ نے اسے نوش فرما کر مجھے دے دیا کیونکہ میں دائیں جانب تھا، اس دن میں نے نبی ﷺ کو جوتے پہن کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا اور میں اس وقت نو عمر تھا۔

حَدِيثُ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت شرید بن سوید ثقفی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۸۱۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الشَّرِيدِ أَنَّ أُمَّهُ أَوْصَتْ أَنْ يُعْتَقَ عَنْهَا رَقَبَةٌ مُّؤْمِنَةٌ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ عِنْدِي جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ أَوْ نُورِيَّةٌ فَأَعْتَقُهَا فَقَالَ أَنْتِ بِهَا فَدَعَوْتُهَا فَجَاءَتْ فَقَالَ لَهَا مَنْ رَبُّكَ قَالَتْ اللَّهُ قَالَ مَنْ أَنَا فَقَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَعْتَقُهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ [صححه ابن حبان (۱۸۹)]. قال الألبانی: حسن صحيح (ابو داود: ۳۲۸۳، النسائی: ۱۵۲/۶). قال شعيب: اسناده حسن. [انظر: ۱۹۶۸۴، ۱۹۶۹۵].

(۱۸۱۰۹) حضرت شرید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہیں ان کی والدہ نے یہ وصیت کی کہ ان کی طرف سے ایک مسلمان غلام آزاد کر دیں، انہوں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھتے ہوئے کہا کہ میرے پاس حبشہ کے ایک علاقے نوبیہ کی ایک باندی ہے، کیا میں اسے آزاد کر سکتا ہوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اسے لے کر آؤ، میں نے اسے بلایا، وہ آگئی، نبی ﷺ نے اس سے پوچھا تیرا رب کون ہے؟ اس نے کہا اللہ، نبی ﷺ نے پوچھا میں کون ہوں؟ اس نے جواب دیا آپ اللہ کے رسول ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا اسے آزاد کر دو، یہ مسلمان ہے۔

(۱۸۱۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا وَبُرُّ بْنُ أَبِي دَلِيلَةَ شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُونٍ بْنِ مُسَيْكَةَ وَأَنَّنِي عَلَيْهِ خَيْرًا عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي الْوَاجِدُ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعَقُوبَتُهُ قَالَ وَكِيعٌ عِرْضُهُ شِكَايَتُهُ وَعَقُوبَتُهُ حَبْسُهُ [قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۳۶۲۸، ابن ماجه: ۲۴۲۷، النسائی: ۳۱۶/۷). قال شعيب، اسناده محتمل للتحسين. [انظر: ۱۹۶۸۵، ۱۹۶۹۲].

(۱۸۱۱۰) حضرت شرید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مالدار کا ٹال مٹول کرنا اس کی شکایت اور اسے قید کرنے کو حلال کر دیتا ہے۔

حَدِيثُ جَارٍ لِخَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے ایک پڑوسی کی روایت

(۱۸۱۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ يَعْنِي ابْنَ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي جَارٌ لِخَدِيجَةَ بِنْتِ

خُوَيْلِدٌ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ لِعَدِيْبَةٍ أَىْ عَدِيْبَةٍ وَاللَّهِ لَا أَعْبُدُ اللَّاتَ وَالْعُزَّى وَاللَّهِ لَا أَعْبُدُ أَبَدًا قَالَ فَتَقُولُ عَدِيْبَةُ خَلَّ اللَّاتُ خَلَّ الْعُزَّى قَالَ كَانَتْ صَنَمَهُمُ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَ ثُمَّ يَضْطَكِعُونَ [انظر: ۲۳۴۵۵].

(۱۸۱۱۱) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ایک پڑوسی کا کہنا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اے خدیجہ! بخدا، میں لات کی عبادت کبھی نہیں کروں گا، خدا کی قسم! میں عزیٰ کی عبادت کبھی نہیں کروں گا، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ عزیٰ وغیرہ کے حوالے سے اپنی قسم پوری کیجئے، راوی کہتے ہیں کہ یہ ان کے بتوں کے نام تھے جن کی شرکیں عبادت کرتے تھے، پھر اپنے بستروں پر لیٹتے تھے۔

حَدِيثُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۸۱۱۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ يَعْلَى كَانَ يَقُولُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَيْتَنِي أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ فَلَمَّا كَانَ بِالْجُمُرَانَةِ وَعَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ بِهِ مَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ مِنْهُمْ عُمَرُ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مَتَّصِمًا بِطِيبٍ قَالَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمُرَةٍ فِي جُبَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمَّحَ بِطِيبٍ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ سَكَتَ لَجَاءَهُ الْوَحْيُ فَأَشَارَ عُمَرُ إِلَى يَعْلَى أَنْ تَعَالَ فَجَاءَ يَعْلَى فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَرَّمُ الْوُجْهِ كَذَلِكَ سَاعَةً ثُمَّ سُرِيَ عَنْهُ فَقَالَ آيَنَ الَّذِي سَأَلَنِي عَنِ الْعُمُرَةِ أَيْفًا فَالْتَمِسَ الرَّجُلُ فَأَتَى بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمُرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجَّتِكَ [صححه البخارى (۱۵۳۶)، ومسلم (۱۱۸۰)، وابن حبان (۳۷۷۹)، وابن خزيمة: (۲۶۷۰ و ۲۶۷۱ و ۲۶۷۲)]. [انظر: ۱۸۱۲۸].

(۱۸۱۱۲) صفوان بن یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ، سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے کہا کرتے تھے کہ کاش! میں نبی ﷺ کو نزول وحی کی کیفیت میں دیکھ پاتا، ایک مرتبہ وہ ہرانہ میں تھے، نبی ﷺ کے جسم اطہر پر ایک کپڑا تھا جس سے آپ ﷺ پر سایہ کیا گیا تھا، اور آپ ﷺ کے ہمراہ کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم تھے جن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔

اسی دوران ایک آدمی آیا جس نے ایک جبہ پہن رکھا تھا اور وہ خوشبو سے مہک رہا تھا، اس نے آ کر پوچھا رسول اللہ! اس شخص کے بارے آپ کی کیا رائے ہے جس نے اچھی طرح خوشبو لگانے کے بعد ایک جبہ میں عمرہ کا احرام باندھا؟ نبی ﷺ

نے ایک لمحے کے لئے سوچا پھر خاموش ہو گئے، اور نبی ﷺ پر وحی نازل ہونے لگی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اشارہ سے بلایا، وہ آئے اور اپنا سر خیمے میں داخل کر دیا، دیکھا کہ نبی ﷺ کا روئے انور سرخ ہو رہا ہے، کچھ دیر تک اسی طرح سانس کی آواز آتی رہی، پھر وہ کیفیت ختم ہو گئی، اور نبی ﷺ نے فرمایا وہ شخص کہاں گیا جس نے ابھی مجھ سے عمرہ کے متعلق پوچھا تھا؟ اس آدمی کو تلاش کر کے لایا گیا اور نبی ﷺ نے فرمایا تم نے جو خوشبو لگا رکھی ہے، اسے تین مرتبہ دھولو، جب اتار دو اور اپنے عمرے کے ارکان اسی طرح ادا کرو جس طرح حج کے ارکان ادا کرتے ہو۔

(۱۸۱۱۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَاتَلَ أَجِيرِي رَجُلًا فَعَصَّ يَدَهُ فَنَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ فَأَنْدَرَ ثِيْبَهُ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَهُ وَقَالَ قِيدْعُ يَدَهُ فِي فِكَ تَقْصِمُهَا كَمَا يَقْصِمُ الْفَحْلُ | صحيحه البخاری (۲۹۷۳)، ومسلم (۱۶۷۴)، وابن حبان (۱۵۹۹۷)۔ | انظر: ۱۸۱۱۸، ۱۸۱۲۹۔ |

(۱۸۱۱۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے مزدور (کرایہ دار) کی ایک آدمی سے لڑائی ہوئی، اس نے اس کا ہاتھ اپنے منہ میں لے کر کاٹ لیا، اس نے جو اپنے ہاتھ کو کھینچا تو اس کا دانت ٹوٹ کر گر گیا، وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، نبی ﷺ نے اس کا دعویٰ باطل قرار دیتے ہوئے فرمایا تو کیا وہ اپنے ہاتھ کو تمہارے منہ میں ہی رہنے دیتا تا کہ تم اسے ساند کی طرح چباتے رہتے۔

(۱۸۱۱۶) حَدَّثَنَا بِهِزُ بْنُ أَبِي حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَيْتَ رُسُلِي فَأَعْطِهِمْ أَوْ قَالَ فَادْفَعْ إِلَيْهِمْ ثَلَاثِينَ دِرْعًا وَثَلَاثِينَ بَعِيرًا أَوْ أَقْلَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ الْعَارِبَةُ مُوَدَّاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ | صحيحه ابن حبان (۴۷۲۰)۔ وقال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۳۵۶۶)۔ |

(۱۸۱۱۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا جب میرے قاصد تمہارے پاس آئیں تو تم انہیں تیس زریں اور تیس اونٹ دے دینا (یا اس سے کم تعداد فرمائی) انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا یہ عاریتہ ہیں جنہیں واپس لوٹا دیا جائے گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں!

(۱۸۱۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَتِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابِيهِ عَنْ بَعْضِ بَنِي يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ قَالَ يَعْلَى وَكُنْتُ مِمَّا يَلِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَلَغْتُ الرُّكْنَ الْغُرَبِيُّ الَّذِي يَلِي الْأَسْوَدَ وَخَدَرْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ لَأَسْتَلِمَ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قُلْتُ أَلَا تَسْتَلِمُ هَذَيْنِ قَالَ أَلَمْ تَطْفُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلَى قَالَ أَرَأَيْتَهُ يَسْتَلِمُ هَذَيْنِ يَعْنِي الْغُرَبِيَيْنِ قُلْتُ لَا قَالَ فَلَيْسَ لَكَ فِيهِ أَسْوَةٌ حَسَنَةٌ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَانْفُذْ

عَنْكَ | تقدم في مسند عمر: ۳۱۳.

(۱۸۱۱۵) حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، انہوں نے حجر اسود کا استلام کیا، میں بیت اللہ کے قریب تھا، جب میں حجر اسود کے ساتھ مغربی کونے پر پہنچا اور استلام کرنے کے لئے اپنے ہاتھ کو اٹھایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا کر رہے ہو؟ میں نے کہا کیا آپ ان دونوں کونوں کا استلام نہیں کرتے؟ انہوں نے فرمایا کیا تم نے نبی ﷺ کے ساتھ طواف نہیں کیا؟ میں نے کہا کیوں نہیں، انہوں نے فرمایا کیا آپ نے نبی ﷺ کو ان دونوں مغربی کونوں کا استلام کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ میں نے کہا نہیں، انہوں نے فرمایا تو کیا نبی ﷺ کے طریقے میں تمہارے لئے اسوۂ حسنہ نہیں ہے؟ میں نے کہا کیوں نہیں؟ انہوں نے فرمایا تو پھر اسے ختم کرو۔

(۱۸۱۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ ابْنِ يَعْلَى عَنْ يَعْلَى قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَبِعًا بِرِدَائِهِ حَضْرَمِي [قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: حسن (ابو داود: ۱۸۸۳، ابن ماجہ: ۲۹۵۴، الترمذی: ۸۵۹). قال شعيب: اسنادہ قوی.] | انظر: ۱۸۱۲۰، ۱۸۱۳۲.

(۱۸۱۱۶) حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو حضرموت کی چادر سے اضطباع کرتے ہوئے (حالت احرام میں دائیں کندھے سے کپڑا ہٹائے ہوئے) دیکھا۔

(۱۸۱۱۷) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رِبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ عَمِّهِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ وَسَلَمَةَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ مَعَنَا صَاحِبٌ لَنَا فَاقْتَتَلَ هُوَ وَرَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَعَضَ ذَلِكَ الرَّجُلُ بِذِرَاعِهِ فَاجْتَبَدَ يَدَهُ مِنْ لِيهِ فطَرَخَ ثِيْبَتَهُ فَلَذَهَبَ الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ الْعَقْلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْطَلِقُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ بَعْضُهُ عَصِيْبُ الْقَحْلِ ثُمَّ يَأْتِي بِلَتِمِْسُ الْعَقْلِ لَا دِيَةَ لَكَ قَالَ فَأَطْلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْنِي فَأَبْطَلَهَا

(۱۸۱۱۷) حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ غزوۂ تبوک میں نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے، راستے میں میرے مزدور (کرایہ دار) کی ایک آدی سے لڑائی ہو گئی، اس نے اس کا ہاتھ اپنے منہ میں لے کر کاٹ لیا، اس نے جو اپنے ہاتھ کو کھینچا تو اس کا دانت نوٹ کر گر گیا، وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، نبی ﷺ نے اس کا دعویٰ باطل قرار دیتے ہوئے فرمایا تو کیا وہ اپنے ہاتھ کو تمہارے منہ میں ہی رہنے دیتا تا کہ تم اسے سانڈ کی طرح چباتے رہتے۔

(۱۸۱۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ عَنْ ابْنِ يَعْلَى عَنْ يَعْلَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيثِ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ عِمْرَانَ فِي الَّذِي يُعْضُ أَحَدُهُمَا (۱۸۱۱۸) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۸۱۱۹) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ الْبَلْخِيُّ أَبُو حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ بَعْضِ بَنِي يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَبِعًا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ يَبْرُدُ لَهُ نَجْرَانِيٌّ

(۱۸۱۱۹) حضرت یعلیٰ بن ابی جریج سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو نجران کی چادر سے صفا مروہ کے درمیان اضطباع کرتے ہوئے (حالت احرام میں دائیں کندھے سے کپڑا ہٹائے ہوئے) دیکھا۔

(۱۸۱۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَهُوَ مُضْطَبِعٌ يَبْرُدُ لَهُ خَضْرَمِيٌّ [راجع: ۱۸۱۱۶]

(۱۸۱۲۰) حضرت یعلیٰ بن ابی جریج سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو طواف کے دوران حضرموت کی چادر سے اضطباع کرتے ہوئے (حالت احرام میں دائیں کندھے سے کپڑا ہٹائے ہوئے) دیکھا۔

(۱۸۱۲۱) حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ طَلْحَةَ أَبُو نَصْرِ الْحَضْرَمِيُّ أَوْ الْعُثَيْبِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ دُرَيْكٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُنِي فِي سَرَايَا بَعْثَنِي ذَاتَ يَوْمٍ فِي سَرِيَّةٍ وَكَانَ رَجُلٌ يَرْكَبُ بَعْلًا فَقُلْتُ لَهُ ارْحَلْ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَعَثَنِي فِي سَرِيَّةٍ فَقَالَ مَا أَنَا بِخَارِجٍ مَعَكَ قُلْتُ وَلَمْ قَالَ حَتَّى تَجْعَلَ لِي ثَلَاثَةَ دَنَابِيرَ قُلْتُ الْآنَ حَيْثُ وَدَّعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنَا بِرَاجِعٍ إِلَيْهِ ارْحَلْ وَلَكَ ثَلَاثَةُ دَنَابِيرَ فَلَمَّا رَجَعْتُ مِنْ غَزَاتِي ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْسَ لَهُ مِنْ غَزَاتِهِ هَذِهِ وَمِنْ دُنْيَاهُ وَمِنْ آخِرَتِهِ إِلَّا ثَلَاثَةُ الدَّنَابِيرِ

(۱۸۱۲۱) حضرت یعلیٰ بن امیہ بن ابی جریج سے مروی ہے کہ نبی ﷺ مجھے سرایا میں بھیجتے رہتے تھے، ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے ایک سریر پر روانہ فرمایا، ایک شخص میری سواری پر سوار ہوتا تھا، میں نے اسے ساتھ چلنے کے لئے کہا، اس نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ نہیں جاسکتا، میں نے پوچھا کیوں؟ تو اس نے کہا کہ پہلے مجھے تین دینار دینے کا وعدہ کرو، میں نے کہا کہ اب تو میں نبی ﷺ سے رخصت ہو کر آ گیا ہوں اس لئے اب ان کے پاس واپس نہیں جاسکتا، تم چلو، تمہیں تین دینار مل جائیں گے، جب میں جہاد سے واپس آیا تو نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا، نبی ﷺ نے فرمایا اس کے اس غزوے اور دنیا و آخرت میں تین دیناروں کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

(۱۸۱۲۲) حَدَّثَنَا حَبَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ يَعْلَى قَالَ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي أُمَيَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايَعُ أَبِي عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَبَايَعُهُ عَلَى الْجِهَادِ فَقَدْ انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ

(۱۸۱۲۲) حضرت یعلیٰ بن ابی جریج سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن میں اور میرے والد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، میں نے

عرض کیا یا رسول اللہ! میرے والد سے ہجرت پر بیعت لے لیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا میں ان سے جہاد پر بیعت لیتا ہوں، کیونکہ ہجرت کی فرضیت ختم ہوگئی۔

(۱۸۱۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ الْقُرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ يَعْلَى يُصَلِّي قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَوْ قِيلَ لَهُ أَنْتَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَلِّي قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ يَعْلَى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ قَالَ لَهُ يَعْلَى فَإِنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَأَنْتَ فِي أَمْرِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَطْلُعَ وَأَنْتَ لَا

(۱۸۱۳۳) حمی بن یعلیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ کو طلوع آفتاب سے قبل نفل نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، ایک آدمی نے یہ دیکھ کر کہا کہ آپ نبی ﷺ کے صحابی ہو کر طلوع آفتاب سے پہلے نماز پڑھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ”سورج شیطان کے دو بیٹوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے“ اس دوران اگر تم کسی عبادت میں مصروف ہو، یہ اس سے بہتر ہے کہ سورج طلوع ہو اور تم غافل ہو۔

(۱۸۱۳۴) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُمَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَحْرُ هُوَ جَهَنَّمُ قَالُوا لِيَعْلَى فَقَالَ لَا تَرَوْنَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا قَالَ لَا وَالَّذِي نَفْسُ يَعْلَى بِيَدِهِ لَا أَدْخُلُهَا أَبَدًا حَتَّى أُعْرَضَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يُصِيبُنِي مِنْهَا قَطْرَةٌ حَتَّى أَلْقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ

(۱۸۱۳۴) حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا سمندر جہنم ہے، لوگوں نے حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے اس کا مطلب پوچھا تو انہوں نے فرمایا کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں پڑھا؟ ”نارا احاط بہم سرادقہا“ پھر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں یعلیٰ کی جان ہے، میں اس میں اس وقت تک داخل نہیں ہوں گا جب تک اللہ کے سامنے پیش نہ ہو جاؤں اور اس کا ایک قطرہ بھی مجھے نہیں چھو سکتا جب تک میں اللہ سے ملاقات نہ کروں۔

(۱۸۱۳۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقْرَأُ وَنَادَا يَا مَالِكُ

(۱۸۱۳۵) حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو منبر پر یہ آیت تلاوت فرماتے ہوئے سنا ”ونادوا يمالك“

(۱۸۱۳۶) حَدَّثَنَا هَارُونُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أُمَيَّةَ ابْنِ أَبِي يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ يَعْلَى بْنَ أُمَيَّةَ قَالَ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي يَوْمَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعْ أَبِي عَلَى الْهَجْرَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَبَايَعُهُ عَلَى الْجِهَادِ وَقَدْ انْقَطَعَتِ الْهَجْرَةُ [راجع: ۱۸۱۲۲]۔

(۱۸۱۲۶) حضرت یعلیٰ بن جحش سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن میں اور میرے والد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے والد سے ہجرت پر بیعت لے لیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا میں ان سے جہاد پر بیعت لیتا ہوں، کیونکہ ہجرت کی فرضیت ختم ہو گئی۔

(۱۸۱۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ بِإِسْنَادٍ مِثْلِهِ

(۱۸۱۲۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۸۱۲۸) حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَعَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ جَاءَ أَغْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ وَعَلَيْهِ رَدْعٌ مِنْ زَعْفَرَانٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحْرَمْتُ فِيمَا تَرَى وَالنَّاسُ يَسْخَرُونَ مِنِّي وَأَطْرَقَ هُنَيْهَةٌ قَالَ تُمْ دَعَاهُ فَقَالَ اخْلَعْ عَنْكَ هَذِهِ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ عَنْكَ هَذَا الزَّعْفَرَانَ وَاصْنَعْ فِي عُمَرِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجَّكَ [صححه ابن خزيمة: (۲۶۷۲)]. قال الألبانی: صحيح

(ابو داود: ۱۸۲۰، الترمذی: ۸۳۵)۔ [انظر: ۱۸۱۳۰]۔

(۱۸۱۲۸) حضرت یعلیٰ بن جحش سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک دیہاتی آدمی آیا جس نے ایک جبہ پہن رکھا تھا اور وہ خوشبو سے مہک رہا تھا، اس نے آ کر پوچھا رسول اللہ! آپ دیکھ ہی رہے ہیں کہ میں نے کس طرح احرام باندھا ہوا ہے، اور لوگ میرا مذاق اڑا رہے ہیں، اس شخص کے بارے آپ کی کیا رائے ہے جس نے اچھی طرح خوشبو لگانے کے بعد ایک جبہ میں عمرہ کا احرام باندھا؟ نبی ﷺ نے ایک لمحے کے لئے سوچا پھر خاموش ہو گئے، تھوڑی دیر بعد نبی ﷺ نے فرمایا تم نے جو خوشبو لگا رکھی ہے، اسے تین مرتبہ دھولو، جبہ اتار دو اور اپنے عمرے کے ارکان اسی طرح ادا کرو جس طرح حج کے ارکان ادا کرتے ہو۔

(۱۸۱۲۸م) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَضَمِّعٌ بِخُلُوقٍ وَعَلَيْهِ مَقْطَعَاتٌ فَقَالَ أَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ قَالَ انْزِعْ هَذِهِ وَاغْتَسِلْ وَاصْنَعْ فِي عُمَرِكَ مَا تَصْنَعُ فِي حَجَّكَ [راجع: ۱۸۱۱۲]۔

(۱۸۱۲۸م) حضرت یعلیٰ بن جحش سے مروی ہے کہ ایک آدمی آیا جس نے ایک جبہ پہن رکھا تھا اور وہ خوشبو سے مہک رہا تھا، اس نے آ کر پوچھا رسول اللہ! میں نے عمرے کا احرام باندھا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا تم نے جو خوشبو لگا رکھی ہے، اسے تین مرتبہ دھولو، جبہ اتار دو اور اپنے عمرے کے ارکان اسی طرح ادا کرو جس طرح حج کے ارکان ادا کرتے ہو۔

(۱۸۱۲۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ وَكَانَ مِنْ أَوْثَقِ أَعْمَالِي فِي نَفْسِي وَكَانَ لِي أَجِيرٌ فَقَاتَلَ

إِنْسَانًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَانْتَزَعَ أَصْبَعَهُ فَأَنْدَرَ ثَنِيَّتَهُ وَقَالَ أَفِيَدُ يَدَهُ فِي فَيْكِ تَقْضِيهَا قَالَ أَحْسَبُهُ
كَمَا يَقْضِي الْفَحْلُ [راجع: ۱۸۱۱۳].

(۱۸۱۲۹) حضرت یعلیٰ بن عیسیٰ سے مروی ہے کہ میں غزوہ تبوک میں نبی ﷺ کے ہمراہ شریک تھا، میرے نزدیک یہ انتہائی مضبوط عمل ہے، راستے میں میرے مزدور (کرایہ دار) کی ایک آدی سے لڑائی ہو گئی، اس نے اس کا ہاتھ اپنے منہ میں لے کر کاٹ لیا، اس نے جو اپنے ہاتھ کو کھینچا تو اس کا دانت ٹوٹ کر گر گیا، وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، نبی ﷺ نے اس کا دعویٰ باطل قرار دیتے ہوئے فرمایا تو کیا وہ اپنے ہاتھ کو تمہارے منہ میں ہی رہنے دیتا تا کہ تم اسے سانڈ کی طرح چباتے رہتے۔

(۱۸۱۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ عُمَرَ فِي سَفَرٍ وَأَنَّهُ طَلَبَ إِلَى عُمَرَ أَنْ يُرِيَهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ قَالَ فَيَنِمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَعَلَيْهِ سِتْرٌ مَسْتَوٍ مِنَ الشَّمْسِ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَعَلَيْهَا رَدْعٌ مِنْ زَعْفَرَانٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ وَإِنَّ النَّاسَ يَسْخَرُونَ مِنِّي فَكَيْفَ أَصْنَعُ قَالَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَبَيْنَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَوَّأَ إِلَى عُمَرَ بِيَدِهِ فَأَدْخَلَتْ رَأْسِي مَعَهُمْ فِي السَّيْرِ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّرٌ وَجَنَّتَاهُ لَهُ غَطِيطٌ سَاعَةً ثُمَّ سَرَى عَنْهُ فَجَلَسَ فَقَالَ ابْنُ السَّائِلُ عَنْ الْعُمْرَةِ فَقَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ انْزِعْ جُبَّتَكَ هَذِهِ عَنْكَ وَمَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ إِذَا أَحْرَمْتَ فَأَصْنَعُهُ فِي عُمْرَتِكَ [راجع: ۱۸۱۲۸].

(۱۸۱۳۰) صفوان بن یعلیٰ بن عیسیٰ سے مروی ہے کہ حضرت یعلیٰ بن عیسیٰ، سیدنا قاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے کہا کرتے تھے کہ کاش! میں نبی ﷺ کو نزول وحی کی کیفیت میں دیکھ پاتا، ایک مرتبہ وہ حیرانہ میں تھے، نبی ﷺ کے جسم اطہر پر ایک کپڑا تھا جس سے آپ ﷺ پر سایہ کیا گیا تھا، اور آپ ﷺ کے ہمراہ کچھ صحابہ جملہ تھے جن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔

اس دوران ایک آدی آیا جس نے ایک جبہ پہن رکھا تھا اور وہ خوشبو سے مہک رہا تھا، اس نے اگر پوچھا رسول اللہ! اس شخص کے بارے آپ کی کیا رائے ہے جس نے اچھی طرح خوشبو لگانے کے بعد ایک جبہ میں عمرہ کا احرام باندھا؟ نبی ﷺ نے ایک لمحے کے لئے سو جا پھر خاموش ہو گئے، اور نبی ﷺ پر وحی نازل ہونے لگی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت یعلیٰ بن عیسیٰ کو اشارہ سے بلایا، وہ آئے اور اپنا سر خیمے میں داخل کر دیا، دیکھا کہ نبی ﷺ کا روئے انور سرخ ہو رہا ہے، کچھ دیر تک اسی طرح سانس کی آواز آتی رہی، پھر وہ کیفیت ختم ہو گئی، اور نبی ﷺ نے فرمایا وہ شخص کہاں گیا جس نے ابھی مجھ سے عمرہ کے متعلق پوچھا تھا؟ اس آدی کو تلاش کر کے لایا گیا اور نبی ﷺ نے فرمایا تم نے جو خوشبو لگا رکھی ہے، اسے تین مرتبہ دھولو، جب اتار دو اور اپنے عمرے کے ارکان اسی طرح ادا کرو جس طرح حج کے ارکان ادا کرتے ہو۔

(۱۸۱۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ [قال الألبانی: صحیح (ابو داؤد: ۴۰۱۲، النسائی: ۲۰۰/۱)]. قال

شعب: صحیح و هذا اسناد منقطع.]

(۱۸۱۳۱) حضرت یحییٰ بن یحییٰ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ حیاء اور پردہ پوشی کو پسند فرماتا ہے۔

(۱۸۱۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ طَافَ بِالنِّسَاءِ وَهُوَ مُضْطَبِعٌ بِرِدَائِهِ خَضِرٍ [راجع: ۱۸۱۱۶]۔

(۱۸۱۳۲) حضرت یحییٰ بن یحییٰ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو طواف کے دوران حضرموت کی چادر سے اضطباع کرتے ہوئے (حالت احرام میں دائیں کندھے سے کپڑا ہٹائے ہوئے) دیکھا۔

(۱۸۱۳۳) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ غَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَيٌّ سِتُورٌ فَإِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَغْتَسِلَ فَلْيَتَوَارَ بِشَيْءٍ [قال الألبانی: حسن صحيح (ابو داود: ۴۰۱۲، النسائی: ۲۰۰/۱)]۔ قال شعب: اسنادہ حسن۔ [راجع: ۱۵۷۴۶]۔

(۱۸۱۳۳) حضرت یحییٰ بن یحییٰ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ بہت زیادہ حیاء اور پردہ پوشی والا ہے اس لئے جب تم میں سے کسی کا غسل کرنے کا ارادہ ہو تو اسے کسی چیز سے آڑ کر لینی چاہئے۔

حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي قُرَادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبد الرحمن بن ابی قراد رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۸۱۳۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطِيمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي قُرَادٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجًّا فَرَأَيْتُهُ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَاتَّبَعْتُهُ بِالْإِدَاوَةِ أَوْ الْقَدَحِ فَجَلَسْتُ لَهُ بِالطَّرِيقِ وَكَانَ إِذَا أَتَى حَاجَتَهُ أَبْعَدَ (۱۸۱۳۴) حضرت عبد الرحمن بن ابی قراد سے مروی ہے کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ حج کی نیت سے نکلا، میں نے دیکھا کہ نبی ﷺ بیت الخلا سے نکلے، میں تو میں پانی کا برتن لے کر نبی ﷺ کے پیچھے چلا گیا اور راستے میں بیٹھ گیا، نبی ﷺ کی عادت مبارک تھی کہ آپ ﷺ قضا حاجت کے لئے دور جایا کرتے تھے۔

حَدِيثُ رَجُلَيْنِ أَتَا النَّبِيَّ ﷺ

دو آدمیوں کی روایت

(۱۸۱۳۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيٍّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا

أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُنِيهِ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَلَبَ فِيهِمَا الْبَصَرَ وَرَأَاهُمَا جَلْدَيْنِ فَقَالَ إِنْ شِئْتُمَا أَغَطَيْتُكُمَا وَلَا حَظَّ فِيهَا لِعَيْنِي وَلَا لِقَوِي مُكْتَسِبٍ [قال الألباني: صحيح (ابو داود: ١٦٣٣، النسائي: ٩٩/٥)].

(انظر: ١٨١٣٦، ٢٢٤٥١).

(۱۸۱۳۵) دو آدمی ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں صدقات و عطیات کی درخواست لے کر آئے، نبی ﷺ نے نگاہ اٹھا کر انہیں اوپر سے نیچے تک دیکھا اور انہیں تندرست و توانا پایا، نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم چاہتے ہو تو میں تمہیں دے دیتا ہوں، لیکن اس میں کسی مالدار شخص کا کوئی حصہ ہے اور نہ ہی کسی ایسے طاقتور کا جو کمائی کر سکے۔

(۱۸۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلَانِ أَنَّهُمَا آتَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ لَصَعَّدَ لِيهِمَا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(۱۸۱۳۶) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ ذُوَيْبِ أَبِي قَيْصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ذؤیب ابو قبیصہ بن ذؤیب رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(١٨١٣٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ذُوْبِيَّ أَبَا قَبِيصَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ بِالْبُذْنِ فَيَقُولُ إِنْ عَطِبَ مِنْهَا شَيْءٌ فَخَشِيتُ عَلَيْهِ أَنْ تُنْفَخَ رُفَّتُهُ وَأُغْمِسَ نَعْلَاهَا فِي دَمِهَا وَاضْرِبَ صَفْحَتَهَا وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ رُفَّتِكَ إِصْحَاحُ

مسلم (١٣٢٦)، وابن خزيمة: (٢٥٧٨). [انظر ما بعده].

(۱۸۱۳ء) حضرت ذویب جیٹو سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے جانور بھیجا کرتے تھے اور فرماتے تھے اگر تمہیں کسی جانور کے مرنے کا اندیشہ ہو تو اسے ذبح کر دو، اس کے نعل کو خون میں رنگ دو، اور اس کی پیشانی یا پہلو پر لگا دو، اور خود تم یا تمہارے رفقاء اس میں سے کچھ نہ کھاؤ۔

(١٨١٣٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ذُوْيَا أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَقِيَ مَعَهُ يَبْدَتَيْنِ وَأَمْرُهُ إِنْ عَرَضَ لِهَمَّا شَيْءٌ أَوْ غَطْبَةٌ أَنْ يَنْعَرَهُمَا ثُمَّ يَهْمِسَ نِعَالَهُمَا فِي دِمَائِهِمَا ثُمَّ يَضْرِبُ بِتَغْلٍ كُلِّ وَاحِدَةٍ صَفْحَتَهَا وَيُخْلِيهُمَا لِلنَّاسِ وَلَا يَأْكُلُ مِنْهَا هُوَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَكَانَ يَقُولُ مُرْسَلٌ يَعْنِي مَعْمَرًا عَنْ قَتَادَةَ ثُمَّ كَتَبْتُهُ لَهُ مِنْ كِتَابِ سَعِيدٍ فَأَعْطَيْتُهُ فَنَظَرَ لِقَرَأِهِ فَقَالَ نَعَمْ وَلَكِنِّي أَهَابُ إِذَا لَمْ أَنْظُرْ فِي الْكِتَابِ

(۱۸۱۳۸) حضرت ذویب جیٹو سے مردی ہے کہ نبی علیہ السلام کے جانور بھیجا کرتے تھے اور فرماتے تھے اگر تمہیں کسی جانور کے

مرنے کا اندیشہ ہو تو اسے ذبح کر دو، اس کے نعل کو خون میں رنگ دو، اور اس کی پیشانی یا پہلو پر لگا دو، اور خود تم یا تمہارے رفقاء اس میں سے کچھ نہ کھاؤ۔

حَدِیْثُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۸۱۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ وَيَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمِّهِ قَالَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ يُطَارِدُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ يُرِيدُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا قَالَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ بَشِيئَةُ ابْنَةِ الضَّحَّاكِ يُرِيدُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا فَقُلْتُ أَنْتَ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفْعَلُ هَذَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَلْقَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي قَلْبِ امْرِئٍ خُطْبَةً امْرَأَةً فَلَا بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا [راج: ۱۶۱۲۴]۔

(۱۸۱۳۹) سہل بن ابی حمزہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ ایک عورت کو دیکھ رہے ہیں، میں نے ان سے کہا کہ آپ نبی ﷺ کے صحابی ہیں، پھر بھی ایک نامحرم کو دیکھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اگر اللہ کسی شخص کے دل میں کسی عورت کے پاس پیغام نکاح بھیجنے کا خیال پیدا کریں تو اسے دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۸۱۴۰) حَدَّثَنَا سُورِجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنْ عَمِّهِ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ يُطَارِدُ بَشِيئَةَ ابْنَةِ الضَّحَّاكِ أُخْتِ أَبِي جَبْرِةَ بْنِ الضَّحَّاكِ وَهِيَ عَلَى إِجَارٍ لَهُمْ فَذَكَرَ الْحَدِيثُ | مکرر ماقبلہ |۔

(۱۸۱۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذَرِيْبٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ هَلْ سَمِعَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا شَيْئًا فَقَامَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي لَهَا بِالسُّدُسِ فَقَالَ هَلْ سَمِعَ ذَلِكَ مَعَكَ أَحَدٌ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي لَهَا بِالسُّدُسِ فَأَعْطَاهَا أَبُو بَكْرٍ السُّدُسَ

| صححه الحاكم (۳۳۸/۴) والحديث ظاهره الارسل فقد صححه الترمذی وابن حبان۔ وقال الترمذی: حسن صحيح

وقال ابن حجر: اسناده صحيح لشقة رجاله الا ان صورته الارسل۔ قال الألبانی: ضعيف (ابوداؤد: ۲۸۹۴، ابن ماجه: ۲۷۲۴، الترمذی: ۲۱۰۰ و ۲۱۰۱)۔ قال شعيب: صحيح لغيره، وهذا اسناد رجاله ثقات |۔ [النظر: ۱۸۱۴۳]۔

(۱۸۱۴۱) قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا کیا آپ میں سے کسی نے نبی ﷺ کو دادی کی وراثت کے متعلق کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ میں اس فیصلے میں موجود تھا جب نبی ﷺ نے اس کے لئے چھٹے حصے کا فیصلہ فرمایا تھا، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا آپ کے ساتھ کسی اور نے بھی یہ فیصلہ سنا تھا؟ اس پر حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی تائید و تصدیق کی، چنانچہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دادی کو وراثت میں چھٹا حصہ دینے کا حکم جاری کر دیا۔

(۱۸۱۴۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ إِنَّ عَلِيًّا بَعَثَ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمَةَ فَبَجَى بِهِ فَقَالَ مَا خَلَقَكَ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ قَالَ دَفَعَ إِلَيَّ ابْنُ عَمِّكَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْفًا فَقَالَ قَاتِلْ بِهِ مَا قَاتِلَ الْعَدُوِّ فَإِذَا رَأَيْتَ النَّاسَ يَقْتُلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَأَعْمَدْ بِهِ إِلَى صَخُوفٍ فَاضْرِبْ بِهَا ثُمَّ الزَّمْ بَيْتَكَ حَتَّى تَأْتِيكَ مَنِيَّةٌ فَاضِيبَةً أَوْ يَدٌ غَاطِئَةً قَالَ خَلُّوا عَنْهُ

(۱۸۱۴۲) حسن بن مسلمہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو بلایا، جب وہ آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ تم امور سلطنت سے پیچھے کیوں ہٹ گئے؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے تمہارے چچا زاد بھائی یعنی نبی ﷺ نے ایک تلوار دی تھی اور فرمایا تھا کہ اس تلوار کے ساتھ دشمن سے قتال کرو، جب تم دیکھو کہ لوگ آپس میں ہی ایک دوسرے کو قتل کرنے لگے ہیں تو تم یہ تلوار لے جا کر ایک چٹان پر دے مارنا، اور اپنے گھر میں بیٹھ جانا یہاں تک کہ تمہیں موت آ جائے جو فیصلہ کر دے یا کوئی گنہگار ہاتھ آ جائے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا انہیں چھوڑ دو۔

(۱۸۱۴۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ يَعْنِي الرَّازِيَّ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ وَإِسْحَاقَ بْنَ عِيسَى قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ خَرْشَةَ قَالَ أَبِي وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ خَرْشَةَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ مَالِكٍ مِثْلَهُ فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خَرْشَةَ مِنْ بَنِي عَامِرٍ بْنِ لُؤَيٍّ وَلَمْ يُسَيِّدْهُ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَحَدٌ إِلَّا مَالِكٌ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ جَاءَتْ الْجَدَّةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا فَقَالَ مَا أَعْلَمُ لَكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ شَيْئًا وَلَا أَعْلَمُ لَكَ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شَيْءٍ حَتَّى أَسْأَلَ النَّاسَ لَسَّالَ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لَهَا السُّدُسَ فَقَالَ مَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ أَوْ مَنْ يَعْلَمُ مَعَكَ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَأَنْفَعَهُ لَهَا وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ [راجع: ۱۸۱۴۱]۔

(۱۸۱۴۳) قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک دادی آئی اور وراثت میں اپنے حصے کے متعلق سوال کیا، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے علم کے مطابق تو قرآن و سنت میں تمہارے لیے کچھ نہیں ہے، البتہ میں لوگوں سے پوچھ لیتا ہوں، چنانچہ انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا کیا آپ میں سے کسی نے نبی ﷺ کو دادی

کی وراثت کے متعلق کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ نبی ﷺ نے اس کے لئے چھٹے حصے کا فیصلہ فرمایا تھا، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا آپ کے ساتھ کسی اور نے بھی یہ فیصلہ سنا تھا؟ اس پر حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی تائید و تصدیق کی، چنانچہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دادی کو وراثت میں چھٹا حصہ دینے کا حکم جاری کر دیا۔

(۱۸۱۴۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ثَوْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا قَذَفَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي قَلْبِ امْرِئٍ خِطْبَةً امْرَأَةً فَلَا بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا (۱۸۱۴۳) حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اگر اللہ کسی شخص کے دل میں کسی عورت کے پاس پیغام نکاح بھیجنے کا خیال پیدا کریں تو اسے دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۸۱۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّامِدِ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ مُسْلِمٍ أَبُو عَمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيُّ قَالَ بَعَثْنَا يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ دَخَلْتُ عَلَى فُلَانٍ نَسِيَ زِيَادُ اسْمَهُ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَنَعُوا مَا صَنَعُوا فَمَا تَرَى فَقَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَدْرَكْتُ شَيْئًا مِنْ هَذِهِ الْفِتَنِ فَأَعْمَدُ إِلَى أَحَدٍ فَاتَّكِسِرُ بِهِ حَدَّ سَيْفِكَ ثُمَّ اقْعُدْ فِي بَيْتِكَ قَالَ فَإِنْ دَخَلَ عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلَى الْبَيْتِ فَقُمْ إِلَى الْمَخْدَعِ فَإِنْ دَخَلَ عَلَيْكَ الْمَخْدَعُ فَاجُثْ عَلَى رُكْبَتَيْكَ وَقُلْ بُوَيْيْتُمِي وَإِنَّمَكِ فَتَكُونُ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ وَذَلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ فَقَدْ كَسَرْتُ حَدَّ سَيْفِي وَقَعَدْتُ فِي بَيْتِي

(۱۸۱۴۵) ابوالاشعث صنعانی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہمیں یزید نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا، جب میں مدینہ منورہ پہنچا تو فلاں صاحب ”جن کا نام راوی بھول گئے“ کے یہاں بھی حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ آپ دیکھ ہی رہے ہیں کہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ اس سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے میرے خلیل ابوالقاسم رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ اگر تم فتنوں کا زمانہ پاؤ تو احد پہاڑ پر جا کر اپنی تلوار کی دھار اس پر دے مارو، اور اپنے گھر میں بیٹھ جاؤ، پھر اگر کوئی آدمی تمہارے گھر میں گھس آئے تو تم کوٹھڑی میں چلے جاؤ، اگر وہ وہاں بھی آجائے تو اپنے گھٹنوں کے بل جھک کر کہہ دو کہ میرا اور اپنا دونوں کا گناہ لے کر لوٹ جا، تاکہ تو جہنمیوں میں سے ہو جائے اور وہی ظالموں کا بدلہ ہے، لہذا میں نے اپنی تلوار کی دھاڑ توڑ دی ہے اور اپنے گھر میں بیٹھ گیا ہوں۔

حَدِيثُ عَطِيَّةِ السَّعْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عطیہ سعدی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۸۱۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَسْمَاقِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْيَدُ الْمُعْطِيَةُ خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى

(۱۸۱۳۶) حضرت عطیہ سعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے دینے والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔

(۱۸۱۴۷) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي أُمِّيَّةُ بْنُ شَيْلٍ وَغَيْرُهُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَسَاطَ السُّلْطَانُ تَسَلَّطَ الشَّيْطَانُ

(۱۸۱۴۷) حضرت عطیہ سعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب بادشاہ بلاوجہ قہقہے لگاتا ہے تو اس پر شیطان غالب آ جاتا ہے۔

(۱۸۱۴۸) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو وَائِلٍ صُنْعَانِيُّ مَرَادِي قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ إِذْ أُذِجِلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَكَلَّمَهُ بِكَلَامٍ أَغْضَبَهُ قَالَ فَلَمَّا أَنْ غَضِبَ قَامَ ثُمَّ عَادَ إِلَيْنَا وَقَدْ تَوَضَّأَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَطِيَّةٌ وَقَدْ كَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَإِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ [قال الألبانی: ضعیف (ابو داود: ۴۷۸۴)]

(۱۸۱۳۸) ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ عروہ بن محمد کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی آیا، اس نے کچھ ایسی باتیں کیں جن سے وہ غصے میں آ گئے، جب انہیں غصہ زیادہ محسوس ہونے لگا تو وہ اٹھ کر چلے گئے، تھوڑی دیر بعد واپس آئے تو انہوں نے وضو کیا ہوا تھا، اور کہنے لگے کہ مجھے میرے والد نے میرے دادا کے حوالے سے ”جنہیں نبی ﷺ کی ہمنشینی کا شرف بھی حاصل تھا“ بتایا ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا غصہ شیطان کا اثر ہوتا ہے اور شیطان کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ کو پانی سے بجھایا جاتا ہے، اس لئے جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اسے چاہئے کہ وضو کر لے۔

تَمَامُ حَدِيثِ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت اسید بن حنظلہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۸۱۴۹) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ أَحَدِ يَنِي حَارِثَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ غَامِلًا عَلَى الْإِمَامَةِ وَأَنَّ مَرْوَانَ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ مَعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَيْهِ أَيْمًا رَجُلٍ سَرَقَ مِنْهُ سَرِقَةٌ فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا بِالثَّمَنِ حَيْثُ وَجَدَهَا قَالَ فَكَتَبْتُ إِلَى مَرْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّهُ إِذَا كَانَ الَّذِي ابْتَاعَهَا مِنَ الَّذِي سَرَقَهَا غَيْرَ مُتَّهِمٍ خَيْرٌ سَيِّدُهَا فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ الَّذِي سَرَقَ مِنْهُ بِالثَّمَنِ وَإِنْ شَاءَ اتَّبَعَ سَارِقَهُ قَالَ وَقَضَى بِذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ [قال الألبانی: صحيح]

[الاسناد (النسائی: ۳۱۲/۷ و ۳۱۳)] [انظر: ۱۸۱۵۰، ۱۸۱۵۱].

(۱۸۱۳۹) حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ یمامہ کے گورنر تھے، ایک مرتبہ مروان نے ان کے پاس خط لکھا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسے خط میں لکھا ہے جس آدمی کی کوئی چیز چوری ہو جائے تو اس کی قیمت کا وہی سب سے زیادہ حقدار ہے خواہ جہاں سے بھی وہ ملے، میں نے مروان کو جواب میں لکھا کہ نبی ﷺ نے تو یہ فیصلہ فرمایا ہے جس شخص نے چور سے کوئی چیز خریدی اور وہ شخص خود متہم نہیں ہے، تو اس کے مالک کو اختیار ہوگا، چاہے تو اپنی سرودھ چیز قیمت دے کر خرید لے اور چاہے تو چور کا پیچھا کرے، اور یہی فیصلہ حضرات خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا تھا۔

(۱۸۱۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْتُ عَطَاءً فَلَذَكَرَ مِنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَّهُ يَقَالُ خُذْ مَالَكَ حَيْثُ وَجَدْتَهُ وَلَقَدْ أَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّ أَسِيدَ بْنَ حُضَيْرٍ الْأَنْصَارِيَّ ثُمَّ أَخَذَ بِنِي خَارِثَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ عَامِلًا عَلَى الْيَمَامَةِ فَلَذَكَرَ مَعْنَاهُ

(۱۸۱۵۰) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۸۱۵۱) حَدَّثَنَا هُرُودَةُ بْنُ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّ أَسِيدَ بْنَ حُضَيْرٍ بْنِ سِمَالٍ حَدَّثَهُ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ إِذَا سُرِقَ الرَّجُلُ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(۱۸۱۵۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حدیث مجمع بن جارية رضی اللہ عنہا

حضرت مجمع بن جارية رضی اللہ عنہا کی حدیث

(۱۸۱۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَقْتُلُ ابْنُ مَرْيَمَ الدَّجَالَ بَابَ لُدٍّ أَوْ إِلَى جَانِبِ لُدٍّ [انظر: ۱۹۷۰۷، راجع: ۱۵۵۴۵].

(۱۸۱۵۲) حضرت مجمع بن جارية رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دجال کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام "باب لد" نامی جگہ پر قتل کریں گے۔

حدیث عبد الرحمن بن غنم الأشعري رضی اللہ عنہ

حضرت عبد الرحمن بن غنم اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۸۱۵۳) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حُسَيْنٍ الْمَكِّيُّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

بْنِ غَنَمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ وَيَتْبَعَ رَجُلَهُ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِيتُ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَتْ حِرْزًا مِنْ كُلِّ مَكْرُوهٍ وَحِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَلَمْ يَحِلَّ لِلذَّنْبِ بِذِكْرِهِ إِلَّا الشُّرْكُ فَكَانَ مِنْ أَفْضَلِ النَّاسِ عَمَلًا إِلَّا رَجُلًا يَفْضُلُهُ يَقُولُ أَفْضَلُ مِنِّي قَالَ

(۱۸۱۵۳) حضرت عبدالرحمن بن غنم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص مغرب اور فجر کی نماز پڑھنے کے بعد اپنے پاؤں جائے نماز سے پھرنے سے پہلے یہ کلمات دس مرتبہ کہہ لے ”لا اله الا الله وحده لا شريك له ، له الملك وله الحمد، بيده الخير، يحيى ويميت، وهو على كل شيء قدير“ تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی، دس گناہ معاف ہوں گے، دس درجات بلند ہوں گے، اور یہ کلمات اس کے لئے ہر ناپسندیدہ چیز اور شیطان مردود سے حفاظت کا ذریعہ بن جائیں گے، شرک کے علاوہ کوئی گناہ اسے گھیر نہیں سکے گا، اور وہ تمام لوگوں میں سب سے افضل عمل والا شمار ہوگا، الا یہ کہ کوئی شخص اس سے زیادہ مرتبہ یہ کلمات کہے۔

(۱۸۱۵۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْعَتَلِ الزَّيْمِ فَقَالَ هُوَ الشَّدِيدُ الْخَلْقِ الْمُصَحَّحُ الْأَكُولُ الشَّرُوبُ الْوَاجِدُ لِلطَّعَامِ وَالشَّرَابِ الظُّلُمُ لِلنَّاسِ رَحْبُ الْجَوْفِ

(۱۸۱۵۴) حضرت عبدالرحمن بن غنم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ”عتل زیم“ (جو سورہٴ ن والقلم میں آیا ہے) کا معنی پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا اس سے مراد وہ مضبوط جسم والا، صحت مند اور خوب کھانے پینے والا ہے جس کے پاس کھانے پینے کا سامان خوب ہو، جو لوگوں پر بہت ظلم کرتا ہو اور خوب کشادہ پیٹ والا ہو۔

(۱۸۱۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ عَنْ بَهْرَامِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِسْطًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ هَلَكَ لَا يُدْرِي آيْنَ مَهْلِكُهُ وَأَنَا أَخَافُ أَنْ تَكُونَ هَذِهِ الصُّبَابُ

(۱۸۱۵۵) حضرت عبدالرحمن بن غنم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بنی اسرائیل کا ایک گروہ ہلاک ہو گیا تھا، لیکن اس کے ہلاک ہونے کا مقام کسی کو معلوم نہیں ہے، مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں وہ یہ گروہ نہ ہو۔

(۱۸۱۵۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاطُ وَالْجَعْفَرِيُّ وَالْعَتَلُ الزَّيْمُ قَالَ هُوَ سَقَطٌ مِنْ كِتَابِ أَبِي (۱۸۱۵۶) حضرت عبدالرحمن بن غنم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت میں کوئی متکبر، بداخلاق اور ”عتل زیم“

زَنِيمٌ“ داخل نہ ہوگا۔

فائدہ: عقل زَنِيم کی وضاحت عنقریب حدیث ۱۸۵۴ میں گذری ہے۔

(۱۸۱۵۷) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنِ ابْنِ غَنَمٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَوْ اجْتَمَعْتُمَا فِي مَشُورَةٍ مَا خَالَفْتُكُمَا

(۱۸۱۵۷) حضرت عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا اگر آپ دونوں کسی

مشورے پر متفق ہو جائیں تو میں آپ کی مخالفت نہیں کروں گا۔

(۱۸۱۵۸) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامٍ قَالَ سَمِعْتُ شَهْرَ بْنَ حَوْشَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

غَنَمٍ أَنَّ الدَّارِيَّ كَانَ يُهْدِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ عَامٍ رَاوِيَةً مِنْ خَمْرِ فَلَمَّا كَانَ عَامَ

حُرْمَتِ قَبَاءِ رَاوِيَةٍ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ قَالَ هَلْ شَعَرْتَ أَنَّهَا قَدْ حُرِّمَتْ

بَعْدَكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أبيعُهَا فَأَتَنَفِّعَ بِشَمِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ

انْطَلَقُوا إِلَى مَا حُرِّمَ عَلَيْهِمْ مِنْ شُحُومِ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ فَأَذَابُوهُ فَجَعَلُوهُ ثَمَنًا لَهُ فَبَاعُوا بِهِ مَا يَأْكُلُونَ وَإِنَّ

الْخَمْرَ حَرَامٌ وَثَمَنُهَا حَرَامٌ وَإِنَّ الْخَمْرَ حَرَامٌ وَثَمَنُهَا حَرَامٌ

(۱۸۱۵۸) حضرت عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک ”داري“ آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں ہر سال شراب کی ایک

مٹک بطور ہدیہ کے بھیجا کرتا تھا، جس سال شراب حرام ہوئی، وہ اس سال بھی ایک مٹک لے کر آیا، نبی ﷺ نے اسے دیکھا تو

مسکرا کر فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے پیچھے شراب حرام ہو گئی ہے؟ اس نے کہا یا رسول اللہ! کیا میں اسے بیچ کر اس کی

قیمت سے فائدہ اٹھا لوں؟ نبی ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا اللہ کی لعنت ہو یہودیوں پر، جب گائے اور بکری کی چربی کو ان پر حرام قرار

دیا گیا تو انہوں نے اسے پکھلا کر اسے ثمن بنالیا اور وہ اس کے ذریعے کھانے کی چیزیں بیچنے خریدنے لگے، پھر تین مرتبہ فرمایا یاد

رکھو شراب اور اس کی قیمت حرام ہے۔

(۱۸۱۵۹) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شَهْرٌ عَنْ ابْنِ غَنَمٍ أَنَّ الدَّارِيَّ كَانَ يُهْدِي

لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَأَذَابُوهُ وَجَعَلُوهُ إِهَالَةً فَبَاعُوا بِهِ مَا يَأْكُلُونَ

(۱۸۱۵۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۸۱۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَحَلَّى أَوْ حُلِيَ بِخَزٍّ بَصِصَةٍ مِنْ ذَهَبٍ كُويَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(۱۸۱۶۰) حضرت عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص چمکدار سونے کا زیور خود پہنتا ہے یا

اسے کوئی پہنتا ہے، اسے قیامت کے دن اس کے ذریعے داغا جائے گا۔

(۱۸۱۶۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي الْحُسَيْنِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ يُلْغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَارَ عِبَادِ اللَّهِ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَشِرَارُ عِبَادِ اللَّهِ الْمَشَانُونَ بِالنَّمِيمَةِ الْمُفَرَّقُونَ بَيْنَ الْأَحِبَّةِ الْبَاغُونَ الْبُرَاءَةَ الْعَنَتِ

(۱۸۱۶۱) حضرت عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے بہترین بندے وہ لوگ ہوتے ہیں کہ انہیں دیکھ کر خدا یاد آ جائے، اور اللہ کے بدترین بندے وہ ہوتے ہیں جو چغل خوری کرتے ہیں، دوستوں کے درمیان تفریق پیدا کرتے ہیں، باغی، بیزار اور محض ہوتے ہیں۔

حَدِيثُ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبِدٍ الْأَسَدِيِّ نَزَلَ الرَّقَّةَ رضی اللہ عنہ

حضرت وابصہ بن معبد اسدی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۸۱۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ وَابِصَةَ بْنَ مَعْبِدٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ أَسْأَلُكَ عَنْ غَيْرِهِ فَقَالَ الْبِرُّ مَا أَنْشَرَخَ لَهُ صَدْرُكَ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَإِنْ أَفْتَاكَ عَنْهُ النَّاسُ

(۱۸۱۶۲) حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نیکی اور گناہ کے متعلق پوچھنے کے لئے حاضر ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے پاس نیکی اور گناہ کے متعلق ہی پوچھنے کے لئے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں آپ سے اس کے علاوہ کچھ پوچھنے کے لئے نہیں آیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیکی وہ ہوتی ہے جس پر تمہیں شرح صدر ہو، اور گناہ وہ ہوتا ہے جو تمہارے دل میں کھلے، اگرچہ لوگ تمہیں فتویٰ دیتے رہیں۔

(۱۸۱۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ هِلَالَ بْنَ يَسَافٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ عَنْ وَابِصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا صَلَّى وَحْدَهُ خَلْفَ الصَّفِّ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ صَلَاتَهُ [صححه ابن حبان (۲۱۹۹)، وقد حسنه احمد والترمذی. قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۶۸۲)، والترمذی: (۲۳۱)]. [انظر: ۱۸۱۶۸].

(۱۸۱۶۳) حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ پچھلی صف میں اکیلا کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نماز لوٹانے کا حکم دیا۔

(۱۸۱۶۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ أَبِي عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَكْرَزٍ عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبِدٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ لَا أَدْعَ شَيْئًا مِنَ الْبِرِّ

وَالْإِثْمُ إِلَّا سَأَلْتُهُ عَنْهُ وَإِذَا عِنْدَهُ جَمْعٌ فَذَهَبْتُ أَنْخَطِي النَّاسَ فَقَالُوا إِلَيْكَ يَا وَابِصَةُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكَ يَا وَابِصَةُ فَقُلْتُ أَنَا وَابِصَةُ دَعُونِي أَذْنُو مِنْهُ فَإِنَّهُ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ أَنْ أَذْنُو مِنْهُ فَقَالَ لِي أَذْنُ يَا وَابِصَةُ أَذْنُ يَا وَابِصَةُ فَذَنُوتُ مِنْهُ حَتَّى مَسَّتْ رُكْبَتِي رُكْبَتَهُ فَقَالَ يَا وَابِصَةُ أَخْبِرُكَ مَا جِئْتَ تَسْأَلُنِي عَنْهُ أَوْ تَسْأَلُنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَخْبِرْنِي قَالَ جِئْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ قُلْتُ نَعَمْ فَجَمَعَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِهَا فِي صَدْرِي وَيَقُولُ يَا وَابِصَةُ اسْتَفَيْتِ نَفْسَكَ الْبِرُّ مَا أَطْمَأَنَّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ وَأَطْمَأَنَّتِ إِلَيْهِ النَّفْسُ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي الْقَلْبِ وَكَرَدَّ فِي الصَّدْرِ وَإِنْ أَفْتَاكَ النَّاسُ قَالَ سَفِيَانُ وَأَفْتُوكَ [اخرجه الدارمی (۲۵۳۶) و ابو یعلیٰ (۱۵۸۶)۔ اسنادہ ضعیف جداً]۔ [انظر: ۱۸۱۶۹]۔

(۱۸۱۶۳) حضرت وایصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میرا ارادہ تھا کہ میں کوئی نیکی اور گناہ ایسا نہیں چھوڑوں گا جس کے متعلق نبی ﷺ سے پوچھ نہ لوں، جب میں وہاں پہنچا تو نبی ﷺ کے پاس بہت سے لوگ موجود تھے، میں لوگوں کو پھلانگتا ہوا آگے بڑھنے لگا، لوگ کہنے لگے وایصہ! نبی ﷺ سے پیچھے ہٹو، میں نے کہا کہ میں وایصہ ہوں، مجھے ان کے قریب جانے دو، کیونکہ مجھے تمام لوگوں میں سب سے زیادہ ان کے قریب ہونا پسند ہے، نبی ﷺ نے بھی مجھ سے فرمایا وایصہ! قریب آ جاؤ، چنانچہ میں اتنا قریب ہوا کہ میرا گھٹنا نبی ﷺ کے گھٹنے سے لگنے لگا۔

نبی ﷺ نے فرمایا وایصہ! میں تمہیں بتاؤں کہ تم مجھ سے کیا پوچھنے کے لئے آئے ہو یا تم خود ہی پوچھو گے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہی بتائیے، نبی ﷺ نے فرمایا تم مجھ سے نیکی اور گناہ کے متعلق پوچھنے کے لئے آئے ہو، میں نے عرض کیا جی ہاں! نبی ﷺ نے اپنی تین انگلیاں اکٹھی کیں اور ان سے میرے سینے کو کریدتے ہوئے فرمایا وایصہ! اپنے نفس سے فتویٰ لیا کرو، نیکی وہ ہوتی ہے جس میں دل مطمئن ہوتا ہے اور نفس کو سکون ملتا ہے، اور گناہ وہ ہوتا ہے جو تمہارے دل میں کھٹکتا ہے اور دل میں تردد رہتا ہے، اگرچہ لوگ تمہیں فتویٰ دیتے رہیں۔

(۱۸۱۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ أَقَامَنِي عَلَى وَابِصَةَ بْنِ مَعْبُدٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي هَذَا أَنَّ رَجُلًا صَلَّى خَلْفَ الصُّفِّ وَخَذَهُ قَامَرَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيدَ صَلَاتَهُ [صححه ابن حبان (۲۲۰۰)، وحسنه الترمذی۔ قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۱۰۰۴)۔ الترمذی: (۲۳۰)]۔ [انظر: ۱۸۱۷۰]۔

(۱۸۱۶۵) حضرت وایصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ پچھلی صف میں اکیلا کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا ہے، نبی ﷺ نے اسے نماز لوٹانے کا حکم دیا۔

(۱۸۱۶۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبُدٍ أَنَّ رَجُلًا صَلَّى خَلْفَ الصُّفُوفِ وَخَذَهُ قَامَرَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ

یُعَیَّدُ | صحیحہ ابن حبان (۲۲۰۱)، قال شعیب: وهذا اسناد حسن فی المتابعات |

(۱۸۱۶۶) حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ پچھلی صف میں اکیلا کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا ہے، نبی ﷺ نے اسے نماز لوٹانے کا حکم دیا۔

(۱۸۱۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبُدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ صَلَّى خَلْفَ الصُّفُوفِ وَحْدَهُ فَقَالَ يُعِيدُ الصَّلَاةَ [راجع: ۱۸۱۶۳]

(۱۸۱۶۷) حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ پچھلی صف میں اکیلا کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا ہے، نبی ﷺ نے اسے نماز لوٹانے کا حکم دیا۔

(۱۸۱۶۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ عَنْ وَابِصَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي فِي الصَّفِّ وَحْدَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ [راجع: ۱۸۱۶۳]

(۱۸۱۶۸) حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ پچھلی صف میں اکیلا کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا ہے، نبی ﷺ نے اسے نماز لوٹانے کا حکم دیا۔

(۱۸۱۶۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا الزُّبَيْرُ أَبُو عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ أَبِي بَرْزَاءِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَكْرَزٍ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي جُلَسَاؤُهُ وَقَدْ رَأَيْتُهُ عَنْ وَابِصَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ وَلَمْ يَقُلْ حَدَّثَنِي جُلَسَاؤُهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ لَا أَدْعَ شَيْئًا مِنَ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ إِلَّا سَأَلْتُهُ عَنْهُ وَخَوْلَةُ عَصَابَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَسْتَفْتُونَهُ فَبَجَعْتُ أَتَخَطَّاهُمْ قَالُوا إِلَيْكَ يَا وَابِصَةُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ دَعُونِي فَأَذْنُو مِنْهُ فَإِنَّهُ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ أَنْ أَذْنُو مِنْهُ قَالَ دَعُوا وَابِصَةُ أَذْنُ يَا وَابِصَةُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ فَذَنُوتُ مِنْهُ حَتَّى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ يَا وَابِصَةُ أَخْبِرْكَ أَوْ تَسْأَلْنِي قُلْتُ لَا بَلْ أَخْبِرْنِي فَقَالَ جِئْتُ تَسْأَلْنِي عَنْ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ نَعَمْ فَجَمَعَ أَتَامِلُهُ فَبَجَعْتُ يَنْكُتُ بِيَهُنَّ فِي صَدْرِي وَيَقُولُ يَا وَابِصَةُ اسْتَفْتِ قَلْبَكَ وَاسْتَفْتِ نَفْسَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ الْبِرُّ مَا أَطْعَمَكَ إِلَيْهِ النَّفْسُ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَإِنْ أَتَاكَ النَّاسُ وَأَفْشَوْكَ [راجع: ۱۸۱۶۴]

(۱۸۱۶۹) حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میرا ارادہ تھا کہ میں کوئی نیکی اور گناہ ایسا نہیں چھوڑوں گا جس کے متعلق نبی ﷺ سے پوچھ نہ لوں، جب میں وہاں پہنچا تو نبی ﷺ کے پاس بہت سے لوگ موجود تھے، میں لوگوں کو پھلانگتا ہوا آگے بڑھنے لگا، لوگ کہنے لگے وابصہ! نبی ﷺ سے پیچھے ہٹو، میں نے کہا کہ میں وابصہ ہوں، مجھے ان کے قریب جانے دو، کیونکہ مجھے تمام لوگوں میں سب سے زیادہ ان کے قریب ہونا پسند ہے، نبی ﷺ نے بھی مجھ سے فرمایا وابصہ! قریب آ جاؤ، چنانچہ میں اتنا قریب ہوا کہ میرا گھٹنا نبی ﷺ کے گھٹنے سے لگنے لگا۔

نبی ﷺ نے فرمایا دابصہ! میں تمہیں بتاؤں کہ تم مجھ سے کیا پوچھنے کے لئے آئے ہو یا تم خود ہی پوچھو گے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہی بتائیے، نبی ﷺ نے فرمایا تم مجھ سے نیکی اور گناہ کے متعلق پوچھنے کے لئے آئے ہو، میں نے عرض کیا جی ہاں! نبی ﷺ نے اپنی تین انگلیاں اکٹھی کیں اور ان سے میرے سینے کو کریدتے ہوئے فرمایا دابصہ! اپنے نفس سے فتویٰ لیا کرو، نیکی وہ ہوتی ہے جس میں دل مطمئن ہوتا ہے اور نفس کو سکون ملتا ہے، اور گناہ وہ ہوتا ہے جو تمہارے دل میں کھٹکتا ہے اور دل میں تردد رہتا ہے، اگرچہ لوگ تمہیں فتویٰ دیتے رہیں۔

(۱۸۱۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ أَرَانِي زَيْدًا بْنُ أَبِي الْجَعْدِ شَيْخًا بِالْجَزِيرَةِ يُقَالُ لَهُ وَابِصَةُ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ فَأَقَامَنِي عَلَيْهِ وَقَالَ هَذَا حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا صَلَّى فِي الصَّفِّ وَحَدَهُ فَأَمَرَهُ فَأَعَادَ الصَّلَاةَ قَالَ وَكَانَ أَبِي يَقُولُ بِهَذَا الْحَدِيثِ (راجع: ۱۸۱۶۵)

(۱۸۱۷۰) حضرت دابصہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ کھجلی صف میں اکیلا کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا ہے، نبی ﷺ نے اسے نماز لوٹانے کا حکم دیا۔

حَدِيثُ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۸۱۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ أَخِي بَنِي فِهْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا كَمِثْلِ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ هَذِهِ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَا يَرْجِعُ وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ [صححه مسلم (۲۸۵۸)، وابن حبان (۴۳۳۰)، والحاكم (۳۱۹/۴)]. [انظر: ۱۸۱۷۲، ۱۸۱۷۵، ۱۸۱۷۷، ۱۸۱۸۳، ۱۸۱۸۴]

(۱۸۱۷۱) حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دنیا کو آخرت کے ساتھ صرف اتنی ہی نسبت ہے جتنی تم میں سے کسی شخص کی انگلی سمندر میں ڈوبنے پر قطرے کو سمندر سے ہوتی ہے، کہ جب وہ یہ انگلی ڈبو تا ہے تو باہر نکال کر دیکھے کہ اس پر کتنا پانی لگا ہے، یہ کہہ کر نبی ﷺ نے شہادت کی انگلی سے اشارہ فرمایا۔

(۱۸۱۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَبَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُسْتَوْرِدَ أَخَا بَنِي فِهْرِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ هَذِهِ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ تَرْجِعُ يَعْنِي الْيَمِي تَلِي الْإِبْهَامَ [مكرر ما قبله]۔

(۱۸۱۷۲) حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دنیا کو آخرت کے ساتھ صرف اتنی ہی نسبت ہے جتنی تم میں سے کسی شخص کی انگلی سمندر میں ڈوبنے پر قطرے کو سمندر سے ہوتی ہے، کہ جب وہ یہ انگلی ڈبو تا ہے تو

باہر نکال کر دیکھے کہ اس پر کتنا پانی لگا ہے، یہ کہہ کر نبی ﷺ نے شہادت کی انگلی سے اشارہ فرمایا۔

(۱۸۱۷۳) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ خَلَّلَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخُصْرِهِ [قال الترمذی: حسن غریب وقال الألبانی: صحیح (ابو داود: ۱۴۸، ابن ماجه: ۴۴۶، الترمذی: ۴۰). قال شعيب: صحیح لغيره وهذا اسناد رجاله ثقات]. [انظر: ۱۸۱۷۹].

(۱۸۱۷۳) حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے کہ جب آپ ﷺ وضو فرماتے تو اپنی انگلیوں کا خلال چھگلیا سے فرماتے تھے۔

(۱۸۱۷۴) حَدَّثَنَا زَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا وَقَاصُ بْنُ رَبِيعَةَ أَنَّ الْمُسْتَوْرِدَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ أَكَلَهُ وَقَالَ مَرَّةً أَكَلَهُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُطْعِمُهُ مِثْلَهَا مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ اكْتَسَى بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ ثَوْبًا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَكْسُوهُ مِثْلَهُ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ مَقَامَ سُمْعَةٍ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُومُ بِهِ مَقَامَ سُمْعَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [صححه الحاكم (۱۲۷/۴)]. قال الألبانی: صحیح (ابو داود: ۴۸۸۱). قال شعيب: حسن وهذا اسناد رجاله ثقات].

(۱۸۱۷۳) حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے کسی مسلمان کا کوئی لقمہ زبردستی کھالیا تو اللہ تعالیٰ اسے اتنا ہی کھانا جہنم سے کھلائے گا، جس شخص نے کسی مسلمان کے کپڑے (زبردستی چھین کر) پہن لیے، اللہ تعالیٰ اسے ویسا ہی جہنمی لباس پہنائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کو مقامِ ریاء و شہرت پر کھڑا کرے، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے مقامِ شہرت (تشہیر) پر کھڑا کرے گا۔

(۱۸۱۷۵) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُسْتَوْرِدَ أَخَا بَنِي فَهْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ فِي الْيَوْمِ فَلْيَنْظُرْ بِهِ تَرْجِعْ إِلَيْهِ [راجع: ۱۸۱۷۱].

(۱۸۱۷۵) حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دنیا کو آخرت کے ساتھ صرف اتنی ہی نسبت ہے جتنی تم میں سے کسی شخص کی انگلی سمندر میں ڈوبنے پر قطرے کو سمندر سے ہوتی ہے، کہ جب وہ یہ انگلی ڈبوئے تو باہر نکال کر دیکھے کہ اس پر کتنا پانی لگا ہے۔

(۱۸۱۷۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ كُنْتُ فِي رَكْبٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ مَرَّ بِسُخْلَةٍ مَيْتَةٍ مَبُودَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَرُونَ هَذِهِ هَانَتْ عَلَى أَهْلِهَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ هَوَانِهَا الْقَوَاهَا قَالَ قَوْلَ الْيَدِيِّ

نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لِلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ هَذِهِ عَلَى أَهْلِهَا [وقد حسنه الترمذی. وقال الألبانی:

صحيح (الترمذی: ۲۳۲۱). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف]. [انظر: ۱۸۱۸۳، ۱۸۱۸۴].

(۱۸۱۷۶) حضرت مستورد بن شداد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے قافلے میں تھا کہ آپ ﷺ کا گدرا ایک مردار بکری پر ہوا جس کی کھال اتار کر اسے پھینک دیا گیا تھا، نبی ﷺ نے پوچھا کیا تمہارا یہی خیال ہے کہ اس بکری کو اس کے مالک حقیر سمجھتے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حقیر سمجھ کر ہی تو اسے انہوں نے پھینک دیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، جتنی حقیر یہ بکری اپنے مالک کی نظر میں ہے، دنیا اللہ کی نظروں میں اس سے بھی زیادہ حقیر ہے۔

(۱۸۱۷۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ الْمُسْتَوْدِدَ أَخَا بَنِي فَهْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِبْصَعَهُ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ يَمَّ تَرْجِعُ إِلَيْهِ [راجع: ۱۸۱۷۱].

(۱۸۱۷۷) حضرت مستورد بن شداد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دنیا کو آخرت کے ساتھ صرف اتنی ہی نسبت ہے جتنی تم میں سے کسی شخص کی انگلی سمندر میں ڈوبنے پر قطرے کو سمندر سے ہوتی ہے، کہ جب وہ یہ انگلی ڈبو تا ہے تو باہر نکال کر دیکھے کہ اس پر کتنا پانی لگا ہے۔

(۱۸۱۷۸) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنِ ابْنِ هُبَيْرَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُسْتَوْدِدَ بْنَ شَدَّادٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ وَلِيَ لَنَا عَمَلًا وَلَيْسَ لَهُ مَنَزِلٌ فَلْيَتَّخِذْ مَنَزِلًا أَوْ لَيْسَتْ لَهُ زَوْجَةٌ فَلْيَتَزَوَّجْ أَوْ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَلْيَتَّخِذْ خَادِمًا أَوْ لَيْسَتْ لَهُ ذَابَّةٌ فَلْيَتَّخِذْ ذَابَّةً وَمَنْ أَصَابَ شَيْئًا سِوَى ذَلِكَ فَهُوَ غَالٍ [صححه ابن خزيمة: (۲۳۷۰)، والحاكم (۴۰۶/۱)]. قال الألبانی:

صحيح (ابو داود: ۲۹۴۵). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف]. [انظر: ۱۸۱۸۰، ۱۸۱۸۱، ۱۸۱۸۲].

(۱۸۱۷۸) حضرت مستورد بن شداد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص ہماری طرف سے گورنر نامزد ہو اور اس کے پاس متعلقہ شہر میں کوئی گھر نہ ہو تو وہ گھر بنا سکتا ہے، بیوی نہ ہو تو شادی کر سکتا ہے، خادم نہ ہو تو رکھ سکتا ہے، سواری نہ ہو تو رکھ سکتا ہے لیکن اس کے علاوہ جو کچھ لے گا، وہ اللہ کے یہاں خائن شمار ہوگا۔

(۱۸۱۷۹) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى وَابْنُ دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَمْرٍو وَيَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمْرٍو الْمُعَاظِرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنِ الْمُسْتَوْدِدِ بْنِ شَدَّادٍ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ يُحَلِّلُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخُصْرِهِ [راجع: ۱۸۱۷۳].

(۱۸۱۷۹) حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرماتے تو اپنی انگلیوں کا خلال چھٹکیا سے فرماتے تھے۔

(۱۸۱۸۰) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ يَزِيْدَ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ الْمُسْتَوْرِدُ بْنُ شَدَادٍ وَعَمْرُو بْنُ غَيْلَانَ بْنِ سَلَمَةَ فَسَمِعَ الْمُسْتَوْرِدَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ وَلِيَ لَنَا عَمَلًا فَلَمْ يَكُنْ لَهُ زَوْجَةٌ فَلْيَتَزَوَّجْ أَوْ خَادِمًا فَلْيَتَّخِذْ خَادِمًا أَوْ مَسْكًا فَلْيَتَّخِذْ مَسْكًا أَوْ دَابَّةً فَلْيَتَّخِذْ دَابَّةً فَمَنْ أَصَابَ شَيْئًا سِوَى ذَلِكَ فَهُوَ غَالٍ أَوْ سَارِقٌ [راجع: ۱۸۱۷۸]۔

(۱۸۱۸۰) حضرت مستورد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص ہماری طرف سے گورنر تاحرہ ہو اور اس کے پاس متعلقہ شہر میں کوئی گھر نہ ہو تو وہ گھر بنا سکتا ہے، بیوی نہ ہو تو شادی کر سکتا ہے، خادم نہ ہو تو رکھ سکتا ہے، سواری نہ ہو تو رکھ سکتا ہے لیکن اس کے علاوہ جو کچھ لے گا، وہ اللہ کے یہاں خائن یا چور شمار ہوگا۔

(۱۸۱۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيْدَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ قَدْ تَكَرَّرَ الْحَدِيثُ (۱۸۱۸۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۸۱۸۲) حَدَّثَنَا حَسَنُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هُبَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ الْمُسْتَوْرِدُ بْنُ شَدَادٍ وَعَمْرُو بْنُ غَيْلَانَ فَسَمِعْتُ الْمُسْتَوْرِدَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ وَلِيَ لَنَا عَمَلًا فَلَمْ تَكُنْ مِثْلَ حَدِيثِ الْحَارِثِ (۱۸۱۸۲) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۸۱۸۳) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَادٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا كَرَجُلٍ وَضَعَ إصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ ثُمَّ رَجَعَهَا قَالَ وَإِنِّي لَفِي الرَّحْمَنِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ عَلَى سَخْلَةٍ مَبْرُودَةٍ عَلَى كُنَاسٍ فَقَالَ اتَرُونَ هَذِهِ هَانَتْ عَلَى أَهْلِهَا فَقَالُوا مِنْ هَوَانِهَا أَلْقَوْهَا هَاهُنَا قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لِلدُّنْيَا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَهْوَنُ مِنْ هَذِهِ عَلَى أَهْلِهَا [راجع: ۱۸۱۷۶، ۱۸۱۷۷]۔

(۱۸۱۸۳) حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دنیا کو آخرت کے ساتھ صرف اتنی ہی نسبت ہے جتنی تم میں سے کسی شخص کی انگلی سمندر میں ڈوبنے پر قطرے کو سمندر سے ہوتی ہے، کہ جب وہ یہ انگلی ڈبو تا ہے تو باہر نکال کر دیکھے کہ اس پر کتنا پانی لگا ہے، یہ کہہ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی انگلی سے اشارہ فرمایا۔

اور ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے قافلے میں تھا کہ آپ ﷺ کا گزرا ایک مردار بکری پر ہوا جس کی کھال اتار کر اسے پھینک دیا گیا تھا، نبی ﷺ نے پوچھا کیا تمہارا یہی خیال ہے کہ اس بکری کو اس کے مالک حقیر سمجھتے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حقیر سمجھ کر ہی تو اسے انہوں نے پھینک دیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، جتنی حقیر یہ بکری اپنے مالک کی نظر میں ہے، دنیا اللہ کی نظروں میں اس سے بھی زیادہ حقیر ہے۔

(۱۸۱۸۴) حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ عَبَّادٍ يَعْنِي الْمُهَلَّبِيَّ حَدَّثَنَا الْمُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا كَرَجُلٍ وَضَعَ إصْبَعَهُ فِي النَّيِّمِ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَيْهِ فَمَا أَخَذَ مِنْهُ قَالَ وَقَالَ الْمُسْتَوْرِدُ أَشْهَدُ أَنِّي كُنْتُ مَعَ الرُّكَّابِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَرَّ بِمَنْزِلٍ قَوْمٌ قَدْ ارْتَحَلُوا عَنْهُ فَإِذَا سَخِلَةٌ مَطْرُوحَةٌ فَقَالَ أَتَرُونَ هَذِهِ هَانَتْ عَلَى أَهْلِهَا حِينَ أَلْقَوْهَا قَالُوا مِنْ هَوَانِهَا عَلَيْهِمُ الْقَوْلُهَا قَالَ فَوَاللَّهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ هَذِهِ عَلَى أَهْلِهَا [راجع: ۱۸۱۷۶، ۱۸۱۷۱]۔

(۱۸۱۸۳) حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دنیا کو آخرت کے ساتھ صرف اتنی ہی نسبت ہے جتنی تم میں سے کسی شخص کی انگلی سمندر میں ڈوبنے پر قطرے کو سمندر سے ہوتی ہے، کہ جب وہ یہ انگلی ڈبو تا ہے تو باہر نکال کر دیکھے کہ اس پر کتنا پانی لگا ہے، یہ کہہ کر نبی ﷺ نے شہادت کی انگلی سے اشارہ فرمایا۔

اور ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے قافلے میں تھا کہ آپ ﷺ کا گزرا ایک مردار بکری پر ہوا جس کی کھال اتار کر اسے پھینک دیا گیا تھا، نبی ﷺ نے پوچھا کیا تمہارا یہی خیال ہے کہ اس بکری کو اس کے مالک حقیر سمجھتے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حقیر سمجھ کر ہی تو اسے انہوں نے پھینک دیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، جتنی حقیر یہ بکری اپنے مالک کی نظر میں ہے، دنیا اللہ کی نظروں میں اس سے بھی زیادہ حقیر ہے۔

(۱۸۱۸۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ الْفَهْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرٍو بْنُ الْعَاصِ تَقَوْمُ السَّاعَةِ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ فَقَالَ لَهُ عَمْرٍو بْنُ الْعَاصِ أَبْصِرْ مَا تَقُولُ قَالَ أَقُولُ لَكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَمْرٍو بْنُ الْعَاصِ إِنْ تَكُنْ قُلْتَ ذَلِكَ إِنَّ فِيهِمْ لَخِصَالًا أَرْبَعًا إِنَّهُمْ لَأَسْرَعُ النَّاسِ كَرَّةً بَعْدَ فَرَّةٍ وَإِنَّهُمْ لَخَيْرُ النَّاسِ لِمُسْكِينٍ وَفَقِيرٍ وَضَعِيفٍ وَإِنَّهُمْ لَأَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَالرَّابِعَةُ حَسَنَةٌ جَمِيلَةٌ وَإِنَّهُمْ لَأَمْنَعُ النَّاسِ مِنْ ظُلْمِ الْمُلُوكِ [صححه مسلم (۲۸۹۸)] وقال

الهيثمى: رجاله ثقات. وقال الدارقطني: مرسل. وتعقبه النووي بأنه لا استدراك على مسلم في هذا.

(۱۸۱۸۵) حضرت مستورد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے فرمایا قیامت جب قائم ہوگی تو رومیوں کی تعداد سب سے زیادہ ہوگی، حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا اچھی طرح سوچ سمجھ کر کہو کہ کیا کہہ رہے ہو؟ انہوں نے فرمایا

میں وہی کہہ رہا ہوں جو میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے، حضرت عمرو بن لُحَیْظ نے فرمایا اگر آپ کہہ رہے ہیں تو ایسا ہی ہوگا، ان لوگوں میں چار خصلتیں ہیں ① یہ لوگ بھاگنے کے بعد سب سے زیادہ تیزی سے پلٹ کر حملہ کرنے والے ہیں ② یہ لوگ مسکین، فقیر اور کمزور کے حق میں سب سے بہترین ہیں ③ یہ لوگ آزمائش کے وقت سب سے زیادہ بردبار ہوتے ہیں ④ اور چوتھی خصلت سب سے عمدہ ہے کہ یہ لوگ بادشاہوں کے علم سے دوسروں کو بچاتے ہیں۔

(۱۸۱۸۶) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْبَعَةَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ الْمُسْتَوْرِدَ قَالَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقُلْتُ لَهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَشَدُّ النَّاسِ عَلَيْكُمُ الرُّومُ وَإِنَّمَا هَلَكْتُهُمْ مَعَ السَّاعَةِ فَقَالَ لَهُ عَمْرُو أَلَمْ أَزْجُرْكَ عَنْ مِثْلِ هَذَا

(۱۸۱۸۶) حضرت مستور و لُحَیْظ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، دوران گفتگو میں نے ان سے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے تم پر سب سے زیادہ سخت لوگ رومی ثابت ہوں گے، ان کی ہلاکت قریب قیامت میں ہی مکمل ہوگی، حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں نے آپ کو ایسی باتیں کرنے سے منع نہیں کیا تھا؟

حَدِيثُ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابو کبشہ انماري رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۸۱۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ هَذِهِ الْأَمَةِ مَثَلُ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَعْمَلُ بِهِ فِي مَالِهِ فَيُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ عِلْمًا وَلَمْ يُؤْتِهِ مَالًا فَهُوَ يَقُولُ لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ مَا لِهَذَا عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلَ الَّذِي يَعْمَلُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُمَا فِي الْأَجْرِ سَوَاءٌ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا وَلَمْ يُؤْتِهِ عِلْمًا فَهُوَ يَخْبِطُ فِيهِ يَنْفِقُهُ فِي غَيْرِ حَقِّهِ وَرَجُلٌ لَمْ يُؤْتِهِ اللَّهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُولُ لَوْ كَانَ لِي مَالٌ مِثْلُ هَذَا عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلَ الَّذِي يَعْمَلُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُمَا فِي الْوُزْرِ سَوَاءٌ [قال الألباني: صحيح]

(ابن ماجہ: ۴۲۲۸)۔ [قال شعيب: حسن رجاله ثقات]۔ [انظر: ۱۸۱۸۸، ۱۸۱۸۹، ۱۸۱۹۰]۔

(۱۸۱۸۷) حضرت ابو کبشہ انماري رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اس امت کی مثال چار قسم کے آدمیوں کی سی ہے، ایک وہ آدمی جسے اللہ نے مال اور علم سے نوازا ہو، وہ اپنے مال کے بارے اپنے علم پر عمل کرتا ہو اور اسے اس کے حقوق میں خرچ کرتا ہو، دوسرا وہ آدمی جسے اللہ نے علم عطا فرمایا ہو لیکن مال نہ دیا ہو اور وہ کہتا ہو کہ اگر میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں بھی اس شخص کی طرح اپنے علم پر عمل کرتا، یہ دونوں اجر و ثواب میں برابر ہیں۔

تیسرا وہ آدمی جسے اللہ نے مال سے تو نوازا ہو لیکن علم نہ دیا ہو، وہ بدحواسی میں اسے ناحق مقام پر خرچ کرتا رہے اور

چوتھا وہ آدمی جسے اللہ نے مال سے نوازا ہو اور نہ ہی علم سے اور وہ یہ کہتا ہو کہ اگر میرے پاس بھی اس شخص کی طرح مال ہوتا تو میں بھی اسے اس شخص کی طرح کے کاموں میں خرچ کرتا، یہ دونوں گناہ میں برابر ہیں۔

(۱۸۱۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ وَصَفَتْهُ مِنْهُ يُعَدُّ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ مِنْ غَطَفَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ أُمِّي مَثَلُ أَرْبَعَةِ نَقَرٍ لَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا وَلَمْ يُؤْنِهِ عِلْمًا فَهُوَ يَخْبِطُ فِيهِ لَا يَصِلُ فِيهِ رَحِمًا وَلَا يُعْطَى فِيهِ حَقًّا (۱۸۱۸۸) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۸۱۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ قَالَ ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلَهُ هَذِهِ الْأُمَّةُ مَثَلُ أَرْبَعَةِ نَقَرٍ لَذَكَرَ الْحَدِيثَ (۱۸۱۸۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۸۱۹۰) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ أُمِّي مَثَلُ أَرْبَعَةِ نَقَرٍ لَذَكَرَ الْحَدِيثَ (۱۸۱۹۰) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۸۱۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَعْنَى ابْنِ صَالِحٍ عَنْ أَزْهَرَ بْنِ سَعِيدٍ الْحَرَازِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيَّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي أَصْحَابِهِ لَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ وَقَدْ اغْتَسَلَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ كَانَ شَيْءٌ قَالَ أَجَلُ مَرْتٍ بِي فَلَانَةَ لَوَقَعَ فِي قَلْبِي شَهْوَةُ النِّسَاءِ فَاتَيْتُ بَعْضَ أَرْوَاجِي فَأَصَبْتُهَا فَكَذَلِكَ فافعلوا فَإِنَّهُ مِنْ أَمَائِلِ أَعْمَالِكُمْ إِيَّانُ الْحَلَالِ

(۱۸۱۹۱) حضرت ابو کبشہ انماري جھٹھ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ اپنے صحابہ کرام کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، اچانک اپنے گھر میں چلے گئے، جب باہر آئے تو غسل کیا ہوا تھا، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کچھ ہوا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! ابھی میرے پاس سے ایک عورت گذر کر گئی تھی، میرے دل میں عورت کی خواہش پیدا ہوئی اس لئے میں اپنی بیوی کے پاس چلا گیا اور اس سے اپنی خواہش کی تکمیل کی، اگر تمہارے ساتھ ایسی کیفیت پیش آئے تو تم بھی یونہی کیا کرو، کیونکہ تمہارا بہترین عمل حلال طریقے سے آتا ہے۔

(۱۸۱۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْمُسْعُودِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَوْسَطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ تَسَارَعَ النَّاسُ إِلَى أَهْلِ الْحِجْرِ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَادَى فِي النَّاسِ الصَّلَاةُ جَامِعَةً قَالَ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَمْسِكٌ بِعِيرِهِ وَهُوَ يَقُولُ مَا تَدْخُلُونَ عَلَى قَوْمٍ غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَتَنَادَاهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ نَعَجِبُ مِنْهُمْ يَا رَسُولَ

اللّٰہِ قَالَ اَفَلَا اَنْذَرْتُمْ بِاَعْجَبَ مِنْ ذٰلِكَ رَجُلٌ مِنْ اَنْفُسِكُمْ يُنْبِئُكُمْ بِمَا كَانَ قَبْلَكُمْ وَمَا هُوَ كَانَ بَعْدَكُمْ فَاسْتَقِمْوْا وَاسْتَدْوُوا لِانَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَغْبِطُ بَعْدَايَكُمْ شَيْئًا وَسَيَأْتِي قَوْمٌ لَا يَدْخُلُوْنَ عَنْ اَنْفُسِهِمْ بِشَيْءٍ

(۱۸۱۹۲) حضرت ابو کبشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر کچھ لوگ تیزی سے قوم ثمود کے کھنڈرات میں جانے لگے، نبی ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ ﷺ نے منادی کروادی کہ نماز تیار ہے، ابو کبشہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اپنے اونٹ کو پکڑا ہوا تھا اور فرما رہے تھے تم ایسی قوم پر کیوں داخل ہوتے ہو جن پر اللہ کا غضب نازل ہوا؟ ایک آدمی کہنے لگا یا رسول اللہ ہم ان پر تعجب کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں اس سے زیادہ تعجب انگیز بات نہ بتاؤں؟ تم ہی میں کا ایک آدمی تمہیں ماضی اور مستقبل کے واقعات کی خبر دیتا ہے، لہذا استقامت اور سیدھا راستہ اختیار کرو، کیونکہ اللہ کو تمہارے عذاب میں مبتلا ہونے کی کوئی پرواہ نہیں ہوگی، اور عنقریب ایک ایسی قوم آئے گی جو کسی بھی چیز کے ذریعے اپنا دفاع نہیں کر سکے گی۔

(۱۸۱۹۲) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا الْمُسْعُوْدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي كُبَيْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ تَسَارَعَ قَوْمٌ إِلَى أَهْلِ الْحَبْجِ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ (۱۸۱۹۳) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۸۱۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ نَعْمٍ حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ حَبَّابٍ عَنْ سَعِيدِ أَبِي الْبُخَيْرِيِّ الطَّائِفِيِّ عَنْ أَبِي كُبَيْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثَلَاثُ أَقْسِمَ عَلَيْهِنَّ وَأَحَدُكُمْ حَدِيثًا لَأَحْفَظُوهُ قَالَ فَأَمَّا الثَّلَاثُ الَّتِي أَقْسِمَ عَلَيْهِنَّ فَإِنَّهُ مَا نَقَصَ مَالَ عَبْدٍ صَدَقَةً وَلَا ظُلْمَ عَبْدٍ بِمَظْلَمَةٍ قِصْرٌ عَلَيْهَا إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا عِزًّا وَلَا يَفْتَحُ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ لَهُ بَابَ فَقْرٍ وَأَمَّا الَّتِي أَحَدُكُمْ حَدِيثًا لَأَحْفَظُوهُ فَإِنَّهُ قَالَ إِنَّمَا الدُّنْيَا لِأَرْبَعَةٍ نَفَرٍ عَبْدٌ رَزَقَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَيَصِلُ فِيهِ رَحِمَتُهُ وَيَعْلَمُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ حَقُّهُ قَالَ فَهَذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ قَالَ وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عِلْمًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا قَالَ فَهُوَ يَقُولُ لَوْ كَانَ لِي مَالٌ عَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ قَالَ فَأَجْرُهُمَا سَوَاءٌ قَالَ وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ يَخْبِطُ فِي مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَصِلُ فِيهِ رَحِمَتُهُ وَلَا يَعْلَمُ لِلَّهِ فِيهِ حَقُّهُ فَهَذَا بِأَخْبَثِ الْمَنَازِلِ قَالَ وَعَبْدٌ لَمْ يَرْزُقْهُ اللَّهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُولُ لَوْ كَانَ لِي مَالٌ لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ قَالَ هِيَ نِيَّتُهُ فَوَزُرُهَا فِيهِ سَوَاءٌ

(۱۸۱۹۳) حضرت ابو کبشہ انماري رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تین چیزیں ہیں جن پر میں قسم کھا سکتا ہوں، اور ایک حدیث ہے جو میں تم سے بیان کرتا ہوں، سوائے یاد رکھو، وہ تین چیزیں جن پر میں قسم کھاتا ہوں، وہ یہ ہیں کہ صدقہ کی وجہ سے کسی انسان کا مال کم نہیں ہوتا، جس شخص پر کوئی ظلم کیا جائے اور وہ اس پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی

عزت میں مزید اضافہ کر دے گا، اور جو شخص اپنے اوپر سوال کا دروازہ کھولتا ہے اللہ اس پر فقر و فاقہ کا دروازہ کھول دیتا ہے، اور وہ حدیث جو میں تم سے بیان کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ دنیا چار قسم کے آدمیوں کی ہے، ایک وہ آدمی جسے اللہ نے مال اور علم سے نوازا ہو، وہ اپنے مال کے بارے اپنے علم پر عمل کرتا ہو اور اسے اس کے حقوق میں خرچ کرتا ہو، اس کا درجہ سب سے اونچا ہے، دوسرا وہ آدمی جسے اللہ نے علم عطا فرمایا ہو لیکن مال نہ دیا ہو اور وہ کہتا ہو کہ اگر میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں بھی اس شخص کی طرح اپنے علم پر عمل کرتا، یہ دونوں اجر و ثواب میں برابر ہیں۔

تیسرا وہ آدمی جسے اللہ نے مال سے تو نوازا ہو لیکن علم نہ دیا ہو، وہ بدحواسی میں اسے ناحق مقام پر خرچ کرتا رہے، اپنے رب سے ڈرے، نہ صلہ رحمی کرے اور نہ اللہ کا حق پہچانے، اس کا درجہ سب سے بدترین ہے، اور چوتھا وہ آدمی جسے اللہ نے مال سے نوازا ہو اور نہ ہی علم سے اور وہ یہ کہتا ہو کہ اگر میرے پاس بھی اس شخص کی طرح مال ہوتا تو میں بھی اسے اس شخص کی طرح کے کاموں میں خرچ کرتا، یہ دونوں گناہ میں برابر ہیں۔

(۱۸۱۹۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوَازِيِّ عَنْ أَبِي كُبَيْشَةَ الْأَنْعَارِيِّ أَنَّهُ آتَاهُ فَقَالَ أَطْرَفِي مِنْ فَرَسِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَطْرَقَ فَعَقْتُ لَهُ الْفَرَسُ كَانَ لَهُ كَأَجْرِ سَبْعِينَ فَرَسًا حُمِلَ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ (۱۸۱۹۵) ابو عامر ہوزنی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ان کے پاس حضرت ابو کبیر انماري رحمہ اللہ آئے اور کہنے لگے کہ مجھے اپنا گھوڑا عاریہ دے دو، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص عاریہ اپنا گھوڑا کسی کو دے دے اور اس کا گھوڑا مادہ گھوڑی کو حاملہ بنادے تو دینے والے کو ستر گھوڑوں پر راہِ خدا میں لوگوں کو سوار کرانے کا ثواب ملتا ہے۔

حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمرو بن مرثہ جہنی رحمہ اللہ کی حدیث

(۱۸۱۹۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَسَنِ أَنَّ عَمْرًا بْنَ مَرْثَةَ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ يَا مُعَاوِيَةُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ إِمَامٍ أَوْ وَاٍ يُغْلِقُ بَابَهُ دُونَ دَوَى الْحَاجَةِ وَالْخَلَّةِ وَالْمُسْكِنَةِ إِلَّا أَغْلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَبْوَابَ السَّمَاءِ دُونَ حَاجَتِهِ وَخَلَّتِيهِ وَمُسْكِنَتِهِ قَالَ لَفَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلَى حَوَائِجِ النَّاسِ [انظر: ۲۴۳۰۰].

(۱۸۱۹۶) حضرت عمرو بن مرثہ رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے معاویہ! میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو حکمران یا دالی ضرورت مندوں، فقیروں اور مسکینوں کے سامنے اپنے دروازے بند رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی ضروریات، اور فقر و مسکنت کے سامنے آسمان کے دروازے بند کر دیتا ہے، چنانچہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی ضروریات

کی تکمیل کے لئے ایک آدمی کو مقرر کر دیا۔

حَدِيثُ دَيْلَمِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمِيرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت دیلیمی حمیری رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ کی حدیثیں

(۱۸۱۹۷) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ حَدَّثَنَا مَرْثَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الدَّيْلَمِيُّ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا بِأَرْضٍ بَارِدَةٍ وَإِنَّا لَنَسْتَعِينُ بِشَرَابٍ يُصْنَعُ لَنَا مِنَ الْقَمْحِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُسْكِرُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَشْرَبُوهُ فَأَعَادَ عَلَيْهِ الثَّانِيَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُسْكِرُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَشْرَبُوهُ قَالَ فَأَعَادَ عَلَيْهِ الثَّالِثَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُسْكِرُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَشْرَبُوهُ قَالَ فَإِنَّهُمْ لَا يَصْبِرُونَ عَنْهُ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَصْبِرُوا عَنْهُ فَاقْتُلُوهُمْ [انظر: ۱۸۱۹۸، ۱۸۱۹۹]۔

(۱۸۱۹۷) حضرت دیلیمی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا کہ ہم لوگ سرد علاقے میں رہتے ہیں، سردی کی شدت دور کرنے کے لئے ہم لوگ گیسوں کی ایک شراب سے مدد لیتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا کیا اسے پینے سے نشہ چڑھتا ہے؟ ہم نے اثبات میں جواب دیا، نبی ﷺ نے اسے پینے سے منع فرمادیا، تین مرتبہ یہی سوال جواب ہوئے، چوتھی مرتبہ انہوں نے کہا کہ لوگ اسے پینے سے باز نہیں آئیں گے، نبی ﷺ نے فرمایا اگر وہ باز نہ آئیں تو تم انہیں قتل کر دو۔

(۱۸۱۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيِّ عَنْ دَيْلَمِ بْنِ الْحَمِيرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضٍ بَارِدَةٍ نَعَالِجُ بِهَا عَمَلًا شَدِيدًا وَإِنَّا لَنَتَّخِذُ شَرَابًا مِنْ هَذَا الْقَمْحِ نَتَّقَوِي بِهِ عَلَى أَعْمَالِنَا وَعَلَى بَرْدِ بِلَادِنَا قَالَ هَلْ يُسْكِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاجْتَنِبُوهُ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ هَلْ يُسْكِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاجْتَنِبُوهُ قُلْتُ إِنَّ النَّاسَ غَيْرَ تَارِكِيهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَتْرُكُوهُ فَاقْتُلُوهُمْ

(۱۸۱۹۸) حضرت دیلیمی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا کہ ہم لوگ سرد علاقے میں رہتے ہیں، سردی کی شدت دور کرنے کے لئے ہم لوگ گیسوں کی ایک شراب سے مدد لیتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا کیا اسے پینے سے نشہ چڑھتا ہے؟ ہم نے اثبات میں جواب دیا، نبی ﷺ نے اسے پینے سے منع فرمادیا، انہوں نے کہا کہ لوگ اسے پینے سے باز نہیں آئیں گے، نبی ﷺ نے فرمایا اگر وہ باز نہ آئیں تو تم انہیں قتل کر دو۔

(۱۸۱۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْهَنْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيِّ أَنَّ دَيْلَمًا أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضٍ بَارِدَةٍ

وَإِنَّا نَشْرَبُ شَرَابًا نَتَّقَوْنِي بِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ يُسْكِرُ قَالَ نَعَمْ قَالَ ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ قَالَ هَلْ يُسْكِرُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَقْرَبُوهُ قَالَ لِإِنَّهُمْ لَنْ يَصْبِرُوا قَالَ لَمَنْ لَمْ يَصْبِرْ عَنْهُ فَأَقْتُلُوهُ (۱۸۱۹۹) حضرت دیلمی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا کہ ہم لوگ سرد علاقے میں رہتے ہیں، سردی کی شدت دور کرنے کے لئے ہم لوگ گیہوں کی ایک شراب سے مدد لیتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا کیا اسے پینے سے نشہ چڑھتا ہے؟ ہم نے اثبات میں جواب دیا، نبی ﷺ نے اسے پینے سے منع فرمادیا، تین مرتبہ یہی سوال جواب ہوئے، چوتھی مرتبہ انہوں نے کہا کہ لوگ اسے پینے سے باز نہیں آئیں گے، نبی ﷺ نے فرمایا اگر وہ باز نہ آئیں تو تم انہیں قتل کر دو۔

حَدِيثُ فَيْرُوزِ الدِّيْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت فیروز دیلمی رحمہ اللہ کی حدیثیں

(۱۸۲۰۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ فَيْرُوزِ الدِّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُمْ أَسْلَمُوا وَكَانَ فَيْمَنْ أَسْلَمَ فَبَعَثُوا وَفَدَهُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَتِهِمْ وَإِسْلَامِهِمْ فَقَبِلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحْنُ مَنْ قَدْ عَرَفْتَ وَجِئْنَا مِنْ حَيْثُ قَدْ عَلِمْتَ وَأَسْلَمْنَا فَمَنْ وَلَيْتَنَا قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالُوا أَحْسَبْنَا رَضِينَا | انظر: ۱۸۲۰۶ | (۱۸۲۰۰) حضرت فیروز دیلمی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ان کے قبیلے کے لوگ مسلمان ہو گئے، ان میں وہ خود بھی شامل تھے، انہوں نے اپنی بیعت اور قبول اسلام کی اطلاع دینے کے لئے نبی ﷺ کی خدمت میں اپنا ایک وفد بھیجا، نبی ﷺ نے ان کی بیعت و اسلام کو قبول فرمایا، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ جانتے ہیں کہ ہمارا تعلق کس قبیلے سے ہے اور ہم جہاں سے آئے ہیں وہ بھی آپ کے علم میں ہے، اب ہم مسلمان ہو گئے ہیں تو ہمارا ولی کون ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول ﷺ، وہ کہنے لگے کہ ہمارے لیے یہ کافی ہے اور ہم اس پر راضی ہیں۔

(۱۸۲۰۱) حَدَّثَنَا هَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ فَيْرُوزِ الدِّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ هَيْثَمُ مَرَّةً عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ فَيْرُوزَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ نَحْنُ مَنْ قَدْ عَلِمْتَ وَجِئْنَا مِنْ حَيْثُ قَدْ عَلِمْتَ فَمَنْ وَلَيْتَنَا قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ

(۱۸۲۰۱) حضرت فیروز دیلمی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ جانتے ہیں کہ ہمارا تعلق کس قبیلے سے ہے اور ہم جہاں سے آئے ہیں وہ بھی آپ کے علم میں ہے، اب ہم مسلمان ہو گئے ہیں تو ہمارا ولی کون ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول ﷺ۔

(۱۸۲۰۲) حَدَّثَنَا هَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ أَخْبَرَنَا ضَمْرَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنِ ابْنِ فَيْرُوزِ الدِّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْقُضَنَّ الْإِسْلَامُ عُرْوَةَ عُرْوَةٍ كَمَا يَنْقُضُ الْحَبْلُ قُوَّةَ قُوَّةٍ

(۱۸۲۰۲) حضرت فیروز رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک وقت ایسا بھی ضرور آئے گا جب اسلام کی رسی کا ایک ایک دھاگہ نکال نکال کر توڑ دیا جائے گا جیسے عام رسی کو ریزہ ریزہ کر دیا جاتا ہے۔

(۱۸۲۰۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ أَبِي وَهَبٍ الْجُبَشَانِيُّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْرُورٍ أَنَّ أَبَاهُ قَيْرُورًا أَدْرَكَهُ الْإِسْلَامُ وَتَحْتَهُ أُخْتَانِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلِّقْ إِلَهُمَا شَيْئًا [وقد حسنه الترمذی. قال الألبانی: حسن (ابو داود: ۲۲۴۳، ابن ماجه: ۱۹۵۱، الترمذی: ۱۱۲۹ و ۱۱۳۰). قال شعيب: اسنادہ محتمل للتحسين]. [انظر: ۱۸۲۰۵].

(۱۸۲۰۳) ضحاک بن فیروز کہتے ہیں کہ ان کے والد فیروز رحمہ اللہ نے جب اسلام قبول کیا تو ان کے نکاح میں دو بہنیں تھیں، نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کہ ان میں سے کسی ایک کو "جسے تم چاہو" طلاق دے دو۔

(۱۸۲۰۴) وَقَالَ يَحْيَى مَرَّةً حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ وَهَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَعَاوِرِيِّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْرُورٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَدْرَكَ الْإِسْلَامَ

(۱۸۲۰۴) ضحاک بن فیروز کہتے ہیں کہ ان کے والد نے اسلام کا زمانہ پایا ہے۔

(۱۸۲۰۵) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ أَبِي وَهَبٍ الْجُبَشَانِيُّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْرُورٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَسْلَمْتُ وَعِنْدِي امْرَأَتَانِ أُخْتَانِ فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُطْلِقَ إِحْدَاهُمَا (۱۸۲۰۵) حضرت فیروز رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے جب اسلام قبول کیا تو میرے نکاح میں دو بہنیں تھیں، نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ ان میں سے کسی ایک کو "جسے تم چاہو" طلاق دے دو۔

(۱۸۲۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ عِيَّاشٍ بِغَنِيٍّ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَمْرِو الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدَّبَلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَيْرُورٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَصْحَابُ أَغْنَابٍ وَكَرْمٍ وَقَدْ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ فَمَا نَصْنَعُ بِهَا قَالَ تَتَخَذُونَهُ زَبِيبًا قَالَ فَتَصْنَعُ بِالزَّبِيبِ مَاذَا قَالَ تَنْقَعُونَهُ عَلَى عَذَائِكُمْ وَتَشْرَبُونَهُ عَلَى عَشَائِكُمْ وَتَنْقَعُونَهُ عَلَى عَشَائِكُمْ وَتَشْرَبُونَهُ عَلَى عَذَائِكُمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحْنُ مَنْ قَدْ عَلِمْتَ وَنَحْنُ نَزُولُ بَيْنَ ظَهْرَانِي مَنْ قَدْ عَلِمْتَ فَمَنْ وَلَيْنَا قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ قُلْتُ حَسْبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ [قال الألبانی: حسن صحيح (ابو داود: ۳۷۱۰، النسائی: ۳۳۲/۸). قال شعيب: صحيح]. [راجع: ۱۸۲۰۰، ۱۸۲۰۱].

(۱۸۲۰۶) حضرت فیروز رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم لوگ انگوروں والے ہیں، اب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہو گیا ہے، لہذا ہم اپنے انگوروں کا کیا کریں؟ نبی ﷺ نے فرمایا تم اس کی

کشمش بنا لو، میں نے عرض کیا کہ ہم کشمش کا کیا کریں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا صبح کے وقت پانی میں بھگو کر رات کو پی لو اور رات کے وقت پانی میں بھگو کر صبح پی لو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ جانتے ہیں کہ ہمارا تعلق کن لوگوں سے ہے اور آپ کو یہ بات بھی معلوم ہے کہ آپ کے پاس کن لوگوں کے درمیان ہم اترے ہیں، یہ بتائیے! کہ ہمارا ولی کون ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ اور اس کا رسول، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لیے یہ کافی ہے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۸۲۰۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيِّ حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ ظِلَّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَقَتُهُ [انظر: ۲۳۸۸۶].

(۱۸۲۰۷) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے مسلمان کے لئے قیامت کے دن سایہ اس کا صدقہ ہوگا۔

حَدِيثُ أَيْمَنَ بْنِ خُرَيْمٍ رضی اللہ عنہ

حضرت ایمن بن خرم رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۸۲۰۸) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ فَاتِكِ بْنِ فَصَّالَةَ عَنْ أَيْمَنَ بْنِ خُرَيْمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَدَلْتُ شَهَادَةَ الزُّورِ إِشْرَاكًَا بِاللَّهِ فَلَا تُؤْمِنُوا بِالرَّجْسِ مِنَ الْوَلَدَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ [راجع: ۱۷۷۴۷].

(۱۸۲۰۸) حضرت ایمن بن خرم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور تین مرتبہ فرمایا لوگو! جھوٹی گواہی اللہ کے ساتھ شرک کے برابر ہے، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی کہ ”بتوں کی گندگی سے بچو اور جھوٹی بات کہنے سے بچو۔“

حَدِيثُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت ابو عبد الرحمن جہنی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۸۲۰۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَبِيبٍ وَقَالَ يَزِيدُ عَنْ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي رَأَيْتُ عَبْدًا إِلَى يَهُودَ فَلَا تَبْدُوهُمْ بِالسَّلَامِ وَإِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ

فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ [وقد ضعف البوصیری اسنادہ وقال الألبانی: صحیح (ابن ماجه: ۳۶۹۹)]. [انظر: ۱۷۴۲۷].

(۱۸۲۰۹) حضرت ابو عبد الرحمن چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کل میں سوار ہو کر یہودیوں کے یہاں جاؤں گا، لہذا تم انہیں ابتداء اسلام نہ کرنا، اور جب وہ تمہیں سلام کریں تو تم صرف ”وعلیکم“ کہنا۔

حَدِیْثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ جَدِّ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبُدٍ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت عبد اللہ بن ہشام رحمۃ اللہ علیہ کی حدیثیں

(۱۸۲۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ التَّيْمِيُّ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ أَذْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ ابْنَةُ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَهِيرٌ لَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ وَكَانَ يُصْعِقُ بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ عَنْ جَمِيعِ أَهْلِهِ [صححه البخاری (۲۵۰۱)، والحاكم (۴۵۶/۳)]. [انظر: ۱۹۱۶۹، ۲۲۸۷۰].

(۱۸۲۱۰) حضرت عبد اللہ بن ہشام رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہیں ان کی والدہ زینب بنت حمید نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! اسے بیعت کر لیجئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی یہ بچہ ہے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور انہیں دعائیں دیں، وہ اپنے تمام اہل خانہ کی طرف سے صرف ایک بکری قربانی میں پیش کرتے تھے۔

(۱۸۲۱۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبُدٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا نَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ عِنْدَهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ قَالَ عُمَرُ فَلَأَنْتَ الْآنَ وَاللَّهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآنَ يَا عُمَرُ [صححه البخاری (۳۶۹۴)]. [انظر: ۱۹۱۶۹، ۲۲۸۷۰].

(۱۸۲۱۱) حضرت عبد اللہ بن ہشام رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ! میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آپ مجھے اپنی جان کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کی جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ بخدا! اب آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر! اب بات بنی۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أُمِّ حَرَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن ام حرام رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۸۲۱۲) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَرَأْتُ عَلَى كِتَابِ أَبِي أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ رُذَيْحُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي عُبَلَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا أَبِي الْأَنْصَارِيِّ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَرَامِ الْأَنْصَارِيِّ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْقِبْلَتَيْنِ جَمِيعًا وَعَلَيْهِ كِسَاءُ خَزٍّ أَعْبَرُ

(۱۸۲۱۲) حضرت ابن ام حرام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ دونوں قبلوں کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی ہے، اور انہوں نے خاکستری رنگ کی ریشمی چادر اوڑھ رکھی تھی۔

(۱۸۲۱۳) حَدَّثَنَا كَثِيرٌ بْنُ مَرْوَانَ أَبُو مُحَمَّدٍ سَنَةَ إِحْدَى وَثَمَانِينَ وَمِائَةٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عُبَلَةَ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنِ أُمِّ حَرَامِ الْأَنْصَارِيِّ وَقَدْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَتَيْنِ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ خَزٍّ أَعْبَرُ وَأَشَارَ إِبْرَاهِيمُ بِيَدِهِ إِلَى مَنْكِبِهِ فَنَظَنُّ كَثِيرٌ أَنَّهُ رِذَاءٌ

(۱۸۲۱۳) حضرت ابن ام حرام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ دونوں قبلوں کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی ہے، اور انہوں نے خاکستری رنگ کی ریشمی چادر اوڑھ رکھی تھی۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۱۸۲۱۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا كَعْبٌ يَقْصُ فَقَالَ مَنْ هَذَا قَالُوا كَعْبٌ يَقْصُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْصُ إِلَّا أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ أَوْ مُخْتَالٌ قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ كَعْبًا فَمَا رُنِيَ يَقْصُ بَعْدُ

(۱۸۲۱۴) عبدالجبار خولانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو کعب احبار رحمہ اللہ وعظ کہہ رہے تھے، انہوں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ کعب ہیں جو وعظ کہہ رہے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وعظ یا تو امیر کہہ سکتا ہے، یا جسے اس کی اجازت ہو، یا شیخی خور ہو، کعب رحمہ اللہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو اس کے بعد انہیں وعظ کہتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۱۸۲۱۵) حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْطَرِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَهُ أَنَّ بَعْضَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنٌ مُجَاهِدٌ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ مُؤْمِنٌ لِي بِشُعْبٍ مِنَ الشُّعْبِ يَتَقِي اللَّهَ وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ

(۱۸۲۱۵) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! سب سے افضل انسان کون ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا وہ مؤمن جو اپنی جان مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرے، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کے بعد کون؟ فرمایا وہ مؤمن جو کسی گھائی میں ہو، اللہ سے ڈرتا ہو اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھتا ہو۔

حَدِيثُ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۸۲۱۶) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا لُثُكُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْكَبُوا هَذِهِ الدَّوَابَّ سَالِمَةً وَابْتَدِعُوا هَهَا سَالِمَةً وَلَا تَتَّخِذُوا كَرَاسِيَّ [راجع: ۱۵۷۱۴]

(۱۸۲۱۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جانوروں پر اس وقت سوار ہوا کرو جب وہ صحیح سالم ہوں اور اسی حالت میں انہیں چھوڑ بھی دیا کرو، راستوں اور بازاروں میں آپس کی گفتگو میں انہیں کرسیاں نہ سمجھ لیا کرو۔

حَدِيثُ شُرَحْبِيلَ بْنِ أَوْسٍ رضی اللہ عنہ

حضرت شرحبیل بن اوس رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۸۲۱۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيَّاشٍ وَعِصَامُ بْنُ خَالِدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَرِيزٌ قَالَ حَدَّثَنِي نُمَيْرَانُ بْنُ مَخْمَرٍ وَقَالَ عِصَامُ ابْنُ مَخْمَرٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ أَوْسٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَأَجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فَأَجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فَأَقْتُلُوهُ

(۱۸۲۱۷) حضرت شرحبیل بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص شراب نوشی کرے، اسے کوڑے مارو، دوسری مرتبہ پینے پر بھی کوڑے مارو، تیسری مرتبہ پینے پر بھی کوڑے مارو، اور چوتھی مرتبہ پینے پر اسے قتل کرو۔

حَدِيثُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت حارث تميمی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۸۲۱۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَّانَ الْكِنَانِيِّ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ مُسْلِمٍ بْنَ الْحَارِثِ التَّمِيمِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ قَبْلَ أَنْ تُكَلِّمَ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ اللَّهُمَّ اجْرِنِي مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَإِنَّكَ إِنِ مِتَّ مِنْ يَوْمِكَ ذَلِكَ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ جِوَارًا مِنَ النَّارِ وَإِذَا صَلَّيْتَ الْمَغْرِبَ فَقُلْ قَبْلَ أَنْ تُكَلِّمَ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ اللَّهُمَّ اجْرِنِي مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَإِنَّكَ إِنِ مِتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ يَلِكَ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ جِوَارًا مِنَ النَّارِ [صححه ابن حبان (۲۰۲۲)۔ قال الألبانی: ضعيف (هو داود: ۵۰۷۹ و ۵۰۸۰)۔]

(۱۸۲۱۸) حضرت حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا جب تم فجر کی نماز پڑھ چکو تو کسی سے بات کرنے سے قبل سات مرتبہ اللہم اجرنی من النار کہہ لیا کرو، اگر تم اسی دن فوت ہو گئے تو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے جہنم سے حفاظت کا فیصلہ لکھ دیں گے، اس طرح جب مغرب کی نماز پڑھ چکو تو کسی سے بات کرنے سے پہلے سات مرتبہ اللہم اجرنی من النار کہہ دیں گے۔

(۱۸۲۱۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَسَّانَ الْكِنَانِيُّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمٍ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ لَهُ كِتَابًا بِالْوَصَاةِ لَهُ إِلَى مَنْ بَعْدِهِ مِنْ وُلَاةِ الْأَمْرِ وَخَتَمَ عَلَيْهِ

(۱۸۲۱۹) حضرت حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے بعد کے حکمرانوں کے نام ان کے لئے (حارث رضی اللہ عنہ کے لئے) ایک وصیت لکھی تھی اور اس پر مہر بھی لگائی تھی۔

حَدِيثُ رَجُلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۱۸۲۲۰) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الطَّلَقَائِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ مَبَارَكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَسَّانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَا تُخْزِنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ الْمُقَدِّسِ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا حَسَنَ الْفَهْمِ

(۱۸۲۲۰) بنو کنانہ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے فتح مکہ کے سال نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، میں نے آپ ﷺ

کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے کہ اے اللہ! مجھے قیامت کے دن رسوا نہ فرماتا۔

حَدِيثُ مَالِكِ بْنِ عَتَاهِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت مالک بن عتاهیہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ کی حدیثیں

(۱۸۲۲۱) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حَسَّانٍ عَنْ مُخَبِّسِ بْنِ ظَبْيَانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي جَذَامٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَتَاهِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا لَقِيتُمْ عَاشِرًا فَاَقْتُلُوهُ

(۱۸۲۲۱) حضرت مالک بن عتاهیہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اگر تم ناحق ٹیکس وصول کرنے والے کو دیکھو تو اسے قتل کر دو۔

(۱۸۲۲۲) حَدَّثَنَا قُسَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَقَصَرَ عَنْ بَعْضِ الْإِسْنَادِ وَقَالَ يَعْنِي بِذَلِكَ الصَّدَاقَةَ بِأَعْضَادِهَا عَلَى غَيْرِ حَقِّهَا

(۱۸۲۲۲) گزشتہ حدیث قسبہ بن سعید سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ كَعْبِ بْنِ مُرَّةٍ السُّلَمِيِّ أَوْ مُرَّةِ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت کعب بن مرہ یا مرہ بن کعب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ کی حدیثیں

(۱۸۲۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مُرَّةِ بْنِ كَعْبٍ أَوْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةٍ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ قَالَ لَدْ حَدَّثَنِي بِهِ مَنْصُورٌ وَذَكَرَ ثَلَاثَةَ بَيِّنَةٍ وَبَيَّنَ مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ مُرَّةِ أَوْ عَنْ كَعْبٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ اللَّيْلِ أَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ

(۱۸۲۲۳) حضرت کعب بن مرہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ رات کے کس حصے میں کی جانے والی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا رات کے آخری پہر میں۔

(۱۸۲۲۴) ثُمَّ قَالَ الصَّلَاةُ مَقْبُولَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الصُّبْحَ ثُمَّ لَا صَلَاةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَتَكُونَ قِيَدَ رُمَحٍ أَوْ رُمَحَيْنِ ثُمَّ الصَّلَاةُ مَقْبُولَةٌ حَتَّى يَقُومَ الظُّلُّ قِيَامَ الرُّمَحِ ثُمَّ لَا صَلَاةَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ ثُمَّ الصَّلَاةُ مَقْبُولَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ لَا صَلَاةَ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ

(۱۸۲۲۴) پھر فرمایا نماز قبول ہوتی رہتی ہے یہاں تک کہ تم فجر کی نماز پڑھ لو، پھر طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہیں ہے یہاں تک

کہ سورج ایک دو نیزے کے برابر آ جائے، پھر نماز قبول ہوتی رہتی ہے یہاں تک کہ سورج کا سایہ ایک نیزے کے برابر ہو جائے، اس کے بعد زوال تک کوئی نماز نہیں ہے، پھر نماز قبول ہوتی رہتی ہے یہاں تک کہ تم عصر کی نماز پڑھ لو، پھر غروب آفتاب تک کوئی نماز نہیں ہے۔

(۱۸۲۲۵) وَإِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ فَعَسَلَ يَدَيْهِ خَرَّتْ خَطَايَاهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَّتْ خَطَايَاهُ مِنْ وَجْهِهِ وَإِذَا غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ خَرَّتْ خَطَايَاهُ مِنْ ذِرَاعَيْهِ وَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَّتْ خَطَايَاهُ مِنْ رِجْلَيْهِ قَالَ شُعْبَةُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَسْحَ الرَّأْسِ

(۱۸۲۲۵) اور جب کوئی شخص وضو کرتا ہے اور ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، جب چہرہ دھوتا ہے تو چہرے کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، جب بازوؤں کو دھوتا ہے تو ان کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، اور جب پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، شعبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ راوی نے مسح سر کا ذکر نہیں کیا۔

(۱۸۲۲۶) وَأَيُّمَا رَجُلٍ أَعْتَقَ رَجُلًا مُسْلِمًا كَانَ فِكَاهُ مِنَ النَّارِ يُجْزَى بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْ أَعْضَائِهِ عَضْوًا مِنْ أَعْضَائِهِ وَأَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ كَانَتْ فِكَاهُ مِنَ النَّارِ يُجْزَى بِكُلِّ عَضْوَيْنِ مِنْ أَعْضَائِهِمَا عَضْوًا مِنْ أَعْضَائِهِ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ أَعْتَقَتْ امْرَأَةً مُسْلِمَةً كَانَتْ فِكَاهُ مِنَ النَّارِ يُجْزَى بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْ أَعْضَائِهَا عَضْوًا مِنْ أَعْضَائِهَا [اخرجه النسائي في الكبرى (۴۸۸۱)، قال شعيب: صحيح لغيره دون آخره]۔

(۱۸۲۲۶) جو شخص کسی مسلمان کو آزاد کرتا ہے، وہ اس کے لئے جہنم سے رہائی کا ذریعہ بن جاتا ہے، اور غلام کے ہر عضو کے بدلے میں آزاد کرنے والے کا ہر عضو آزاد کر دیا جاتا ہے، اور جو شخص دو مسلمان عورتوں کو آزاد کرتا ہے، وہ دونوں جہنم سے اس کی رہائی کا ذریعہ بن جاتی ہیں اور ان کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کا ہر عضو جہنم سے آزاد کر دیا جاتا ہے، اور جو عورت کسی مسلمان عورت کو آزاد کرے تو وہ اس کے لئے جہنم سے رہائی کا ذریعہ بن جاتی ہے، اور باندی کے ہر عضو کے بدلے میں اس کا ہر عضو جہنم سے آزاد کر دیا جاتا ہے۔

(۱۸۲۲۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ لَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَامَ خُطْبَاءُ بَابِلِيَاءَ فَقَامَ مِنْ آخِرِهِمْ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ مَرْءٌ بَنُ كَعْبٍ فَقَالَ لَوْلَا حَدِيثُ سَمِيعَةَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُمْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ فِتْنَةً وَأَحْسَبُهُ قَالَ فَقَرَّبَهَا شَكَّ إِسْمَاعِيلُ فَمَرَّ رَجُلٌ مُتَقَنَّعٌ فَقَالَ هَذَا وَأَصْحَابُهُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْحَقِّ فَاذْطَلَقْتُ فَأَخَذْتُ بِمَنْكِبِهِ وَأَقْبَلْتُ بِوَجْهِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ هَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ [انظر: ۱۸۲۲۶]۔

(۱۸۲۲۷) ابوقلابہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو ابیلیاء میں کئی خطباء کھڑے ہو گئے، ان کے آخر

میں مرہ بن کعب نامی ایک صحابی کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ اگر میں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث نہ سنی ہوتی تو کبھی کھڑا نہ ہوتا، نبی ﷺ نے ایک مرتبہ قنہ کا ذکر فرمایا، اسی دوران وہاں سے ایک نقاب پوش آدمی گذرا، نبی ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ اس دن یہ اور اس کے ساتھی حق پر ہوں گے، میں اس کے پیچھے چلا گیا، اس کا موٹھا پکڑا اور نبی ﷺ کی طرف اس کا رخ کر کے پوچھا یہ آدمی؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! دیکھا تو وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے۔

(۱۸۲۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ شُرَحْبِيلِ بْنِ السَّمِطِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِكُعْبِ بْنِ مُرَّةَ أَوْ مُرَّةَ بْنِ كُعْبٍ حَدَّثَنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيهِ أَبُوكَ وَاحْدَرُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْتَقَ رَجُلًا مُسْلِمًا كَانَ فِكَكَاهُ مِنَ النَّارِ يُجْزَى بِكُلِّ عَظْمٍ مِنْ عِظَامِهِ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ وَأَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ كَانَتْ فِكَكَاهُ مِنَ النَّارِ يُجْزَى بِكُلِّ عَظْمَيْنِ مِنْ عِظَامِهِمَا عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ أَعْتَقَتْ امْرَأَةً مُسْلِمَةً كَانَتْ فِكَكَاهُ مِنَ النَّارِ تُجْزَى بِكُلِّ عَظْمٍ مِنْ عِظَامِهَا عَظْمًا مِنْ عِظَامِهَا [قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۳۹۶۷، ابن ماجه: ۲۵۲۲)، قال شعيب، صحيح لغيره اسنادہ ضعیف]، [انظر: ۱۸۲۳۱]۔

(۱۸۲۲۸) حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کو آزاد کرتا ہے، وہ اس کے لئے جہنم سے رہائی کا ذریعہ بن جاتا ہے، اور غلام کے ہر عضو کے بدلے میں آزاد کرنے والے کا ہر عضو آزاد کر دیا جاتا ہے، اور جو شخص دو مسلمان عورتوں کو آزاد کرتا ہے، وہ دونوں جہنم سے اس کی رہائی کا ذریعہ بن جاتی ہیں اور ان کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کا ہر عضو جہنم سے آزاد کر دیا جاتا ہے، اور جو عورت کسی مسلمان عورت کو آزاد کرے تو وہ اس کے لئے جہنم سے رہائی کا ذریعہ بن جاتی ہے، اور باندی کے ہر عضو کے بدلے میں اس کا ہر عضو جہنم سے آزاد کر دیا جاتا ہے۔

(۱۸۲۲۹) قَالَ وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مُضَرَ قَالَ فَاتَّيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ نَصَرَكَ وَأَعْطَاكَ وَاسْتَجَابَ لَكَ وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللَّهَ لَهُمْ فَأَعْرَضَ عَنْهُ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ نَصَرَكَ وَأَعْطَاكَ وَاسْتَجَابَ لَكَ وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللَّهَ لَهُمْ قَالَ اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا مَرِيْعًا طَبَقًا غَدَقًا غَيْرَ رَائِبٍ نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ فَمَا كَانَتْ إِلَّا جُمُعَةً أَوْ نَحْوَهَا حَتَّى مُطِرُوا قَالَ شُعْبَةُ فِي الدُّعَاءِ كَلِمَةً سَمِعْتُهَا مِنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَالِمٍ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ وَفِي حَدِيثِ حَبِيبٍ أَوْ عَمْرِو عَنْ سَالِمٍ قَالَ جِئْتُكَ مِنْ عِنْدِ قَوْمٍ مَا يَخْطِرُ لَهُمْ فَعَلُّ وَلَا يَتَزَوَّدُ لَهُمْ رَاعٍ [صحيحه المحاكم

(۳۲۸/۱)۔ قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۱۲۶۹) اسنادہ ضعیف]، [انظر: ۱۸۲۳۴]۔

(۱۸۲۲۹) اور نبی ﷺ نے قبیلہ مضر کے خلاف بددعاء فرمائی، میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کی مدد کی، آپ کو عطاء فرمایا، آپ کی دعاء قبول فرمائی، آپ کی قوم ہلاک ہو رہی ہے، ان کے حق میں اللہ سے

دعاء کر دیجئے، نبی ﷺ نے منہ پھیر لیا، میں نے پھر اپنی بات دہرائی، تو نبی ﷺ نے فرمایا اے اللہ! ہمیں خوب برسنے والی بارش سے سیراب فرما جو زمین کو پانی سے بھر دے، خوب برسنے والی ہو، دیر سے نہ برے، نفع بخش ہو، زحمت نہ بنے، اس دعا کے بعد نماز جمعہ نہیں ہونے پائی تھی کہ بارش شروع ہو گئی۔

(۱۸۲۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ شُرَحْبِيلِ بْنِ السَّمْطِ قَالَ قَالَ لِكُعْبُ بْنِ مُرَّةَ يَا كُعْبُ بْنُ مُرَّةَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْتَدَرُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ارْمُوا أَهْلَ صُنْعٍ مَنْ بَلَغَ الْعَدُوَّ بِسَهْمٍ رَفَعَهُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً قَالَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي النُّعْمَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الدَّرَجَةُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا إِنَّهَا لَيْسَتْ بِعَتَبَةٍ أَمَّا لَكِنَّهَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ هَانَةٌ عَامٍ [صححه ابن حبان (۴۶۱۶)]. قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۳۹۶۷)، والنسائی: ۲۷/۶). قال شعيب: حسن لغيره اسنادہ ضعیف].

(۱۸۲۳۰) شُرَحْبِيلُ بْنُ السَّمْطِ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اے کعب بن مرہ! ہمیں احتیاط سے نبی ﷺ کی کوئی حدیث سنائیے، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اے اہل صناع! تیر اندازی کیا کرو، جس شخص کا تیر دشمن کو لگ جائے، اللہ اس کا ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے، عبدالرحمن بن ابی النعمان نے پوچھا یا رسول اللہ! درجہ سے کیا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا تمہاری والدہ کے گھر کی چوکت جتنا چھوٹا درجہ مراد نہیں ہے، جنت کے دو درجوں کے درمیان سو سال کا فاصلہ ہوگا۔

(۱۸۲۳۱) قَالَ يَا كُعْبُ بْنُ مُرَّةَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْتَدَرُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا كَانَ لِكَاكِهِ مِنَ النَّارِ يُجْزَى بِكُلِّ عَظْمٍ مِنْهُ عَظْمًا مِنْهُ وَمَنْ أَعْتَقَ امْرَأَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ كَانَتْ لِكَاكِهِ مِنَ النَّارِ يُجْزَى بِكُلِّ عَظْمَيْنِ مِنْهُمَا عَظْمًا مِنْهُ [راجع: ۱۸۲۲۸]۔ (۱۸۲۳۱) انہوں نے پھر عرض کیا کہ اے کعب بن مرہ! ہمیں احتیاط سے نبی ﷺ کی کوئی حدیث سنائیے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کو آزاد کرتا ہے، وہ اس کے لئے جہنم سے رہائی کا ذریعہ بن جاتا ہے، اور غلام کے ہر عضو کے بدلے میں آزاد کرنے والے کا ہر عضو آزاد کر دیا جاتا ہے، اور جو شخص دو مسلمان عورتوں کو آزاد کرتا ہے، وہ دونوں جہنم سے اس کی رہائی کا ذریعہ بن جاتی ہیں اور ان کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کا ہر عضو جہنم سے آزاد کر دیا جاتا ہے۔

(۱۸۲۳۲) وَمَنْ شَابَ شَيْئَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَكَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ [قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۱۶۳۴)،

النسائی: ۲۷/۶، ابن ماجہ: ۲۵۲۲]۔ قال شعيب: صحيح لغيره دون: ((ومن اعتق امرأتين.....))۔

(۱۸۲۳۲) اور شخص اللہ کی راہ میں بوڑھا ہو، اس کے بالوں کی وہ سفیدی قیامت کے دن روشنی کا سبب ہوگی۔

(۱۸۲۳۲) قَالَ يَا كَعْبُ بْنُ مُرَّةَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْتَدَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً

(۱۸۲۳۳) شریعت میں یہ حدیث ہے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں ایک تیر چلاتا ہے، تو یہ ایسے ہے جیسے اس نے ایک غلام کو آزاد کر دیا۔

(۱۸۲۳۴) وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اسْتَسْقِ اللَّهَ لِمُضَرَ قَالَ فَقَالَ إِنَّكَ لَجَعْرِيءٌ الْمُضَرَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَنْصَرْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَتَصْرَكَ وَدَعَوْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَاجَابَكَ قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُبِينًا مَرِيحًا مَرِيحًا طَبَقًا غَدَقًا عَاجِلًا غَيْرَ رَائِبٍ نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ قَالَ فَأُحْيُوا قَالَ فَمَا لَبِثُوا أَنْ أَتَوْهُ فَشَكُّوا إِلَيْهِ كَثْرَةَ الْمَطَرِ فَقَالُوا كَذَّ تَهْدَمَتِ الْبُيُوتُ قَالَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَقَطَّعُ يَمِينًا وَشِمَالًا [راجع: ۱۸۲۲۹]۔

(۱۸۲۳۳) اور ایک آدمی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ قبیلہ مضر کے لئے اللہ سے بارش کی دعا کر دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا تم بڑے جری ہو، کیا مضر والوں کے لئے دعا کروں؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کی مدد کی، آپ کو عطا فرمایا، آپ کی دعا قبول فرمائی، (آپ کی قوم ہلاک ہو رہی ہے، ان کے حق میں اللہ سے دعا کر دیجئے)، تو نبی ﷺ نے ہاتھ اٹھا کر فرمایا اے اللہ! ہمیں خوب برسنے والی بارش سے سیراب فرما جو زمین کو پانی سے بھر دے، خوب برسنے والی ہو، دیر سے نہ برے، نفع بخش ہو، زحمت نہ بنے، اس دعا کے بعد نماز جمعہ نہیں ہونے پائی تھی کہ بارش شروع ہو گئی، کچھ عرصے بعد وہ لوگ بارش کی کثرت کی شکایت لے کر نبی ﷺ کے پاس آئے، اور کہنے لگے کہ گھر منہدم ہو گئے، اس پر نبی ﷺ نے اپنے دست مبارک بلند کیے اور فرمایا اے اللہ! ہمارے ارد گرد بارش برسا، ہمارے اوپر نہ برسا، چنانچہ بادل دائیں بائیں بکھر گئے۔

(۱۸۲۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ قَالَ كُنَّا مُعْصِرِينَ مَعَ مُعَاوِيَةَ بَعْدَ قَتْلِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَقَامَ كَعْبُ بْنُ مُرَّةَ الْبَهْرِيُّ فَقَالَ لَوْلَا شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُمْتُ هَذَا الْمَقَامَ فَلَمَّا سَمِعَ بِذِكْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْلَسَ النَّاسَ فَقَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ مَرَّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَيْهِ مَرْجُلًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَخْرُجَنَّ فِتْنَةٌ مِنْ تَحْتِ قَدَمَيَّ أَوْ مِنْ بَيْنِ رِجْلَيْ هَذَا هَذَا يَوْمَئِذٍ وَمَنْ الْبَعَّةُ عَلَى الْهُدَى قَالَ فَقَامَ ابْنُ حَوَالَةَ الْأَزْدِيُّ مِنْ عِنْدِ الْمُنْبَرِ فَقَالَ إِنَّكَ لَصَاحِبُ هَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لِعَاضِرُ ذَلِكَ الْمَجْلِسِ وَلَوْ عَلِمْتُ أَنَّ لِي فِي الْجَبْرِ مُصَدَّقًا كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ تَكَلَّمَ بِهِ

(۱۸۲۳۵) ابوظبابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو ایلیاء میں کئی خطباء کھڑے ہو گئے، ان کے

آخر میں مرہ بن کعب نامی ایک صحابی کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ اگر میں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث نہ سنی ہوتی تو کبھی کھڑا نہ ہوتا، نبی ﷺ نے ایک مرتبہ فتنہ کا ذکر فرمایا، اسی دوران وہاں سے ایک نقاب پوش آدمی گذرا، نبی ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ اس دن یہ اور اس کے ساتھی حق پر ہوں گے، میں اس کے پیچھے چلا گیا، اس کا مونڈھا پکڑا اور نبی ﷺ کی طرف اس کا رخ کر کے پوچھا یہ آدمی؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! دیکھا تو وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے۔

(۱۸۲۳۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ يَعْنِي الْبُرْسَانِيَّ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ قَالَ قَامَتْ خُطَبَاءُ بِأَيْلِيَاءَ فِي إِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَتَكَلَّمُوا وَكَانَ آخِرَ مَنْ تَكَلَّمَ مَرَّةً بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ لَوْلَا حَدِيثُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُمْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فَقَالَ هَذَا يَوْمَيْدٌ وَأَصْحَابُهُ عَلَى الْحَقِّ وَالْهُدَى فَقُلْتُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَقْبَلْتُ بِوَجْهِهِ إِلَيْهِ فَقَالَ هَذَا فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنْ صَحَّ الْحَاكِمُ (۱۰۲/۳). وقال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۴: ۳۷۰).

(۱۸۲۳۶) ابو قلابہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو ایلایہ میں کئی خطباء کھڑے ہو گئے، ان کے آخر میں مرہ بن کعب نامی ایک صحابی کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ اگر میں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث نہ سنی ہوتی تو کبھی کھڑا نہ ہوتا، نبی ﷺ نے ایک مرتبہ فتنہ کا ذکر فرمایا، اسی دوران وہاں سے ایک نقاب پوش آدمی گذرا، نبی ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ اس دن یہ اور اس کے ساتھی حق پر ہوں گے، میں اس کے پیچھے چلا گیا، اس کا مونڈھا پکڑا اور نبی ﷺ کی طرف اس کا رخ کر کے پوچھا یہ آدمی؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! دیکھا تو وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے۔

حَدِيثُ أَبِي سَيَّارَةَ الْمُتَعَيِّ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت ابو سیارہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۸۲۳۷) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي سَيَّارَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُتَعَيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي نَخْلًا قَالَ آذِ الْعُشُورَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْمِيهَا لِي قَالَ فَحَمَاهَا لِي قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَحْمِ لِي جَبَلَهَا قَالَ فَحَمَى لِي جَبَلَهَا [ضعف البوصيري، اسناده، قال الألبانی: حسن بما بعده (ابن ماجه: ۱۸۲۳) اسناده ضعيف].

(۱۸۲۳۷) حضرت ابو سیارہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس شہد کے بہت سے چھتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا اس کا عشر ادا کیا کرو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کا پہاڑ میرے لیے مخصوص فرما دیجئے، نبی ﷺ نے اسے میرے لیے مخصوص فرمادیا۔

حَدِیثُ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۱۸۲۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ وَسَلَّمَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَؤُونَ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ مَوْتَنَیْ أَوْ قَلَابَةَ قَالَ یَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَفْعَلُ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا أَنْ یَقْرَأَ أَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ [انظر:]

[۲۳۸۷۷، ۲۱۰، ۴۶، ۲۰، ۸۷۶]

(۱۸۲۳۸) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا شاید تم لوگ امام کی قراءت کے دوران قراءت کرتے ہو؟ دو تین مرتبہ یہ سوال دہرایا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! واقعی ہم ایسا کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو، والا یہ کہ تم میں سے کوئی سورہ فاتحہ پڑھنا چاہے۔

حَدِیثُ رَجُلٍ مِّنْ بَنِیِ سُلَیْمٍ

بنو سلیم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۱۸۲۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَاوِرٍ الْأَسْلَمِيُّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ حَاجِبِ سُلَیْمَانَ عَنْ نَعِیمِ بْنِ سَلَامَةَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِیِ سُلَیْمٍ وَكَانَتْ لَهُ صُجَّةٌ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَرَّغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَطْعَمْتَ وَسَقَيْتَ وَأَشْبَعْتَ وَأَرْوَيْتَ فَكَانَ الْحَمْدُ غَيْرَ مَكْفُورٍ وَلَا مُؤَدَّعٍ وَلَا مُسْتَفْنَى عَنْكَ

(۱۸۲۳۹) بنو سلیم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعاء پڑھتے اے اللہ! تیرا شکر کہ تو نے کھلایا پلایا، سیراب کیا اور پیٹ بھرا، تیرا شکر ہے جس میں کوئی ناشکری نہیں، اسے ترک بھی نہیں کیا جاسکتا اور نہ تجھ سے استغناء برتا جاسکتا ہے۔

حَدِیثُ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۱۸۲۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَخْیَمَةَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَتَلَ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الدِّمَةِ لَمْ یَجِدْ رِیحَ الْجَنَّةِ وَإِنْ رِیحَهَا لَیُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ سَبْعِینَ عَامًا [قال الألبانی: صحیح (النسائی:]

[۲۵/۸]، قال شعيب: صحیح وهذا اسناد حسن]، [انظر: ۲۳۵۱۶]

(۱۸۲۳۰) ایک صحابی جیٹھ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی ذمی کو قتل کرے، وہ جنت کی مہک بھی نہیں پاسکے گا، حالانکہ جنت کی مہک تو ستر سال کی مسافت سے بھی محسوس کی جاسکتی ہے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۱۸۲۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ خَفْصٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مُحَيْرِيزٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَنَا مِنْ أُمَّيِّ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا إِنْ قَالَ الْإِلْبَانِي: صَحِيحٌ (النسائي: ۸/۳۱۲)۔

(۱۸۲۳۱) ایک صحابی جیٹھ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت کے کچھ لوگ شراب کا نام بدل کر اسے پیا کریں گے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۱۸۲۴۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ ثُمَّ تَلَا شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ وَقَالَ هُشَيْمٌ مَرَّةً آيَا مِنَ الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ يَمْسَ مَاءٌ (۱۸۲۳۲) ایک صحابی جیٹھ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے پیشاب کیا اور پانی کو ہاتھ لگانے سے پہلے ہی قرآن کریم کے کچھ حصے (یا کچھ آیات) کی تلاوت فرمائی۔

زِيَادَةُ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي قُرَادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبدالرحمن بن ابی قراد رضی اللہ عنہ کی ایک اور حدیث

(۱۸۲۴۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ عُمَيْرُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ فَضِيلٍ وَعُمَارَةُ بْنُ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي قُرَادٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجًّا قَالَ قَرَأْتُهُ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَاتَّبَعْتُهُ بِالْإِدَاوَةِ أَوْ الْقَدَحِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ حَاجَةً أَبْعَدَ فَجَلَسْتُ لَهُ بِالطَّرِيقِ حَتَّى انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْوَضُوءَ قَالَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ فَصَبَّ عَلَى يَدِهِ فَمَسَحَهَا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ بِكَفِّهَا

فَصَبَّ عَلَى يَدِهِ وَاحِدَةً ثُمَّ مَسَحَ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ قَبَضَ الْمَاءَ عَلَى يَدِهِ فَضَرَبَ بِهِ عَلَى ظَهْرِ قَدَمَيْهِ فَمَسَحَ بِيَدِهِ عَلَى قَدَمَيْهِ ثُمَّ جَاءَ فَصَلَّى لَنَا الظُّهْرَ

(۱۸۲۳۳) حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ حج کی نیت سے نکلا، میں نے دیکھا کہ نبی ﷺ بیت الخلاء سے نکلے ہیں تو میں پانی کا برتن لے کر نبی ﷺ کے پیچھے چلا گیا اور راستے میں بیٹھ گیا، نبی ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ ﷺ قضاء حاجت کے لئے دور جایا کرتے تھے، جب نبی ﷺ واپس آئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وضو کا پانی حاضر ہے، نبی ﷺ تشریف لائے، اپنے ہاتھوں پر پانی بہایا اور انہیں دھولیا، پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر پانی بہایا اور سر کا مسح کر لیا، پھر منگی بھر پانی ہاتھ میں لے کر پاؤں کی پشت پر ڈالا اور اسے اپنے ہاتھ سے ملا، پھر آ کر ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی۔

حَدِيثُ مَوْلَى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ

نبی ﷺ کے ایک آزاد کردہ غلام رضی اللہ عنہ کی روایت

(۱۸۲۴۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ مَوْلَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَخٍ بَخٍ لِحَمْسٍ مَا أَثْقَلَهُنَّ فِي الْمِيزَانِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يَتَوَكَّى فَيَحْتَسِبُهُ وَالِدُهُ وَقَالَ بَخٍ بَخٍ لِحَمْسٍ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مُسْتَقِيمًا يَهْنُ دَخَلَ الْجَنَّةَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَبِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَبِالْبُعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْحِسَابِ [راجع: ۱۵۷۴۸]

(۱۸۲۳۳) نبی ﷺ کے ایک آزاد کردہ غلام صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا پانچ چیزیں کیا خوب ہیں؟ اور میزانِ عمل میں کتنی بھاری ہیں؟ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ اور وہ نیک اولاد جو فوت ہو جائے اور اس کا باپ اس پر صبر کرے، اور فرمایا پانچ چیزیں کیا خوب ہیں؟ جو شخص ان پانچ چیزوں پر یقین رکھتے ہوئے اللہ سے ملے گا، وہ جنت میں داخل ہوگا، اللہ پر ایمان رکھتا ہو، آخرت کے دن پر، جنت اور جہنم پر، موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر اور حساب کتاب پر ایمان رکھتا ہو۔

حَدِيثُ هُبَيْبِ بْنِ مُغْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت حبیب بن مغفل رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۸۲۴۵) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ هَارُونَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَسْلَمَ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ هُبَيْبِ بْنِ مُغْفَلٍ الْغِفَارِيِّ أَنَّهُ

رَأَى مُحَمَّدًا الْقُرَشِيَّ قَامَ يَجُرُّ إِزَارَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ هُبَيْبٌ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ وَطَنَهُ خِيَلَاءَ وَطَنَهُ فِي النَّارِ [راجع: ۱۵۶۹۰].

(۱۸۲۳۵) حضرت ہیب بن مغفل رضی اللہ عنہ نے محمد قریشی نامی ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اپنا تہبند گھسیتا ہوا چلا جا رہا ہے، حضرت ہیب رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص تکبر سے زمین پر اپنا تہبند زمین پر گھسیٹے گا، وہ آخرت میں جہنم میں بھی اسے گھسیٹے گا۔

(۱۸۲۴۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَسْلَمُ أَبُو عِمْرَانَ عَنْ هُبَيْبِ الْغِفَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَطَنَ عَلَى إِزَارِهِ خِيَلَاءَ وَطَنَهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ (۱۸۲۳۶) حضرت ہیب بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تکبر سے زمین پر اپنا تہبند زمین پر گھسیٹے گا، وہ آخرت میں جہنم میں بھی اسے گھسیٹے گا۔

(۱۸۲۴۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَسْلَمَ أَنَّهُ سَمِعَ هُبَيْبَ بْنَ مَغْفَلٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَى رَجُلًا يَجُرُّ إِزَارَهُ خَلْفَهُ وَيَطْلُوهُ خِيَلَاءَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ وَطَنَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ وَطَنَهُ فِي النَّارِ

(۱۸۲۳۷) حضرت ہیب بن مغفل رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اپنا تہبند گھسیتا ہوا چلا جا رہا ہے، حضرت ہیب رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص تکبر سے زمین پر اپنا تہبند زمین پر گھسیٹے گا، وہ آخرت میں جہنم میں بھی اسے گھسیٹے گا۔

حَدِيثُ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ قَيْسٍ أَخِي أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت ابو بردہ بن قیس رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۸۲۴۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَخْوَلُ حَدَّثَنَا كُرَيْبُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ قَيْسٍ أَخِي أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ قَنَاءَ أُمَّتِي قَنَاءَ فِي سَبِيلِكَ بِالطَّعْنِ وَالطَّاعُونَ [راجع: ۱۵۶۹۳].

(۱۸۲۳۸) حضرت ابو بردہ بن قیس رضی اللہ عنہ ”جو کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں“ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے اللہ! میری امت کی موت اپنے راستے میں نیزوں اور طاعون کی حالت میں مقرر فرما۔

تمام حدیث عمرو بن خارجه رحمہ اللہ

حضرت عمرو بن خارجه رحمہ اللہ کی بقیہ حدیثیں

(۱۸۲۶۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَبَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنَى وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَهِيَ تَقْصَعُ بِجَرَّتِهَا وَلَعَابُهَا يَسِيلُ بَيْنَ كَتِفَيْ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَسَمَ لِكُلِّ إِنْسَانٍ نَصِيئَةً مِنَ الصِّرَاطِ فَلَا يَجُوزُ لِوَارِثٍ وَصِيَّةُ الْوَلَدِ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاوِرِ الْحَجَرُ إِلَّا وَمَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ رَغْبَةً عَنْهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ وَقَالَ سَعِيدٌ قَالَ مَطَرٌ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا قَالَ يَزِيدُ وَفِي حَدِيثِهِ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ أَوْ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ قَالَ أَبِي قَالَ يَزِيدُ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ عَمْرًا بْنَ خَارِجَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَهُمْ عَلَى رَاحِلَتِهِ

(۱۸۲۳۹) حضرت عمرو بن خارجه رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ (منی کے میدان میں) نبی ﷺ نے اپنی اونٹنی پر (جو جگالی کر رہی تھی اور اس کا لعاب میرے دونوں کندھوں کے درمیان بہہ رہا تھا) خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا یاد رکھو! میرے لیے اور میرے اہل بیت کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے، پھر اپنی اونٹنی کے کندھے سے ایک بال لے کر فرمایا اس کے برابر بھی نہیں، اس شخص پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں لعنت ہو جو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے یا جو اپنے آقا کو چھوڑ کر کسی اور سے موالات کرے، اس کا کوئی فرض یا نفل قبول نہیں ہوں گے، بچہ صاحب فراش کا ہوتا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے، اس لئے وارث کے حق میں وصیت نہیں کی جاسکتی۔

(۱۸۲۵۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ قَالَ كُنْتُ آخِذًا بِرِمَامٍ نَاقَةٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَقْصَعُ بِجَرَّتِهَا وَلَعَابُهَا يَسِيلُ بَيْنَ كَتِفَيْ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَذِ اعْطَى كُلَّ دِي حَقَّ حَقِّهِ وَلَيْسَ لِوَارِثٍ وَصِيَّةُ الْوَلَدِ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاوِرِ الْحَجَرُ وَمَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ قَالَ عَفَّانُ وَزَادَ فِيهِ هَمَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ وَإِنِّي لَتَحْتَ جِوَانِ رَاحِلَتِهِ وَزَادَ فِيهِ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ وَفِي حَدِيثِ هَمَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ وَقَالَ رَغْبَةً عَنْهُمْ [راجع: ۱۷۸۱۶، ۱۷۸۱۵]۔

(۱۸۲۵۰) حضرت عمرو بن خارجه رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ (منی کے میدان میں) نبی ﷺ نے اپنی اونٹنی پر (جو جگالی کر رہی تھی اور اس کا لعاب میرے دونوں کندھوں کے درمیان بہہ رہا تھا) خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا یاد رکھو! میرے لیے اور میرے اہل

بیت کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے، پھر اپنی اونٹنی کے کندھے سے ایک بال لے کر فرمایا اس کے برابر بھی نہیں، اس شخص پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں لعنت ہو جو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے یا جو اپنے آقا کو چھوڑ کر کسی اور سے موالات کرے، اس کا کوئی فرض یا نفل قبول نہیں ہوں گے، بچہ صاحب فراش کا ہوتا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے، اس لئے وارث کے حق میں وصیت نہیں کی جاسکتی۔

(۱۸۲۵۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ وَأَنَا تَحْتَ جِرَانِهَا وَهِيَ تَقْضَعُ بِجِرَّتِهَا وَلُعَابُهَا يَسِيلُ بَيْنَ كَتِفَيْ لَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ آعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ وَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ وَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَمَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ [راجع: ۱۷۸۱۵]۔

(۱۸۲۵۱) حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (سٹی کے میدان میں) نبی ﷺ نے اپنی اونٹنی پر ”جو جگالی کر رہی تھی اور اس کا لعاب میرے دونوں کندھوں کے درمیان بہ رہا تھا“ خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا یاد رکھو! میرے لیے اور میرے اہل بیت کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے، پھر اپنی اونٹنی کے کندھے سے ایک بال لے کر فرمایا اس کے برابر بھی نہیں، اس شخص پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں لعنت ہو جو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے یا جو اپنے آقا کو چھوڑ کر کسی اور سے موالات کرے، اس کا کوئی فرض یا نفل قبول نہیں ہوں گے، بچہ صاحب فراش کا ہوتا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے، اس لئے وارث کے حق میں وصیت نہیں کی جاسکتی۔

(۱۸۲۵۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ الثَّمَالِيِّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْهَدْيِ يَعْطَبُ قَالَ أَنْعَرُهُ وَأَصْبَغُ نَعْلَهُ فِي دَمِيهِ وَأَضْرِبُ بِهِ عَلَى صَفْحَتِهِ أَوْ قَالَ عَلَى جَنْبِهِ وَلَا تَأْكُلَنَّ مِنْهُ شَيْئًا أَنْتَ وَلَا أَهْلُ رُفْقَتِكَ [راجع: ۱۷۸۱۸]۔

(۱۸۲۵۲) حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی سے ہدی کے اس جانور کے متعلق پوچھا جو مرنے کے قریب ہو؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا اسے ذبح کر دو، اس کے نعل کو خون میں رنگ دو، اور اس کی پیشانی یا پہلو پر لگا دو، اور خود تم یا تمہارے رفقاء اس میں سے کچھ نہ کھاؤ۔

(۱۸۲۵۳) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الثَّمَالِيِّ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي هَدْيًا قَالَ إِذَا عَطِبَ شَيْءٌ مِنْهَا فَأَنْعَرُهُ ثُمَّ أَضْرِبُ خُفَّهُ فِي دَمِيهِ ثُمَّ أَضْرِبُ بِهِ صَفْحَتَهُ وَلَا تَأْكُلُ أَنْتَ وَلَا أَهْلُ رُفْقَتِكَ وَخَلَّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ [راجع: ۱۷۸۱۸]۔

(۱۸۲۵۳) حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی سے ہدی کے اس جانور کے متعلق پوچھا جو مرنے کے

قریب ہو؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا اسے ذبح کر دو، اس کے نعل کو خون میں رنگ دو، اور اس کی پیشانی یا پہلو پر لگا دو، اور خود تم یا تمہارے رفقاء اس میں سے کچھ نہ کھاؤ اور اسے لوگوں کے لئے چھوڑ دو۔

(۱۸۲۵۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ خَارِجَةَ الْحُسَيْنِيَّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَهُمْ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَإِنَّ رَاحِلَتَهُ لَتَقْصَعُ بِحِجْرَتِهَا وَإِنَّ لُعَابَهَا يَسِيلُ بَيْنَ كَتِفَيْ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَسَمَ لِكُلِّ إِنْسَانٍ نَصِيبَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ فَلَا تَجُوزُ وَصِيَّةُ لَوَارِثِ الْوَلَدِ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ إِلَّا وَمَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا أَوْ عَدْلًا وَلَا صَرْفًا [راجع: ۱۷۸۱۵]۔

(۱۸۲۵۴) حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (منی کے میدان میں) نبی ﷺ نے اپنی اونٹنی پر "جو جگالی کر رہی تھی اور اس کا لعاب میرے دونوں کندھوں کے درمیان بہ رہا تھا" خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا یاد رکھو! میرے لیے اور میرے اہل بیت کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے، پھر اپنی اونٹنی کے کندھے سے ایک بال لے کر فرمایا اس کے برابر بھی نہیں، اس شخص پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں لعنت ہو جو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے یا جو اپنے آقا کو چھوڑ کر کسی اور سے مولا ت کرے، اس کا کوئی فرض یا نفل قبول نہیں ہوں گے، بچہ صاحب فراش کا ہوتا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا ہے، اس لئے وارث کے حق میں وصیت نہیں کی جاسکتی۔

(۱۸۲۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْخَقَافُ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ عَمْرَو بْنَ خَارِجَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بَيْنِي عَلَى رَاحِلَتِهِ وَإِنِّي لَتَحُتَ جِرَانِ نَاقَتِهِ وَهِيَ تَقْصَعُ بِحِجْرَتِهَا وَلُعَابُهَا يَسِيلُ بَيْنَ كَتِفَيْ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَسَمَ لِكُلِّ إِنْسَانٍ نَصِيبَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ وَلَا يَجُوزُ لَوَارِثِ وَصِيَّةٌ إِلَّا وَإِنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ إِلَّا وَمَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ رَغْبَةً عَنْهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

(۱۸۲۵۵) حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (منی کے میدان میں) نبی ﷺ نے اپنی اونٹنی پر "جو جگالی کر رہی تھی اور اس کا لعاب میرے دونوں کندھوں کے درمیان بہ رہا تھا" خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا یاد رکھو! میرے لیے اور میرے اہل بیت کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے، پھر اپنی اونٹنی کے کندھے سے ایک بال لے کر فرمایا اس کے برابر بھی نہیں، اس شخص پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں لعنت ہو جو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے یا جو اپنے آقا کو چھوڑ کر کسی اور سے مولا ت کرے، اس کا کوئی فرض یا نفل قبول نہیں ہوں گے، بچہ صاحب فراش کا ہوتا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا ہے، اس لئے وارث کے حق میں وصیت نہیں کی جاسکتی۔

(۱۸۲۵۶) قَالَ سَعِيدٌ وَحَدَّثَنَا مَطَرٌ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْسِبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ عُمَرَوِ بْنِ خَارِجَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ مَطَرٌ فِي الْحَدِيثِ وَلَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرَفٌ وَلَا عَدْلٌ

(۱۸۲۵۶) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے، البتہ اس میں یہ بھی اضافہ ہے کہ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کی جائے گی۔

(۱۸۲۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ لَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ قَالَ مَطَرٌ وَلَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرَفٌ وَلَا عَدْلٌ أَوْ عَدْلٌ وَلَا صَرَفٌ

(۱۸۲۵۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

هَذَا آخِرُ مُسْنَدِ الشَّامِيِّينَ

